قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ؕ

Part III
FROM Page 510 to 809

معالم العترة

اردو ترجمہ

ینابیع المودۃ

علامہ جلیل شیخ سلیمان حسینی بلخی، قندوزی حنفی سنی مفتی اعظم قسطنطنیہ

ترجمہ وحواشی

از جناب مولانا ملک محمد شریف صاحب فتنہ ملتان

حسب فرمائش

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین ملک صادق علی صاحب عرفانی

پھر ان باتوں کا ذکر جو کتاب صواعق محرقہ میں درج ہیں

سفیان بن عیینہ نے جدہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے رنگ کو راکھ کی صورت میں پایا
اس شخص نے اپنے رنگ کے راکھ ہو جانے کی خبر سے آگاہ کیا۔ اور اس نے اس بات سے آگاہ کیا کہ
نے اپنے لشکر میں ایک اونٹنی کو ذبح کیا، انہوں نے اس کے گوشت میں ناسور دیکھے۔ انہوں نے اس
کو پکایا تو حنظل کی طرح کڑوا تھا۔ اس نے بتایا کہ آسمان سرخ ہو گیا تھا اور سورج کو گہن لگ گیا حتیٰ کہ
دوپہر کو ظاہر ہو گئے تھے۔ اور جو پتھر بھی اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ خون جوش مار کر نکلتا تھا۔

عثمان بن شیبہ نے بیان کیا ہے کہ آسمان سات روز تک روتا رہا اور سرخ ہو گیا۔ دیواروں پر ا
کی شدت سرخی کی وجہ سے زردی کے دھبے دکھائی دیتے تھے۔"

ابن جوزی نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے کہ دنیا تین دن تک تاریک رہی اور آسمان میں سرخی ظاہر
ابو سعید خدری نے کہا کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی پتھر اٹھایا جاتا تھا تو اس سے تازہ خون بہہ نکلتا
آسمان نے خون کی بارش برسائی تھی اس کے نشانات کپڑوں کے ختم ہونے تک باقی رہے تھے۔

علامہ ثعلبی اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے آسمان نے خون کی بارش برسائی تھی اور حافظ ابو نعیم نے
اضافہ کیا ہے کہ جب ہم لوگوں نے صبح کی تو ہمارے فرش اور برتن خون سے بھرے ہوئے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ آسمان نے خراسان، شام اور عراق کے گھروں اور دیواروں پر خون کی بارش
برسائی۔ جب امام حسین کا سر ابن زیاد کے پاس دار الامارہ (کوفہ) میں لایا گیا تو دار الامارہ کا رنگ خون
ہو گیا تھا۔"

ثعلبی نے کہا کہ آسمان رویا تھا اس کا رونا اس کا سرخ رنگ ظاہر کر دینا تھا۔

ایک اور آدمی نے کہا ہے کہ آسمان کے افق چھ ماہ تک امام حسینؑ کے قتل کے بعد سرخ رہے
پھر ہمیشہ سرخی دکھائی دینے لگی۔

ابن سیرین نے کہا (آسمان کی سرخی غروب کے وقت) یہ سرخی شفق کے ساتھ موجود نہ تھی حتیٰ کہ امام
ہو گئے (اور یہ سرخی آسمان پر نمودار ہو گئی)

ابن سعد نے کہا کہ امام حسینؑ کے قتل سے پہلے آسمان پہ سرخی دکھائی نہیں دیتی تھی۔

ابن جوزی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم لوگ ناراض ہوتے ہیں تو ہمارے چہرے پر سرخی
جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حسین کے قاتلوں سے آسمان کے افق پر سرخی کا اظہار کر کے

دیا ہے کیونکہ جرم بہت بڑا تھا۔"

کی جنگ کے موقع پر عباس گرفتار ہو گئے اور آپ کراہ رہے تھے۔ رسول اللہ کو (ساری رات)
جب (امام حسین) کراہ رہے ہوں گے تو رسول اللہ کی کیا حالت ہو گی؟

حضرت حمزہ کے قاتل وحشی جب اسلام لائے تو نبی علیہ السلام نے اس سے ناراض ہو کر کہا: مجھ سے اپنے
دور کر دو (میں تیری شکل دیکھنا نہیں چاہتا) میں اس شخص کو دیکھنا نہیں چاہتا جس نے ہمارے دوستوں
کیا رسول اللہ ان لوگوں پر غضبناک نہیں ہوئے ہوں گے۔ جنہوں نے امام حسین علیہ السلام کو قتل
آپ کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اور آپ کے اہل کو اونٹوں کے پالانوں پر سوار کیا تھا۔

بیہقی امام زہری سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ملک شام میں عبدالملک کے پاس آئے اور آپ
نے بتایا کہ جس روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہید کر دیئے گئے تو اس روز بیت المقدس کا جو پتھر
اٹھایا جاتا اس کے تلے خون بہتا تھا۔"

الملک نے کہا یہ بات میرے اور تمہارے سوا اور کسی شخص کو معلوم نہ ہو۔ اور کسی شخص کو نہ بتانا۔ امام زہری
کی وفات کے بعد اس بات کو بتایا۔ امام زہری سے عبدالملک کے علاوہ اور آدمی نے بھی آپ کو اس
دیا تھا۔

بیہقی نے کہا ہے کہ ممکن ہے صحیح طور سے امام زہری سے یہ بات منقول ہو کہ یہ واقعہ امام حسین کے قتل
پیش آیا ہو۔ ممکن ہے کہ دونوں حضرات (حضرت علی اور امام حسین) کے قتل کے وقت بیت المقدس
کے تلے خون نکلتا ہو۔"

نے بیان کیا ہے کہ ایک جماعت نے ذکر کیا کہ جس کسی شخص نے بھی امام حسین کے قتل پر اعانت کی وہ
سے پہلے ضرور ایک مصیبت میں گرفتار ہوا۔" ایک بوڑھے نے کہا کہ میں نے اعانت کی تھی اور
میں پہنچی (اسی اثنا میں) وہ چراغ کو درست کرنے کے لئے اٹھا، آگ نے اس کو پکڑ لیا۔
لگا اور دریائے فرات میں کود گیا۔ باوجود ان تمام باتوں کے اس کو آگ نے نہ چھوڑا، وہ اسی

ابن جوزی سدی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کربلا میں ایک شخص کو مہمان کہا اور لوگوں نے
جو شخص بھی امام حسین کے خون میں شریک ہوا وہی بدترین موت مرا، مہمان نے اس بات کو
کہا کہ قتل کے حاضر ہونے والوں میں ایک وہ بھی ہے۔ رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر چراغ درست
جسم کو لپیٹ گئی اور اس کو جلا کر رکھ دیا۔ سدی نے کہا خدا کی قسم میں نے اس شخص کو دیکھا

تھا وہ جل کر کوئلہ بنا ہوا تھا۔
امام زہری نے کہا کہ جس شخص نے بھی امام حسینؓ کو قتل کیا تھا اس کو دنیا میں عذاب دیا گیا یا قتل ہوا یا
اندھا ہو گیا یا اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا یا تھوڑی مدت کے اندر اس کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔
علامہ سبط ابن جوزی نے واقدی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص امام حسینؓ کے قتل کے وقت حاضر موجود تھا وہ
اندھا ہو گیا۔ اس سے اندھے پن کا سبب دریافت کیا گیا۔ اس نے کہا کہ اس نے (خواب میں) رسول اللہ صلعم کو دیکھا تھا۔
آپ نے اپنی (دونوں) آستینوں کو چڑھایا ہوا تھا اور تلوار آپ کے ہاتھ میں تھی۔ اور قاتلان حسینؓ میں سے دس آدمی آپ کے
سامنے ذبح شدہ حالت میں موجود تھے۔ پھر آنحضرتؐ نے اس شخص کو لعنت ملامت کی کہ وہ قاتلین حسینؓ کی زیادتی کا سبب
بنا ہے۔ پھر آپ نے خون حسینؓ سے اس کو سرمہ لگایا۔ صبح کے وقت وہ شخص اندھا تھا۔
سبط ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ قاتلین حسینؓ میں سے ایک آدمی نے اپنے گھوڑے کے تنگ میں امام حسینؓ
کا سر لٹکایا تھا۔ اس کا چہرہ تارکول سے بھی زیادہ سیاہ تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا کہ آپ بہت خوبصورت شکل
والے عرب تھے۔ اس نے کہا جب سے میں نے سر حسینؓ کو اٹھایا تھا۔ اسی وقت سے کوئی رات مجھ پر ایسی نہیں گزری
کہ دو آدمی آکر میری گردن کو پکڑ کر آگ کی طرف لے جا کر مجھے اس میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ شخص تھوڑی
بری حالت میں مرا۔
نیز سبط ابن جوزی نے بیان کیا کہ ایک شیخ نے رسول اللہ صلعم کو خواب میں دیکھا اور آپ کے سامنے ایک
تھال موجود تھا جس میں خون تھا۔ لوگ آپ کی خدمت میں پیش ہو رہے تھے۔ آپ ان کو خون لگا رہے تھے حتیٰ کہ میں
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا مجھے کیوں طلب کیا گیا ہے؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو گواہ ہوا۔ آپ
نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ فرمایا۔ میں صبح کو اٹھا تو اندھا تھا۔"
امام احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ایک شیخ نے کہا (معاذ اللہ) اللہ نے حسینؓ کو قتل کیا۔ کیونکہ اس نے یزید کی بیعت
کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دونوں آنکھوں میں دو شہاب ثاقب مارے وہ اندھا ہو گیا۔
بازری اعمش وہ خلیفہ منصور عباسی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ایک آدمی کو شام میں دیکھا تھا
جس کا چہرہ خنزیر کے چہرے کی طرح تھا۔ اس سے اس کا سبب دریافت کیا گیا اس نے کہا کہ وہ ہر دن
(معاذ اللہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایک ہزار بار لعن کیا کرتا تھا اور جمعہ کے روز آپ پر چار ہزار مرتبہ
لعن کیا کرتا تھا۔ (اس شخص کا بیان ہے کہ اس نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا اس نے ایک طویلی خواب
کا تذکرہ کیا جس کا ایک حصہ یہ ہے کہ امام حسینؓ نے اس شخص کی شکایت رسول اللہ کی خدمت میں کی۔ رسول اللہ
نے اس پر لعن کیا۔ پھر آپ نے اس کے چہرے پر تھوک دیا۔ جہاں تھوک پہنچ گئی وہ جگہ خنزیر کی شکل بن گئی۔

لوگوں کے لئے مقام عبرت بنا ہوا تھا۔
ملا نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے جنات کو امام حسینؓ پر نوحہ کرتے سنا۔ ابن سعد نے آپ سے
روایت کی ہے کہ آپ (مصیبت حسینؓ کی وجہ سے) اس قدر روئیں کہ آپ کو غش طاری ہو گیا۔"
جب حضرت کا سر مبارک ابن زیاد کے پاس لایا گیا تو اس کو ایک تھال میں رکھا گیا۔ ابن زیاد آپ کے
دان مبارک سے چھڑی کے ساتھ بے ادبی کرتا تھا۔ اور کہتا تھا میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا۔ ابن زیاد کے پاس
رسول اللہ کے صحابی (انس بن مالک) تشریف فرما تھے۔ آپ رو پڑے اور کہا کہ آپ تمام لوگوں سے رسول اللہ
کے زیادہ مشابہ تھے۔" اس کو ترمذی اور بخاری نے روایت کیا ہے۔
امام حسینؓ ۲ محرم ۶۱ھ کو کربلا میں تشریف لائے[1]۔ آپ سے لڑنے والوں کی زیادہ تعداد اہل خارجیوں کی
تھی جنہوں نے آپ کو خطوط تحریر کئے اور آپ کی بیعت کی۔ کوفہ والوں نے آپ کے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل سے
آپ کے نائب ہونے کی حیثیت سے بیعت کی تھی۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ کہا گیا ہے کہ
اس سے بھی زیادہ تھی۔ جب آپ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو چھوڑ دیا اور آپ کے دشمنوں کے
ساتھ چلے گئے۔ آنے والی بھلائی کے مقابل میں جلدی والے سودے کو ترجیح دی۔ امام حسینؓ نے اس کثیر تعداد سے
مقابلہ آپ کے ساتھ آپ کے بھائی اور آپ کے گھر کے افراد تھے۔ جن کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ تھی۔"
آپ پر اور آپ کے اصحاب پر تین دن پانی بند کیا گیا۔ دس محرم ۶۱ھ جمعہ کے روز آپ کا سر قلم کر لیا۔
ابن ابی دنیا سے روایت ہے کہ زید بن ارقم عبید اللہ بن زیاد کے پاس موجود تھا۔ اس نے کہا (حسینؓ کے
ہونٹوں سے) چھڑی کو اٹھا لے۔ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ ان دونوں ہونٹوں کو بوسہ دیتے
تھے۔ پھر زید رو پڑے۔ ابن زیاد نے کہا اگر آپ بوڑھے نہ ہوتے تو میں ضرور تمہاری گردن اڑا دیتا۔ زید اٹھا اور کہتا
جاتا تھا اے لوگو! آج کے بعد تم غلام ہو گئے تم نے صدیقہ مرضیہ فاطمہ کے فرزند کو قتل کر دیا۔ اور مرجانہ حبشہ
کے بیٹے کو اپنا امیر بنا لیا۔ خدا کی قسم وہ تمہارے نیکوکار لوگوں کو قتل کر دے گا۔ اور تمہارے برے لوگوں کی بری
باتیں۔ جو شخص ننگ و عار پر رضامند ہو گیا۔ اس کے لئے دوری ہو۔" پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم
کو دیکھا کہ آپ حسنینؓ کو اپنے دونوں زانوؤں پر بٹھائے ہوئے تھے۔ اور ان دونوں کے سر پر اپنا دست مبارک
رکھ کر فرمایا اے میرے اللہ! میں ان دونوں کو اور صالح المومنین (علی) کو آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ رسول اللہ
کی اہل بیت کے متعلق کیا سلوک کیا گیا؟

[1] واقعہ یہ ہے کہ آپ ۲ محرم کو کربلا میں تشریف لائے ۱۲۔ محمد شریف عفی عنہ

اللہ تعالیٰ نے ابن زیاد سے بدلہ لیا۔ ترمذی نے صحیح حدیث روایت کی ہے۔ کہ جب ابن زیاد کا سر اور اس کے دوسرے اور ساتھیوں کے ساتھ لایا گیا اور ان کو مسجد میں رینز دں کے ذریعے نصب کیا گیا۔ ایک سانپ آیا وہ اور سروں سے گزرکر ابن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہوکر تھوڑی دیر بیٹھا رہا۔ نکلا، پھر داخل ہوا۔ اسی طرح سانپ نے دو یا تین مرتبہ کیا۔

ابن زیاد وغیرہ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرنے والے مختار بن ابی عبیدہ تھے۔ شیعوں کا ایک گروہ ان کے ساتھ ہولیا تھا، یہ لوگ حسین کا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے شرمسار تھے، یہ لوگ اپنے اوپر سے ننگ و عار کا داغ دھونا چاہتے تھے۔ ان لوگوں نے مختار کی اطاعت کی۔ کوفہ کے مالک بن بیٹھے۔ اور ان ستر ہزار افراد کو قتل کیا جنہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور ان کے سردار یعنی عمر بن سعد اور شمر کو بھی قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس بات پر مختار کا شکریہ ادا کیا۔ لیکن مختار اس گمان میں مبتلا ہو گیا کہ اسے وحی ہوتی ہے کہ حضرت محمد بن حنفیہ امام مہدی (رحمہ اللہ فرجہ) ہیں۔ ابن زیاد موصل میں اترا اس کے پاس تیس ہزار لشکر کی جمیعت تھی۔ مختار نے ساتھ ہزار جیالے افراد کو اس کی طرف روانہ کیا۔ ان لوگوں نے ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ انہوں نے ان کے سروں کو مختار کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ مختار نے ان سروں کو محل میں لٹکوا دیا۔ جہاں امام حسین کا سر مبارک لٹکایا گیا تھا۔

عبد الملک بن عمیر کا قول ہے کہ عجیب اتفاق ہے کہ میں کوفہ کے قصر الامارہ میں ابن زیاد کے پاس گیا تو اس وقت آپ کے سامنے ایک ڈھال میں آپ کی راہنی جناب حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک موجود تھا۔ پھر میں قصر الامارہ میں مختار کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسی طرح ابن زیادہ کا سر آپ کے پاس موجود تھا۔ پھر میں مصعب بن زبیر بن مروان کے پاس اس دار الامارہ میں گیا تو میں نے آپ کے پاس اسی حالت میں مختار کے سر کو پایا۔ پھر میں عبد الملک بن مروان کے پاس گیا تو میں نے آپ کے پاس اس حالت میں مصعب کے سر کو رکھا ہوا پایا۔ میں نے اس واقعہ سے عبد الملک کو آگاہ کیا۔ اس نے کہا تو پانچویں آدمی کو نہیں دیکھے گا۔ اس کے بعد اس نے قصر الامارہ کو منہدم کرا دیا۔"

جب ابن زیاد نے یزید کے پاس امام حسین کا سر مبارک اور آل حسین کے قیدیوں کو روانہ کیا تو یزید نے ابن زیاد کی منزلت کو بڑھا دیا۔ حتیٰ کہ یزید نے اپنی عورتوں پر ابن زیاد کو داخل کیا اس نے اس صلہ میں اپنی عورتوں سے ابن زیاد کے لئے پردہ اٹھا دیا)

ابن جوزی نے کہا کہ یزید کا امام حسین کے دندان مبارک کو چھڑی سے مارنا آل نبی صلعم کو اونٹوں کے پالانوں پر سوار کرنا اور ان کو رسیوں سے باندھنا اور ان کی عورتوں کا کھلے منہ اور کھلے سر ہونا ایسی باتوں کا یزید سے

سرزد ہونا کوئی بعید بات نہیں ہے۔ ابن جوزی نے یزید کے برے افعال کافی ذکر کیے ہیں۔"

یزید نے امام حسین کے سر کے ساتھ جو سلوک کیا وہ بیان ہو چکا ہے۔ اس وقت یزید کے پاس قیصر روم کا ایلچی موجود تھا۔ اس نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پاس ایک جزیرہ میں ایک گرجا گھر ہے جس میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گدھے کا کھر موجود ہے۔ ہم لوگ ہر سال تمام اطراف عالم سے آکر اس کھر کی زیارت بجا لاتے ہیں۔ اس کے لئے نذریں مانتے ہیں۔ ہم اس کھر کی اتنی عزت کرتے ہیں جس قدر تم لوگ کعبہ کی عزت کرتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ حسین کے مقابل میں باطل پر ہو"

ایک ذمی نے کہا کہ میرے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے درمیان ستر پشتوں کا فاصلہ ہے۔ لیکن یہودی میری عزت اور تعظیم کرتے ہیں اور تم نے اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند کو قتل کر دیا اور اس کے سر مبارک پر فخر کر رہے ہو۔ جب بھی تم کسی منزل پر اترتے تو اس کو نیزہ پر سوار کرکے اس کی چوکیداری کی جاتی تھی۔ ایک راہب نے ان لوگوں کو اپنے گرجا کی جانب سے دیکھا اور ان سے پوچھا کہ یہ سر کس کا ہے۔ انہوں نے اس کو واقعہ سے آگاہ کیا۔ راہب نے کہا تم بہت بری قوم ہو۔ اگر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی فرزند ہوتا تو ہم لوگ اس کو اپنی آنکھوں کے حلقوں میں جگہ دیتے۔ تم بہت بری قوم ہو، راہب نے کہا کہ دس ہزار دینار لے لو اور سر مبارک کو صرف ایک رات میرے پاس رہنے دو۔ انہوں نے کہا ایسا ہی ہو۔ راہب نے سر کو لے کر اس کو غسل دیا، خوشبو لگائی اور اپنے زانو پر رکھ کر صبح تک روتا رہا۔ پھر وہ اسلام لایا کیونکہ اس نے سر مبارک سے ایک نور آسمان کی طرف بلند ہوتا ہوا دیکھا تھا۔ گرجا گھر سے نکل کر اہل بیت کی خدمت کرنی شروع کر دی۔ پہرہ داروں نے دیناروں کی ان تھیلیوں کو کھولا۔ جن کو راہب سے لیا تھا۔ تمام دینار ٹھیکروں میں تبدیل ہو چکے تھے اور ان دیناروں کے ایک کونے پر یہ آیت تحریر تھی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون۔ جو کام ظالم کرتے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ تم ایسا خیال نہ کرو اور دوسری جانب یہ آیت تحریر تھی:۔

سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

حاکم نے کئی طریقوں سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا کے خون کے عوض میں ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ میں حسین بن علی کے خون کے عوض میں بھی ستر ہزار آدمیوں کو قتل کروں گا۔

ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات حدیث میں ذکر کرکے ٹھیک نہیں کیا۔

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ یزید بن معاویہ کے کفر کے بارے میں اہل سنت کے ہاں اختلاف پایا جاتا

ہے۔ اور معاویہ کے بعد یزید کے ولی عہد ہونے کے متعلق بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ نے کہا وہ کافر تھا۔ سبط ابن جوزی وغیرہ کا مشہور قول یہی ہے۔ کیونکہ جب امام حسین کا سر اس کے پاس لایا گیا تو اس نے اہل شام کو جمع کرکے ایک چھڑی کے ساتھ سر مبارک کی بے عزتی کرتا تھا اور یہ اشعار بھی پڑھتا تھا۔ ؎

لیت اشیاخی ببدر شھدوا

کاش کہ میرے بدر کے مقتول بزرگ زندہ ہوتے

(یزید کے یہ اشعار مشہور و معروف ہیں اور اس میں دو اشعار اور کا اضافہ کیا گیا جو یزید کے صریح کافر ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کتاب (ینابیع المودۃ) کا مؤلف کہتا ہے کہ صاحب کتاب صواعق محرقہ نے صرف پہلے ابیات کا ذکر کیا ہے اور باقی اشعار بیان نہیں کئے۔ میں نے ان تمام اشعار کو ڈھونڈ نکالا ہے اور دو اشعار ایسے ہیں کہ وہ یزید کے صریح کافر ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اشعار یہ ہیں:—

لیت اشیاخی ببدر شھدوا — وقعة الخزرج من وقع الاسل
لاھلوا واستھلوا فرحا — ثم قالوا یا یزید لاتشل
قد قتلنا القوم من ساداتھم — وعدلناہ ببدر فاعتدل
لست من خندف ان لم انتقم — من بنی احمد ما کان فعل

کاش کہ آج ہمارے بدر کے مقتول زندہ ہوتے تو وہ دیکھتے اور خوشیاں مناتے۔ پھر کہتے اے یزید تیرا ہاتھ شل نہ ہو، ہم لوگوں نے قوم کے سرداروں کو قتل کیا۔ ہم نے جنگ بدر کا بدلہ لیا۔ اور خوب بدلہ لیا۔ اولاد احمد سے احمد کے کام کا بدلہ نہ لیتا تو میں خندف کی نسل سے نہ ہوتا۔

سبط ابن جوزی نے کہا کہ یہ بات اتنی افسوسناک نہیں ہے کہ ابن زیاد نے حسین رضی اللہ عنہ سے جنگ کی۔ زیادہ افسوسناک بات تو یہ ہے کہ یزید نے امام حسین کو رسوا کرنا چاہا اور آپ کے دندان مبارک پر چھڑی کے ساتھ بے ادبی کی۔ آل رسول صلعم کو قیدی بنا کر اونٹوں کے پالانوں پر سوار کیا۔

ابن جوزی نے یزید کے اور قبیح افعال کا ذکر کیا ہے اور کہا کہ ان باتوں سے یزید کو آل رسول کی ذلت اور رسوائی کرنا مقصود تھی۔ اگر یزید کے دل میں جاہلیت کے کینے اور جنگ بدر کے عناد اس کے سینے میں پوشیدہ نہ ہوتا تو امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کا ضرور احترام کرتا۔ اور آل رسول صلعم کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا۔"

نوفل بن ابی فرات نے کہا کہ میں عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں موجود تھا۔ ایک آدمی نے کہا امیر المومنین

یزید، عمر بن عبدالعزیز نے کہا تم یزید کو امیر المومنین کہتے ہو؟ آپ نے حکم دیا کہ اس شخص کو سزا دی جائے۔ اس شخص کو بیس کوڑے لگائے گئے۔"

یزید کے گناہوں کو دیکھ کر اہل مدینہ نے اس کی بیعت سے خلع کر لیا تھا۔

مؤرخ واقدی نے روایت کی ہے کہ عبداللہ، حنظلہ کا فرزند، حنظلہ وہ شخص ہے جس کو فرشتوں نے غسل دیا تھا، نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے یزید کی بیعت اس لئے چھوڑ دی تھی کہ ہم پر آسمان سے پتھر پڑینگے اور ہم پر اس بات کا خوف بھی طاری ہو گیا تھا کہ یہ ایسا آدمی ہے جو اپنی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں سے نکاح کرتا ہے۔ شراب پیتا ہے اور تارک الصلوٰۃ ہے۔"

علامہ ذہبی نے کہا کہ یزید نے مدینہ والوں سے جو سلوک کیا ہے (یزید کے حکم سے تین روز تک مدینہ کو لوٹا گیا۔ سینکڑوں صحابی رسول قتل کئے گئے اور ہزاروں پاکدامن عورتوں کی عصمت دری کی گئی) ساتھ ہی یزید شراب پیتا تھا اور منکرات امور کو بجا لاتا تھا اور لوگوں پر ظلم کرتا تھا اس بنا پر اہل مدینہ نے یزید پر خروج کیا تھا۔

علامہ ذہبی نے اپنے اس لفظ سے کہ یزید نے جو برا سلوک اہل مدینہ سے کیا اس سے ان ترسٹھ باتوں کی طرف اشارہ ہے جو یزید سے صادر ہوئیں۔ یزید کو جب معلوم ہوا کہ اہل مدینہ نے ان کے خلاف خروج کیا ہے۔ تو یزید نے مدینہ والوں کی طرف ایک بڑا لشکر روانہ کیا اور یزید نے لشکر کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ مدینہ والوں کو قتل کردیں۔ یزید کا لشکر مدینہ والوں کے پاس پہنچا۔ طیبہ کے دروازے پر یہ واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور مدینہ رسول کی جس قدر بے حرمتی کی گئی اس کو دیکھ کر ہر مسلمان کا دل کانپ اٹھتا ہے) یزید کے فاسق ہونے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اور یزید کا خاص نام لے کر لعنت کرنے کے بارے میں (علماء اہل سنت کا آپس میں اختلاف ہے۔ ایک قوم نے اس کا نام لے کر لعنت کرنا جائز قرار دیا ہے۔ ان میں ابن جوزی ہیں۔

ابن جوزی نے اس بات کو امام احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب جس کا نام ہے "الرد علی المتعصب العنید المانع من لعن یزید" میں بیان کیا ہے کہ مجھ سے ایک سائل نے یزید بن معاویہ کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے کہا اس کے لئے وہی کافی ہے جو اس کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس شخص نے کہا کیا یزید پر لعنت کرنا جائز ہے؟ میں نے کہا پرہیزگار علماء نے اس بات کی اجازت دی ہے۔ جن میں امام احمد بن حنبل بھی ہیں۔ آپ نے یزید کے بارے میں ذکر کیا ہے"۔ یزید کیا ہے؟ اس پر لعنت کرنا تو واجب ہے!

قاضی ابو یعلی سے ابن جوزی نے نقل کیا ہے کہ قاضی نے اپنی کتاب المعتمد فی الاصول میں اپنی سند صالح بن احمد بن حنبل رحمہما اللہ تک لے جا کر بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے باپ (امام احمد) کی خدمت میں عرض

کہ تم ہماری طرف یہ بات منسوب کرتی ہے کہ ہم لوگ یزید سے تولا کرتے ہیں۔ فرمایا اے میرے بیٹے! کیا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہے یزید سے تولا کرے گا؟ اس شخص پر کیوں نہ لعنت کی جائے جس پر خدا نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کون سی آیت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے

وھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم۔

کیا قتل سے بھی بڑھ کر کوئی بڑا فساد ہو سکتا ہے؟

ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ قاضی ابو یعلی نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس میں ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو لعنت کے مستحق ہیں۔ آپ نے ان میں یزید کا شمار بھی کیا ہے۔

پھر آپ نے رسول اللہؐ کی اس حدیث کا ذکر کیا ہے کہ جس شخص نے مدینہ والوں کو ظلم کی وجہ سے ڈرایا اللہ تعالیٰ اس کو ڈرائے گا۔ اور اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ یزید نے مدینہ منورہ کو لوٹا تھا اور مدینہ کے رہنے والوں کو ڈرایا تھا۔ اور وہ حدیث جس کو مسلم نے روایت کیا ہے کہ (یزید کے) اس لشکر نے لوگوں کو قتل کیا تھا اور فساد عظیم برپا کیا تھا۔ لوگوں کو غلام بنایا تھا۔ مدینہ منورہ کو لوٹا تھا یہ سب باتیں مشہور ہیں۔ حتیٰ کہ تین سو کنواری عورتوں کی عصمت دری کی گئی اور اتنے ہی صحابۂ رسول قتل کئے گئے، سات سو قرآن کے قاریوں کو تہ تیغ کیا گیا۔ کئی دن تک مدینہ کا لوٹنا جائز قرار دیا گیا۔ کئی دن تک نماز باجماعت نہ ہو سکی۔ مدینہ والوں پر کئی دن تک خوف طاری رہا، کئی دن تک لوگوں کے لئے مسجد رسول میں داخل ہونا ممکن نہ رہا۔ مسجد رسول میں کتوں نے داخل ہو کر منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیشاب کر دیا اور اس حدیث کی تصدیق ہو گئی تھی جس کے متعلق رسول اللہ صلعم نے آگاہ فرمایا تھا، اس لشکر کا سپہ سالار صرف اس بات پر راضی ہوتا تھا کہ وہ یزید کی بیعت اس شرط پر کریں کہ وہ لوگ یزید کے غلام ہیں اگر وہ چاہے تو ان کو بیچ ڈالے اگر چاہے تو ان کو آزاد کر دے۔ ایک آدمی نے سپہ سالار لشکر سے کہا ہم کتاب خدا اور سنت رسول پر بیعت کرتے ہیں اور اس کی گردن اڑا دی گئی۔ یہ باتیں واقعہ حرہ کے موقع پیش آئیں۔"

پھر یہ لشکر (مدینہ کو غارت کرنے کے بعد) مکہ کی طرف ابن زبیر سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں جا کر ان لوگوں نے خانہ کعبہ پر منجنیق چڑھا کر پتھر برسائے اور خانہ کعبہ کے غلاف کو آگ سے جلا دیا اور یہ وہ بہت بڑی برائیاں ہیں جو یزید کے زمانۂ سلطنت میں یزید سے ظہور پذیر ہوئیں۔

یزید کی سلطنت ۶۰ھ میں شروع ہوتی ہے اور یزید ۶۴ھ کے شروع میں مر گیا۔"

معاویہ بن یزید بن معاویہ جب خلافت پر متمکن ہوا تو منبر پر بیٹھ کر کہا کہ یہ خلافت اللہ تعالیٰ کی رسی ہے اور میرے دادا نے خلافت کے حق داروں سے خواہ مخواہ کا جھگڑا کیا تھا۔ علیؑ بن ابی طالبؑ سے زیادہ حق دار خلافت کا کون ہو سکتا تھا۔ جتنا عرصہ وہ تم پر سوار رہا اس کو تم خود جانتے ہو۔ آخر اس کو موت آ گئی وہ اپنے گناہوں میں گروی ہو کر قبر میں جا پڑا۔

میرے والد یزید نے خلافت کو سنبھالا، حالانکہ وہ خلافت کے اہل نہیں تھے۔ ابن رسول اللہ صلعم کی بیٹی کے فرزند سے جھگڑا کیا۔ اس کی زندگی کو کاٹ دیا اور اس کے رشتہ داروں کو ختم کیا۔ اپنے گناہوں میں جکڑا ہوا اپنی قبر میں جا پڑا! پھر معاویہ بن یزید رو پڑا۔ یہ کام ہمارے لئے بہت بڑے گھاٹے کا باعث ہے۔ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ اس کا (یزید کا) پچھڑنا بہت برا ہے اور اس کی بازگشت بہت بری ہوگی۔ اس نے رسول اللہ صلعم کی عترت کو قتل کیا۔ شراب کو جائز قرار دیا۔ خانہ کعبہ کو برباد کیا۔ میں خلافت کی شیرینی کو نہیں چکھوں گا۔ اور نہ اس کی تلخی کے ذائقہ سے روشناس ہوں گا۔ اور نہ ہی میں خلافت کا جبہ زیب تن کروں گا۔ تم اپنے معاملۂ خلافت میں خود مختار ہو۔" خدا کی قسم اگر دنیا اچھی تھی تو ہم نے اس سے اپنا حصہ حاصل کر لیا۔ اگر بری تھی تو اولاد ابوسفیان کے لئے وہ بات کافی ہے۔ جو دنیا کی طرف سے انہیں پہنچ چکی ہے۔ پھر اپنے گھر میں پوشیدہ ہو گئے۔ چالیس دن کے بعد انتقال کر گئے۔ آپ کی خلافت چالیس روز تھی۔ کہا گیا ہے کہ دو ماہ، بعض نے کہا تین ماہ تھی۔ اکیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ کہا گیا ہے کہ بیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ رحمۃ اللہ۔ انتہت الصواعق

اخطب الخطبا خوارزمی مکی ابوالموید موفق بن احمد نے اپنی سند سے سلیمان اعمش بن مہران کوفی سے روایت کی ہے کہ نصف رات کے وقت خلیفہ ابو جعفر منصور دوانقی نے اعمش کے پاس ایک آدمی روانہ کیا۔ اعمش منصور کے پاس پہنچا۔ منصور نے بیان کیا۔ ایک روز حضرت فاطمہ اپنے باپ کی خدمت میں تشریف لائیں۔ عرض کیا اے میرے باپ حسنؑ اور حسینؑ کہیں چلے گئے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ وہ دونوں اس وقت کہاں ہیں اور رو پڑیں رسول اللہ نے فرمایا اے فاطمہؑ گریہ نہ کرو، جس اللہ نے ان دونوں کو پیدا کیا ہے، وہ ان دونوں پر تجھ سے اور آپ سے زیادہ مہربان ہے۔ رسول اللہ نے کہا اے میرے اللہ وہ جس جگہ بھی ہوں ان کی حفاظت فرما۔ جبرائیل نازل ہوئے اور آگاہ کیا کہ دونوں بنو نجار کے باغ میں سوئے ہوئے ہیں۔ فرشتے نے ایک پر ان کے تلے اور دوسرا پر ان دونوں کے اوپر ڈالا ہوا ہے۔ رسول اللہ اور ہم لوگ آپ کے ساتھ دونوں شہزادوں کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ امام حسن نے امام حسین کے گلے میں باہیں ڈالی ہوئی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کو بوسہ دیا۔ دونوں بیدار ہو گئے۔ دونوں کو اپنے کندھے پر اٹھایا، اٹھائے

ہوئے مسجد کے دروازے پر تشریف لائے، لوگوں کے جمع کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا اے لوگو! کیا میں تمہیں ایسے آدمی کے متعلق آگاہ کروں جو نانی اور نانا کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہوں! انہوں نے کہا ہاں، فرمایا میرے یہ دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ نانا اور نانی کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ ان کا نانا میں ہوں اور ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد ہے، یہ دونوں باپ اور ماں کے لحاظ سے بھی لوگوں سے افضل ہیں۔ ان کا باپ علی ہیں جو میرے بھائی ہیں اور ان کی ماں فاطمہ ہے جو میری بیٹی ہے، یہ دونوں چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے بھی لوگوں سے افضل ہیں۔ ان کا باپ علی ہیں جو میرے بھائی ہیں اور ان کی ماں فاطمہ ہے جو میری بیٹی ہے، یہ دونوں چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے بھی تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ ان کا چچا جعفر ہیں جو دو پروں والے ہیں اور ان کی پھوپھی ام ہانی ہے۔ یہ دونوں ماموں اور خالہ کے اعتبار سے بھی تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ ان کے ماموں قاسم، عبداللہ اور ابراہیم ہیں، اور ان کی خالائیں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ پھر فرمایا اور اپنی انگلیوں کو پیوست کرکے اشارہ کیا کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیں اکٹھا کرے گا۔ پھر فرمایا اے میرے اللہ! کہ یہ تمام جنت میں موجود ہوں اور آپ جانتے ہیں کہ جو شخص ان دونوں کو دوست رکھے گا وہ بھی جنت میں ہوگا۔ اور جو ان دونوں سے بغض رکھے گا وہ آگ میں ہوگا۔

منصور نے کہا جب میں نے یہ حدیث بیان کی تو شیخ (امام) بہت خوش اور مسرور ہوا۔ آپ نے مجھے ایک ایسی پوشاک عطا کی جس کو میں نے پہنا نہیں تھا۔ مجھے اپنے خچر پر سوار کیا اور مجھے سو دینار عطا کیے۔ اس کے بعد شیخ نے کہا میں تجھے ایک ایسے نوجوان کے پاس بھیج رہا ہوں جو تیری حدیث سن کر خوش ہوگا۔ میرا ہاتھ پکڑ کر نوجوان کے دروازے پر پہنچے۔ نوجوان باہر تشریف لائے اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تم اللہ اور اس کے رسول اور رسول کے اہل بیت کو دوست رکھتے ہو۔ مجھے آپ کا خچر پر سوار ہونا اور پوشاک حاصل کرنے کا واقعہ معلوم ہے، ایسا سلوک آپ سے فلاں شخص نے کیا ہے۔ آپ مجھے اپنے گھر میں لے گئے۔ مجھے کہا اب مجھے فضائل اہل بیت کی کوئی حدیث سنائیے۔

میں نے آپ سے کہا کہ مجھے میرے باپ نے اپنے باپ علیؑ اور آپ کے دادا عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلعم کے گھر میں رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا۔ جناب فاطمہ اپنے باپ صلعم کے پاس تشریف لائیں، اور عرض کیا اے میرے باپ قریش کی عورتیں کہتی ہیں کہ تمہارا باپ اور شوہر ایسا شخص ہے جس کے پاس کچھ مال نہیں ہے، رسول اللہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تمہاری شادی اس وقت تک نہیں کی جب تک عرش کے اوپر اللہ تعالیٰ نے تیری شادی نہیں کر لی۔ اور اس بات پر اپنے فرشتوں کو گواہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نگاہ انتخاب کو دوڑایا۔ مخلوق سے تیرے باپ کو منتخب کیا، پھر دوسری مرتبہ نگاہ انتخاب کو دوڑایا۔ مخلوق سے

تیرے شوہر علی کو چنا، میں نے تیری شادی اس سے کر دی ہے۔ میں نے اس کو اپنا وصی بنایا ہے، دل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ بہادر، حسب کے لحاظ سے زیادہ صابر، سخاوت کے لحاظ سے زیادہ سخی، اسلام کے لحاظ سے سبقت والے، علم کے لحاظ سے سب سے زیادہ عالم، قیامت کے روز لواء الحمد اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور آواز دینے والا آواز دے گا۔ اے احمد! تیرا اچھا باپ حضرت ابراہیم ہے، تیرا اچھا بھائی علی ہے۔

منصور نے کہا جب میں نے یہ حدیث اس کی خدمت میں بیان کی تو اس نے مجھے تیس کپڑے اور دس ہزار درہم عطا کیے۔ فرمایا جب کل ہو تو فلاں قوم کی مسجد میں تشریف لانا تاکہ تم اس شخص کی حالت دیکھو جس نے حضرت علی سے بغض رکھا تھا، منصور نے کہا شوق کی وجہ سے رات میرے لئے لمبی ہوگئی۔ جب صبح ہوئی تو میں مسجد میں پہنچا، میں پہلی صف میں کھڑا ہوگیا۔ میرے پہلو میں ایک نوجوان عمامہ باندھے ہوئے کھڑا تھا، رکوع کرنے کے لئے جھکا اور اس کا عمامہ سر سے گر گیا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کا سر خنزیر کا سر ہے۔ امام نے سلام کیا، میں نے اس سے آہستہ سے دریافت کیا، تیرے لئے ہلاکت ہو! یہ جو چیز دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہے؟ وہ شخص مجھے اپنے گھر لے گیا، کہا میں مؤذن تھا۔ میں ہر روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ہزار مرتبہ لعنت کیا کرتا تھا۔ جمعہ کے روز حضرت پر چار ہزار مرتبہ لعنت کیا کرتا تھا، ایک دفعہ دکان میں سو گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ میں جنت میں موجود ہوں، جس میں نبی صلعم، علی، حسنؑ اور حسینؑ تشریف فرما ہیں۔ حسنؑ اور حسینؑ ایک جماعت کو پانی پلا رہے ہیں، اس شخص نے دونوں حضرات سے پانی طلب کیا۔ دونوں نے نبی صلعم کے پاس شکایت کی۔ امام حسینؑ نے عرض کیا اے نانا! یہ شخص ہے جو ہر روز ہزار بار لعنت کرتا ہے اور حضرت پر آج چار ہزار مرتبہ لعنت کی ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا تم علیؑ پر لعنت کرتے ہو؟ علی مجھ سے ہے، رسول نے اس کے چہرے پر تھوک دیا اور اپنے پاؤں کی ایک ٹھوکر لگائی۔ فرمایا۔ اللہ تجھ سے اپنی نعمت تبدیل کرے، وہ شخص نیند سے اٹھا، اس کا سر خنزیر کے سر کی شکل اور اس کا چہرہ خنزیر کے چہرے کی شکل تھا،

پھر ابو جعفر نے فرمایا اے سلیمان! کیا یہ دونوں حدیثیں تیرے پاس موجود ہیں میں نے کہا نہیں، کہا ان دونوں کو اپنے پاس ان دس ہزار احادیث کے ساتھ رکھ لو، پھر فرمایا اے سلیمان! علی کی محبت ایمان اور اس سے بغض رکھنا نفاق ہے، خدا کی قسم اس کو صرف مومن دوست رکھے گا اور منافق ہی سے بغض رکھیگا۔ میں نے کہا اے امیرالمومنین! مجھے امان حاصل ہو، اس نے کہا تجھے امان حاصل ہے، کہ جو کچھ تمہاری مرضی ہو کہو۔ میں نے کہا آپ کا امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل کے بارے میں کیا خیال ہے، کیا وہ جہنم کی طرف جائے گا اور جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کیا وہ لوگ جنہوں نے فرزند رسول صلعم کو قتل کیا جہنم کی طرف جائیں گے اور جہنم میں داخل ہوں گے، کہا ہاں، پھر کہا اے سلیمان! جو کچھ تم نے سنا اس کو لوگوں سے بیان کرنا۔ پھر مجھے

اپنے گھر جانے کی اجازت دی۔

علی بن ابراہیم کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ ومن عاقب بمثل ما عوقب به ثم بغی علیه لینصرنه الله ان الله لعفو غفور۔ اور جو اتنی تکلیف پہنچائے جتنی تکلیف خود اس کو پہنچائی گئی ہو پھر بھی اس کے برخلاف بغاوت کی جائے تو اللہ اس کی نصرت ضرور کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

امام جعفر صادق سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ومن عاقب جس نے تکلیف دی یعنی رسول اللہ صلعم نے کفار قریش کو ایسی تکلیف بدر کی لڑائی کے موقعہ پر دی، بدر کی لڑائی میں عتبہ ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور حنظلہ بن ابی سفیان مارے گئے تھے،

عتبہ بن ربیعہ ہندہ کا والد تھا، ہندہ یزید کی دادی تھی۔ یزید نے ان لوگوں کے خون کا بدلہ لیا تھا اور امام حسین کو اپنے بغض اور کینے کی وجہ سے قتل کر دیا تھا اور یزید نے یہ اشعار پڑھے تھے۔

لیت اشیاخی ببدر شهدوا　　وقعه الخزرج من وقع الاسل

لاهلوا واستهلوا فرحا　　ثم قالوا یا یزید لا تشل

قد قتلنا القرم من سادا تهم　　وعدلنا ه ببدر فاعتدل

لست من خندف ان لم انتقم　　من بنی احمد ما کان فعل

اللہ تعالیٰ کی یہ آیت بمثل ما عوقب به اللہ کے نبی صلعم کو تکلیف دی جب کہ انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ آپ کو مکہ میں قتل کر دیں تو رسول اللہ مدینہ کی طرف ہجرت کر آئے تھے۔ ثم بغی علیه، پھر اس پر بغاوت کی یعنی معاویہ نے رسول اللہ کے اہل بیت پر بغاوت کی، اس کے بعد اس کے فرزند یزید نے اہل بیت پر بغاوت کی۔ اللہ تعالیٰ فرمان لینصرنه الله۔ اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا۔ یعنی آپ کے بیٹے مہدی (عجل اللہ فرجہ) کے ذریعے

ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے اشعار فرمائے ہیں۔

ان الیهود لحبهم لنبیهم　　قد آمنوا من حادث الازمان

یہودی لوگ اپنے نبی سے محبت رکھنے کی وجہ سے زمانے کے مصائب سے امن میں ہیں۔

وذوو الصلیب بحب عیسیٰ اصبحوا　　یمشون زهوا فی قری نجران

صلیب والے حضرت عیسیٰ سے محبت کی وجہ سے ہشاش بشاش نجران کی بستیوں میں پھرتے ہیں۔

والمؤمنون بحب ال محمد　　یرمون فی الافاق بالنیران

آل محمد سے محبت رکھنے کے جرم میں مومنین پر ہر شش جہات سے آگ برسائی جاتی ہے۔"

جواہر العقدین میں بیہقی نے امام زہری سے روایت کی ہے کہ میں عبدالملک بن مروان کے پاس گیا۔ آپ نے کہا، اے شہاب کے فرزند کیا تجھے معلوم ہے کہ جس صبح کو علی بن ابی طالب قتل کیے گئے تھے، اس وقت بیت المقدس کی کیا حالت تھی۔ میں نے کہا ہاں، ادھر آؤ، ہم اٹھ کر ایک گھاٹی کے پیچھے چلے گئے، لوگوں سے علیحدہ ہو گئے، کہا جو پتھر بھی بیت المقدس سے اٹھایا جاتا تھا اس کے تلے خون بہ نکلتا تھا۔ اس واقعہ کو تیرے اور میرے سوا اور کوئی جاننے والا باقی نہیں رہا۔ اور تم سے اس واقعہ کو کوئی شخص نہ سنے۔ کہا میں نے آپ کی وفات تک کسی کو آگاہ نہ کیا۔

بیہقی نے نیز امام زہری سے روایت کی ہے کہ اسماء انصاریہ نے بیان کیا جب علی بن ابی طالب قتل کر دیے گئے تو پایا گیا کہ جو پتھر بھی اٹھایا جاتا تھا اس کے تلے تازہ خون بہتا تھا۔ پھر بیہقی نے کہا اسی طرح یہ دونوں امام زہری سے نقل کی گئی ہیں"۔

صحیح اسناد سے زہری سے روایت کی گئی ہے کہ یہ اس وقت ہوا تھا جب امام حسین قتل ہوئے تھے، شاید دونوں (حضرت علی اور امام حسین) کے قتل کے وقت ایسا ہوا ہو۔ انتہی

ہشام بن محمد قاسم مجاشعی سے روایت کرتے ہیں کہ (شہیدان کربلا کے) سر کوفہ میں لائے گئے۔ ان میں ایک لوگوں سے زیادہ خوبصورت چہرے والا تھا۔ اور اس نے اپنے گھوڑے کی تنگ میں حضرت عباس بن علی کا سر لٹکایا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ تارکول سے زیادہ سیاہ ہو گیا۔ اس نے کہا کہ ایک رات بھی نہ گزرتی تھی کہ دو آدمی آتے انہوں نے میرے بازو کو پکڑا اور مجھے آگ کی طرف لے گئے، مجھے آگ میں ڈال دیا اس کے بعد وہ شخص نہایت بری موت مرا۔

شیخ ابن اسد سے عبید بن محمد قرشی روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کو خواب میں دیکھا اور آپ کی خدمت میں لوگ پیش ہو رہے ہیں اور آپ کے سامنے ایک طشت رکھا ہوا ہے جس میں خون موجود تھا، آپ ان لوگوں کو خون لگاتے تھے، جب میں آپ کی خدمت میں پہنچا میں نے عرض کیا، میں نے نہ کوئی تلوار ماری نہ نیزہ فرمایا تم حسین کا قتل ہونا چاہتے تھے، آپ نے میری طرف اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا میں نے صبح کو بیٹھے آپ کو اندھا پایا۔

نیز عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلعم کو خواب میں دیکھا اور مجھے فرمایا کہ جب تم براء بن عازب کو دیکھو تو انہیں سلام کرنا اور اسے آگاہ کرنا کہ حسین کے قاتل جہنم میں چلے گئے، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان والوں کو دردناک عذاب میں مبتلا کرے۔ میں نے اس بات سے براء کو آگاہ کیا، براء نے کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتاً دیکھا کیونکہ شیطان

میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔"

ابو رجا عطاردی سے طبری نے روایت کی ہے۔ علی کو گالیاں نہ دو اور نہ ہی اہل بیت کو گالیاں دو، بنو ہذیل میں سے ایک شخص ہمارا ہمسایہ تھا وہ شخص مدینہ میں آیا حسین رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھوں میں دو شہاب ثاقب پھینکے۔ اس کی دونوں آنکھیں ختم ہو گئیں۔

بازری کی کتاب، توشیق عری الایمانی میں اعمش منصور خلیفہ عباسی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ایک آدمی کو شام میں دیکھا اس کا چہرہ خنزیر کے چہرے کی طرح تھا۔"

ابن برقی نے کہا کہ مجھے ابو سعید محمد بن یحییٰ بن بلسان، وہ صالح سے روایت کرتے ہیں، آپ بنو سلیم کی مسجد کے امام تھے اور بنو سلیم کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے سرزمین روم پر جنگ لڑی تھی اور گرجا گھروں میں ایک عربی زبان میں کتاب موجود تھی۔ جس میں یہ عبارت تحریر تھی۔ ؎

اترجو امة قتلت حسینا — شفاعة جده یوم الحساب

ہم لوگوں نے اہل روم سے دریافت کیا کہ اس عبارت کو کس نے تحریر کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے۔"

محمد بن سیرین نے کہا کہ نبی صلعم کی بعثت سے تین سو سال پہلے ایک پتھر پایا گیا جس پر سریانی زبان میں عبارت تحریر تھی جب انہوں نے اس کو عربی میں منتقل کیا تو یہ عبارت نکلی تھی۔ ؎

اترجو امة قتلت حسینا — شفاعة جده یوم الحساب

(ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

یہ عبارت لوہے کے قلم کے ساتھ خون کی سیاہی سے دیوار پر لکھی ہوئی تھی۔"

سلیمان بن لیار نے کہا کہ ایک پتھر پایا گیا جس میں یہ نظم تحریر تھی (؎)

لا بد ان ترد القیامة فاطمه — وقمیصها بدم الحسین ملطخ

یقیناً جناب فاطمہ میدان قیامت میں اس حالت میں تشریف لائیں گی کہ آپ کی قمیص مبارک حسین علیہ السلام کے خون سے رنگین ہو گی۔

ویل لمن شفعاؤه خصماؤه — والصور فی یوم القیامة ینفخ

اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس کے شفاعت کرنے والے اس کے دشمن دار ہوں، اور قیامت کے روز صور پھونکا جائے گا!

اس بات کی تائید مید حدیث سے ہوتی ہے کو حافظ ابن الحضرت نے اپنی العترة الطاہرہ میں امام علی رضا علیہ السلام

بیان کی ہے، آپ اپنے آبا طاہرین سے اور یہ حضرات حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ قیامت کے روز میدان حشر میں اس حالت میں تشریف لائیں گی کہ آپ کے ساتھ ایک خون آلود کپڑا ہو گا، عرش کا ستون پکڑ کر کھڑی ہو جائیں گی اور کہیں گی اے انصاف کرنے والے میرے اور میرے فرزند کے قاتل کے درمیان فیصلہ فرمائیے، رب کعبہ کی قسم میری بیٹی کی خاطر فیصلہ ہو گا۔

واقدی نے روایت کی کہ جب قیدی امام حسین علیہ السلام کے سر کے ساتھ مدینہ پہنچے، مدینہ میں کوئی ایسا شخص نہ رہا جو شہر سے باہر نکل کر نہ رویا ہو، زینب بنت عقیل بن ابی طالب اپنا چہرہ کھولے ہوئے پریشان بال باہر نکلیں، چیخیں مارتی تھیں اور کہتی تھیں ہے حسین، ہے بھائی، ہے گھر والو، ہے محمد، ہے علی، ہے حسن، پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے

ماذا تقولون ان قال النبی لکم — ماذا فعلتم وانتم آخر الامم
باهل بیتی واولادی امالکم — عهدی ما انتم توفوا بالذمم
ذریتی ومنوجمی بمضیعة — منهم اساری وقتلی ضرجوا بدم
ما کان هذا جزائی اذ نصحت لکم — ان تخلفونی بسوء فی ذوی رحمی

(ترجمہ) جب رسول اللہ تم سے دریافت کریں گے کہ تم نے آخری امت ہو کر میرے اہل بیت اور میری اولاد کے ساتھ کیا سلوک کیا تو تم اس وقت کیا کہو گے تم سے اس بات کا عہد نہیں لیا گیا، تم نے اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کیا، میری اولاد اور میرے چچا کی اولاد کو ضائع کر دیا، بعض کو قید کیا، بعض کو قتل کیا جو خون سے لت پت تھے، کیا تم نے میری نصیحت کا یہی بدلہ دیا، اور میرے قرابت داروں کے بارے میں تم نے مجھے تکلیف دی۔

فاطمہ بنت عقیل بن ابی طالب کا مرثیہ

عینی ابکی بعبرة وعویل — واندبی ان ندبت آل الرسول
ستة کلهم لصلب علی — قد اصیبوا وخمسة لعقیل

میری آنکھ! بہنے والے آنسوؤں کے ساتھ گریہ کر، اگر روتا ہے تو آل رسول پر

لے بہر کا دیہ جاتا ہے ... نہیں ہے۔ ۱۲ محمد شریف عفی عنہ

رو یا کر (میدان کربلا میں نو وہ جوان مارے گئے تھے جو حضرت علی کی صلب سے پیدا ہوئے تھے اور پانچ عقیل کی صلب سے مارے گئے تھے۔ ان دونوں اشعار کو ابن عبدالبر نے استیعاب میں نقل کیا ہے۔

ابن سعد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے جب آپ نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سنی تو فرمایا اللہ تعالیٰ قاتلین کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ رو پڑیں۔ حتیٰ کہ آپ کو غش آگیا۔

امام زہری کہتے ہیں کہ جب حسن بصری کو امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر معلوم ہوئی تو رو پڑے حتیٰ کہ آپ کی دونوں کنپٹیاں پھڑ پھڑانے لگیں۔ پھر فرمایا اللہ اس امت کو ذلیل کرے جس نے اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند کو قتل کر دیا۔ خدا کی قسم حسینؑ کا سر ضرور آپ کے جسم کی طرف واپس ہوگا۔ آپ کا نانا اور باپ ضرور ابن مرجانہ سے انتقام لیں گے۔"

حافظ جمال الدین زرندی مدنی نے اپنی کتاب معراج الاصول میں امام شافعی رحمہ اللہ کے یہ اشعار درج کئے ہیں۔

تاوبنی ہمی والفؤاد کئیب ۔۔۔ وارق عینی والرقاد عجیب

پرخطر ایام نے میری نیند اڑا دی ہے۔ اور میرے بالوں کو سفید کر دیا ہے۔

تاوب ہمی والفؤاد کئیب ۔۔۔ وارق عینی والرقاد عجیب

غم دامن گیر ہے اور دل غمگین ہے۔ آنکھوں میں آنسو ہیں اور نیند مفقود ہو چکی ہے

تزلزلت الانبیاء لآل محمد ۔۔۔ وکادت لہم صم الجبال تذوب

آل محمد کی مصیبت کی وجہ سے دنیا میں زلزلہ آگیا۔ قریب ہے کہ سخت پہاڑ پگھل جائیں

فمن مبلغ عنی الحسین رسالۃ ۔۔۔ وان کرہتہا النفس والقلوب

میری طرف سے حسین کو کون پیغام پہنچائیگا؟ اگرچہ اس بات کو نفس اور دل کراہت خیال کرینگے

قتیل بلا جرم کان قمیصہ ۔۔۔ صبیغ بماء الارجوان خضیب

آپ بلا جرم قتل کئے گئے، آپ کی قمیص ارغوانی رنگ کی مانند خون آلود تھی،

نصلی علی المختار من آل ہاشم ۔۔۔ ونؤذی بنیہ ان ذا لعجیب

آل ہاشم کے منتخب آدمی پر درود بھیجتے ہیں اور آپ کی اولاد کو اذیت دیتے ہیں یہ بات نہایت تعجب خیز ہے۔

لئن کان ذنبی حب آل محمد ۔۔۔ فذالک ذنب لست عنہ اتوب

اگر آل محمد سے محبت رکھنا گناہ ہے تو یہ ایسا گناہ ہے جس کی میں توبہ نہیں کروں گا۔

ہم شفعائی یوم حشری وموقفی ۔۔۔ وبغضہم للشافعی ذنوب

یہ حضرات حشر اور موقف کے دن میری شفاعت کرنے والے ہیں۔ ان سے بغض رکھنا شافعی کے نزدیک گناہ ہے۔

سبط ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ ابن ہبار یہ شاعر کربلا سے گزرا اور امام حسین علیہ السلام پر رونا شروع کر دیا اور یہ اشعار بیان کئے:-

احسین المبعوث جدک بالہدیٰ ۔۔۔ قسما یکون الحق عنہ مسائلی

وہ حسین جن کے نانا ہدایت کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ حق کی قسم آپ سے میری ضروریات وابستہ ہیں

لو کنت شاہد کربلا لبذلت نفیس ۔۔۔ کربک جہد بذل الباذل

اگر میں کربلا میں موجود ہوتا تو آپ کی مصیبت دور کرنے کے لئے پوری طرح جان کی بازی لگا دیتا۔

پھر اپنی جگہ پر سو گیا، نبی صلعم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا تجھے خوشخبری ہو تجھے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں لکھ لیا ہے۔ جنہوں نے میرے بیٹے امام حسین کے سامنے جہاد کیا۔

معالم العترۃ الطاہرہ میں حافظ ابن اخضر نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ میرے بھائی زید پر رحم کرے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا کہ میں اس باغی گروہ کے خلاف خروج کرتا ہوں، میرے باپ نے فرمایا اے زید الیانہ کرو مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم قتل کئے جاؤ گے اور کوفہ کی پشت پر سولی پر لٹکائے جاؤ گے۔ اے زید تجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ اولاد فاطمہ میں سے جو شخص بھی کسی بادشاہ پر سفیانی کے خروج سے پہلے خروج کرے گا قتل کر دیا جائے گا۔ زید کے ساتھ ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا جیسا میرے باپ نے فرمایا تھا۔

اصحاب سیرت نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط رضی اللہ عنہم اپنے زمانہ میں بنو ہاشم کے شیخ تھے۔ آپ بہت سے محاسن کے مالک تھے۔ آپ محمد ملقب بہ نفس زکیہ اور ابراہیم کے والد تھے۔ جب اولاد مروان کی حکومت کا آخری زمانہ آگیا اور ان میں کمزوری بھی پیدا ہو گئی تو بنو ہاشم نے اس بات کا ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنے آپ میں اس شخص کی بیعت کر لیں جو خلافت کو لے کر کھڑا ہو جائے۔ بنو ہاشم نے حضرت محمدؑ اور حضرت ابراہیم فرزندان حضرت عبداللہ محض کے متعلق اتفاق کیا، جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عبداللہ نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام تمہارے کام کو خراب کر دیں گے۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے ان حضرات سے جمع ہونے کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے واقعہ سے آپ کو آگاہ کیا، صادق آل محمد نے عبداللہ سے کہا! اے میرے چچا کے فرزند! میں اس امت کے کسی فرد سے بھلائی کو پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔ اگر آپ

نے مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں تمہاری بھلائی کی طرف کیوں نہ راہنمائی کروں گا، عبداللہ نے کہا اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ ہم لوگ آپ کی بیعت کریں، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم خلافت نہ میرے لیے ہوگی اور نہ تمہارے ... دونوں فرزندوں کے لیے ہوگی، خلافت تو زرد قبا والے شخص کے لیے ہوگی۔ خدا کی قسم خلافت کے ساتھ تو ان کے بچے اور غلام گیند کی طرح کھیلیں گے۔ پھر آپ اٹھ کر تشریف لے گئے، خلیفہ منصور ان دنوں میں موجود تھا اور اس نے زرد قبا پہن رکھی تھی۔ اور اسی طرح ہوا جس طرح آپ نے فرمایا تھا۔

کتاب الخرائج مؤلفہ قطب الدین سعید ہبتہ اللہ راوندی میں ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد رسول صلعم میں موجود تھا۔ منصور اور داؤد بن سلیمان مسجد میں داخل ہوئے داؤد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور منصور مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا منصور مخلوقات کے امور کا نگران بن جائے گا۔ لوگوں کی گردنوں کو روندے گا۔ مشرق اور مغرب کا بادشاہ بن جائے گا۔ خلافت کے بارے میں اس کی عمر طویل ہوگی۔ حتیٰ کہ کانوں سے اتنا مال جمع کرے گا، اتنا مال کسی غیر نے جمع نہ کیا ہوگا۔

داؤد امام محمد باقر علیہ السلام کے ہاں سے اٹھ کر منصور کے پاس گیا اور اس کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ منصور نے امام سے کہا کہ میں آپ کے پاس آپ کی جلالت اور رعب کی وجہ سے نہیں بیٹھا۔ پھر کہا جو کچھ داؤد کہہ رہا ہے وہ حقیقت ہو کر رہے گا۔ منصور نے کہا ہماری سلطنت تمہاری سلطنت سے پہلے واقع ہوگی؟ فرمایا ہاں، منصور نے کہا میرے بعد میرا کوئی فرزند بھی خلافت پر متمکن ہوگا۔ فرمایا ہاں! منصور نے کہا ہماری حکومت کی مدت بنو امیہ کی مدت سے لمبی ہوگی؟ امام نے فرمایا ہاں تمہاری حکومت کی مدت اتنی طویل ہوگی کہ تمہارے بچے حکومت کے ساتھ اس طرح کھیلیں گے جس طرح گیند سے کھیلا جاتا ہے، اس بات کے متعلق میرے باپ نے مجھے آگاہ کیا تھا۔ جب خلافت منصور کے پاس پہنچ گئی تو اس نے امام محمد باقر علیہ السلام کے فرمان پر حیرت کا اظہار کیا۔"

مدائنی جابر بن عبداللہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ آپ امام ابو جعفر محمد باقر بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کی خدمت میں آپ کے بچپن کے زمانہ میں حاضر ہوئے۔ جابر نے امام کو مکتب میں پایا۔ جابر نے حضرت سے کہا کہ رسول اللہ صلعم آپ کو سلام کہتے تھے۔ جابر سے دریافت کیا گیا کہ اس کا کیا قصہ ہے کہا میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں موجود تھا۔ امام حسین علیہ السلام آپ کی گود میں تھے اور آنحضرت آپ کو بوسہ دے رہے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا اے جابر اس کا ایک فرزند پیدا ہوگا جس کا نام علی ہوگا۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو منادی ندا کرے گا کہ زین العابدین کھڑا ہو جائے۔ آپ کے فرزند کھڑے ہو جائیں گے آپ (زین العابدین)

ایک فرزند پیدا ہوگا جس کا نام محمد ہوگا۔ اگر تم اس کا زمانہ پاؤ۔ تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔

ذخائر العقبیٰ میں انس بن حرث سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرا یہ فرزند یعنی حسینؓ ایک ایسی زمین پر قتل ہوگا جس کا نام کربلا ہوگا۔ تم میں جو شخص اس وقت موجود ہو۔ اس کی مدد کرے۔ انسؓ بن حرث جا کر کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوگیا۔ اس حدیث کو محدثوں نے بہت سے طریقوں میں بیان کیا ہے۔

(نیز اصابہ بحوالہ تاریخ، امام بخاری، بغوی۔ ابن سکن وغیرہ)

باب ۶۱

مقتل ابی مخنف سے ان واقعات کو نقل کیا گیا جو شہادت امام حسین اور آپ کے اصحاب کی شہادت پر مفصل مشتمل ہیں

شام کے والی (معاویہ) نے اپنے بیٹے یزید کے بارے میں وصیت کی اور یزید اس وقت موجود نہیں تھا یزید کی خاطر ایک وصیت نامہ تحریر کیا۔ "اے میرے بیٹے میں نے تمام شہروں کو تیری خاطر ہموار کر دیا ہے۔ بڑے بڑے سخت لوگوں کی گردنیں تیرے لیے خم کر دی ہیں حسین بن علیؓ کے سوا تیرے بارے میں مجھے اور کسی شخص کا خوف نہیں ہے حسین تیری بیعت نہیں کریں گے"۔ معاویہ نے ضحاک بن قیس کے ذریعہ خط یزید کے پاس روانہ کر دیا۔ اور اسے حکم دیا کہ وہ اس خط کو یزید کے پاس پہنچا دے۔ کوفہ اور مدینہ کے سوا شہر کے لوگوں نے یزید کی بیعت کرلی۔ یزید نے مدینہ کے گورنر ولید بن عتبہ کو خط لکھا۔ اور اسے اس بات کا حکم دیا کہ وہ تمام مدینہ والوں سے یزید کی طرف سے بیعت حاصل کرے اور جو شخص بیعت کرنے سے انکار کرے اس کا سر قلم کر کے یزید کے پاس روانہ کرے۔ ولید نے حسین رضی اللہ عنہ کو طلب کیا۔ اور آپ کو یزید کا خط دکھایا آپ نے بیعت کرنے سے انکار فرما دیا۔ مروان بن حکم نے کہا۔ اے ولید اس بات کا خیال رکھو کہ حسین اس وقت تک نہ جانے پائے جب تک بیعت نہ کریں۔ اگر بیعت کرنے سے انکار کریں۔ تو ان کی گردن اڑا دیں۔ جب آپ نے اس بات کو سنا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے زرقا کے بیٹے کیا تم مجھے قتل کرو گے۔ یا یہ لوگ اے زرقا کے بیٹے تیری ماں نہ ہو۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ وہاں سے تشریف لے گئے۔ مروان نے ولید سے کہا تو نے میری بات کو نہیں مانا۔ خدا کی قسم آپ کو ایسا موقع کبھی نہ ملے گا۔ ولید نے مروان سے کہا۔ تو نے میرے لیے وہ راستہ اختیار کیا ہے۔ جس میں میری اور میری اولاد کی ہلاکت ہے خدا کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں

میں دنیا کا بادشاہ بن جاؤں۔ اور مجھ سے خونِ حسین کا مطالبہ کیا جائے۔ اس کے بعد امام حسین علیہ السلام اپنے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس تشریف لے گئے۔ اور عرض کیا۔ اے نانا مجھے آپ کا مزار مجبوراً اس لیے چھوڑنا پڑ رہا ہے کہ میں نے یزید شرابی اور فاجر کی بیعت نہیں کی۔ آپ ابھی گریہ زاری کر رہے تھے۔ کہ آپ کو اونگھ آگئی۔ خواب میں اپنے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ کہ وہ آپ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ اور آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دے رہے ہیں۔ اور فرمایا۔ اے میرے فرزند! اے میرے حبیب! میں عنقریب تجھے تھوڑے عرصہ میں خون سے لت پت دیکھوں گا۔ تجھے ایک زمانے میں ایک ایسی سرزمین پر ذبح کیا جائے گا جس کا نام کربلا ہوگا۔ اور تم اس وقت پیاسے ہوگے۔ تیرے دشمن میری شفاعت کی امید رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو میری شفاعت نصیب نہ کرے گا۔ اے عزیز فرزند! اے میرے حبیب! تیری ماں! تیری نانی! تیرا بھائی۔ تیرا چچا۔ تیرے باپ کا چچا تیرے ماموں۔ تیری خالائیں اور تیری پھوپھی سب کے سب تیری زیارت کے مشتاق ہیں۔ تیرا جنت میں ایک ایسا درجہ مقرر ہے جس کو تم صرف شہادت حاصل کر کے ہی پا سکتے ہو۔ تیرا خود، تیرا باپ، تیرا بھائی، تیرا چچا اور تیرے باپ کا چچا سب کے سب شہید ہیں۔ ایک ہی طریقہ سے ان کا حشر ہوگا۔ اور جنت میں شان و شوکت سے داخل ہوں گے۔ امام حسین خواب سے بیدار ہوگئے۔ یہ واقعہ اپنے اہل بیت کو سنایا۔ وہ لوگ سخت مغموم ہوئے۔ پھر آپ نے کوچ فرمانے (مدینہ سے) کا ارادہ کیا۔ محمد بن حنفیہ نے عرض کیا۔ میرے بھائی مجھے آپ کے بارے میں آپ کے قتل ہونے کا خوف ہے۔ امام حسین نے فرمایا۔ میں مکہ جا رہا ہوں۔ اگر مجھے وہاں امن نصیب ہوا تو بہتر ورنہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور ریگزار علاقوں میں چلا جاؤں گا۔ پھر دیکھوں گا کہ میرے بارے میں کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ آپ نے اس سے الوداع کیا۔ آپ آدھی رات کو مدینہ سے روانہ ہو پڑے۔ یہ واقعہ ۲۸ رشعبان سنہ ۶۰ھ کا ہے۔ آپ راستے پر چل پڑے اور چلنا شروع کر دیا۔ اور یہ آیت بھی تلاوت فرماتے تھے۔ فخرج منہا خائفاً یترقب قال رب نجنی من القوم الظالمین۔ آپ کے چچا کے فرزند مسلم بن عقیل نے عرض کیا۔ اے فرزند رسول اگر ہم یہ رستہ چھوڑ کر چلیں تو بہتر ہوگا۔ عبداللہ ابن زبیر نے بھی ایسا کیا تھا۔ ہم لوگوں کو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یزید کے آدمی نہ پہنچ جائیں۔ امام حسین نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس راستہ کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ حسین رضی اللہ عنہ روانہ ہو پڑے۔ اور حضرت مسلم کو بھی اس بات پر راضی کر لیا۔ اور آپ یہ شعر پڑھتے تھے:

اذا المرء لم یحم بنیہ و عرضہ ﴿ و نسوتہ کان اللئیم المسبب

جو شخص اپنی اولاد، اپنی عزت اور اپنی عورتوں کی حفاظت نہیں کرتا ہے۔ وہ درحقیقت کمینہ ہے۔ آپ مکہ میں داخل ہوگئے لوگوں نے آپ کے پاس آنا شروع کر دیا۔ یہ سلسلہ لگاتار بندھا رہا کوفہ والوں کو

جب اس بات کا علم ہوا کہ معاویہ مرگیا ہے۔ اور امام حسین نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا ہے۔ تو کوفہ والوں نے جمع ہو کر امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں خط تحریر کیا جس میں بیان کیا۔ کہ جو چیز آپ کے حق میں ہوگی وہ ہمارے حق میں ہوگی۔ اور جو آپ کے خلاف ہوگی۔ وہ ہمارے خلاف ہوگی۔ شاید اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو آپ کو ہدایت اور دین حق پر جمع کر دے۔ ان لوگوں نے آپ کو اس بات کی رغبت دی۔ کہ آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں۔ اپنے تشریف لانے سے پہلے ایک آدمی کو روانہ کر دیجئے۔ تاکہ وہ ہمارے درمیان اللہ اور اللہ کے رسول کا حکم نافذ کر دے۔ اسی مضمون کے کئی خطوط کوفہ کے لوگوں نے آپ کی خدمت میں تحریر کیے امام حسین علیہ السلام نے کوفہ والوں کو ایک خط تحریر فرمایا۔ میں تمہارے پاس اپنے چچا کا فرزند حضرت مسلم روانہ کر رہا ہوں۔ اس کی بات کو سنو اور اطاعت کرو۔ اور میں نے اس کو اس بات کا حکم دیا ہے۔ کہ وہ تمہارے ساتھ نرمی سے پیش آئیں گے۔ اور تمہاری اچھی رائے سے مجھے آگاہ کریں گے جس پر تم قائم ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں بھی آجاؤں گا۔

امام حسین علیہ السلام نے جناب مسلم کو دو رہنماؤں کے ساتھ کوفہ کی طرف روانہ کیا۔ دونوں راہنما راستے سے بھٹک گئے۔ ان میں سے ایک پیاس کی وجہ سے مرگیا۔ حضرت مسلم نے اس بات کو شگون بد خیال کیا۔ امام حسین کی خدمت میں کسی آدمی کو روانہ کر کے اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ اور کوفہ جانے سے معذرت کا اظہار کیا۔ امام حسین علیہ السلام نے آپ کے پاس آدمی روانہ کیا۔ اور آپ کو حکم دیا۔ کہ جس طرح آپ کو پہلے جانے کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح اب بھی جانے کا حکم ہے۔ یہ فرمان ملتے ہی آپ اسی وقت اور اسی گھڑی کوفہ کی طرف روانہ ہوگئے آپ کوفہ میں رات کو پہنچے اور مختار بن ابی عبیدہ کے گھر میں اترے۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ اٹھارہ ہزار آدمیوں نے آپ سے بیعت کر لی۔

جناب مسلم نے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا جس میں کوفہ والوں کی بیعت کا ذکر کیا۔ اس خبر کی اطلاع نعمان بن بشیر کو ہوگئی۔ جو یزید کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا۔ اس نے ایک خطبہ میں لوگوں کو یزید بن معاویہ کی مخالفت کے بارے میں ڈرایا۔ اور کہا کہ صبح کو جس شخص نے میری بیعت کی مخالفت کی۔ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ عبداللہ بن حضرمی نے نعمان کی رائے کو کمزوری پر محمول کیا۔ یزید نے عمر بن سعد بن ابی وقاص کو ابن زیاد کے پاس روانہ کیا۔ ابن زیاد ان ایام میں بصرہ کا گورنر تھا۔ اس کے پاس ایک حکم بھیجا۔ کہ وہ فوراً اسی وقت کوچ کر کے کوفہ چلا جائے۔ ابن زیاد کوفہ کی طرف اس صورت میں چلا کہ اپنے منہ کو چھپایا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں بید کی ایک چھڑی تھی۔ اور اس کے ساتھی اس کے ہمراہ تھے۔ جس گروہ کے پاس سے گزرتا تھا۔ اس کو چھڑی سے سلام کرتا تھا۔ لوگوں کو یہ گمان تھا۔ کہ آپ امام حسین ہیں کیونکہ لوگوں کو

امام حسین کے آنے کی توقع تھی۔ جب ابن زیاد قصر الامارہ میں داخل ہوا۔ تب لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ تو ابن زیاد ہے۔ اور ابن زیاد نے نعمان سے کہا کہ تو نے اپنی جان تو بچالی ہے۔ لیکن تو نے اپنے شہر کو ضائع کر دیا ہے ابن زیاد منبر پر چڑھ گیا۔ خطبے میں کہا۔ کہ یزید نے اس کو گورنر مقرر کیا ہے اور اس کو اس بات کی وصیت کی ہے کہ وہ احسان کرنے والے کے ساتھ نیکی کرے۔ اور بُرائی کرنے والے کے ساتھ درگزر نہ کرے لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور کہنے لگے کہ ہم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم بادشاہ کے حکم کی نافرمانی کریں۔ ان لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کی بیعت کو توڑ دیا۔ ابن زیاد کی بیعت کر لی۔ جب حضرت مسلم کو اس بات کا علم ہوا۔ تو آپ ہانی بن عروہ کے گھر میں پناہ کے لئے آگئے۔ ہانی بن عروہ اس وقت بیمار تھا اور اس نے کہا اے مسلم! ابن زیاد میری عیادت کے لئے آئے گا۔ یہ تلوار لے لو۔ اور اس کو قتل کر دینا جب تم دیکھو کہ میں اپنا عمامہ سر سے اتار دوں تو اس کو تلوار سے قتل کر دو۔ ابن زیاد عشا کے بعد اپنے دربانوں کے ساتھ آپ کے پاس آیا۔ اس نے ہانی سے مزاج پرسی کی۔ جناب ہانی نے ابن زیاد سے درد کی تکلیف کی شکایت کی۔ ہانی نے عمامہ اتارا اور اس کو زمین پر رکھ دیا۔ اس نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ ابن زیاد نے جب اشاروں کی کثرت دیکھی۔ تو بھاگ کر نکل گیا۔ جب جناب مسلم اوٹ سے نکلے تو ہانی نے آپ سے کہا کہ تمہیں ابن زیاد کے قتل سے کیا چیز مانع ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے اس بات سے امیر المومنین علیہ السلام کے کلام نے منع کیا جس کو میں نے آپ سے سنا تھا۔ کہ اس شخص کا ایمان نہیں ہے جس نے مسلم کو قتل کر دیا۔ جناب ہانی نے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر تم اس کو قتل کر دیتے تو میں اس کو کافر کہتا۔ اس کے بعد ابن زیاد کو علم ہوا کہ حضرت مسلم ہانی بن عروہ کے گھر میں موجود ہیں۔ ابن زیاد ایک جمعیت لے کر ہانی کے گھر میں داخل ہوا۔ ہانی نے ان لوگوں سے لڑائی کی۔ اور ان کے کافی آدمی قتل کر دیئے اور کہتے تھے۔ خدا کی قسم اگر میرا پاؤں آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی بچے کے اوپر ہو۔ تو میں اپنے پاؤں کو اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا۔ جب تک وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

ابن زیاد نے آپ کو لوہے کی ایک سلاخ سے قتل کر دیا۔ حضرت مسلم جناب ہانی کے گھر سے نکل کر محلہ (کوفہ) کے آخری کوچے میں پہنچ گئے۔ ایک بڑھیا کے گھر میں داخل ہوئے۔ بڑھیا نے آپ کی عزت کی۔ بڑھیا کا بیٹا آگیا۔ جب اس نے اپنی ماں کو گھر کے ایک حصہ میں زیادہ آتے جاتے دیکھا۔ تو اس سے اس بات کا سبب دریافت کیا۔ بڑھیا نے عہد اور قسم لینے کے بعد اس کو اس راز کے متعلق آگاہ کیا بڑھیا کے بیٹے نے ابن زیاد کو اس بات سے آگاہ کیا۔ ابن زیاد نے محمد بن اشعث کندی کو ایک ہزار سوار اور پانچ سو پیادہ آدمیوں کے ساتھ حضرت مسلم سے لڑنے کے لئے روانہ کیا حضرت مسلم نے ان سے

نہایت شدید جہاد کیا۔ ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا۔ محمد بن اشعث نے سواروں اور پیادہ فوج کی اور کمک ابن زیاد سے طلب کی۔ ابن زیاد نے لکھا۔ کہ ایک آدمی نے تمہاری بہت سی مخلوق مار ڈالی ہے، اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی۔ جب میں تجھے آپ سے زیادہ ترت والے اور رُعب والے آدمی امام حسین کے پاس روانہ کروں گا۔

ابن اشعث نے ابن زیاد کے پاس جوابی خط تحریر کیا۔ کہ تم نے مجھے آل محمد کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے پاس روانہ کیا ہے۔ ابن زیاد نے ابن اشعث کی کثیر فوج کے ساتھ مدد کی۔

حضرت مسلم نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور ان کی کافی مخلوق کو قتل کر دیا۔ آپ کا جسم اقدس زیادہ تیروں کے لگنے کی وجہ سے سیاہی کے جسم کی مانند ہو گیا تھا۔ ابن اشعث نے کہا۔ اے مسلم تجھے امان حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اے خدا کے اور رسول کے دشمنو تمہیں کوئی امان حاصل نہیں ہے۔ پھر ان لوگوں نے راستے کے درمیان ایک گڑھا کھودا۔ اس گڑھے کے سر کو تنکوں اور ہلکی مٹی سے ڈھانپ دیا۔ حضرت مسلم اس گڑھے میں گر گئے۔ اور آپ کو ان لوگوں نے گھیر لیا۔ ابن اشعث نے آپ کے چہرہ مبارک پر تلوار کا وار کر دیا۔ آپ کو زخمی حالت میں آپ کو باندھ کر ابن زیاد کے پاس لے آئے۔ آپ سے کہا گیا۔ کہ امیر کو سلام کرو۔ آپ نے فرمایا۔ میرا امام حسین علیہ السلام کے سوا اور کوئی امیر نہیں ہے۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھے

اصبر لکل مصیبته وتجلد واعلم بان المرء غیر مخلد

ہر مصیبت پر صبر کرو اور نڈر رہو ! تمہیں یقین ہونا چاہیئے آدمی ہمیشہ نہیں رہے گا

واذا ذکرت مصیبة تشجی لها فاذکر مصیبة آل بیت محمد

جب تم کسی ایسی مصیبت کو یاد کرو جس سے تم پریشان ہو۔ تو اہل بیت محمد کی مصیبت کو یاد کیا کرو۔

واصبر کما صبر الکرام فانها نوب تنوب الیوم تکشف فی غد

اس طرح صبر کرو۔ جس طرح بزرگ لوگوں نے صبر کیا ہے تکالیف آج ہیں کل نہیں ہوں گی

ابن زیاد نے کہا۔ اے مسلم خواہ تم سلام کرو۔ خواہ نہ کرو۔ تمہیں ضرور قتل کیا جائے گا۔

آپ نے کہا میں ایک قریشی آدمی کو چاہتا ہوں جس سے اپنی وصیت کر سکوں۔ عمر بن سعد آپ کی طرف متوجہ ہو گئے اور کہا آپ کی کیا وصیت ہے۔ فرمایا۔ کہ میری پہلی وصیت ہے۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ علی اللہ کے ولی اور اللہ کے رسول کے وصی ہیں رسول اللہ کی امت میں رسول اللہ کے خلیفہ ہیں۔ دوسری وصیت یہ ہے۔ کہ میں نے سات سو درہم قرض لیا تھا۔ میری زرہ بیچ کر اس کو ادا کر دے تیسری وصیت یہ ہے کہ میرے آقا حسین کو خط تحریر کرو۔ کہ آپ

مہمان ہیں ۔ واپس تشریف لے جائیں ۔ اور ہمارے شہر میں نہ آئیں ۔ ابن سعد نے کہا کہ جو شہادت آپ نے بیان کی ہے اس بات کی شہادت ہم سب لوگ دیتے ہیں ۔ زرہ کا بیچنا اور قرض کا ادا کرنا اگر ہم لوگ چاہیں گے ۔ تو ادا کر دیں گے ۔ ورنہ ہمیں حسین کے معاملے کے متعلق تو ہم چاہتے ہیں ۔ کہ آپ ہمارے پاس آ جائیں ۔ اور ہم اس کو موت کا مزا چکھائیں ۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ مسلم کو محل کی چھت پر چڑھا کر گرایا جائے ۔ جناب مسلم امام حسین علیہ السلام کی جدائی کی وجہ سے رو پڑے ۔ اور آپ نے کہنا شروع کیا ۔

جزی اللہ عنا قوما شر جزاء ۔۔۔ شرار الموالی بل اعق و اظلما

ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہماری وجہ سے برا بدلہ دے ۔ برے دوست ہیں بلکہ کمینے اور نہایت ظالم ہیں ۔

ہم منعونا حقنا و تظاہروا ۔۔۔ علینا و راموا ان نذل و نرغما

ان لوگوں نے ہمارے حق کو روک رکھا ہے ۔ ہمارے خلاف گٹھ جوڑ کیا ۔ ہمیں چھت سے گراتے ہیں ۔ تاکہ ہم ذلیل اور خوار ہوں ۔

و غاروا علینا و سیفکون دماء نا ۔۔۔ فحسبہم اللہ العظیم المعظما

ان لوگوں نے ہمارے ساتھ بے وفائی کی ہے ۔ اور ہمارا خون بہائیں گے ۔ بزرگ اللہ ان سے بدلہ لینے کے لئے کافی ہے

و نحن بنو المختار لا شیء مثلنا ۔۔۔ نبینا فی مکم مکرما

ہم برگزیدہ شخص کی اولاد ہیں ۔ ہماری مانند کوئی شخص نہیں ہے ۔ بزرگی اور عزت والا نبی ہم میں سے تھا ۔

لوگوں نے آپ کو محل سے نیچے گرا دیا ۔ اللہ تعالیٰ نے جلدی سے آپ کی روح کو جنت کی طرف روانہ کر دیا ۔ حضرت مسلم اور حضرت ہانی کی لاشوں کو لے کر بازاروں میں گھسیٹنا شروع کر دیا ۔ حضرت مسلم اور حضرت ہانی کے اس واقعہ کے متعلق مذحج کے قبائل کو خبر ہو گئی ۔ ان لوگوں نے ان لوگوں سے لڑائی شروع کر دی ۔ ان دونوں کی لاشوں کو ان سے چھین کر ان کو غسل دیا ۔ اور دونوں کو دفن کر دیا ۔ رحمہما اللہ

جس روز مسلم بن عقیل کا انتقال ہوا ۔ وہ منگل کا دن تھا ۔ اور ۸ ، ذوالحجہ ترویہ کا دن تھا ۔ اسی روز امام حسین مکہ سے عراق کی طرف روانہ ہوئے تھے ۔ آپ نے طواف اور سعی کرنے کے بعد احرام ختم کر دیا ۔ اپنے حج مبارک کو عمرہ مفردہ میں تبدیل کر دیا کیوں کہ حج کا مکمل کرنا آپ کے امکان سے باہر تھا ۔ اس بات کا خوف تھا کہ آپ پر حملہ کر دیا جائے گا ۔ اور حج کے زمانے میں فساد برپا ہو گا ۔ حالانکہ یہ بات مکہ کی زمین پر واقع ہوئی ۔ یزید نے بنو امیہ کے چالیس آدمیوں کو حاجیوں کے لباس میں جو شیاطین تھے ۔ حاجیوں کے ساتھ روانہ کیا ۔ اور ان کو حکم دیا کہ وہ ہر قیمت پر امام حسین کو قتل کر دیں ۔

جب محمد بن حنفیہ کو معلوم ہوا کہ آپ کے بھائی امام حسین علیہ السلام عراق کی طرف روانہ ہونا چاہتے ہیں تو

آپ سخت روئے ۔ امام حسین سے کہا ۔ کہ آپ کوفہ والوں کی بے وفائی کو اپنے والد اور اپنے بھائی کے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں اگر آپ میری بات منظور کر لیں ۔ تو آپ مکہ میں قیام فرمائیں ۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے میرے بھائی مجھے اس بات کا خوف ہے کہ بنو امیہ کے لشکر مجھے مکہ میں قتل کر دیں گے ۔ میں وہ شخص ہو جاؤں گا ۔ کہ جس سے اللہ تعالیٰ کے گھر کی حرمت مباح ہو جائے گی آپ نے عرض کیا اے بھائی آپ یمن کی طرف تشریف لے جائیں ۔ آپ وہاں محفوظ ہوں گے ۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے میرے بھائی اگر میں کسی پتھر کے پیٹ میں چھپ جاؤں تو وہ لوگ مجھے نکال کر قتل کر دیں گے ۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے بھائی جو کچھ آپ نے فرمایا میں اس کے متعلق غور کروں گا ۔ جب صبح کا وقت ہوا ۔ تو آپ نے عراق جانے کا عزم کر لیا محمد بن حنفیہ نے آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی ۔ اور کہا اے میرے بھائی جلدی کرنے کا کیا سبب ہوا ۔ فرمایا ۔ رات میں نے اپنے نانا جان کو سوتے ہوئے آپ سے جدا ہونے کے بعد دیکھا ہے ۔ آپ نے مجھے اپنے سینہ سے لگایا ۔ اور میری آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا ۔ اور مجھے فرمایا ۔ اے حسین ! اے میری آنکھ کی ٹھنڈک ۔ عراق کی طرف خروج کرو ۔ اللہ عزوجل آپ کو مقتول اور آپ کے خون سے خضاب شدہ حالت میں دیکھنا چاہتا ہے ۔ محمد بن حنفیہ بہت زیادہ روئے ۔ اور عرض کیا اے بھائی اگر یہی بات ہے ۔ تو ان عورتوں کو کیوں ساتھ لے جا رہے ہو ؟ فرمایا میرے نانا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے فرمایا ہے کہ آپ ان کو بھی بال پریشان اور گرفتاری کی ذلت میں گرفتار ہو کر دیکھنا چاہتے ہیں ۔ نیز جب تک میں زندہ ہوں وہ مجھ سے جدا نہیں ہوں گی ۔ محمد بن حنفیہ سخت روئے ۔ پھر عرض کیا اے حسین اے بھائی میں آپ کو اللہ عزوجل کے سپرد کرتا ہوں ۔

نقل کیا گیا ہے ۔ کہ جناب ام سلمہ نے فرمایا اے میرے بیٹے آپ عراق کی طرف جا کر مجھے غم میں نہ ڈالو ۔ میں نے تمہارے نانا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ۔ میرا فرزند حسین عراق میں ایک ایسی زمین میں قتل ہو گا جس کا نام کربلا ہو گا ۔ عرض کیا اے اماں ! خدا کی قسم میں اس بات کو جانتا ہوں ۔ میں ضرور قتل کیا جاؤں گا ۔ میں اس دن کو بھی جانتا ہوں ۔ جس دن میں قتل کیا جاؤں گا ۔ اور میں اپنے اہل بیت اور اپنے شیعوں کے ان افراد سے بھی واقف ہوں جو میرے ساتھ قتل ہوں گے ۔ اے اماں ! اگر آپ چاہیں میں آپ کو اپنی قبر اور اپنا ٹھکانا دکھا دوں ۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے دست مقدس سے کربلا کی طرف اشارہ فرمایا ۔ زمین پست ہو گئی ۔ آپ نے جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اپنا ٹھکانا ۔ اپنا مدفن اور اپنی شہادت گاہ دکھائی ۔ جناب ام سلمہ سخت روئیں ۔ آپ نے عراق والوں کی طرف خط تحریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسین بن علی بن ابی طالب کی طرف سے اپنے مومن بھائیوں کی طرف تحریر کیا جاتا ہے

السلام علیکم! میں اس اللہ تعالےٰ کی تعریف کرتا ہوں۔ جو نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر صرف وہ، اما بعدہٗ، مسلم بن عقیل کا خط میرے پاس پہنچ چکا ہے۔ آپ نے مجھے آپ کی اچھی لائے اور آپ کی قوم کے اتحاد کے متعلق اور ہمارا حق طلب کرنے کے بارے میں آگاہ کیا ہے اللہ تعالےٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم لوگوں اور آپ لوگوں کے بارے میں بہتری قرار دے۔ اور اللہ تعالےٰ تم لوگوں کو اس عظیم اجر پر قائم اور ثابت قدم رکھے۔ میں تمہارے پاس ۸ ذوالحجہ ترویہ کے دن بروز منگل روانہ ہو چکا ہوں۔ جب میرا قاصد تمہارے پاس وارد ہو۔ تو تم اپنے امر کے متعلق مجھے آگاہ کرنا میں انشاءاللہ انھیں ایام میں تمہارے پاس وارد ہونے والا ہوں۔ والسلام

جب حضرت کا قاصد خط لے کر کوفہ پہنچا۔ تو اس کو حصین بن نمیر نے گرفتار کر کے ابن زیاد کے سامنے پیش کر دیا۔ قاصد نے خط کو پرزے پرزے کر دیا۔ ابن زیاد نے کہا۔ تم کون ہو؟

قاصد نے کہا میں امام حسین کا شیعہ ہوں۔

ابن زیاد۔ تم نے خط کو کیوں پھاڑ ڈالا ہے۔

قاصد۔ تاکہ تم خط کی تحریر پر مطلع نہ ہو سکو

ابن زیاد۔ منبر پر چڑھ کر علی اور حسین کو گالیاں دو۔

قاصد منبر پر چڑھ کر کہتا ہے اے لوگو! حسین اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین انسان ہیں۔ اس کی دعوت کو قبول کرو۔ قاصد نے ابن زیاد اور اس کے باپ پر لعنت کی۔

ابن زیاد نے آپ کے متعلق حکم دیا کہ محل کی عمارت کی چھت سے گرا کر نیچے پھینک دیا جائے۔ آپ کو محل سے گرایا گیا آپ انتقال کر گئے رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

امام حسین علیہ السلام ابھی سفر طے فرما رہے تھے کہ آپ کو کوفہ سے آتے ہوئے ہلال بن نافع اور عمرو بن خالد ملے حضرت نے ان دونوں سے لوگوں کے حالات دریافت کئے۔ دونوں نے عرض کیا کہ کوفہ کے اغنی لوگوں کے دل ابن زیاد کے ساتھ ہیں اور باقی لوگوں کے دل آپ کے ساتھ ہیں مسلم ہانی اور آپ کے قاصد قیس کو قتل کر دیا گیا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ اے اللہ ہمارے لئے اور ہمارے شیعوں کے لئے جنت کو بہترین جگہ قرار دے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا۔

جو چیز تم لوگ دیکھ رہے ہو وہ ہمارے ساتھ نازل ہو چکی ہے۔ دنیا بدل گئی ہے۔ اور مکدر ہو چکی ہے۔ دنیا کی نیکیاں پیٹھ موڑ کر جا چکی ہیں۔ اس میں سے صرف برتن کی تلچھٹ باقی رہ گئی ہے حق پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اور باطل سے باز نہیں رہا جاتا مومن اپنی موت کو سعادت تصور کرتا ہے۔ اور ظالمین کے ساتھ زندگی گزارنا گھاٹا خیال کرتا ہے آپ دوپہر کے وقت سو گئے بیدار ہو کر فرمایا۔ کہ میں نے غیبی آواز کو سنا ہے۔ کہ ایک قوم سفر طے کر رہی ہے اور موت ان کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے حضرت کے ایک فرزند نے عرض کیا۔ اے بابا جان کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ فرمایا۔ بیٹا! قسم ہے اس ذات کی جس کی طرف بندوں کی بازگشت ہے ہم حق پر ہیں۔ عرض کیا جب ایسا ہے تو خدا کی قسم جب ہم حق اور ہدایت پر ہیں تو ہم لوگوں کو موت کی پرواہ نہیں ہے۔

حضرت روانہ ہو کر ایک ایسی جگہ پر تشریف لائے جس کو زبالہ کہا جاتا تھا۔ آپ اتر پڑے اور خطبہ دیا۔ اور فرمایا:

اے لوگو! تم میں سے جو شخص تلوار کی دھار اور نیزوں کی مار پر صبر کر سکے۔ اس کو میرے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ ورنہ ہم سے اسے چلا جانا چاہیئے۔ لوگوں نے متفرق ہونا شروع کیا آپ کے ساتھ آپ کے اہل بیت اور آپ کے دوست تھے جن کی تعداد ستر سے زیادہ تھی یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوئے تھے۔ حضرت ان لوگوں کو لے کر منزل ثعلبیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پر حصین بن نمیر کے قاصد کی حیثیت سے حر بن یزید ریاحی آپ سے مزاحم ہوا حصین بن نمیر چار ہزار فوج کے سواروں کے ساتھ قادسیہ میں موجود تھا۔ حضرت حر برابر امام حسین کے ساتھ لگا رہا۔ حتیٰ کہ ظہر کی نماز کے وقت حر نے امام حسین کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ سے اس وقت تک جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ آپ کو ابن زیاد کے پاس لے جائیں گے۔ امام حسین نے ماننے سے انکار کر دیا۔ حر نے عرض کیا کہ اگر آپ کو اس بات سے انکار ہے تو چلنے کے لئے کوئی دوسرا راستہ اختیار کیجئے۔ حر حضرت کے ساتھ چلتا رہا حتیٰ کہ آپ قصر بنو مقاتل کے پاس پہنچ گئے راستے سے دور ایک شخص کے خیام کو لگا ہوا دیکھا۔ امام نے اس شخص سے فرمایا۔ تو نے اپنی ذات کے لئے بہت گناہ کئے ہیں تم ایسا عمل کیوں نہیں کرتے جس سے تیرے گناہ محو ہو جائیں۔ اس نے عرض کیا وہ کیا چیز

ہے۔ امام حسینؑ نے فرمایا تم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے فرزند کی مدد کرو۔ اس شخص نے کہا میں آپ کو اپنا گھوڑا اور اپنی تلوار دیتا ہوں لیکن مجھے معاف فرمایئے حضرت نے فرمایا جب تو نے ہمارے بارے میں اپنی جان کو خرچ کرنے سے بخل کیا ہے۔ تو ہمیں تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے اور آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا وما کنت متخذ المضلین عضداً

پھر فرمایا میں نے اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔ کہ جس شخص نے ہم اہل بیت کی آواز کو سنا۔ اور اس کو قبول نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نتھنوں کے بل جہنم میں گرائے گا۔ اس کے بعد کوفہ کی جانب سے حر کے پاس ایک سوار حاضر ہوا۔ اس نے حر پر سلام کیا اور امام حسین علیہ السلام پر سلام نہ کیا۔ اس نے جناب حر کے حوالے ابن زیاد کا خط کیا۔ اور ابن زیاد نے اس کو تعجیل کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ دونوں گروہ چل کر کربلا میں وارد ہوئے۔ ناگاہ امام حسین علیہ السلام کا گھوڑا رک گیا۔ آپ نے جس قدر اس کو چلنے کا حکم دیا لیکن اس نے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھایا۔ امام نے فرمایا۔ اس زمین کا کیا نام ہے انہوں نے کہا اس سرزمین کو کربلا کہتے ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم یہ زمین کرب وبلا ہے۔ یہاں مرد قتل ہوں گے۔ عورتیں بیوہ ہوں گی۔ یہ ہماری قبروں کی جگہ ہے اور ہمارے اکٹھے ہونے کی جگہ ہے اور اس بات کے متعلق مجھے میرے نانا رسول اللہ صلعم نے آگاہ کیا تھا۔ آپ گھوڑے سے اتر پڑے۔ یہ واقعہ آٹھ محرم بروز بدھ ۶۱ھ کا ہے۔ اور آپ نے یہ اشعار ارشاد فرمائے ؎

یا دھر اف لک من خلیل	کم لک بالاشراق والاصیل
من طالب بحقہ قتیل!	والدھر لا یقنع بالبدیل
وکل حی سالک سبیل	وما اقرب الوعد الی الرحیل

ما اقرب الوعد الی الرحیل

امام حسین علیہ السلام بار بار ان اشعار کو دہراتے تھے۔ حتیٰ کہ اس کی بہن جناب زینب نے اس بات کو سن لیا آپ خیمہ کے باہر تشریف لائیں۔ اور کہا اے بھائی۔ میری آنکھ کی ٹھنڈک۔ یہ بات صرف وہ شخص کہتا ہے جس کو اپنی موت کا یقین ہوتا ہے۔ وائی ہے آج میرے نانا محمد مصطفیٰ۔ میرے باپ علی مرتضیٰ۔ میری ماں فاطمہ زہراؑ اور میرے بھائی حسن مجتبیٰؑ کا انتقال ہو گیا۔ آپ غش کھا کر زمین پر گر پڑیں حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئیں۔ امام حسین نے فرمایا۔ اے بہن آسمان اور زمین کے تمام لوگ مر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہو جائے گی فرمایا اے بہن تجھے میری ذات کی قسم جب میں انتقال کر جاؤں۔ تو

اپنا گریبان نہ پھاڑنا۔ اور نہ ہی اپنا منہ نوچنا۔ پھر امام نے جناب زینب کو سوار کر کے خیمہ میں پہنچا دیا۔ پھر حضرت نے اپنے اصحاب کو حکم دیا۔ کہ گھروں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا جائے۔

ابن زیاد نے اپنے لشکر میں منادی کر رکھی تھی کہ جو شخص امام حسین کا سر لائے گا۔ اس کو بہت بڑا انعام اور رے کی حکومت سات سال ملے گی عمرو بن سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ میں اس خدمت کے لیے تیار ہوں۔ ابن زیاد نے کہا۔ کہ تم جاؤ۔ اور امام حسین پہ پانی بند کر دو۔ اور اس کا سر میرے پاس لاؤ۔ عمرو بن سعد مہاجرین اور انصار کی اولاد کے پاس گیا انہوں نے کہا اے ابن سعد! تم امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جا رہے ہو۔ حالانکہ تمہارا باپ رسول اللہ پر اسلام لانے والوں میں ساتواں آدمی ہے۔ ابن سعد نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ لیکن رے کی حکومت اور امام حسین علیہ السلام کے قتل کرنے کے متعلق سوچنے لگا۔ شیطان نے اس کو گمراہ کر دیا۔ اور اس کا دل اندھا ہو گیا امام حسین علیہ السلام نے فرمایا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مشرق اور مغرب کے درمیان نبی کی بیٹی کا فرزند میرے سوا اور کوئی نہیں ہے خدا کی قسم میں نے پیدائش سے لے کر اس وقت تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور میں اس بات کو جانتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ سے ناراض ہوتا ہے کیا تم مجھے اس لیے طلب کرتے ہو کہ میں نے کسی جان کو مار دیا ہے۔ یا کسی کا مال لے لیا ہے یا کسی زخم کا قصاص لینا مقصود ہے؟ وہ لوگ خاموش رہے۔ محرم الحرام کی نویں رات کو اصحاب حسینؑ کی نماز اور تلاوت قرآن کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ جس طرح شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ امام حسین نے اپنے اصحاب سے فرمایا میں نے اپنے اصحاب سے زیادہ کسی کے اصحاب کو اتنا باوفا نہیں دیکھا۔ نہ ہی کسی کے اصحاب میرے اصحاب سے اچھے ہیں۔ اور نہ ہی میرے اہل بیت سے زیادہ کسی کے اہل بیت نیکوکار ہیں۔ نہ ہی میرے اہل بیت سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے کسی کے اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں میری طرف سے اچھا بدلہ دے تمہیں یقین ہونا چاہیے میں تمہیں اجازت دیتا ہوں۔ کہ تم چلے جاؤ۔ میں تم سے بیعت اٹھاتا ہوں۔ اس رات کی تاریکی میں چلے جاؤ۔ رات کے پردے کو اچھا پردہ تصور کرو امام کی خدمت میں آپ کی بہنوں آپ کے اہل بیت۔ اور آپ کے اصحاب نے عرض کیا۔ ہم ایک لحظہ بھی آپ سے جدا نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بعد ہمیں کبھی باقی نہ رکھے۔ حضرت نے اپنے دشمنوں سے فرمایا کیا میں تمہارے نبی کی بیٹی کا فرزند نہیں ہوں۔ میں سب سے پہلے ایمان لانے والے کا فرزند ہوں۔ میں اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ کیا حضرت حمزہ سید الشہداء میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا حضرت جعفر جو جنت میں اڑتے رہتے ہیں۔ میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا۔ میرے یہ دونوں فرزند جوانان جنت کے تمام افراد کے سردار ہیں۔ کیا رسول اللہ صلعم

نے نہیں فرمایا، میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ کتاب خدا اور میری عترت میرے اہل بیت
سو بات میں کہہ رہا ہوں اگر اس کی تصدیق کرو تو بہتر ہے ورنہ جابر بن عبداللہ سہل بن سعد ساعدی
زید بن ارقم اور انس بن مالک سے دریافت کرو ان لوگوں نے میرے نانا صلعم سے اس بات کو سنا ہے پھر
آپ نے آواز بلند کی۔ اے شبث بن ربعی اے کثیر بن شہاب کیا تم لوگوں نے مجھے خطوط نہیں لکھے
تھے کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیے ہم دکھ سکھ میں آپ کا ساتھ دیں گے۔ انہوں نے کہا ہم اس
بات کو نہیں جانتے آپ امیر کی فرمانبرداری کیجئے اور یزید کی بیعت کیجئے امام نے فرمایا خدا کی قسم
ذلیل شخص کی مانند ہاتھ نہیں دوں گا۔ اور نہ ہی غلاموں کی طرح فرار کروں گا۔ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ
کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی متکبر کے حکم کے تحت سر خم کر دوں جو حساب کے دن پر ایمان نہ لاتا ہو۔
اس کے بعد امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب جہاد کے لئے تیار ہو گئے امام کے لشکر کی طرف
ابن سعد نے ایک تیر پھینکا اور کہا کہ تم لوگ امیر کے نزدیک میرے اس بات پر گواہ رہنا کہ میں وہ
پہلا شخص ہوں جس نے امام حسین سے جنگ کی سب سے پہلے جس شخص کا جھنڈا امام حسین کی طرف
سے نکلا وہ عمر بن سعد کا جھنڈا تھا۔ پھر ابن سعد نے عروہ بن قیس نخشعی خولی بن یزید اصبحی سنان بن
انس نخعی اور شمر بن ذی الجوشن ضبابی کو طلب کر کے ہر ایک کو چار چار ہزار سواروں کا دستہ دے کر علم ج
دیا ان لوگوں نے کوفہ سے چل کر امام حسین کو گھیر لیا۔ اعداء کی تعداد چالیس ہزار تھی ان میں شامی حجازی ا
مصری کوئی نہیں تھا۔ بلکہ تمام کے تمام کوفی تھے۔ عمر بن سعد نے شہاب بن کثیر کو امام کی خدمت میں
روانہ کیا، امام نے فرمایا۔ وہ کیا چاہتا ہے جا صحاب نے عرض کیا آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہ
ہے جناب زہیر نے کہا کہ تم ہتھیار رکھ کر پیش ہو جاؤ۔ اس نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔ عمر سعد کی
طرف لوٹ کر چلا گیا پھر عمر سعد نے ایک اور آدمی روانہ کیا جس کا نام خزیمہ تھا۔ اس نے اپنے
ہتھیاروں کو رکھ دیا تھا۔ اور امام کے دونوں قدموں کو بوسہ دیا پھر اٹھ کر عمر بن سعد کے پاس
نہ آیا۔ اور کہا جنت کو چھوڑ جہنم میں کون جاتا ہے اس نے امام کا ساتھ دیا حتیٰ کہ امام حسین کے سامنے
جام شہادت نوش کیا جب پیاس کی شدت نے تنگ کیا۔ تو امام نے اپنے بھائی عباس سے
فرمایا۔ اپنے اہل بیت کو جمع کر کے کنواں کھودو۔ ان حضرات نے ایسا کیا۔ لیکن زمین کی تہ میں ایک
پایا۔ پھر دوسرا کنواں کھودا اس میں بھی پتھر پایا۔ پھر فرمایا دریائے فرات پر جاؤ اور ہمارے پاس پانی
آؤ۔ عرض کیا بسر و چشم لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ عمر بن سعد کے لشکر نے آپ کو پانی لینے سے منع
حضرت عباس نے ان پر حملہ کر دیا۔ دشمن کے آدمیوں کو قتل کر کے گھاٹ پر قبضہ کر لیا اور ان کو گھاٹ سے

کر دیا۔ پانی میں اتر گئے مشک کو پانی سے بھرا اپنے پینے کے لئے پانی کا ایک چلو لیا۔ اس اثنا میں آپ کو امام
حسین اور آپ کے اہل بیت کی پیاس یاد آگئی پانی کو ہاتھ سے گرا دیا۔ اور کہا خدا کی قسم میں پانی کو نہیں چکھوں
گا حسین اور آپ کے بچے پیاسے ہوں۔ اور آپ نے یہ اشعار بیان فرمائے ؎

یا نفس من بعد الحسین ھونی — فبعدہ لا کنت ان تکونی
اے نفس حسین کے بعد کوئی آرزو ہے — اب کے بعد تیرا زندہ رہنا بے کار ہے
ھذا الحسین شارب المنون — تشربین بارد المعین
یہ حسین پیاس کی وجہ سے مر رہے ہیں — اور تم ٹھنڈا پانی پیتے ہو
واللہ ما ھذا فعال دینی — ولا فعال صادق الیقینی

خدا کی قسم یہ بات میرے دین میں داخل نہیں ہے اور نہ ہی یہ بات ایک صادق الیقین کی سرشت میں داخل ہے
حضرت پر ہر طرف سے تیروں کی بارش ہو گئی حتیٰ کہ حضرت کا چمڑا ساہی کی مانند ہو گیا۔ اور آپ فرماتے تھے ؎

اقاتل الیوم بقلب مھتدی — اذب عن سبط النبی احمد
آج کے دن میں ہدایت یافتوں کے ساتھ جہاد کروں گا۔ نبی احمد کی آل سے دشمنوں کو ہٹاؤں گا۔
اضربکم بالصارم المھند — حتی تحیدوا عن قتال سیدی
میں کاٹنے والی ہندی تلوار سے تم کو ضرب لگاؤں گا۔ حتیٰ کہ تم میرے آقا سے دور ہو جاؤ۔
انی انا العباس ذو التودد — نجل علی الطاھر المؤید
میں عباس ہوں جس کی فطرت میں محبت حسین کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ جو پاک علی تائید والے کے فرزند ہیں

پھر آپ نے لوگوں سے سخت جہاد کیا۔ اور ان کے آدمیوں کو قتل کیا۔ اور آپ فرماتے تھے ؎

لا ارھب الموت اذا الموت رقی — حتی اواری فی المصالیت لقی
جب موت مجھ سے ملاقات کرے۔ تو میں موت سے نہیں ڈروں گا حتیٰ کہ میں زخموں سے چور
چور ہو کر ختم ہو جاؤں گا۔
نفسی لنفس الطاھر الطھر وقا — انی صبور شاکر للملتقی
میرا نفس ایک پاک و پاکیزہ نفس پر قربان ہو میں جہاد کرنے پر بڑا صبر کروں گا۔ اور شکر کروں گا
ولا اخاف طارقا اذ طرقا — بل اضرب الھام وابری المرتقا
جب نیزہ کھٹکھٹانے والا نیزہ کھٹکھٹائے گا تو میں اس بات سے خوف نہیں کروں گا بلکہ میں اس
کی کھوپڑی کو ضرب لگاؤں گا۔ اور اس کی کلائی کو جدا کر دوں گا۔

ابرد بن شیبان نے آپ کے دائیں ہاتھ پر تلوار سے حملہ کر دیا تلوار کے پڑنے سے آپ کا ہاتھ قلم ہوگیا آپ نے تلوار کو بائیں ہاتھ میں لے کر دشمنوں پر حملہ کر دیا۔ اور فرماتے تھے ؎

والله لو قطعتمو ایمینی
لاحمینی مجاهداً عن دینی

خدا کی قسم اگر تم نے میرا دایاں ہاتھ قلم کر دیا ہے۔ تو میں مجاہد بن کر اپنے دین کی ضرور حمایت کروں گا۔

وعن امام صادق الیقینی
سبط النبی الطاهر الامینی

نیز صادق الیقین ہو کر امام کی حمایت کروں گا۔ جو نبی کے فرزند ہیں۔ پاک ہیں اور امین ہیں۔ آپ نے ان کے اور مردوں کو قتل کیا۔ عبداللہ بن یزید نے تلوار سے آپ کا بایاں ہاتھ قلم کر دیا۔ آپ نے تلوار کو منہ میں لے لیا۔ اور فرماتے تھے۔

یانفس لا تخشی من الکفار
وابشری برحمة الجبار

اے نفس کفار سے نہ ڈرو جبار کی رحمت کی تجھے خوشخبری ہو۔

مع النبی سید الابرار
قد قطعوا ببغیهم یساری

نیکوکاروں کے سردار نبی کے ساتھ دینے کی وجہ سے انہوں نے بغاوت کر کے میرے بائیں ہاتھ کو قلم کر دیا ہے۔

وقد بغوا معاشر نفیر
فاصلهم یارب حر النار

فاجروں کے گروہ نے بغاوت کی ہے۔ اے پالنے والے ان کو دوزخ کی آگ میں جلا۔

دونوں کٹے ہاتھوں کے باوجود آپ نے قوم پر حملہ کر دیا۔ زخموں کی کثرت کی وجہ سے کمزور پڑ گئے تھے۔ تمام لوگوں نے مل کر آپ پر حملہ کر دیا۔ ان میں سے ایک آدمی نے آپ کے سر مبارک پر ڈنڈا مارا۔ آپ کے سر مقدس کو پھاڑ دیا۔ اور آپ زمین پر گر پڑے۔ اور کہتے تھے اے ابا عبداللہ حسین میرا سلام قبول کرو۔ امام نے فرمایا ہائے عباس ہائے دل کے ٹکڑے۔ امام نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا اور حضرت سے ان کو ہٹایا۔ آپ کے پاس اتر پڑے آپ کو اپنے گھوڑے پر لاد کر خیمہ میں لے آئے۔ آپ سخت روئے۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہماری جانب سے بہترین بدلہ دے۔ تم نے جہاد کرنے کا پورا حق ادا کر دیا ہے۔

پھر امام حسین علیہ السلام نے اپنے دشمنوں سے فرمایا۔ دنیا متغیر ہو گئی ہے۔ یہ فنا اور زوال کا گھر ہے۔ اپنے رہنے والوں کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلتی رہتی ہے۔ جو اس کے

…گیا۔ اور اس کی طرف مائل ہوا اور اس کی لالچ کی وہ دھوکہ خوردہ ہے۔ اے لوگو! تم نے قرآن … اسلام کے شرائع سے واقف نہیں ہو۔ تم اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند پر کود پڑے ہو۔ اور اس … کر رہے ہو۔ اے لوگو! یہ فرات کا پانی جس سے کتے۔ خنزیر اور مجوسی تک پانی پی … ے ہیں۔ اور تمہارے نبی کی آل پیاس سے مر رہی ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم آپ پانی سے … ہوں گے۔ بلکہ موت کے گھونٹ یکے بعد دیگرے پئیں گے۔ حضرت نے جب ان لوگوں سے … کو سنا۔ تو آپ اپنے اصحاب کی طرف تشریف لائے۔ اور ان سے فرمایا۔ کہ ان لوگوں پر شیطان … ہو چکا ہے تمہیں یقین ہونا چاہیئے۔ کہ شیطان کا گروہ خسارے میں رہتا ہے پھر حضرت نے … کو پڑھنا شروع کیا ؎

…تعدیتم یا شر قوم ببغیکم
وخالفتمو قول النبی محمد

اے بدترین قوم تم نے بغاوت کر کے زیادتی کی اور محمد نبی کے فرمان کی مخالفت کی۔

…اما کان خیر الخلق اوصاکم بنا
اما کان خیر خیرة الله احمد

… سے بہترین انسان نے تمہیں ہمارے بارے میں وصیت نہیں کی، کیا ہمارے نانا … اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین انسان نہیں تھے۔

…اما کانت الزهراء امی ووالدی
علی اخو خیر الانام المحمد

… فاطمہ زہرا میری ماں نہ تھی۔ کیا علیؑ جو تمام لوگوں سے بہتر انسان کے بھائی تھے … ے باپ نہ تھے۔

…فسوف تذوقوا اخزیتم بما قد فعلتوا
فسوف تلاقون العذاب بمشهد

… تم نے کیا اس کی وجہ سے تم پر لعنت پڑی ہے۔ اور تم رسوا ہو گئے ہو۔ عنقریب … پاؤ گے۔

… حضرت ان اشعار سے فارغ ہوئے تو آپ نے انس کاہلی کو حکم دیا۔ کہ آپ قوم کے پاس جا کر … کریں ممکن ہے۔ کہ وہ لوگ اپنے ارادے سے باز آ جائیں۔ فرمایا یہ بات میں جانتا ہوں۔ کہ وہ … نہیں آئیں گے لیکن ان پر ایک حجت قائم ہو جائے گی۔ انس روانہ ہو کر ابن سعد کے پاس چلے گئے … سلام نہ کیا۔ ابن سعد نے کہا۔ کہ تم نے مجھ پر سلام کیوں نہیں کیا۔ کیا میں مسلمان نہیں ہوں؟ انس نے … تم ہرگز مسلمان نہیں ہو۔ تم فرزند رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ ابن سعد نے … لیا اور کہا خدا کی قسم میں اس بات کو جانتا ہوں۔ کہ آپ کا قاتل دوزخ میں جائے گا۔ لیکن

میں امیر عبید اللہ بن زیاد کا حکم ضرور جاری کروں گا۔ انس امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور آپ کو تمام حالات سے آگاہ کیا مسلم بن عوسجہ نے کہا۔ خدا کی قسم میں ضرور ان لوگوں کے سینوں میں اپنا
نیزہ توڑ دوں گا۔ اور اپنی تلوار سے ضرور ان کی گردنیں اڑاؤں گا حتیٰ کہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں
گا تاکہ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہو جائے کہ ہم نے اس کے رسول کی عترت کی حفاظت کی ہے اگر میں
میں قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ ہو جاؤں۔ اسی طرح میرے ساتھ ستر مرتبہ ہو جائے تو میں آپ کو نہیں چھوڑوں
گا زہیر بن قین نے بھی اسی طرح کہا۔ ان کے بعد آپ کے اصحاب نے باری باری گفتگو کی۔ ایک کی بات
دوسرے کی بات کے ہم معانی تھی۔ انہوں نے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ ہماری جانیں آپ کی
جان پر قربان ہیں۔ اگر ہم لوگ قتل کر دیے گئے تو ہم نے آپ کے اس حق کو ادا کیا جو ہم پر واجب تھا عمر بن
سعد نے اپنے میمنہ لشکر پر سنان بن انس نخعی کو اور میسرہ پر شمر بن ذی الجوشن ضبابی کو مقرر کیا اور ہر ایک کے
ساتھ چار چار ہزار سوار موجود تھے عمر سعد اور اس کے باقی ساتھی قلب لشکر میں موجود رہے حضرت امام حسین
علیہ السلام نے میمنہ لشکر پر زہیر بن قین کو مقرر کیا۔ اور آپ کے ساتھ بیس آدمی تھے۔ اور میسرہ لشکر
پر حبیب بن مظاہر کو مقرر کیا۔ آپ کے ساتھ تیس سوار تھے۔ امام حسین خود اور آپ کا باقی لشکر قلب میں
موجود رہا۔ آپ نے خیمہ کے گرد خندق کھود کر آگ جلا دی۔ اور خندق کو آگ سے بھر دیا "تاکہ جنگ ایک
طرف سے ہو سکے۔ ایک ملعون نے کہا اے حسین! آپ نے آخرت کی آگ سے پہلے دنیا کی آگ کے ساتھ
جلدی کی ہے امام حسین نے فرمایا۔ تم مجھے آگ کا طعنہ دیتے ہو۔ حالانکہ میرے باپ آگ (دوزخ) کی
تقسیم کرنے والے ہیں۔ میرا رب بخشنے والا اور مہربان ہے۔
حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ تم اس شخص کو جانتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا۔ جبیرہ کلبی ہے
اللہ اس پر لعنت کرے۔ اور امام حسین نے فرمایا اے اللہ! اس شخص کو آخرت کی آگ سے پہلے دنیا کی آگ
کا مزا چکھا۔ ابھی حضرت کا کلام تمام نہ ہوا تھا۔ کہ اس کا گھوڑا بدکا۔ اور اس کو آگ کے درمیان میں سر کے بل دے
مارا۔ اور جل کر راکھ ہو گیا۔ ان لوگوں نے اللہ اکبر کہا۔ آسمان سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔
اے فرزند رسول اللہ آپ کو دعا کی جلد قبولیت کی مبارک باد ہو عبد اللہ بن مسرور کا بیان ہے کہ جب
نے واقعہ دیکھا۔ تو میں حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے سے باز آیا پھر ابو ثمامہ صیداوی نے عرض کیا اے
آقا ہمیں ظہر و عصر کی نماز پڑھا دیجیے۔ ہم لوگ اس نماز کو آخری نماز خیال کرتے ہیں جو آپ کے ساتھ پڑھیں
اللہ تعالیٰ کے حضور میں فریضہ ادا کرنے کے بعد ملاقات کرے۔ اس اذان کہی اور اقامت کہی یہ لوگ نماز
مشغول ہو گئے۔ لشکر یزید ان حضرات کی طرف تیر اندازی کر رہا تھا امام نے فرمایا۔ تمہارے لئے ہلاکت

تم اتنی دیر جنگ سے باز نہیں رہ سکتے۔ حتیٰ کہ ہم لوگ نماز ادا کر لیں۔ حصین بن نمیر کے سوا کسی نے کوئی جواب نہ دیا
اس نے کہا اے حسین آپ کی نماز قبول نہ ہوگی، حبیب بن مظاہر نے کہا کہ فرزند رسول اللہ صلعم کی نماز قبول نہ ہوگی!
اے مخمورہ اور اونٹنیوں پر پیشاب کرنے والی کے بیٹے تمہاری نماز قبول ہوگی؟ اس کے بعد حبیب بن مظاہر
رجز پڑھتے ہوئے میدان جنگ میں تشریف لائے

انا حبیب وابی مظاہر   وفارس الهیجاء لیث قسور
میں حبیب ہوں میرا باپ مظاہر ہے جو میدان کارزار کا دھنی اور خونخوار شیر ہے
واللہ اعلا حجة واظهر   منکم وانتم حمر مستنفرة
خدا کی قسم جو حجت کے اعتبار سے بلند اور ظاہر ہے اور تم بھگائے ہوئے گدھے ہو۔
سبط النبی اذا لم تنصروا   یا شر قوم فی الوری یا کفرة
تم نے نبی کے فرزند کی مدد نہیں کی۔ اے کافرو تم دنیا میں شریر قوم ہو۔

آپ نے حصین پر حملہ کر دیا اس کی پشت پر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ اپنے گھوڑے سے نیچے گر پڑا
اس کو اس کے ساتھیوں نے اٹھا لیا، حبیب برابر جہاد کرتے رہے حتیٰ کہ بہت سے لوگوں کو قتل کیا۔ امام حسین
علیہ السلام نے فرمایا اے حبیب خدا تم پر رحم کرے تم ایک رات میں قرآن کی تلاوت ختم کرتے تھے۔ تم فاضل
آدمی ہو۔"

زہیر بن قین نے امام کی خدمت میں عرض کیا اے آقا! حضرت عباس اور جناب حبیب کی شہادت
کے بعد ہم لوگ آپ کے چہرہ مبارک کو مرجھایا ہوا دیکھتے ہیں۔ کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ امام نے فرمایا! ہاں
تم الحق پر قائم ہیں اور میں خود ایک یقینی حق پر قائم ہوں، زہیر نے عرض کیا ہم لوگ اپنی موت کو ناپسند
نہیں کرتے ہم لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے، جناب زہیر
رجز پڑھتے ہوئے عازم جہاد ہوئے۔

انا زهیر وانا ابن القین   وفی یمینی مرهف الحدین
میں زہیر ہوں جو قین کا بیٹا ہوں۔   میرے داہنے ہاتھ میں دو دھار والی تلوار ہے
اذب بالسیف عن الحسین   ابن علی طاهر الجدین
میں تلوار کے ذریعے دشمنوں کو امام حسین سے ہٹاؤں گا جو حضرت علی کے فرزند ہیں اور آپ کے دونوں
جد پاک ہیں۔
آپ نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا، ان کے بیس سواروں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کی خدمت

میں حاضر ہوئے ۔ لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا اے میری قوم! یہ سامنے جنت ہے جس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں ۔ اس کے پھل منتظر ہیں ، یہ سامنے رسول اللہ صلعم اور دیگر شہداء موجود ہیں اور ہمارا اور آپ کا انتظار کر رہے ہیں ۔ اللہ کے دین کی حمایت کرو ۔ رسول اللہ صلعم کے فرزند کے حرم کی حفاظت کرو ۔ میدان جنگ کی طرف یہ اشعار پڑھتے ہوئے نکلے ۔

اقدام حسین الیوم تلقا احمدا ۔۔۔ ثم اباك الطاهر المؤیدا

اے حسین آگے بڑھئے آج کے دن احمد سے پھر اپنے باپ طاہر او تائید والے سے ملاقات فرمایئے

والحسن المسموم ذاك الامجدا ۔۔۔ وذا الجناحین حلیف الشهدا

پھر حسن مسموم بزرگی والے سے اور دو پروں والے شہداء کے ساتھی سے

وحمزة اللیث الهمام الاسعدا ۔۔۔ فی جنة الفردوس عاشوا سعدا

اور کچھار کے نیک بخت شیر حمزہ سے ملاقات کیجئے ۔ یہ سب لوگ جنت میں نیک زندگی گزار رہے ہیں ۔

آپ برابر لڑتے رہے ۔ دشمنوں کے پچاس سے زیادہ سواروں کو قتل کر دیا ۔ پھر خود شہید ہو گئے

ان کے بعد حنظلہ نکلے اور اس نے یہ رجز پڑھنا شروع کیا ۔ سے

یا قوم حسبا وزادا ۔۔۔ وکم تردمون لنا العناد

اے شرافت اور زادراہ کے لحاظ سے بری قوم تم نے ہمارے لئے کتنا کینہ پوشیدہ کر رکھا ہے

انت اناس ابعد انعسادا ۔۔۔ لا حفظ اللہ لکم اولادا

تم وہ لوگ ہو جو انسانیت سے بالکل دور ہیں ۔ اللہ تمہاری اولاد کو باقی نہ رکھے ۔

آپ برابر دشمنوں سے لڑتے رہے حتیٰ کہ ان کے ستر سواروں کو قتل کر دیا اور پھر خود شہید ہوئے پھر معلیٰ بن علا یہ رجز پڑھتے ہوئے نکلے ۔ (سے)

لا تنکرونی انا ابن الکلب ۔۔۔ من الذراعین شدید الضرب

تم میرے بارے میں انجان نہ بنو میں کلب کا بیٹا ہوں ، میں مضبوط کلائیوں والا ہوں اور سخت ضرب لگانے والا ہوں ۔

انی غلام واثق بربی ۔۔۔ حسبی بہ مولای الی الحسب

میں ایک ایسا جوان ہوں جس کو اپنے رب پر بھروسہ ہے مجھے صرف میرا مولا کافی ہے ۔

لا اہاب الموت یلد الحرب ۔۔۔ افوز الجنة یوم الکرب

میں جنگ کے وقت موت سے ڈرنے والا نہیں ہوں ۔ میں جنگ کے دن جنت کو پالوں گا ۔

آپ برابر لڑتے رہے حتیٰ کہ دشمن کے بیس سواروں کو قتل کیا ۔ آپ کے جسم مبارک پر نیزے اور تیر کے ستر زخم لگے ۔ آپ کا جسم ساہی کی مانند ہو گیا تھا ۔ آپ کے سر کو قلم کر کے امام حسین علیہ السلام کی طرف پھینک دیا ، آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے سر کو لے لیا اور کہا اے میرے فرزند تم رسول اللہ صلعم کے فرزند کی خاطر اس کے سامنے شہید ہو گئے ہو پھر کہا اے بری امت میں گواہی دیتی ہوں یہودی اور نصاریٰ تم سے اچھے ہیں ۔ پھر عبداللہ بن مسلم بن عقیل یہ رجز پڑھتے ہوئے نکلے

نحن بنو ہاشم الکرام ۔۔۔ نحمی عن السید الامام

ہم بزرگ اور ہاشم کی اولاد ہیں ۔۔۔ ہم سردار اور امام کی حمایت کریں گے

نجل علی السید الضرغام ۔۔۔ سبط النبی الملك العلام

جو علی کے فرزند ہیں ۔ سردار ہیں اور شیر ہیں ، اور اللہ تعالیٰ کے نبی کے فرزند ہیں ۔

آپ جہاد کرتے رہے ۔ دشمن کے پچاس سے زیادہ سواروں کو قتل کیا ، پھر شہید ہو گئے ۔

جب امام حسین نے آپ کی طرف دیکھا تو فرمایا اے میرے اللہ! آل عقیل کے قاتل کو قتل کر ۔ پھر امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ان پر حملہ کر دو ، جنت کی طرف جلدی کرو جو ایمان کا گھر ہے ۔

محمد بن عبداللہ بن جعفر الطیار یہ رجز پڑھتے ہوئے نکلے ۔

اقسمت لا دخل الجنة ۔۔۔ مصدقا باحمد والسنة

میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں احمد اور سنت کی تصدیق کرتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گا

والبعث من بعد انقطاع الذمة ۔۔۔ ھو الذی انقذنا بمنه

یہ روح نکلنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کے وقت ہو گا ۔ آپ وہ ہیں جس نے ہمیں کفر کی حیرانی سے اپنے احسان کے ساتھ نجات دلائی ۔

عن حیرة الکفر وکید الفتنة ۔۔۔ صلی علیہ اللہ باری الجنة

آپ پر جنت کے پیدا کرنے والے اللہ نے درود بھیجا ہے

آپ نے جہاد کیا اور ستر سواروں کو قتل کر کے خود شہید ہوئے ۔ پھر جہاد کے لئے حضرت عمرو غفاری نکلے جو بہت بوڑھے تھے ، آپ جنگ بدر ، جنگ حنین اور جنگ صفین میں شامل ہوئے تھے ۔ امام حسین نے آپ سے کہا اے شیخ اللہ تعالیٰ تیرے کاموں کا شکر گزار ہے ۔

آپ نے یہ رجز پڑھا :-

قد علمت حقاً بنو غفار — وخندف ثم بنو نزار

اولاد غفار، خندف اور نزار اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے احمد مختار کی مدد کی تھی۔

بنصرتی لاحمد المختار — وآله السادات الابرار

اور آپ کی سردار اور نیک آل کی مدد کی

صلی علیهم خالق الاشجار — رب البرایا خالق الاطیار

ان حضرات پر درختوں کے پیدا کرنے والے مخلوقوں کے رب اور پرندوں کے پیدا کرنے والے نے درود بھیجا۔

آپ نے جہاد کیا، دشمن کے پچیس آدمیوں کو قتل کر کے شہید ہوئے، پھر مالک یہ رجز پڑھتے ہوئے نکلے۔

الیکم بن مالک الضرغام — ضرب فتی یحمی عن الامام

تمہارے مالک آ رہے ہیں جو شیر ہیں، امام کی حمایت کی خاطر جوان مردوں کی طرح وار کریں گے۔

یرجو ثواب الملک العلام — سبحانه مقدر الاعوام

جو ملک علام کے ثواب کا خواہش مند ہے، پاک ہے وہ ذات جو سالوں کو مقدر کرتا ہے۔

آپ نے جہاد کیا اور دشمن کے چالیس آدمیوں کو قتل کر کے خود شہید ہوئے۔

پھر موسیٰ بن عقیل یہ رجز پڑھتے ہوئے نکلے:-

یا معشر الکهول والشبان — اضربکم بالسیف والسنان

اے ادھیڑ عمر والو اور نوجوانو، میں تمہیں تلوار اور نیزے دونوں سے ضرب لگاؤں گا،

ارضی بذاک خالق الانسان — ثم رسول الملک المنان

اس بات سے انسان کا پیدا کرنے والا راضی ہوتا ہے۔ پھر احسان کرنے والے بادشاہ کا رسول۔

جہاد کیا، دشمن کے ساٹھ آدمیوں کو قتل کر کے شہید ہوئے۔ پھر احمد بن محمد ہاشمی یہ رجز پڑھتے ہوئے میدان جنگ میں تشریف لائے

الیوم ابلو حسبی ودینی — بصارم تحمله یمینی

میں آج کے دن اپنی شرافت اور اپنے دین کو تلوار کے ذریعے بتاؤں گا جس کو میرے داہنے ہاتھ نے اٹھا رکھا ہے۔

احمی به یوم العاقدین — ابن علی الطاهر الجدین

میں جنگ کے ایک ایسے ساتھی کی حمایت کروں گا جو علی کے فرزند ہیں جن کے دونوں جد پاک ہیں۔

آپ نے جنگ لڑی اور کافی مخلوق کو قتل کیا، (رضی اللہ عنہ)

پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کے غلام سلیمان میدان جنگ میں آئے۔ دشمنوں کے آدمیوں کو قتل کر کے خود شہید کئے گئے۔ (رضی اللہ عنہ)

امام حسین علیہ السلام نے اپنے دائیں بائیں نگاہ دوڑائی اور جنگ کے لئے جانے کو کسی کو نہ پایا، آپ سخت روئے اور یہ آواز بلند کی، ہے محمد! ہے علی! ہے حمزہ! ہے عباس! اے قوم تم میں ہماری مدد کرنے والا کوئی نہیں، تم میں اللہ تعالیٰ سے خوف کھانے والا کوئی نہیں جو ہم سے ان لوگوں کو دور کرے۔ پھر آپ نے یہ رجز پڑھا۔

انا ابن الطهر من آل هاشم — کفانی بهذا مفخرا حین افخر

میں آل ہاشم میں سے پاک انسان کا فرزند ہوں۔ میرے فخر کرنے کے لئے صرف یہی بات کافی ہے۔

وفاطمة امی ثم جدی محمد — وعمی هو الطیار فی الخلد جعفر

میری ماں فاطمہ ہیں، میرے نانا محمد ہیں اور میرے چچا جعفر ہیں جو بہشت میں اڑتے رہتے ہیں۔

بنا بین الله الهدی عن ضلالة — وفینا الولاء للعوام مفخر

ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کو گمراہی سے ظاہر کیا ہے۔ ہماری ولایت لوگوں کے لئے فخر کا باعث ہے۔

وشیعتنا فی الناس اکرم شیعة — ومبغضنا یوم القیامة یخسر

ہمارے شیعہ لوگوں میں بزرگی والے شیعہ ہیں — ہماری چشم پوشی سے قیامت کے روز گھاٹا اٹھایا جائیگا

فطوبی لعبد زارنا بعد موتنا — بجنة عدن صفوها لا یکدر

اس بندے کے لئے خوشخبری ہے جس نے جنت عدن میں (جس کی خوبی کبھی خراب نہیں ہوتی) ہماری موت کے بعد ہماری زیارت کی۔

اذا ما اتی یوم القیامة ظامیا — الی الحوض یسقیه بکفیه حیدر

قیامت کے روز جب پیاسا آدمی حوض کے پاس آئے گا تو وہ حیدر کے دونوں ہاتھوں سے سیراب ہوگا۔

جناب حر نے جناب امام حسین علیہ السلام کے اس کلام کو سُنا تو اپنے بیٹے سے کہنے لگا کہ امام حسین علیہ السلام استغاثہ فرما رہے ہیں اور آپ کے استغاثہ کا کوئی جواب دینے والا نہیں ہے، کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ ہم آپ کے سامنے جہاد کریں۔ اور اپنی روحیں آپ پر قربان کر دیں۔ ہم سے جہنم کی آگ برداشت نہ ہوگی۔ نہ ہی اللہ جبار کا غضب اٹھایا جا سکتا ہے۔ ہمارا مدمقابل محمد مختار نہ ہوں، حر کے بیٹے نے عرض کیا، خدا کی قسم میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ دونوں گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں لڑنے کے لیے بے تاب رہے ہیں حتیٰ کہ دونوں امام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے زمین کو بوسہ دے کر جناب حر نے عرض کیا، اے آقا! میں ہی وہ شخص ہوں جس نے آپ کو واپس جانے سے روک دیا تھا، خدا کی قسم مجھے یہ بات ہرگز معلوم نہ تھی کہ جو کام اس ملعون قوم نے کیا ہے یہ کام کرے گی۔ میں تائب ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، جناب حر کے بیٹے نے قوم پر حملہ کر دیا، جہاد کرتا رہا دشمن کے چوبیس آدمیوں کو قتل کر کے شہید ہوا، آپ کے باپ کا چہرہ خوشی سے مسرور ہوا اور کہا۔ کہ شکر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کا کہ میں اپنے فرزند کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند کے سامنے شہید کر چکا ہوں، پھر حضرت میدان جنگ میں تشریف لائے اور آپ نے یہ رجز پڑھا۔ ؎

اکون امیرًا غادرًا وابن غادر　　　اذا انا قاتلت الحسین بن فاطمہ

میں بے وفا امیر اور بے وفا کا بیٹا ہوتا جب میں حسینؑ بن فاطمہؑ سے جنگ کرتا۔

اشقی علی خذلانہ واعتزالہ　　　ببیعۃ ہذا ناکث العہد لازمہ

حضرت کا چھوڑنا اور آپ کا اکیلا رہنا مجھ پر اس عہد کے توڑنے والے کی بیعت کے مقابلہ میں شاق گزرا ہے،

فیا ندمی ان لا اکون نصرتہ　　　ویا حسرتی ان لم اقارق ظالمہ

اے میری ندامت میں حضرت کی مدد نہ کروں۔ اے میری حسرت میں نے ظالم کو کیوں نہیں چھوڑا تھا

سقی اللہ ارواح الذین تبادروا　　　الی النصر بالہیجا الیوث ضراغمہ

اللہ تعالیٰ ان روحوں کو سیراب کرے گا جنہوں نے جنگ کے موقعہ پر شیروں کی طرح جھپٹ کر نصرت کی

فالوا الی نصر ابن بنت نبیہم　　　باسیافہم آساد غیل مصادمہ

جنہوں نے اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند کی نصرت اپنی تلواروں کے ساتھ کی، وہ لوگ بہت بڑے بہادر شیر ہیں۔

آپ نے جہاد کیا، آدمیوں کو قتل کیا اور امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے

لقد خاب قوم خالفوا امر ربہم　　　یریدون ہدم الدین والدین شارع

"وہ قوم گھاٹے میں رہی جس نے اپنے رب کے امر کی مخالفت کی۔ یہ لوگ دین کو گرانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ دین قائم رہے گا۔

یریدون عمدًا قتل آل محمد　　　وجدہم لا عن انہم لیس شافع

جان بوجھ کر آل محمد کو قتل کرنا چاہتے ہیں، ان حضرات کا نانا ان کے دشمنوں کی شفاعت نہیں کرے گا۔

آپ نے ابن زیاد کے لشکر پر حملہ کر دیا اور کہا اے کوفہ کے رہنے والو! یہ حسین ہیں جن کو تم نے خود بلایا اور تم لوگوں نے اس بات کا اطمینان دلایا تھا کہ تم آپ کی مدد کرو گے اور آپ کے قدموں میں اپنی جانیں قربان کر دو گے لیکن آپ پر کود پڑے ہو اور ہر طرف آپ کو گھیر لیا ہے، آپ کے اہل پر پانی بند کر دیا ہے۔ حالانکہ پانی کو کتے اور خنزیر پی رہے ہیں، تم نے نہایت بُرا سلوک کیا ہے۔ بڑی پیاس کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں سیراب نہ کرے تم اس ارادہ سے باز نہیں آتے، پھر آپ نے ان پر حملہ کر دیا ان کے پچاس آدمیوں کو قتل کر کے شہید ہو گئے آپ کے سر مبارک کو قلم کر کے امام حسین علیہ السلام کی طرف پھینک دیا، امام نے آپ کے سر کو اپنی گود میں رکھا رونا شروع کر دیا۔ اور آپ کے چہرے سے مٹی صاف کرتے جاتے تھے، فرمایا خدا کی قسم تیری ماں نے تیرا نام حر رکھنے میں غلطی نہیں کی۔ تم دنیا میں آزاد ہو اور آخرت میں نیک بخت ہو اور امام نے فرمایا۔ ؎

فنعم الحر حر بنی ریاح　　　وجاد بنفسہ عند الصباح

حر بہترین انسان ہے جس نے حسین کے ساتھ ہمدردی کی۔ اور صبح کے وقت اپنی جان قربان کر دی

لقد فاز الذی نصروا حسینًا　　　وفازوا بالہدایۃ والصلاح

وہ لوگ کامیاب ہو گئے جنہوں نے حسین کی نصرت کی؛ ہدایت اور نیکی کے ساتھ کامیاب ہو گئے

ونعم الحر حر بنی ریاح　　　صبور عند مشتبک الرماح

بہترین حر بنی ریاح کا حر ہے۔ نیزوں کے پڑنے کے وقت بڑا صبر کرنے والا ہے۔

پھر قاسم بن حسن مجتبیٰ میدان جنگ میں تشریف لائے، آپ نوجوان تھے، قوم پر حملہ کر دیا اور جہاد کرتے ہوئے ستر آدمیوں کو قتل کیا، ایک آدمی نے آپ کے سر پر ضرب لگائی، آپ زمین پر گر پڑے اور آواز بلند کی اے میرے چچا میری مدد کو پہنچو۔ امام نے لوگوں پر حملہ کر دیا، قوم کو آپ سے ہٹا دیا۔ پھر لڑے اور کہا اے اللہ تو جانتا ہے ان لوگوں نے ہمیں بلایا تھا کہ ہماری مدد کریں گے، ہمیں چھوڑ دیا اور ہمارے خلاف لڑنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ اے میرے اللہ! ان سے آسمان کی بارش

کو روک دے۔ ان کو اپنی برکتوں سے محروم رکھ، ان سے کبھی راضی نہ ہونا۔ اے میرے اللہ! اگر تو نے ہم سے دنیا کی مدد روک رکھی ہے تو اس کو ہمارے لئے آخرت میں ذخیرہ قرار دے اور قوم ظالم سے ہمارا بدلہ لے۔

پھر آپ کے بھائی احمد بن حسن مجتبیٰ جن کی عمر صرف سترہ سال تھی، میدان جنگ میں یہ رجز پڑھتے ہوئے تشریف لائے۔

انی انا نجل الامام ابن علی ۔ نحن وبیت اللہ اولی بالنبی

میں امام کا فرزند ہوں میں علی کا فرزند ہوں، ہم لوگ اللہ کا گھر اور نبی کی اولاد ہیں،

اضربکم بالسیف حتی یلتوی ۔ اطعنکم بالرمح حتی ینثنی

میں تم کو تلوار کی ایک ایسی ضرب لگاؤں گا حتیٰ کہ وہ ٹیڑھی ہو جائے، نیزے سے ایسا وار کروں گا کہ وہ ٹوٹ جائے گا

آپ برابر لڑتے رہے حتیٰ کہ اسی آدمیوں کو قتل کر دیا، پھر امام کی خدمت میں آئے، پیاس کی شدت کی وجہ سے آپ کی دونوں آنکھیں دھنس گئی تھیں، اور آواز دی اے چچا پانی کا گھونٹ موجود ہے جس کے ذریعے طاقت حاصل کر کے اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمنوں پر قوت حاصل کروں، امام نے فرمایا بیٹے تھوڑی دیر صبر کرو تم اپنے نانا محمد مصطفےٰ صلعم سے ملو گے۔ تمہیں پانی سے ایسا سیراب کریں گے کہ پھر اس کے بعد کبھی پیاسے نہ ہو گے، پھر انہوں نے اشقیا پر حملہ کر دیا اور بہت سی مخلوق کو قتل کر کے پھر شہید ہو گئے۔

آپ کے بعد حضرت علی اکبر بن حسین علیہ السلام میدان کارزار میں یہ رجز پڑھتے ہوئے تشریف لائے آپ کی عمر اس وقت سترہ سال تھی۔ ؎

انا علی بن حسین بن علی ۔ نحن وبیت اللہ اولی بالنبی

میں علی بن حسین بن علی ہوں، ہم لوگ اللہ کا گھر ہیں اور نبی کے ساتھ زیادہ حقدار ہیں۔

اضربکم بالصارم لم یفلل ۔ اطعنکم بالرمح وسط القسطل

میں تم لوگوں کو ایسی تیز تلوار سے ضرب لگاؤں گا جس میں دندانے نہیں پڑے ہوئے۔ میدان جنگ کے درمیان تم پر نیزے کا وار لگاؤں گا۔

آپ برابر لڑتے رہے۔ ان کے اسی آدمیوں کو قتل کیا، قوم کے ایک آدمی نے آپ کے سر مبارک پر ضرب لگائی۔ آپ زمین پر گر پڑے، پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آواز دی اے بابا یہ نانا محمد مصطفےٰ، دادا علی مرتضیٰ، دادی فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبریٰ موجود ہیں۔ امام نے ان لوگوں پر حملہ کر دیا، آپ سے لوگوں کو ہٹایا، آپ کے سر کو اٹھا کر اپنی گود میں رکھ دیا، آپ کے چہرے مبارک سے مٹی کو صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اے میرے فرزند خدا اس قوم پر لعنت کرے جس نے تم کو قتل کیا ہے، ان لوگوں نے کس قدر اللہ تعالیٰ

پر جرأت کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کی ہتک کی، امام کی دونوں آنکھوں میں آنسو آ گئے، عورتیں چیخیں مارنے لگیں، امام نے ان کو چپ کرایا۔ فرمایا خوش رہو، رونے کا وقت تو آگے آئے گا، ام کلثوم نے عرض کیا اے بھائی آپ کے فرزند عبداللہ نے تین دن سے پانی نہیں پیا۔ قوم سے پانی طلب کر کے اس کو پلائیے۔

آپ اس کو لے کر قوم کی طرف چلے گئے، فرمایا اے لوگو! تم نے میرے اصحاب، میرے چچا کے فرزندوں، میرے بھائیوں اور میرے فرزند کو قتل کر دیا ہے اور صرف یہی ایک بچہ باقی ہے جس کی عمر ۶ ماہ ہے۔ پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہے، اس کو پانی کا ایک گھونٹ پلا دو، ابھی امام قوم سے خطاب کر رہے تھے کہ اسی دوران میں ایک ایسا تیر آیا جو بچے کی گردن میں لگا اور اس کو قتل کر دیا، کہا گیا ہے کہ تیر عقبہ بن بشیر اسدی لعنہ اللہ نے مارا تھا اور امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ تو اس ملعون قوم پہ گواہ ہے کہ انہوں نے اس بات کا پختہ ارادہ کر رکھا ہے کہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے کسی کو زندہ باقی نہ رکھے اور امام سخت روتے تھے اور یہ اشعار ارشاد فرمائے:۔

یارب لاتترکنی وحیدا ، قد اظہروا الفسوق والجحودا

اے پالنے والے مجھے تنہا نہ چھوڑنا ، قوم نے نافرمانی اور انکار کا مظاہرہ کیا ہے

وصیروا بینہم عبیدا ، یرضون فی فعالہم یزیدا

انہوں نے اپنے درمیان ہمیں غلام بنا رکھا ہے ، اپنے اس فعل سے یزید کو خوش کرنا

اما اخی فقد مضی شہیدا ، مجدلا فی فدفد فریدا

وانت بالمرصاد یا مجیدا

پھر امام نے آواز دی اے ام کلثوم، اے سکینہ، اے رقیہ، اے عاتکہ، اے زینب اور اے میرے اہل بیت تم پر میرا سلام ہو، جب مستورات نے امام کی آواز کو سنا تو بلند آواز سے رونے لگیں، امام نے جناب سکینہ کو اپنے سینے سے لگا لیا اور اس کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور امام نے جناب سکینہ کے آنسوؤں کو پونچھا۔ حضرت سکینہ سے بہت زیادہ محبت کیا کرتے تھے اور آپ جناب سکینہ کو ساتھ رکھتے تھے اور یہ اشعار فرماتے تھے۔ ؎

سیطول بعدی یا سکینۃ فاعلمی ۔ منک البکاء اذا الحمام دہانی

اے سکینہ آپ کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے، کہ میرے بعد آپ کا کافی رونا ہے۔

لاتحرقی قلبی بدمعک حسرۃ ۔ مادام منی الروح فی جسمانی

حسرت کے باعث میرے دل کو نہ جلا، جب تک کہ روح میرے جسم میں موجود ہے۔

فاذا قتلت فانت بالذی
قاتلته یا خیرۃ الشوات

اے بہترین عورت حسب میں قتل کر دیا جاؤں تو آپ کی جو کچھ مرضی ہو وہی کرنا

پھر امام قوم کے قریب ہو گئے اور فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم لوگ مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ میں نے کسی سنت کو تبدیل کر دیا ہے؟ شریعت کو تبدیل کر دیا ہے؟ کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ حق بات کو چھوڑ دیا ہے؟ ان لوگوں نے امام کے جواب میں کہا کہ ہم لوگ آپ کو آپ کے باپ سے بغض رکھنے کی وجہ سے قتل کرتے ہیں۔ جب امام نے ان کی اس بات کو سنا تو ان پر حملہ کر دیا اور پہلے حملہ میں ان کے سو سواروں کو قتل کر دیا اور آپ خیمہ کی طرف لوٹ آئے اور اس وقت یہ اشعار پڑھے۔

خیرۃ اللہ من الخلق ابی
بعد جدی فانا ابن الخیرتین

اللہ کی تمام مخلوق سے میرے نانا کے بعد میرے باپ افضل تھے، میں دو بہترین افراد کا فرزند ہوں

امی الزہراء حقا وابی
وارث العلم ومولی الثقلین

میری ماں یقیناً فاطمہ زہرا ہے، میرا باپ علم کا وارث اور جن و انس کا سردار ہے

عبد اللہ غلاما یافعا
وقریش یعبدون الوثنین

آپ نے بچپن کے عالم میں اللہ کی عبادت کی اور قریش بتوں کی عبادت کرتے تھے

یعبدون اللات والعزی معا
وعلی قام صلی القبلتین

لات اور عزی دونوں کی پوجا کرتے تھے
اور علی نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی

مع نبی اللہ سبعا کاملا
ما علی الارض مصلی غیر حین

نبی صلعم کے ساتھ پورے سات سال نماز ادا کی۔ ان دونوں کے علاوہ زمین پر اور کوئی نماز پڑھنے والا نہیں تھا۔

جدی المرسل مصباح الدجی
وابی الموفی لنا فی البیعتین

میرے نانا رسول ہیں تاریکی کا چراغ ہیں، میرے باپ نے آپ سے دو بیعتوں کو نبھایا

شدۃ الدین علی المرتضی
صاحب الحوض معز الحرمین

علی مرتضے دین کی رسی ہیں، حوض کے مالک ہیں، مکہ اور مدینہ کی عزت کا باعث ہیں۔

والذی صدق فی خاتمہ
حین ساوی ظہرہ للرکعتین

آپ وہ ہیں جس نے اپنی انگوٹھی اس وقت صدقے میں دے دی جب دو رکعتوں کی خاطر اپنی پشت کو برابر کیا تھا۔

والذی الطاہر والطہر الذی
ردت الشمس علیہ کرتین

آپ وہ ہیں جو پاک کرنے والے ہیں، خود پاک ہیں، جن پر دو دفعہ سورج لوٹ کر آیا تھا۔

قتل الابطال لما برزوا
یوم بدر ثم احد وحنین

آپ نے بدر، احد اور حنین کے روز ان بہادروں کو قتل کیا جو آپ کے مقابل میں نکلے تھے

اظہر الاسلام رغما للعدی
بحسام قاطع ذی شفرتین

آپ نے اسلام کو غالب کر دیا دشمنوں کی ناک کو ایسی کاٹنے والی تلوار کے ذریعہ رگڑا جس کی دو دھاریں تھیں۔

من لہ جد کجدی المصطفی
احمد المختار صبح الظلمتین

کسی شخص کا نانا میرے نانا مصطفٰے کی مانند ہے، آپ احمد مختار ہیں اور تاریکیوں کی صبح ہیں۔

من لہ اب کابی حیدر
سادیا الفضل اہالی الحرمین

کسی کا باپ میرے باپ حیدر کی مانند ہے جس کو فضیلت سے نوازا گیا، مکہ اور مدینہ کا رہنے والا ہے۔

من لہ عم کعمی جعفر
ذی الجناحین کریم النسبتین

کسی کا چچا میرے چچا جعفر کی مانند ہے جس کے دو پر ہیں اور دو بزرگ نسبتوں والا ہے،

من لہ ام کامی فی الوری
بضعۃ المختار قرۃ کل عین

کائنات میں میری ماں کی مانند کس کی ماں ہے جو برگزیدہ انسان کے جگر کا ٹکڑا ہے اور ہر آنکھ کی ٹھنڈک ہے،

والدی الشمس وامی قمر
فانا الکوکب وابن النیرین

میرا باپ سورج ہے اور میری ماں چاند ہے
میں ستارہ ہوں اور دو ستاروں کا فرزند ہوں

فضۃ قد صفیت من ذہب
فانا الفضۃ وابن الذہبین

چاندی جو سونے سے منتخب کی گئی ہے
میں چاندی ہوں اور میں دو سونوں کا بیٹا ہوں

خصنا اللہ بفضل والتقی
فانا الزاہر وابن الزاہرین

ہمیں اللہ تعالیٰ نے فضل اور پرہیزگاری کے ساتھ مخصوص کیا ہے، میں خود روشن ہوں، اور دو زیادہ روشنی والوں کا فرزند ہوں۔

نحن اصحاب العبا خمسا　　قد ملکنا شرقها والمغربین

ہم صاحب عبا پانچ افراد تھے ہم دنیا کے مشرق اور مغرب کے مالک ہیں

نحن جبرائیل غدا سادسنا　　ولنا الکعبۃ ثم الحرمین

ہم وہ لوگ ہیں کہ جبرائیل ہمارا چھٹا تھا۔ کعبہ بھی ہمارا ہے اور حرمین بھی ہمارے ہیں

ولنا العین مع الاذن التی　　اذعن الخلق لها فی الخافقین

ہم اس آنکھ کے مالک ہیں جو ایسے کان کے ساتھ موجود ہے۔ مشرق اور مغرب میں کائنات اس کا یقین رکھتی ہے۔

ولجبریل بنا مفتخر　　قد قضی عنا ابونا کل دین

جبرائیل کو ہماری وجہ سے شرف حاصل ہے۔ ہمارے باپ نے ہمارا تمام قرض ادا کر دیا تھا

فجزاہ اللہ عنا صالحاً　　خالق الخلق ورب العالمین

مخلوق کا پیدا کرنے والا اور جہانوں کا پالنے والا اللہ ہماری طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا کرے

فلنا الحق علیکم واجب　　ماجری فی الفلک احدی النیرین

ہمارا حق تم پر واجب ہے، جب تک آسمان پر ایک ستارہ جاری رہے

شیعۃ المختار قروا اعینا　　فی غد تسقون من کف الحسین

ہمارے برگزیدہ شیعہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں　　کل وہ حسین کے ہاتھ سے سیراب ہونگے

اس کے بعد آپ نے قوم پر ایک نہایت زوردار حملہ کر دیا اور ان کو دریا کے گھاٹ سے ہٹا دیا ا[illegible] نے اپنے گھوڑے کی لگام کو پانی پینے کی خاطر چھوڑ دیا اور آپ صبر کرتے رہے حتیٰ کہ گھوڑا پانی سے سیراب ہو گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک پانی کی طرف پانی پینے کے لئے اور اپنی عورتوں کی طرف [illegible] جانے کے لئے بڑھایا، ناگاہ ایک آواز دینے والے نے آواز بلند کی، اے حسینؑ! عورتوں کے خیمے کی [illegible] کی خبر لیجئے۔ آپ نے ہاتھ سے پانی پھینک دیا اور خیمہ کی طرف تشریف لائے، آپ نے خیمہ کو صحیح [illegible] پایا، امام کو معلوم ہوا کہ یہ قوم کی دھوکہ بازی تھی۔ اس وقت آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

فان تکن الدنیا تعد نفیسۃ　　فان ثواب اللہ اعلیٰ واجزل

اگر دنیا کو اچھا شمار کیا جائے تو اللہ کا ثواب کہیں بلند اور بڑا ہونے والا ہے۔

وان تکن الارزاق قسما مقدرا　　فقلۃ سعی المرء فی الرزق اجمل

اگر روزی کی تقسیم مقدر ہو چکی ہے تو آدمی کا روزی کمانے کے عالم میں تھوڑی کوشش کرنا نہایت اچھا ہے۔

ص　یہ تاریخی غلطی ہے۔ گھوڑے نے پانی نہیں پیا۔ (مصحح)

وان تکن الاموال للترک جمعها　　فما بال متروک بہ المرء یبخل

اگر مال کو جمع کر کے چھوڑ جانا ہے تو چھوڑی ہوئی چیز کے بارے میں آدمی کیوں کنجوسی کرے۔

وان تکن الاجساد للموت انشئت　　فقتل الفتیٰ بالسیف فی اللہ افضل

اگر جسم موت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں تو جوان کا اللہ کی راہ میں تلوار کے ساتھ قتل ہو جانا افضل ہے

علیکم سلام اللہ یا آل احمد　　فانی ارانی عنکم الیوم ارحل

اے آل محمد تم پر اللہ کا سلام ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آج تم سے کوچ کرنے والا ہوں

اریٰ کل ملعون ظلوم منافق　　یروم فنانا جہرۃ ثم یعمل

میں ہر ملعون، ظالم اور منافق کو دیکھ رہا ہوں وہ علانیہ ہمارے فنا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پھر اس پر عمل کریں گے۔

لقد کفروا یا ویلہم بمحمد　　وربہم ماشاء فی الخلق یفعل

ان پر ہلاکت نازل ہو انہوں نے محمد کے ساتھ کفر کیا ان کا رب جو چاہے گا کرے گا

لقد غرہم حلم الالہ لانہ　　حلیم کریم لم یکن قط یعجل

اللہ تعالیٰ کی بردباری نے ان کو جری کر دیا ہے کیونکہ وہ بردبار اور حوصلے والا ہے۔ وہ ہرگز جلدی نہیں کرتا۔

پھر آپ نے قوم پر حملہ کر دیا اور ان کو دائیں اور بائیں دونوں جانب سے قتل کرتے تھے، امام نے بہت سی مخلوق کو قتل کیا شمر ملعون نے ان حالات کو دیکھ کر ابن سعد سے کہا اے امیر اگر ہم لوگ ایک ایک ہو کر اس شخص سے لڑتے رہے تو یہ ہم کو فنا کے گھاٹ اتار دے گا۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے اس نے کہا اس پر یکبار حملہ کر دو، ایک گروہ آپ پر تلواروں اور نیزوں سے ضرب لگاتا تھا، اور دوسرا گروہ تیروں اور بھالوں کے ذریعہ آپ کو مارتا تھا، امام کو زخموں کی کثرت نے کمزور بنا دیا۔ خولی بن یزید اصبحی خدا اس پر لعنت کرے، کا تیر آپ کو لگا جس کی وجہ سے امام حسین علیہ السلام زمین پر تشریف لائے، آپ بیٹھ گئے، دونوں ہاتھوں سے اپنے جسم مبارک سے تیروں کو نکالتے تھے اپنے خون مقدس سے اپنی ریش مبارک اور سر اقدس کو رنگین کرتے اور فرماتے تھے۔ اسی شکل میں اللہ تعالیٰ اور اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروں گا، پھر آپ غش کھا کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو ارادہ کیا کہ کھڑے ہو جائیں مگر کھڑے نہ ہو سکے، کندہ قبیلے کے ایک ملعون آدمی نے آپ کے سر شریف پر تلوار لگائی، آپ کا سر مقدس شگافتہ ہو گیا، آپ کا عمامہ مبارک زمین پر گر پڑا آپ نے

کندی آدمی کے بارے میں بد دعا فرمائی۔ تم اپنے دائیں ہاتھ سے نہ کھا سکو اور نہ پی سکو۔ اللہ تعالیٰ تیرا حشر ظالم لوگوں کے ساتھ کرے۔ ابومخنف نے کہا کہ جب کندی آدمی نے امام حسین علیہ السلام کا عمامہ لیا تو کندی کی زوجہ نے کہا تمہارے لئے ہلاکت ہے تم نے امام حسین کو شہید کیا ہے اور اس کے کپڑے اتار لئے ہیں، خدا کی قسم میں تیرے ساتھ ایک گھر میں اکٹھی نہیں رہ سکتی، کندی نے اپنی عورت کو تھپڑ مارنے کا ارادہ کیا۔ اس کی اپنی ایک لوہے کی سلاخ اس پر پڑی۔ جس کی وجہ سے اس کا ہاتھ کہنی سے کٹ گیا، وہ شخص ہمیشہ فقیر رہا"

ابومخنف نے کہا امام حسین علیہ السلام تین گھنٹوں تک اپنے خون میں لت پت اور آسمان کی طرف دیکھ فرماتے رہے اور آواز دیتے رہے اے میرے اللہ! میں تیری قضا پر صبر کرتا ہوں۔ اے فریادیوں کے فریاد رس تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، چالیس سوار آپ کے سر کریم، مبارک، مقدس اور منور کو قلم کرنے کی خاطر آگے بڑھے، عمر بن سعد نے کہا تم لوگوں کے لئے ہلاکت ہو اس کو جلدی قتل کر دو، شیث بن ربعی حضرت کے نزدیک ہوا، امام حسین علیہ السلام نے اپنی آنکھ مبارک سے اس کی طرف دیکھا، تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ بھاگ گیا، اور کہا اللہ کی پناہ اے حسین! اور میں تیرے خون کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں؟ سنان بن انس نخعی جس کی داڑھی صرف ٹھوڑی پر تھی اور پست قد تھا اور برص میں مبتلا جس کی خلقت شمر لعین سے ملتی جلتی تھی۔ شیث کی طرف بڑھا اور کہا تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے۔ تم نے اس کو قتل نہیں کیا، شیث نے کہا کہ جب امام حسین نے اپنی دونوں آنکھیں میری طرف کھولیں تو میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کو رسول اللہ صلعم کی آنکھوں کی مانند دیکھا، امام کے قریب سنان آگیا، امام نے اس کی طرف دونوں آنکھیں ڈالیں، اس کا ہاتھ کانپ گیا، اور تلوار اس سے گر پڑی اور وہ بھاگ گیا، سنان کی طرف شمر ملعون بڑھا اور اس سے کہا تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے تجھے کیا ہو گیا تھا۔ کہ تم اس کے قتل سے باز آگئے ہو، اس نے کہا اے شمر جب امام نے میرے چہرے کی طرف اپنی دونوں آنکھیں ڈالیں تو مجھے آپ کے باپ علی بن ابی طالب یاد آ گئے، میں ڈر گیا، مجھے آپ کے قتل کی قدرت نہ ہوئی۔ شمر ملعون نے اس سے کہا تم جنگ کے بارے میں بزدل ہو، خدا کی قسم میرے سوا حسینؑ کو قتل کرنے کا کوئی حقدار نہیں، شمر ملعون امام کے سینے پر سوار ہو گیا۔ تلوار کو آپ کی گردن پر رکھ دیا اور اس نے ارادہ کیا کہ آپ کو ذبح کرے، امام نے اس کے چہرے کی طرف اپنی دونوں آنکھیں کھولیں، امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تم کون ہو؟ تمہارے لئے ہلاکت ہو تم نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ شمر نے کہا جو شخص آپ پر سوار ہے وہ شمر بن ذی الجوشن ضبابی ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے شمر! تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ اس نے کہا ہاں جانتا ہوں، آپ حسین بن علیؑ ہیں، آپ کے نانا رسول اللہ ہیں، آپ کی ماں فاطمہ زہرا ہیں اور آپ کے بھائی حسن ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو، جب تم اس بات کو جانتے ہو تو مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ شمر نے کہا یزید سے انعام لینا چاہتا ہوں، امام نے فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو، تمہارے نزدیک کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ یزید کا انعام؟ یا میرے نانا رسول اللہ صلعم کی شفاعت؟ شمر ملعون نے کہا، شمر کے نزدیک یزید کے انعام کے ایک درہم کا چھٹا حصہ آپ کے نانا کی شفاعت سے زیادہ محبوب ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں، میرے سامنے اپنے شکم کو کھول دو، امام حسین علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ شمر کا پیٹ کتوں کے پیٹ کی مانند مبروص تھا، اور اس کے بال خنزیر کے بالوں کی مانند تھے، امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر میرے نانا رسول اللہ صلعم نے میرے باپ سے فرماتے ہوئے سچ کہا تھا، اے علی! تمہارا فرزند ایک ایسی زمین پر قتل ہوگا جس کا نام کربلا ہوگا، اسے ایک مبروص آدمی قتل کرے گا جو کتوں اور خنازیر کے مشابہ ہوگا، شمر ملعون نے کہا آپ مجھے کتوں اور خنازیر سے تشبیہ دیتے ہیں، خدا کی قسم میں آپ کو گدی کی طرف سے ذبح کروں گا۔ پھر شمر ملعون نے آپ کے سر مبارک کو کاٹا، جب شمر نے آپ کے سر کے ایک حصہ کو کاٹا تو امام نے فرمایا یا جداہ، یا محمداہ، یا ابا القاسماہ، وا ابتاہ، اے علیا، اے ماں اے فاطما! مجھے مظلوم کیا جا رہا ہے، مجھے پیاسا ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں عالم غربت میں انتقال کر رہا ہوں، شمر نے جب آپ کے سر کو کاٹا تو اس کو نیزے پر بلند کیا اور تکبیر کہی، لشکر یزید نے تین دفعہ تکبیر کہی۔ زمین میں زلزلہ آ گیا، دنیا سیاہ ہو گئی، آسمان سے تازہ خون کی بارش برسی اور ایک آواز دینے والے نے آسمان پر آواز بلند کی۔ خدا کی قسم حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب قتل کیے گئے، خدا کی قسم امام بن امام قتل کر دیئے گئے۔ شیر جری اور بیوہ عورتوں کی پناہ گاہ شہید کر دیئے گئے۔ امام حسین علیہ السلام کو ۱۰ محرم بروز جمعہ کے روز شہید کیا گیا"

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جو واقعہ کربلا کے روز خود موجود تھا، کہ امام حسین علیہ السلام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے گھوڑے نے اونچی آواز سے ہنہنانا شروع کر دیا اور شہداء کی لاشوں میں سے ایک ایک کے پاس جاتے ۔۔ امام حسین علیہ السلام کے جسم مبارک کے پاس جا کر رک گیا۔ اور امام کے جسم کو بوسے دینے شروع کر دیئے۔ عمر بن سعد نے دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اس کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ جب گھوڑے کو اپنی گرفتاری کا علم ہوا۔ تو اس نے ان کو اپنے پاؤں سے مارنا اور دانتوں سے کاٹنا شروع کر دیا، بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا۔ اور بہت سے سواروں کو گھوڑوں سے گرا دیا ۔ ۔ ۔

تمہارے لئے ہلاکت ہو اس سے دور ہو جاؤ۔ پھر اس نے امام کے جسم مبارک کو بوسے دینے شروع کر دیئے۔ امام کے پاک اور معطر خون سے اپنی پیشانی کو رنگین کر کے اونچی آواز سے ہنہناتے ہوئے خیمہ کی طرف روانہ ہوا۔ جناب ام کلثوم نے کہا اے سکینہ! میں تیرے باپ کے گھوڑے کی ہنہنانے کی آواز سنتی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ آپ ہمارے پاس پانی لا رہے ہیں۔ تم آپ کی خدمت میں جاؤ، جناب سکینہ باہر نکلیں اور گھوڑے کو سوار سے خالی پایا۔ دوپٹے کو پھاڑ دیا اور چلانا شروع کر دیا وا قتیلاہ، وا محمداہ، وا علیاہ، وا ابتاہ وا حسیناہ وا فاطماہ۔ وا جعفراہ، وا عقیلاہ، وا عباساہ اور آپ یہ اشعار پڑھتی تھیں۔

ملت الامام بمامات الجود والکرم　　واغبرت الارض والافاق والحرم

امام انتقال کر گئے، سخاوت اور بزرگی اٹھ گئی، زمین، کائنات اور حرم غبار آلود ہو گئے۔

واغلق الله ابواب السماء فلم　　تترق لنا دعوة تجلی بها الهم

اللہ نے آسمان کے دروازے بند کر دیئے ہمارے پاس کوئی پیغام نہ آئے گا جس سے غم دور ہوں

یا عمتی انظری هذا الجواد اتی　　یخبرک ان ابن خیر الخلق مخترم

اے پھوپھی دیکھو! یہ گھوڑا آگیا ہے، آپ کو بہترین خلق کے بیٹے کے متعلق آگاہ کریں کہ جو احترام الا تھا

غاب الحسین فوا لهفی لمصرعه　　فصار بعد ضیاء الامة العلم

ہے افسوس حسین کے غائب ہونے اور پچھڑنے کا۔ امت کی بلند روشنی تاریک ہو گئی،

یا موت هل لی من فدای یا موت هل عوض　　الله ربی من الملعون ینتقم

اے موت کیا کوئی شخص کسی کا فدیہ ہو سکتا ہے۔ اے موت کیا کوئی شخص کسی کا بدلہ ہو سکتا ہے میرا رب اللہ کفار سے بدلہ دے گا۔

یا امة السوء لا سقیا لربعکموا　　یا امة الجبت من فعلها الامم

اے بری امت تم سیراب ہو سکو اے وہ امت جس کے کام سے امتیں تعجب میں پڑ گئی ہیں۔

جناب زینب رضی اللہ عنہا نے جب جناب سکینہ کے اشعار کو سنا تو کہا وا ابناہ، وا حسیناہ ہے یہ دنیں، میری جان آپ پہ قربان ہو اور میری روح آپ کی نگہبانی کرتی رہے۔ آپ نے روئیں اور یہ اشعار ارشاد فرمائے:-

مصیبتی فوق ان ارثی باشعاری　　وان یحیط بها وهمی وافکاری

میری مصیبت اس سے بلند ہے کہ میں اپنے اشعار کے ذریعہ مرثیہ کہوں، ان مصائب کو میرا خیال اور فکر احاطہ نہیں کر سکتا۔

جاء الجواد فلا اهلا بمقدمه　　الا بوجه حسین مدرک الثار

حسین کا گھوڑا آگیا لیکن اس کے استقبال کے لئے کوئی شخص موجود نہیں ہے۔ مگر ایسا خوبصورت چہرہ لے کر آیا ہے جس نے خون کا بدلہ لیا ہے،

یا نفس صبراً علی الدنیا ومحنتها　　هذا الحسین قتیلا بالثری عاری

اے نفس دنیا اور اس کی مصیبتوں پر صبر کر، یہ حسین قتل کر دیئے گئے ہیں۔ ننگے جسم کے ساتھ خاک پر پڑے ہوئے ہیں۔

تمام اہل حرم نے یہ آواز بلند کی وا محمداہ، وا علیاہ، وا حمزہ، وا جعفراہ، وا حسناہ، وا حسیناہ خدا کی قسم آج محمد مصطفیٰ، علی مرتضیٰ، حسن مجتبیٰ اور فاطمہ زہرا کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر سلینہ بنت حسین نے یہ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔

لقد حطمتنا فی الزمان لوائمه　　وحزتنا انیابه ومخالبه

زمانے کی مصیبتوں نے ہمیں تباہ کر دیا، زمانے کے دانتوں اور پنجوں نے ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

وخان علینا الدهر فی دار غربة　　ودبت علینا جوره وعقاربه

زمانے نے مسافرت کے عالم میں ہمارے ساتھ خیانت کی، اپنے ظلم و جور کو ہم پر مسلط کر رکھا ہے۔

ولم یبق لی رکن الوذ بظله　　اذا غالبتی الدهر ما لا اغالبه

میرے لئے کوئی ایسی جگہ باقی نہیں رہی جس کے تلے میں سایہ حاصل کر سکوں۔ زمانے نے مجھے مجبور کر دیا ہے جس سے کوئی چھٹکارہ نہیں ہے۔

تمزقتنا ایدی الزمان وجدنا　　الرسول الذی عم الانام مواهبه

زمانے کے ہاتھوں نے ہمیں ٹکڑے کر ڈالا ہے۔ ہمارا نانا رسول ہے جس کی بخشش لوگوں پر عام تھی۔

عبداللہ بن قیس نے کہا کہ میں نے گھوڑے کو دیکھا کہ وہ اپنے آپ سے لوگوں کو ہٹاتا تھا۔ پھر اس کے بعد دریائے فرات کے درمیان کود پڑا۔ اس کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو سکا اور اس کی کسی چیز کے متعلق معلوم ہو سکا، عمر بن سعد نے اپنے مقتولین کو جمع کر کے ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ اور ان کو دفن کر دیا۔ امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ویسے کا ویسا چھوڑ دیا۔"

غاضریہ کی رہنے والی بنو اسد کی قوم نے امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کو کفن دے کر دفن کر دیا۔" عمر بن سعد قیدیوں کو چالیس اونٹوں پر جن پر کوئی کجاوہ تھا نہ کپڑا سوار کر کے کوفہ کی طرف روانہ ہوا۔ علی بن حسین کے دونوں رانوں سے خون ٹپکتا تھا۔ اور آپ یہ اشعار فرماتے تھے

یا امۃ السوء لاسقیا لربعکموا　　یا امۃ لم تراعی جدنا فینا

اے بُری امت تم اپنی کھیتی سے نفع اندوز نہ ہو سکو۔ اے بُری امت تم نے ہمارے بارے میں ہمارے نانا کا لحاظ نہیں رکھا۔

لو اننا و رسول اللہ یجمعنا　　یوم القیامۃ ما کنتم تقولو لنا

اگر ہم اور رسول اللہ قیامت کے روز جمع ہو جائیں تو تم اس وقت کیا کہو گے۔

تسیرونا علی الاقتاب عاریۃ　　کاننا لم نشید فیکم دینا

تم لوگوں نے ہمیں ننگے کجاووں پر سوار کیا ہے۔ گویا کہ ہم نے تم میں دین کی تبلیغ نہیں کی تھی۔

تصفقون علینا کفکم فرحا　　وانتم فی فجاج الارض تسبونا

خوشی سے ہم پر تالیاں بجاتے ہو اور زمین کے گوشوں میں ہمیں گالیاں دیتے ہو

کوفہ کے لوگ بچوں کو کھجوریں اور روٹیاں دیتے تھے۔ جناب ام کلثوم نے فرمایا صدقہ ہم لوگوں پر حرام ہے۔ آپ کھجوروں اور روٹیوں کو بچوں کے ہاتھوں اور منہ سے نکال کر زمین پر پھینک دیتی تھیں اور فرماتی تھیں اے اہل کوفہ تمہارے مردوں نے ہمارے مردوں کو قتل کر دیا ہے، تمہاری عورتیں ہماری مصیبت دیکھ کر روتی ہیں۔ فیصلہ کرنے کے دن تمہارے اور ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ حاکم ہے۔

جناب زینب سلام اللہ علیہا نے جب اپنے بھائی کے سر کو کٹا ہوا دیکھا جو تمام سروں کے آگے آگے جا رہے تھے، آپ نے اپنی پیشانی مبارک کو پالان کے اگلے حصہ پر دے مارا جس سے خون بہتا تھا اور آپ نے یہ اشعار پڑھنے شروع کئے

یا ھلالا لما استتم کمالا　　غالہ خسفہ فابدی غروبا

اے وہ چاند جو کمال کو نہیں پہنچا تھا کہ اس کو گہن لگ گیا نکلتے ہی غروب ہو گیا

ما توھمت یا شقیق فؤادی　　کان ھذا مقدرا مکتوبا

اے میرے دل کے ٹکڑے میرے تو وہم میں بھی یہ بات نہ تھی کہ یہ بات مقدر میں لکھی ہوئی ہے

یا اخی فاطم الصغیرۃ کلمھا　　فقد کاد قلبھا ان یذوبا

اے بھائی فاطمہ صغریٰ سے تو بات چیت کیجئے۔ قریب ہے کہ اس کا دل باہر نکل پڑے

یا اخی ما تری علیا لدی الاسر　　مع الیتم لا یطیق رکوبا

اے بھائی علی زین العابدین کو قیدیوں کے پاس یتیمی کے عالم میں نہیں دیکھتے جو سواری کی طاقت نہیں رکھتے۔

کلما اوجعوہ بالضرب نادا　　ک بذل یغیض دمعا سکوبا

جب اس کو ضرب سے تکلیف دیتے ہیں تو عاجزی کے ساتھ آپ کو آواز دیتے ہیں۔ لگاتار اس کے آنسو بہہ رہے ہیں۔

ماذا لیتیم حین ینادی　　باا بیہ ولا یراہ مجیبا

اس یتیم کی کیا حالت ہوگی۔ جب اپنے باپ کو آواز دے اور اس کو کوئی جواب دینے والا نہ ہو

عبیداللہ بن زیاد دارالامارہ میں بیٹھ گیا۔ حضرت کا سر مبارک اس کے سامنے پیش کیا گیا۔ ابن زیاد سر مبارک کو دیکھ کر مسکراتا تھا۔ آپ کے دندان مبارک پر چھڑی سے بے ادبی کرتا تھا۔ زید بن ارقم نے کہا ان دونوں لبوں سے چھڑی کو ہٹا لو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دندان مبارک کو حسین علیہ السلام کے دندان مبارک چومتے ہوئے دیکھا۔ پھر زید رو پڑے۔ زیاد نے کہا تم روتے ہو اللہ تعالیٰ تمہاری دونوں آنکھوں کو رلائے۔ اگر تم بہت بوڑھے نہ ہوتے جس کی وجہ سے تیری عقل جاتی رہی ہے تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ زید اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا۔ پھر زیاد کے سامنے حضرت زینب سلام اللہ علیہا لائی گئیں، آپ نے گھٹیا لباس پہنا ہوا تھا، آپ ایک کونے میں بیٹھ گئیں۔ آپ کی کنیزوں نے آپ کو گھیرا ہوا تھا۔ ابن زیاد نے آپ سے کہا اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ہے جس نے تم لوگوں کو رسوا اور قتل کیا ہے، حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمیں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ کرم بنایا اور رجس سے کما حقہ پاک و پاکیزہ بنایا۔ بدکار فاسق رسوا ہوا ہے اور فاجر کو جھٹلایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دشمن وہ تم ہو، ابن زیاد نے آپ سے کہا کیا تم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے بھائی حسین اور اس کے اہل بیت کے ساتھ کیا کیا؟

آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جہاد فرض کیا۔ ان لوگوں نے اپنے رب کے امر کی طرف جلدی کی اپنے ٹھکانوں کی طرف سے نکلے۔ جہاد کیا۔ اللہ کی خاطر اور اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تم اور ان کو جمع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک دوسرے کے ساتھ حجت کرو گے اور جھگڑا کرو گے، تجھے دھتکارا جائے گا۔ سوال کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ۔ فیصلہ کرنے والے اللہ تعالیٰ ہوں گے اور مدعی میرا نانا رسول اللہ صلعم ہوگا اور قید خانہ جہنم ہوگا۔ امام علی بن حسین نے ابن زیاد سے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ہاتھوں کو کاٹے اور تیرے دونوں پاؤں کو خشک کر دے۔ اے ابن زیاد تم کب تک میری پھوپھی سے گفتگو کرتے ہو گے حالانکہ ان لوگوں کے سامنے الجھ رہے ہو۔ جو آپ کی شان کو جانتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو آپ کی شان نہیں جانتے، ابن زیاد غضبناک ہو گیا، حکم دیا کہ آپ کی گردن اڑا دی جائے۔ لوگوں نے اس کو منع کیا۔

...الٰہی! اللہ تعالیٰ تمہاری کثرت کو تباہ کرے اور تم پر ایسے آدمی کو مسلط کرے جو تم پر رحم نہ کرے، اس وقت امام زین العابدین رو پڑے اور فرمایا

هو الزمان فلا تفنى عجائبه   عن الكرام وما تهدى مصائبه
فليت شعري الى كم ذا تجاذبنا   صروفه والى كم ذا نجاذبه
يسرى بنا فوق اقتاب بلا وطى   وسائق العيس يحمي عنه غاربه
كانما من اسارى الروم بينهم   كان ما قاله الرحمن كاذبه
كفرتم برسول الله ويلكم   فكنتم مثل من ضلت مذاهبه

ابو مخنف نے کہا کہ جس نیزے پر امام حسین علیہ السلام کا سر نصب تھا اس کو راہب کے گرجا کی ایک جانب رکھ دیا، انہوں نے ہاتف کی آواز کو سنا جو یہ اشعار کہہ رہا تھا۔

والله ما جئتكم حتى بصرت به   بالطف منعفر الخدين منحورا
وحوله فتية تدمى نحورهم   مثل المصابيح يغشون الدجى نورا
كان الحسين سراجا يستضاء به   الله يعلم اني لم اقل زورا
مات الحسين غريب الدار منفردا   ظامي الحشاشة صادي القلب مقهورا

جناب ام کلثوم نے فرمایا (اے آواز دینے والے) تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جنات کا بادشاہ ہوں، اپنی قوم کو لے کر آیا تھا امام حسین کی مدد کے لئے حاضر ہوا تھا ہم لوگوں نے آپ کو مقتول پایا ہے، لشکر نے جن کی بات کو سنا اور ان کو یقین آگیا۔ فتيقنوا بقولهم اهل الناس

جب رات کی تاریکی کا پردہ پڑ گیا۔ راہب نے سر مبارک کی طرف دیکھا، اس سے نور آسمان کی طرف بلند ہو رہا تھا اس نے دیکھا کہ فرشتے اُترتے ہیں اور کہتے ہیں اے عبداللہ آپ پر سلام ہو (یہ دیکھ کر) راہب رو پڑا) اور ان سے کہا کہ تمہارے پاس کس کا سر ہے۔ انہوں نے کہا حسین بن علی کا سر ہے، کہا آپ کی ماں کا کیا نام ہے؟ کہا فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفیٰ، اس نے کہا احبار نے سچ کہا تھا، انہوں نے کہا احبار نے کیا کہا۔ اس نے کہا احبار کہتے تھے جب کوئی نبی یا وصی یا نبی کا بیٹا یا وصی کا فرزند قتل کیا جاتا ہے تو آسمان سے خون کی بارش ہوتی ہے ...

... ہم لوگوں نے آسمان سے خون کی بارش ہوتی دیکھی ہے۔ اس نے کہا اس اُمت پر نہایت تعجب ہے جس نے اپنے نبی کی بیٹی کا بیٹا قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا میں تمہیں دس ہزار درہم دیتا ہوں، سر مبارک کو مجھے دے دو اور میرے پاس موجود رہے گا۔ انہوں نے کہا دس ہزار درہم لاؤ، اس نے دس ہزار درہم دے دیئے۔ اس نے سر مبارک کو لے کر اپنی گود میں رکھ دیا اور اس کو بوسہ دیتا تھا اور روتا تھا اور کہتا

پھر ابن زیاد نے شمر لعین، خولی، شبث بن ربعی اور عمر بن سعد کو طلب کیا اور ان کو حکم دیا کہ قیدیوں اور سروں کو لے کر یزید کے پاس لے جائیں اور ان کو حکم دیا کہ اہل بیت کی تشہیر کریں۔ یہ لوگ ہر شہر میں جاتے تھے۔ یہ لوگ دریائے فرات کے کنارے کنارے چلتے تھے، جس پہلی منزل پر اُترے اس کا نام حرابا تھا۔ انہوں نے سر مبارک کو رکھا اور قیدی بھی سر مبارک کے ساتھ تھے، ناگاہ انہوں نے دیکھا کہ دیوار سے ایک ہاتھ باہر نکلا جس کے پاس قلم موجود تھا، جس نے تازہ خون سے شعر لکھنے شروع کر دیئے۔

اترجو امة قتلت حسينا   شفاعة جده يوم الحساب
فلا والله ليس لهم شفيع   وهم يوم القيامة في العذاب
لقد قتلوا الحسين بحكم جور   وخالف امرهم حكم الكتاب

یہ لوگ بھاگ گئے، پھر واپس لوٹے، اس منزل سے کوچ کیا۔ اور ہاتف یہ آواز دے رہا تھا۔

ماذا تقولون اذ قال النبي لكم   ماذا فعلتم وانتم آخر الامم
بعترتي وباهلي عند مفتقدي   منهم اسارى ومنهم ضرجوا بدم
ما كان هذا جزائي اذ نصحت لكم   ان تخلفوني بسوء في ذوي رحمي

جب یہ لوگ شہر تکریت میں وارد ہوئے تو جھنڈوں کو پھیلا دیا، لوگ خوشی اور حسرت سے باہر نکلے، انصاری نے لشکر والوں سے کہا اے ظالمو! جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو ہم اس سے بیزار ہیں۔ تم نے اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند کو قتل کر دیا ہے۔ اور آپ کے اہل بیت کو قیدی بنا لیا ہے۔ شہر تکریت سے کوچ کر کے وادی نخلہ میں وارد ہوئے تو ان لوگوں نے جنات کے رونے کی آواز کو سنا جو اپنے چہروں پر تھپڑ مار رہے تھے۔ اور یہ شعر کہہ رہے تھے

مسح النبي جبينه   فله بريق في الخدود
ابواه من عليا قريش   وجده خير الجدود

دوسرا جن یہ کہہ رہا تھا۔

الا يا عين جودي فوق خدي   فمن يبكي على الشهداء بعدي
على رهط تقودهم المنايا   الى متكبر في الملك وغد

جب یہ لوگ شہر مرشاد میں پہنچے تو ان کے پاس وہاں کے رہنے والے اس حالت میں آئے کہ وہ لوگ محمد و آل محمد پر درود بھیجتے تھے اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرتے تھے۔ ان لوگوں نے شہر بعلبک میں وارد ہونے سے پہلے شہر کے والی کو خط تحریر کیا کہ لوگ ہمارے استقبال کے لئے حاضر ہوں، لوگ قریباً چھ میل پہلے خوشی اور سرور کے ساتھ ان سے ملے۔ جناب ام کلثوم سلام اللہ علیہا نے ان لوگوں کو

تھا کاش! میں سب سے پہلے آپ کے سامنے قتل ہو جاتا، کل آپ کے ساتھ جنت میں ہوتا۔ اپنے نبی صلعم کے پاس میرے لئے اس بات کی گواہی دینا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی چیز عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس کا اسلام بہت خوب تھا۔ یہ لوگ مال کو آپس میں تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئے، مال ٹھیکریوں میں تبدیل ہو گیا۔ اور ہر ٹھیکری کے ایک کونے پر لا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون اور دوسرے کونے پر وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون کی آیت کندہ تھی۔ شمر ملعون امام حسین رضی اللہ عنہم کا سر اٹھائے ہوئے تھا، اور یزید ملعون کے پاس فخر کے ساتھ کہنے لگا۔

املاء رکابی فضۃ و ذھبا   قتلت خیر الخلق اما و ابا

میری رکاب کو سونے اور چاندی سے بھر دو، میں نے اس شخص کو قتل کیا ہے جو ماں اور باپ کی وجہ سے تمام لوگوں سے افضل تھا۔

انی قتلت السید المھذبا   و خیرھم جداً و اعلا نسبا

میں نے مہذب سردار کو قتل کیا ہے جو لوگوں سے جد کے لحاظ سے افضل اور نسب کے لحاظ سے بلند تھے۔

طعنتہ بالرمح حتی انقلبا   ضربتہ بالسیف صار عجبا

میں نے آپ کو ایسا نیزہ مارا کہ آپ گر پڑے، اور ایسی تلوار لگائی کہ عبرت کا مقام بن گئے۔

یزید نے کہا کہ جب تجھے معلوم تھا کہ امام حسین باپ اور ماں کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہیں تو تو نے اس کو قتل کیوں کیا؟ میرے سامنے سے چلے جاؤ، تیرے لئے کوئی انعام نہیں ہے۔ انعام سے ناکام ہو کر نکل کر چلا گیا، دنیا میں بھی ناکام رہا، اور آخرت میں بھی ناکام ہوگا، یزید ملعون نے حکم دیا کہ امام حسین علیہ السلام کے حرم اور آپ کے اہل بیت کو حاضر کیا جائے، جناب زینب سلام اللہ علیہا نے کہا اے یزید تجھے اللہ کا اور اس کے رسول کا خوف حسین کو قتل سے نہ کیا؟ تم نے اس بات پر اکتفا نہیں کیا، حتیٰ کہ رسول اللہ صلعم کی بیٹیوں کو لے کر شام تک گھسیٹ کر لایا گیا ہے، تم نے اس بات پر اکتفا نہیں کیا حتیٰ کہ تو نے ہمیں اپنے پاس اس طرح گھسیٹ کر طلب کیا ہے جس طرح لونڈیوں کو اونٹوں پر بغیر کجاوہ کے گھسیٹا جاتا ہے۔ اے یزید میرے بھائی حسین سلام اللہ علیہ کی قتل کی ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے۔ اگر تمہارا حکم نہ ہوتا تو ابن مرجانہ کو اس بات کی قدرت نہ ہوتی۔ کیونکہ اس کی تعداد تھوڑی تھی اور نفس کے لحاظ سے بھی ذلیل آدمی تھا حسین کے قتل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کے اور آپ کے بھائی کے حق میں فرمایا تھا حسنؑ اور حسینؑ تمام مخلوق میں سے جوانان جنت کے سردار ہیں۔ اگر تم کہو یہ حدیث نہیں ہے تو تم جھوٹے ہو اگر تم نے کہا ہاں تو تم اپنے نفس پر خود مدعی بن گئے ہو اور تم نے اپنے برے کام کو تسلیم کر لیا ہے۔ یزید نے کہا اولاد بعض بعض کی پیروکار ہوتی ہے۔ یزید شرمسار ہو کر خاموش رہا۔

اس کے بعد یزید نے ان لوگوں کو مدینہ منورہ واپس روانہ کرنے کا حکم دیا، ان کے ساتھ ایک راہنما روانہ ہوا۔ امام زین العابدین علیہ السلام اور مستورات نے راہنما سے کہا۔ تمہیں اپنے معبود کی قسم تو ہمیں کربلا کے راستے لے چل، اس نے ایسا کیا، یہ لوگ ۲۰ صفر کو کربلا میں وارد ہوئے، وہاں پر جابر بن عبداللہ انصاری اور بنو ہاشم کے لوگوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ ان لوگوں نے تین روز تک وہاں ماتم کیا۔ پھر مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

بشیر بن حذلم (راہنما) کا بیان ہے کہ جب ہم لوگ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں مدینہ والوں کی اس بات کی جا کر خبر دے دوں، میں مدینہ میں وارد ہوا اور میں نے کہا اے مسلمانو! علی بن حسین اپنی پھپھیوں اور بہنوں کے ساتھ تمہارے پاس آئے ہوئے ہیں؟

تمام عورتیں پردہ سے باہر نکل پڑیں، چہرے اور رخساروں کو پیٹتی اور زخمی تھیں اور ہائے ہلاکت اور تباہی کی آواز بلند کرتی تھیں۔ بشیر نے کہا کہ میں نے اس روز سے زیادہ کسی رونے والے اور رونے والی کو زیادہ نہیں دیکھا۔ امام خیمہ سے باہر تشریف لائے، آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک رومال تھا۔ جس سے اپنے آنسو کو پونچھتے تھے، کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد کہا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا حمد اور اس کا شکر ہے، ہمیں ایک بڑی مصیبت میں مبتلا کیا، ہماری مصیبت اسلام میں ایک بہت بڑا رخنہ ہے۔ لوگوں میں تکلیف کا باعث ہے۔ میرے والد امام حسین، آپ کی عترت اور آپ کے انصار قتل کر دیئے گئے ہیں۔ آپ کی عورتوں اور اولاد کو قتل کیا گیا۔ آپ کے سر کو نیزوں پر سوار کر کے شہر بہ شہر پھیرایا گیا۔ یہ مصیبت تمام مصائب سے بڑی ہے۔ آپ کے قتل پر سات آسمانوں اور سات طبقات زمین نے گریہ و بکا کیا، سمندروں نے اپنی موجوں کے ساتھ، تمام زمینوں نے اپنے تمام حصوں کے ساتھ، درختوں نے اپنی ٹہنیوں کے ساتھ، پرندوں نے اپنے گھونسلوں میں، مچھلیوں نے سمندروں کی تہوں میں، جنگلی جانوروں نے خشکی اور جنگل میں تمام مقرب فرشتوں نے، تمام آسمانوں اور زمینوں نے آپ پر گریہ و بکا کیا ہے۔ اے لوگو! کون سا وہ دل تھا جو آپ کے قتل ہونے پر پارہ پارہ نہ ہوا ہو۔ اور آپ کی موت سے غمگین نہ ہوا ہو۔ اے لوگو! ہمیں بھگایا گیا، ہٹایا گیا، ہم نے کوئی جرم کیا نہ ہم نے کسی ناجائز بات کا ارتکاب کیا، نہ ہم نے اسلام میں کوئی رخنہ ڈالا، اور نہ ہم نے کسی بدفعل کے مرتکب ہوئے۔ ہمیں وطن سے نکال دیا گیا۔ خدا کی قسم اگر نبی صلعم ان کو ہمارے ساتھ لڑنے کی وصیت کرتے یہ اس سے زیادہ نہ کرتے جس قدر انہوں نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور مدینہ کی طرف داخل ہونے کی خاطر روانہ ہوئے۔ جب مدینہ میں تشریف لائے تو اپنے نانا رسول اللہ صلعم کے مزار کی زیارت کی۔ پھر اپنے گھر میں داخل ہوئے اور جناب ام کلثوم سلام اللہ علیہا جب مدینہ کی طرف روانہ ہوئیں

تو رونا شروع کر دیا۔ اور یہ شعر کہتی تھیں۔

۱۔ الا یا جدنا قتلوا حسینا — ولم یرعوا جناب اللہ فینا
۲۔ الا یا جدنا بلغت عدانا — مناھا واشتفی الاعداء مینا
۳۔ لقد ھتکوا النساء وحملونا — علی الاقتاب قہرا اجمعینا
۴۔ وزینب اخرجوھا من خباھا — وفاطم والہ تبری الانینا
۵۔ سکینہ تشتکی من حر وجد — تنادی الغوث رب العالمینا
۶۔ وزین العابدین بقید ذل — وراموا قتلہ بغیا علینا
۷۔ فبعدھم علی الدنیا عفاء — فکاس الموت فیھا قد سقینا

۱۔ اے نانا ان لوگوں نے حسین کو قتل کر دیا۔ ہمارے بارے میں اللہ کا پاس نہ کیا
۲۔ اے نانا آپ کو یقین ہونا چاہیئے۔ ہمارے دشمن اپنی آرزوؤں میں کامیاب ہوئے۔ اپنی دشمنی کو ہمارے بارے میں ٹھنڈا کیا۔
۳۔ ان لوگوں نے عورتوں کی بے عزتی کی، انہوں نے تمام عورتوں کو جبراً پالانوں پہ سوار کیا۔
۴۔ انہوں نے جناب زینب کو خیمے سے باہر نکالا اور فاطمہ زار و زار بین کرتی تھی۔
۵۔ جناب سکینہ گرمی کی شدت کی شکایت کرتی تھی اور آواز دیتی تھی اے جہانوں کے پالنے والے فریاد ہے
۶۔ زین العابدین ذلت کے ساتھ قید کئے گئے۔ انہوں نے امام حسین کو ہم پر زیادتی کرکے قتل کیا۔ راحت حاصل کی۔
۷۔ ان لوگوں کے بعد دنیا پر افسوس ہے۔ ہم نے دنیا میں موت کا پیالہ پی لیا ہے۔

باب ۶۲

مدح امام شافعیؒ امام حسینؑ اور آپ کے اہل بیت پر گریہ کرنے کے ثواب کے متعلق بعض آیات اور احادیث کا بیان

سید نور الدین علی سمہودی مصری اعلم علماء مصر و حجاز مصنف تاریخ مدینہ منورہ نے اپنی کتاب جواہر العقدین میں بیہقی ربیع بن سلیمان جو امام شافعی کے اصحاب میں شامل ہیں سے نقل کیا ہے کہ لوگوں کو اہل بیت پاک کی کسی منقبت اور فضیلت سننے پر صبر نہیں ہوتا، ہم میں سے کوئی آدمی اگر اس بات کا ذکر کرتا ہے تو کہتے ہیں یہ رافضی ہے۔ امام شافعی نے فرمایا:

اذا فی مجلس ذکروا علیا — وسبطیہ وفاطمۃ الزاکیۃ

جب کسی مجلس میں علی ان کے دونوں فرزندوں اور فاطمہ زکیہ کا ذکر ہوتا ہے۔

فاجری بعضھم ذکرا سواہ — فایقن انہ سلقلقیۃ

ان میں سے ایک آدمی نے دوسرا ذکر چھیڑ دیا اس کو یقین تھا کہ یہ اوارہ بات ہے

اذا ذکروا علیا او بنیہ — تشاغل بالروایات العلیۃ

جب علی اور آپ کے فرزندوں کا ذکر کرتے ہیں تو بلند روایات میں مشغول ہو جاتا ہے

وقال تجاوزوا یا قوم عنھا — فھذا من حدیث الرافضیۃ

اور اس نے کہا اے قوم اس بات کو چھوڑ دو یہ رافضیوں کی حدیث ہے۔

برئت الی المھیمن من اناس — یرون الرفض حب الفاطمیۃ

میں ایسے لوگوں سے اللہ کی جانب سے بری ہوں جو فاطمہ کی محبت کو رفض خیال کرتے ہیں

علی ال الرسول صلوۃ ربی — ولعنتہ لتلک الجاھلیۃ

رسول کی آل پر میرے رب کا درود نازل ہو اور اس کی لعنت اس جہالت پر واقع ہو

حافظ جمال الدین زرندی مدنی نے اشعار کو امام شافعی سے نقل کرنے کے بعد تحریر کیا ہے کہ یہ اشعار بھی امام شافعی کے ہیں۔

قالوا ترفضت قلت کلا — ما الرفض دینی ولا اعتقادی

جب انہوں نے کہا تم رافضی ہو گئے ہو تو میں نے کہا ہرگز نہیں رفض میرے دین اور میرے اعتقاد

یہاں شامل نہیں ہے۔

لكن توليت غير شك — خير امام و خير هاد

لیکن اس میں شک نہیں کہ میں اچھے امام اور اچھے ہادی سے محبت کرتا ہوں

ان كان حب الوصي رفضاً — فانني ارفض العباد

اگر وصی کے ساتھ محبت رکھنا رافضیت ہے تو میں تمام بندوں سے زیادہ رافضی ہوں۔

امام فخر الدین رازی نے نقل کیا ہے کہ مزنی نے کہا کہ میں نے امام شافعی کی خدمت میں عرض کیا آپ اہل بیت سے تولا رکھتے ہیں۔ اگر اس بارے میں کچھ ابیات بیان کریں (تو بہتر ہوگا)

امام شافعی نے کہا:

وما زال كتمانيك حتى كانني — برد جواب السائلين لاعجم

تم ہمیشہ بات کو پوشیدہ رکھتے رہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں سائلیں کے جواب دینے سے گونگا ہوں

اكتم ودي مع صفاء مودتي — لتسلم من قول الوشاة واسلم

میں اپنی محبت کو اپنی مودت کے خلوص کے ساتھ چھپاتا ہوں تاکہ چغلخوروں کی بات سے امن میں رہوں

نیز بیہقی نے مزنی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام شافعی کو یہ اشعار کہتے ہوئے سنا۔

اذا نحن فضلنا علياً فاننا — روافض بالتفضيل عند ذوي الجهل

ہم لوگ علی کو افضل قرار دیں تو تفضیل کی وجہ سے جاہلوں کے نزدیک رافضی ہیں۔

وفضل ابي بكر اذا ما ذكرته — رميت بنصب عند ذكري للفضل

جب ابو بکر کے افضل ہونے کا ذکر کرتا ہوں تو مجھے فضیلت کے ذکر کے وقت ناصبی کہا جاتا ہے۔

فلا زلت ذا رفض و نصب كليهما — بحبيهما حتى اوسد في الرمل

میں رافضی اور ناصبی ہونے کی بیماری میں مبتلا رہا حتی کہ مجھے ریت کے اندر لٹا دیا جائے گا۔

نیز بیہقی نے ربیع بن سلیمان سے امام شافعی کے ان اشعار کو نقل کیا ہے۔

يا راكباً قف بالمحصب من منى — واهتف بساكن خيفها والناهض

اے سوار منیٰ کے مقام پر ٹھہر جا اور وہاں کے رہنے والوں کو آواز دے۔

سحراً اذا فاض الحجيج الى منى — فيضاً كملتطم الفرات الفائض

جب صبح کے وقت حاجی منیٰ کی طرف فرات کے دریا کی طرح موجیں مارتے ہوئے جائیں

ان كان رفضاً حب آل محمد — فليشهد الثقلان اني رافضي

اگر آل محمد کے ساتھ محبت رکھنا رفض ہے تو تمام جن و انس گواہ رہیں میں رافضی ہو گیا ہوں۔

حافظ جمال الدین زرندی مدنی نے اپنی کتاب معراج الوصول فی معرفۃ آل الرسول میں ابو القاسم فضل بن محمد [illegible] سے نقل کیا ہے کہ قاضی ابوبکر بن سہل بن محمد نے اس کو بیان کیا ہے اس نے کہا کہ ابو القاسم بن طیب نے مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار ارشاد فرمائے تھے۔

وما لعي نومي شيب لمتي — فقاربت ايام لهن خطوب

تأوب همي والفؤاد كئيب — وارق عيني والرقاد غريب

تزلزلت الدنيا لآل محمد — وكادت لهم صم الجبال تذوب

فمن مبلغ عني الحسين رسالة — وان كرهتها النفس والقلوب

قتيل بلا جرم كأن قميصه — صبيغ بماء الارجوان خضيب

نصلي على المختار من آل هاشم — ونؤذي بنيه ان ذاك عجيب

لئن كان ذنبي حب آل محمد — فذلك ذنب لست عنه اتوب

هم شفعائي يوم حشري وموقفي — وبغضهم للشافعي ذنوب

ابن عبد البر نے ان اشعار کو سلیمان بن قتہ کی طرف منسوب کیا ہے

سلیمان نے امام حسین اور آپ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے بچھڑنے کی جگہ کھڑے ہو کر رونا شروع کر دیا اور اشعار کو کہتا ہے قتہ کاف پر اور دونوں تا پر زبر ہے۔ قتہ سلیمان کی ماں کا نام ہے۔

مررت على ابيات آل محمد — فلم ارها امثالها يوم حلت

میں آل محمد کے گھروں کے پاس سے گزرا ان کو میں نے ویسا نہ دیکھا کہ جس روز وہ ان میں قیام فرما تھے۔

وان قتيل الطف من آل هاشم — اذل رقاباً من قريش فذلت

آل ہاشم کا وہ آدمی جو کربلا کے میدان میں قتل کیا گیا اس سے قریش کی گردنیں ذلت میں گرفتار ہو گئیں

الم تر ان الارض اضحت مريضة — لفقد حسين والبلاد اقشعرت

کیا تم نہیں دیکھتے حسین کے مفقود ہو جانے سے زمین بیمار پڑ گئی اور شہر کانپنے لگے۔

وقد اعولت تبكي السماء لفقده — وانجمها ناحت عليه وصلت

میں نے آپ کے مفقود ہو جانے سے آسمان کو دیکھا کہ وہ گریہ کناں تھا اور ستارے آپ پر نوحہ کرتے اور درود بھیجتے تھے۔

وكانوا لنا غنماً فعادوا رزية — لقد عظمت تلك الرزايا وجلت

(انتہی جواہر العقدین)

وہ لوگ پہننا ہوا باول تھے جو مصیبت میں گرفتار ہو گئے، یہ مصیبت بڑی اور بلند ہے۔

سورہ دخان میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین۔ ان پر آسمان اور نہ زمین کوئی چیز نہ روئی اور نہ ان کا انتظار کیا گیا۔

ثعلبی نے سدی سے روایت کی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تو آپ پر آسمان رویا۔ آسمان کا رونا اس کا سرخ ہونا تھا۔"

ابن سیرین نے حکایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے قتل ہونے سے پہلے آسمان پر سرخی موجود نہ تھی۔

قاضی سیم نے روایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے قتل ہونے کے ایام میں آسمان نے ہم پر خون کی بارش برسائی۔

ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نکلے مسجد میں جا کر بیٹھ گئے، اپنے اصحاب کو جمع کیا، امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک امام حسین پر رکھ دیا۔ اور فرمایا اے بیٹے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں قوموں کی مذمت بیان کی ہے۔ آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور کہا اے بیٹے! تم ضرور میرے بعد قتل کئے جاؤ گے۔ پھر تم پر آسمان اور زمین روئیں گے، یحییٰ بن زکریا اور میرے بیٹے حسین کے سوا زمین کسی پر نہیں روئی۔

کثیر بن شہاب حارثی سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں (مسجد کوفہ کے) صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، اچانک امام حسین علیہ السلام نمودار ہوئے۔ حضرت علی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی اس آیت میں ایک قوم کا ذکر کیا ہے۔ فما بکت علیہم السماء والارض۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا یہ (حسین) ضرور قتل کیا جائے گا۔ اور اس پر زمین اور آسمان روئیں گے!

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا کے وقت سے لے کر اس وقت تک آسمان اور زمین کسی شخص پر نہیں روئے۔ حتیٰ کہ امام حسین السلام شہید کئے گئے۔ آپ پر زمین اور آسمان روئے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا امام حسین علیہ السلام کا قاتل اور یحییٰ بن زکریا کا قاتل ولد الزنا ہیں۔ جب امام حسین اور یحییٰ علیہما السلام قتل کئے گئے تو آسمان سرخ ہو گیا تھا اور آسمان کا سرخ آسمان کا رونا تھا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ جس روز امام حسین علیہ السلام قتل کئے گئے اس روز آسمان سے خون کی بارش ہوئی۔ اور جو سرخی آسمان پر دکھائی دیتی ہے امام حسین کے قتل کے روز ظاہر ہوئی تھی اور آپ کے قتل ہونے کے پہلے یہ سرخی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ آپ کے قتل کے ایام میں دنیا میں جو پتھر بھی اٹھایا جاتا تھا اس کے تلے خون

[illegible] تا تھا۔

[illegible] ابراہیم کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میرے باپ علی بن حسین علیہما السلام فرمایا [illegible] جس مومن کی امام حسین اور آپ کے ساتھ قتل ہونے والوں کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہ کر اس کے رخساروں [illegible] پہنچے۔ اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں اپنے مقام پر بناتا ہے۔ جس مومن کی آنکھوں سے آنسو بہ کر اس کے رخساروں پر اس وجہ سے پہنچے کہ ہمیں ہمارے دشمن سے اذیت پہنچی اللہ تعالیٰ اس کا ٹھکانا صدق [illegible] ہے۔ جس مومن کو ہماری وجہ سے تکلیف لاحق ہوئی اس کی دونوں آنکھیں آب دیدہ ہوئیں حتیٰ کہ آنسو بہ کر [illegible] دونوں رخساروں پر بہنے لگے۔ جس شخص کو ہماری وجہ سے اذیت دی گئی اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کی اذیت [illegible] دور کرے گا۔ قیامت کے روز اس کو اپنی ناراضگی سے اور آگ سے امن دے گا۔

کتاب ذخائر العقبیٰ میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے آگاہ کیا ہے [illegible] تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا کے قتل کے عوض میں ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ تیرے فرزند حسین کے [illegible] کے عوض میں ستر ہزار آدمیوں کو قتل کرے گا۔ ملا نے اس کو اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔

علی بن ابراہیم کی تفسیر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے [illegible] ہمارا ذکر کیا یا ہم لوگوں کا اس کے پاس ذکر ہوا اور اس کی آنکھوں سے مچھر کے پر کے برابر آنسو نکل پڑے اللہ تعالیٰ [illegible] اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اگرچہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

جواہر العقدین میں تحریر ہے کہ ابو الحسن بن سعید نے کنوز المطالب فی فضائل بنی ابی طالب میں لکھا ہے کہ [illegible] لوگ بغداد میں حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مزار پر اہل بیت کی مدح میں اشعار بیان کرتے تھے، ایک شخص [illegible] جس پر تعصب اور تقلید غالب تھی اس بات کا انکار کیا اور میں نے یہ اشعار بیان کئے۔

یا اہل بیت المصطفیٰ یجنیا لمن	یأتی حد ثیکم من الاقوام
واللہ قد اتی علیکم متبلھا	ویھدیکم شدات مہی الاسلام
واللہ یحشر کل من عاداکم	یوم الحساب مزلزل الاقوام
ویری شناعۃ جدکم من دونہ	ویذاد عن حوض ظہیرا ظامی

حافظ ابو عبد اللہ جمال الدین محمد بن ابی مظفر یوسف زرندی مدنی اپنی کتاب معراج الوصول فی معرفۃ آل الرسول [illegible] تحریر کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم	فرض من اللہ فی القرآن انزلہ

اے اللہ کے رسول کے اہل بیت تمہاری محبت فرض ہے جس کو اللہ نے قرآن میں نازل کیا ہے۔

کفاکم من عظیم القدر انکم   من لم یصل علیکم لا صلاۃ لہ

تمہارے بلند مرتبہ ہونے کے لیئے اتنا کافی ہے کہ جو شخص تم پر نماز میں درود نہیں پڑھتا۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اذا لم تکن فی حب آل محمد   جاءتک امک غیر طیب المولد

اگر تم آل محمد کے ساتھ محبت نہیں رکھتے تو تمہاری ماں نے تمہیں پاکیزہ طریقہ پر نہیں جنا۔

حدیث خمسہ اہل عبا کے ذکر کے بعد ثعلبی نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ منصور فقیہ نے کہا۔

ان کان حبی خمسۃ   زکت بہ فرائضی

اگر پنجتن پاک کے ساتھ میری محبت ہے تو اس سے فرائض کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔

و بغض من عاداھم   رفضا فانی رافضی

اگر ان کے دشمنوں کے ساتھ بغض رکھنا رفض ہے، تو میں رافضی ہوں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تمہیں یقین ہونا چاہیئے کہ ہر خون کا قصاص لینے والا ہوتا ہے اور ہر حق کا طلبگار ہوتا ہے۔ ہمارے خون کا قصاص لینے والا اس حاکم کی مانند ہے جو خود اپنا حق طلب کرے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے جس سے وہ طلب کرے گا۔ اسے کوئی روک نہیں سکے گا۔ اور جو بھاگ جائے گا اس سے فوت نہیں ہوگا۔ اے بنو امیہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں عما قلیل لتعرفنہا فی ایدی غیرکم و فی دار عدوکم

علی بن ابراہیم کی تفسیر میں ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے ان دونوں آیات کی تفسیر کے بارے میں ارشاد فرمایا، پہلی آیت فلما اسفونا انتقمنا منہم دوسری آیت وما ظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون۔ امام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی شان بلند ہے۔ اس کا سلطان بڑا ہے۔ اس کی کبریائی ہمیشہ رہے گی، وہ بڑا غالب، بہت بلند، بہت پاک ہے۔ اس کی ذات کو کوئی افسوس اور ظلم لاحق نہیں ہوتا۔ اپنی ذات اقدس میں ہم اہل بیت کو داخل کر لیا ہے۔ ہمارا افسوس اس کا افسوس ہے۔ فرمایا جب ہم نے افسوس کیا تو ہم ان سے انتقام لیتے ہیں۔ اور ہم پر ظلم کرنے کو آپ پر ظلم کرنا ٹھہرایا اور کہا انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا۔ بلکہ وہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں۔

باب ۶۳

کتاب صواعق محرقہ سے اہل بیت پاک کے ہدایت کرنے والے آئمہ کے فضائل

حضرت امام زین العابدین بن حسین وہ بزرگ ہیں جنہوں نے علم، زہد اور عبادت بطور میراث کے حاصل کی تھی۔ آپ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو آپ کا رنگ زرد پڑ جاتا تھا، آپ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا، فرمایا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں کس ذات کے سامنے کھڑا ہوں گا، آپ دن و رات میں ہر روز ایک ہزار رکعت نماز ادا فرماتے۔

امام زہری نے بیان کیا ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حضرت کو مدینہ سے بیڑیوں میں مقید کر کے لانے کا حکم دیا، امام زہری آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ سے الوداع کیا اور رو دیئے، اور عرض کیا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مجھے آپ کی بجائے مقید کیا جائے، امام نے فرمایا تم گمان کرتے ہو کہ یہ چیز مجھے تکلیف دے گی۔ اگر میں چاہوں تو اس سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہوں، لیکن یہ بات مجھے اللہ تعالیٰ کا عذاب یاد دلاتی ہے، پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو بیڑیوں سے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو ہتھکڑیوں سے نکال لیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور اپنے دونوں پاؤں کو ان دونوں میں داخل کر دیا۔ پھر فرمایا میں ان لوگوں کے ساتھ صرف مدینہ سے دو روز جاؤں گا، حضرت دو روز ان کے ساتھ چلتے رہے تیسرے روز جب صبح نمودار ہوئی تو ان لوگوں نے آپ کو مفقود پایا، انہوں نے آپ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ کو نہ پا سکے۔

امام زہری کا بیان ہے کہ میں عبدالملک کے پاس گیا، اس نے مجھ سے آپ کے متعلق دریافت کیا، میں نے اس کو آگاہ کیا، عبدالملک نے کہا۔ پہرہ داروں سے غائب ہونے کے بعد حضرت میرے پاس تشریف لائے تھے اور مجھ سے فرمایا تجھے میرے ساتھ کیا سروکار ہے؟ میں نے عرض کیا، میرے پاس قیام فرمایئے، فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا، پھر آپ تشریف لے گئے، خدا کی قسم آپ کی وجہ سے میرے دل میں خوف لاحق ہو گیا تھا، اسی وجہ سے عبدالملک نے حجاج کو خط تحریر کیا کہ وہ اولاد عبدالمطلب کے خون بہانے سے اجتناب کرے اس کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ اس چیز کو پوشیدہ رکھے۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے عبدالملک بن مروان کو خط تحریر فرمایا کہ تم نے ہم اولاد عبدالمطلب کے بارے میں پوشیدہ طور پر فلاں فلاں بات تحریر کی ہے۔ جب عبدالملک نے حضرت کے خط کو پڑھا تو اس خط کی تاریخ کو اپنے خط کی تاریخ جس کو حجاج کے پاس روانہ کیا تھا موافق پایا، عبدالملک نے سمجھا کہ حضرت کو اس بات کا کشف ہوا تھا۔

حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں، طبرانی نے اپنی کتاب الکبیر میں اور حافظ سلفی وغیرہ کسی ایک اہل سیر و تاریخ نے بیان نہیں کیا، بلکہ بہت سے اصحاب نے ذکر کیا ہے، جب ہشام بن عبدالملک نے اپنے باپ کی زندگی میں حج ادا کیا، اس کے لئے اژدہام کی وجہ سے حجر اسود تک پہنچنا ممکن نہ ہوا۔ اس کی خاطر چاہ زمزم کی طرف سے ایک منبر رکھا گیا، اس پر بیٹھ کر اس نے لوگوں کا نظارہ دیکھا۔ اس کے ارد گرد رؤسا شام کی ایک جماعت موجود تھی، دوران میں امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے، آپ جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو لوگ خود بخود الگ ہو گئے، حضرت نے حجر اسود کو بوسہ دیا، شام والوں نے ہشام سے کہا یہ شخص کون ہیں؟ ہشام نے لوگوں کے خوف کے باعث کہ کہیں لوگ امام کی طرف نہ ہو جائیں کہا میں اس کو نہیں جانتا۔ فرزدق نے کہا میں آپ کو جانتا ہوں اور یہ اشعار ارشاد کئے۔

هذا الذی تعرف البطحاء وطاته　　　والبیت یعرفه والحل والحرم

یہ وہ شخص ہے جس کے پاؤں کی چاپ کو بطحا کی زمین جانتی ہے اس کو خانہ کعبہ حل اور حرم جانتا ہے

هذا ابن خیر عباد الله کلهم　　　هذا التقی النقی الطاهر العلم

یہ اللہ کے تمام بندوں سے افضل ہیں، یہ تقی، نقی، پاک اور علم والے ہیں

اذا راته قریش قال قائلهم　　　الی مکارم هذا ینتهی الکرم

جب قریش نے آپ کو دیکھا تو ان میں سے ایک نے کہا بزرگیوں کی انتہا آپ پر ختم ہوتی ہے

ینمی الی ذروة العز التی قصرت　　　عن نیلها عرب الاسلام والعجم

عزت کی نشو و نما یہاں سے ہوتی ہے جس کے حاصل کرنے سے عرب اور عجم کے مسلمان قاصر ہیں۔

هذا ابن فاطمة ان کنت جاهله　　　بجده انبیاء الله قد ختموا

اگر آپ کو علم نہیں ہے تو آپ فاطمہ کے فرزند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نانا پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا ہے۔

من معشر حبهم دین وبغضهم　　　کفر وقربهم منجی ومعتصم

اے لوگو! ان سے محبت کرنا دین اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے، ان کا قرب باعث نجات اور جائے پناہ ہے،

لا یستطیع جواد بعد غایتهم　　　ولا یدانیهم قوم وان کرموا

ان کی انتہا کو سخی آدمی نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی اگرچہ وہ سخاوت کریں۔

یبین نور الهدی من نور طلعته　　　کالشمس ینجاب عن اشراقها الظلم

آپ کی پیشانی کے نور سے ہدایت کا نور ظاہر ہوتا ہے ایسے سورج کی موج جس کے چمکنے سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔

مشتقة من رسول الله نبعته　　　طابت عناصره والخلق والشیم

اللہ کے رسول کی خلقت سے آپ کی خلقت مشتق ہے آپ کے عناصر، اخلاق اور عادات پاکیزہ ہیں۔

یکاد یمسکه عرفان راحته　　　رکن الحطیم اذا ما جاء یستلم

آپ جب بوسہ دینے کی خاطر آئیں تو ممکن ہے کہ معرفت کے باعث آپ کی ہتھیلی کو رکن حطیم پکڑ لے

ان عد اهل التقی کانوا ائمتهم　　　او قیل من خیر اهل الارض قیل هم

اگر پرہیزگاروں کو گنا جائے تو یہ ان کے امام ہیں یا کہا جائے کہ دنیا میں افضل لوگ کون ہیں؟ تو کہا جائے گا وہ ہیں۔

الله فضله قدما وشرفه　　　جری بذاك له فی لوحه القلم

اللہ نے آپ کو تقدم کی خاطر فضیلت دی ہے اور شرف عطا کیا ہے۔ ان باتوں سے لوح میں اس کا قلم جاری ہوا۔

مقدم بعد ذکر الله ذکرهم　　　فی کل بدء ومختوم به الکلم

ہر ابتدا میں اللہ کے ذکر کے بعد ان کا ذکر مقدم ہے اور کلام کا خاتمہ ان کے نام سے ہوتا ہے۔

من یعرف الله یعرف اولیة ذا　　　والدین من بیت هذا ناله الامم

جو شخص اللہ کی معرفت رکھتا ہے وہ آپ کو جانتا ہے۔ اس گھر سے لوگوں نے دین کو حاصل کیا ہے۔

ای القبائل لیست فی رقابهم　　　طوقا ولایة هذا او له نعم

کون سا قبیلہ ایسا ہے جس کی گردن میں اس شخص کی ولایت کا طوق نہیں ہے۔

ہشام نے جب سنا تو ناراض ہو گیا، فرزدق کو قید کر دیا، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرزدق کے ... دس ہزار درہم روانہ کئے اور فرمایا اگر میرے پاس اس سے زیادہ ہوتے تو ضرور تم کو دیتا، فرزدق نے عرض کیا ... نے اللہ تعالیٰ کی مرضی کی خاطر حضرت کی تعریف کی ہے، عطیہ کے لئے نہیں کی ہے، امام نے فرمایا ہم لوگ اہلبیت ... جب کوئی چیز عطا کرتے ہیں تو اس کو واپس نہیں کرتے، فرزدق نے درہموں کو قبول کر لیا، ابو عبداللہ قرطبی ... الرحمن نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابو فراس (فرزدق) کا ان اشعار کے سوا اور کوئی عمل نہ ہو تو وہ اسی ... کی بدولت جنت میں داخل ہو گا۔ یہ وہ کلمہ حق ہے جس کو ظالم بادشاہ کے سامنے کہا ہے۔ فرزدق نے قید خانہ ... ہشام کی ہجو بیان کی اور اس ہجو میں سے یہ اشعار ہیں:۔

اِحبسني بين المدينة والتي — اليها قلوب الناس يهوى منيبها

کیا تم نے مجھے مدینہ میں قید کر دیا ہے جس کی طرف لوگوں کے دل جھکتے ہیں۔

يقلب راساً لم يكن راس سيد — وعيناً له حولاء باد عيوبها

وہ شخص سر کو ادھر ادھر کرتا ہے حالانکہ وہ کسی سردار کا سر نہیں ہے اور اس کی آنکھ بھینگی ہے جس نے اس کے عیب کو ظاہر کر دیا ہے۔

ہشام نے فرزدق کو قید سے نکال دیا اور ہشام بھینگا تھا، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بہت درگذر کرنے والے، معاف کرنے والے اور چشم پوشی کرنے والے تھے حتیٰ کہ ایک آدمی نے آپ کو گالیاں دیں۔ آپ نے اس کو ان سنا کر دیا۔ اس شخص نے آپ سے کہا میں آپ کو کہہ رہا ہوں، امام نے فرمایا مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں آپ نے آیت کی طرف اشارہ فرمایا:۔

معاف کر دو، نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ موڑ لو۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ستاون سال تھی، دو سال اپنے دادا حضرت علی کے ساتھ، دس سال اپنے چچا امام حسن کے ساتھ اور گیارہ سال اپنے والد بزرگوار امام حسین رضی اللہ عنہم کے ساتھ گزارے۔ کہا گیا ہے کہ آپ کو ولید بن عبدالملک نے زہر دیا تھا۔ جنت البقیع میں اپنے چچا امام حسن کے ساتھ دفن ہوئے اور اولاد میں گیارہ مذکر اور چار اناث چھوڑیں، ان میں سے آپ کے علم، عبادت اور زہد کے وارث ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام ہوئے، آپ کو باقر اس لئے کہا گیا کہ بقر الارض کے معنی ہیں زمین کو شگافتہ کرنا اور اس کی پوشیدہ اشیاء کو ظاہر کرنا، آپ کو اس لئے باقر کہا گیا کہ آپ نے معارف اور حقائق احکام، دانائی اور لطائف کی پوشیدہ کانوں کو ظاہر کیا، یہ باتیں بے بصیرت اور گندی نیچر کے آدمی کے سوا کسی سے مخفی نہیں ہیں اسی وجہ سے آپ کو باقر العلوم کا ظاہر کرنے والا کہا جاتا ہے، آپ علم کے جامع اور اس کے جھنڈے کو بلند کرنے والے صفائے قلب، نفس کی پاکیزگی، نسب کی طہارت اور بزرگ اخلاق سے علم کو بلند کرنے والے ہیں۔ آپ نے اپنی تمام عمر اور وقت اطاعت خدا میں صرف کیا، اسرار و رموز میں عارفین کے درجات تک پہنچے ہوئے ہیں جن کی توصیف کرنے والی زبانیں گنگ ہیں، سلوک اور معارف میں بہت کلمات ارشاد فرماتے ہیں جن کو یہ مختصر رسالہ برداشت نہیں کر سکتا اور آپ کے شرف کے لئے وہ بات کافی ہے جس کو ابن مدائنی اور طبرانی دونوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے، جابر نے امام باقر علیہ السلام سے کہا کہ آپ ابھی بچے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کو سلام کہتے تھے۔ جابر سے دریافت کیا گیا کہ یہ بات کیسے ہوئی؟ کہا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ امام حسین علیہ السلام رسول اللہ کی گود میں تھے، آنحضرت آپ کو چوم رہے تھے، فرمایا اے جابر حسین کا ایک فرزند پیدا ہوگا جس کا نام علی ہوگا، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک ندا دینے والا ندا دے گا

زین العابدین کو کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ علی بن حسین کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر علی کا ایک فرزند ہوگا جس کا نام محمد ہوگا اے جابر اگر تم اس کو پاؤ تو میری طرف سے اس کو سلام کہنا۔ آپ نے ۱۱۷ھ میں اٹھاون سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کو اپنے باپ کی طرح زہر دیا گیا تھا۔ آپ کی والدہ آپ کے چچا امام حسن کی دختر تھیں، آپ ماں اور باپ دونوں کی جانب سے علوی ہیں، آپ اپنے باپ کے پہلو میں جناب امام حسن اور عباس کے قبہ میں جنت البقیع میں دفن ہوئے ہیں، آپ نے چھ اولادیں چھوڑی ہیں، ان سے افضل اور اکمل امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں، اسی وجہ سے وہ آپ کے خلیفہ اور وصی ہیں۔ آپ کے علم کی دھوم تمام شہروں میں پہنچ گئی تھی۔ آپ سے بہت سے اکابر لوگوں نے روایت کیا ہے۔ مثلاً یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری، ابو حنیفہ، شعبہ اور ابو ایوب سجستانی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم ہیں، ایک شخص نے آپ کی خلیفہ منصور کے پاس اس وقت چغلخوری کی جب منصور نے حج ادا کیا تھا۔ جب چغلخور حاضر ہوا تو امام نے اس سے فرمایا کہو میں اللہ تعالیٰ کی طاقت اور اس کی قوت سے بری الذمہ ہوں اور میں اپنی طاقت اور قوت کا سہارا لیتا ہوں۔ امام جعفر علیہ السلام نے ایسا ایسا کیا اور ایسا ایسا کہا، وہ شخص بول نہ سکا۔ پھر آپ نے اس سے قسم اٹھوائی، اس کی قسم ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ وہ اسی جگہ مر گیا، خلیفہ منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ تہمت سے بری ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لے گئے۔ ربیع نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بہتر انعام اور قیمتی خلعت پیش کی۔ اسی طرح ایک واقعہ یحییٰ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہم کے ساتھ پیش آیا، ایک زبیری آدمی نے آپ کی چغلی خلیفہ ہارون رشید سے کی، جناب یحییٰ نے غفور رہے اس قسم کی قسم طلب کی، اس شخص کی قسم ابھی تمام نہ ہوئی تھی کہ وہ شخص مضطرب ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اور مر گیا خلیفہ رشید نے جناب یحییٰ سے اس بات کا بھید دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم کے وقت اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنا جلدی سزا سے روک دیتی ہے۔ علامہ مسعودی نے اسی قصہ کو جناب موسیٰ ملقب بہ موسیٰ جون کے متعلق بیان کیا ہے جو یحییٰ بن عبداللہ محض کے بھائی ہیں، ایک زبیری نے خلیفہ ہارون رشید کے پاس آپ کی چغلی کی، دونوں کے درمیان لمبی گفتگو ہوتی رہی پھر جناب موسیٰ نے اس سے اس قسم کی قسم طلب کی جس کا ذکر ہو چکا ہے، جب اس شخص نے قسم کھائی تو جناب موسیٰ نے کہا اللہ اکبر میرے باپ نے میرے دادا سے، وہ اپنے باپ سے وہ اس کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی اس قسم کی جھوٹی قسم کھائی، اللہ تعالیٰ تین (دن) سے پہلے سزا دے دیتا ہے۔ خدا کی قسم میں نے نہ جھوٹ کہا ہے اور نہ میری بات جھوٹی ثابت ہوئی ہے۔ اے امیر المؤمنین آدمی کو میرے سپرد کر دیجئے، وہ میرے پاس رہے گا۔ اگر تین دن گزر گئے اور زبیری کو کوئی حادثہ پیش نہ آیا تو میرا خون بہانا آپ کے لئے حلال ہوگا۔ زبیری آپ کے حوالے کر دیا گیا

ہی دن کی ابھی عصر نہیں گزری تھی کہ زبیری بیمار پڑ گیا، متورم ہو گیا، مشک کی مانند پھول کر مر گیا۔ جب اسے قبر میں اتارا گیا، تو قبر دھنس گئی۔ اس کی قبر سے نہایت گندی بدبو نکلنے لگ گئی۔ اس کی قبر پر کانٹوں کے کئی گٹھے پھینک دئیے گئے۔ پھر دوسری مرتبہ دھنس گئی، خلیفہ رشید کو اس واقعہ سے آگاہ کیا گیا۔ اس کا تعجب اور زیادہ ہوا۔ ہارون رشید نے جناب موسیٰ کو ہزار دینار دیئے جانے کا حکم دیا، ہارون نے اس سے اس قسم کے بھید کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے جو سے اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی بزرگی کے ساتھ قسم اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جلدی سزا دینے میں حیا کرتا ہے اور جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طاقت اور قوت میں جھگڑا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دینے میں تین دن سے پہلے جلدی کرتا ہے۔

ایک بادشاہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے غلام کو قتل کر دیا۔ ساری رات نماز پڑھتے رہے اور قاتل کو بد دعا کرتے رہے سحر کے وقت آپ نے قاتل کی موت کی خبر سماعت فرمائی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کو جب اپنے چچا زید کے متعلق حکم بن عباس کلبی کا یہ شعر سنا (سنایا گیا)

صلبنا لکم زیداً علی جذع نخلۃ ولم نر مھدیا علی الجذع یصلب

ہم نے زید کو کھجور پر لٹکے ہوئے دیکھا۔ اور ہم نے مہدی کو کھجور پر لٹکے ہوئے نہیں دیکھا۔

آپ نے فرمایا! اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر، اس کو شیر نے پھاڑ ڈالا تھا اور آپ کے کشف کے متعلق ایک بات یہ ہے کہ جناب محمد جن کا لقب نفس زکیہ ہے جو عبداللہ محض کے فرزند ہیں آپ بنو امیہ کی سلطنت کے آخری زمانہ میں موجود تھے۔ بنو ہاشم نے اس بات کا ارادہ کیا کہ آپ کی اور آپ کے بھائی کی بیعت کر لیں، ایک شخص کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس غرض کے لیے روانہ کیا کہ آپ دونوں حضرات کی بیعت کر لیں۔ آپ نے اس بات سے انکار کر دیا۔ بنو ہاشم نے آپ پر اس بات کی تہمت لگائی کہ آپ ان دونوں حضرات سے حسد کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے میرے چچا کے فرزند (عبداللہ محض) جب میں درست نصیحت مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں رکھتا تو اس کو تم سے کیسے پوشیدہ رکھ سکتا ہوں۔ خدا کی قسم خلافت نہ میرے لئے ہوگی اور نہ ان دونوں کے لئے ہوگی اور یہ تو زرد قبا والے شخص کے لئے ہوگی، ان کے لڑکے اور بچے خلافت کی گیند کو لڑھکاتے رہیں گے۔ منصور عباسی موجود تھا اور اس نے زرد قبا اوڑھ رکھی تھی۔ اسی طرح ہوا جس طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تھا، امام جعفر صادق کا یہ فرمان پہلے گزر چکا ہے آپ کے والد ماجد امام محمد باقر رضی اللہ عنہما تھے آپ نے بھی اس بات کی خبر دی تھی کہ منصور زمین کے مشرق اور مغرب کا بادشاہ ہوگا اور اس کی حکومت کی مدت لمبی ہوگی۔ منصور نے امام محمد باقر کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ہماری حکومت آپ کی حکومت کے پہلے ہوگی۔ امام نے فرمایا ہاں

منصور نے عرض کیا، کیا میرا کوئی فرزند بھی بادشاہ ہوگا، فرمایا ہاں، منصور نے عرض کیا، ہماری حکومت کی مدت لمبی ہوگی یا بنو امیہ کی حکومت کی مدت؟ فرمایا تم لوگوں کی حکومت کی مدت لمبی ہوگی، تمہارے لڑکے اس حکومت کے ساتھ اس طرح کھیلتے رہیں گے جس طرح لڑکے گیند کے ساتھ کھیلتے ہیں، یہ وہ بات ہے جس کا ذکر مجھ سے میرے باپ نے کیا تھا۔

جب منصور کے پاس خلافت سپرد ہوئی تو اس نے امام محمد باقر علیہ السلام کے فرمان پر حیرانی کا اظہار کیا۔

ابو القاسم طبری نے ابن وہب کے سلسلہ روایت سے بیان کیا ہے کہ میں نے لیث بن سعد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے سنہ ۱۱۳ھ میں حج ادا کیا، میں نے مسجد حرام میں عصر کی نماز کو ادا کیا اور کوہ ابو قبیس پر چڑھ گیا میں نے وہاں ایک آدمی کو دعا پڑھتے ہوئے دیکھا جو فرما رہے تھے اے میرے رب اے میرے رب حتی کہ آپ کی سانس بند ہو گئی۔ پھر فرمایا یا حی یا قیوم، حتی کہ آپ کی سانس بند ہو گئی، فرمایا اے میرے پالنے والے! میں تازہ انگوروں کو کھانا چاہتا ہوں، وہ مجھے کھلا دے اے میرے پالنے والے میری چادر بوسیدہ ہو گئی ہے وہ مجھے پہنا دے، لیث نے کہا خدا کی قسم آپ کا کلام ختم نہیں ہوا تھا۔ کہ میں نے انگوروں کی ٹوکری کو بھرا ہوا دیکھا حالانکہ اس وقت زمین پر انگوروں کا موسم نہیں تھا، اور اس ٹوکری میں دو چادریں رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ویسی چادریں زمین پر کبھی نہیں دیکھی تھیں، آپ نے انگوروں کو تناول فرمانے کا ارادہ کیا۔ میں نے عرض کیا میں بھی آپ کے ساتھ انگوروں میں شریک ہوں۔ کیونکہ میں نے آپ کی دعا کے وقت آمین کہا تھا، فرمایا آگے بڑھو اور تناول کرو، میں نے آپ کے ساتھ انگوروں کو تناول کیا، ویسے انگور میں نے کبھی نہیں کھائے تھے، ٹوکری میں جو کچھ تھا اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوئی۔ آپ نے ایک چادر کو خود لے لیا اور دوسری مجھے عنایت فرمائی میں نے عرض کیا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، آپ نے اس کو بطور شلوار پہن لیا اور دوسری کو شانے پر ڈال لیا، آپ نے بوسیدہ چادروں کو لے کر کوہ ابو قبیس سے نیچے تشریف لائے۔ راستہ میں آپ سے ایک آدمی مل گیا، اس نے عرض کیا اے فرزند رسول اللہ جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے وہ مجھے پہنا دیجئے۔ میں برہنہ ہوں۔ حضرت نے دونوں چادریں اس شخص کے حوالے کر دیں، میں نے اس شخص سے دریافت کیا، یہ کون بزرگ ہیں۔ کہا یہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں، اس کے بعد میں نے حضرت کو تلاش کیا۔ تاکہ میں آپ سے کسی چیز کو سن سکوں۔ لیکن مجھے اس بات کی سعادت نصیب نہ ہوئی۔ (انتہی صواعق محرقہ)

آپ کا انتقال سنہ ۱۴۸ھ میں ہوا۔ آپ کو بھی اپنے باپ کی طرح زہر دیا گیا تھا، آپ کی عمر مبارک اڑسٹھ سال کی تھی، آپ کو قبہ مذکورہ میں دفن کیا گیا، اس قبہ کی بزرگی، برکت اور شرافت کا کیا کہنا۔

آپ کے چھ فرزند تھے اور ایک لڑکی تھی، آپ کے علم، معرفت، کمال اور فضیلت کے وارث امام موسیٰ

کاظم علیہ السلام ہیں۔ آپ کو کاظم اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ بہت زیادہ درگزر فرماتے تھے اور بردبار تھے۔ آپ عراق والوں کے نزدیک ضروریات کے پورا کرنے کے دروازے کے نام سے مشہور ہیں۔ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عبادت گذار، زیادہ عالم اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ لوگ یہ کیوں کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں حالانکہ آپ اولادِ علی ہیں۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی و من ذریتہ داود و سلیمان (اس کی اولاد میں داؤد اور سلیمان تھے) حتیٰ کہ حضرت نے جناب عیسیٰ تک آیت کو تلاوت فرمایا (اور فرمایا) حضرت عیسیٰ کا باپ نہیں تھا۔ نیز آپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔ فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم الآیۃ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کے وقت علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے سوا اور کسی کو نہیں بلایا۔ امام حسن اور امام حسین (رسول اللہ کے) فرزند ہیں۔"

آپ کی واضح اور روشن کرامات سے وہ کرامت ہے جس کو ابن جوزی اور رامہرمزی وغیرہما نے شقیق بلخی سے روایت کیا ہے۔ شقیق ۱۴۹ھ میں حج ادا کرنے کی غرض سے روانہ ہوا۔ اس نے قادسیہ کے مقام پر امام کاظم کو لوگوں سے الگ دیکھا۔ شقیق نے دل میں خیال کیا کہ یہ نوجوان صوفیوں میں سے ہے جو لوگوں پر بوجھ بننا چاہتا تھا، میں اس کے پاس ضرور جا کر اس کو تنبیہ کروں گا۔ شقیق حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا اے شقیق! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بہت سے گمانوں سے بچو الآیۃ۔ شقیق نے ارادہ کیا کہ آپ اس کے گمان کو معاف کر دیں۔ لیکن حضرت اس کی آنکھ سے غائب ہو گئے۔ شقیق نے حضرت کو واقصہ کے مقام پر دیکھا آپ نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ کے اعضا کانپ رہے تھے اور آپ کے آنسو جاری تھے۔ شقیق آپ کی خدمت میں معذرت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت نے اپنی نماز کو کم کر دیا اور اس آیت کو تلاوت فرمایا وانی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحا ثم اهتدی۔ جب لوگ زبالہ کے مقام پر اترے تو شقیق نے آپ کو کنوئیں پر دیکھا جس میں حضرت کا ڈول گر گیا تھا، آپ نے دعا فرمائی۔ کنوئیں کا پانی بلند ہو گیا، آپ نے ڈول کو پکڑ لیا، وضو کیا، چار رکعت نماز ادا کی، پھر گھٹی رنگ کی طرف بڑھے، پینے کی چیز میں کسی چیز کو ڈال کر پی گئے۔ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا جو رزق آپ کو اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا، اس کے بچے ہوئے حصے سے مجھے کھلائیے۔ فرمایا اے شقیق ہم لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان رکھو۔ آپ نے مجھے مشکیزہ عنایت کیا، میں نے اس سے کچھ حصہ پیا، وہ ستو اور کھانڈ تھی۔ خدا کی قسم میں نے اس سے زیادہ لذیذ کسی چیز کو نہ پیا اور نہ اس سے زیادہ پاکیزہ خوشبو والی کسی چیز کو دیکھا۔ میں نے پیٹ بھر کر کھایا اور سیر ہو گیا۔ مجھے کئی دن تک کھانے پینے کی ضرورت نہ ہوئی۔ اس کے بعد میں نے آپ کو مکہ ہی میں دیکھا، آپ لڑکوں اور مصاحبوں کے ساتھ

موجود تھے اور آپ سے ایسے امور کا صدور ہو رہا تھا جو راستے والی باتوں سے مختلف تھے۔

علامہ مسعودی نے بیان کیا کہ خلیفہ ہارون رشید نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسی حالت میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں کوڑا ہے اور فرما رہے ہیں، کاظم کو چھوڑ دو ورنہ میں تجھے اس کوڑے سے قتل کر دوں گا۔ ہارون رشید خوف کے مارے نیند سے بیدار ہو گیا۔ حضرت کے رہا کر دینے کا حکم دیا، آپ کو تیس ہزار درہم کے دیئے جانے کا حکم دیا، آپ کو اس بات کا اختیار دیا کہ آپ خواہ بغداد میں رہیں یا مدینہ منورہ تشریف لے جائیں۔ آپ نے مدینہ میں تشریف لے جانے کو پسند فرمایا۔

کہا گیا ہے کہ خلیفہ ہادی نے پہلے آپ کو قید کر دیا، پھر آپ کو رہا کر دیا۔ اس نے حضرت علی علیہ السلام کو (خواب میں) دیکھا جو اس سے فرما رہے تھے فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم۔ ہادی چونک پڑا اور آپ کو رات کو رہا کر دیا۔ خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو کعبہ کے پاس طواف فرماتے دیکھا اور کہا کہ آپ ایسے شخص ہیں کہ آپ سے لوگ پوشیدہ بیعت کرتے ہیں۔ امام نے فرمایا میں دلوں کا امام ہوں، تم جسموں کے امام ہو۔ ہارون رشید نے آپ سے کہا اے چچا کے فرزند تم پر سلام ہو۔ امام موسیٰ کاظم نے فرمایا: اے میرے باپ تم پر سلام ہو! رشید نے آپ سے حسد کیا، آپ کو اپنے ساتھ بغداد لے آیا، آپ کو قید کر دیا۔ قید خانہ سے زہر کی موت سے باہر نکلے۔ بغداد کی غربی جانب دفن ہوئے۔ آپ کے سینتیس فرزند ہیں۔ ان میں سے امام علی رضا علیہ السلام بہت مشہور اور جلالت قدر والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ مامون آپ کو اپنی جان کے برابر تصور کرتے تھے اپنی بیٹی کا آپ سے نکاح کر دیا تھا اور اپنی سلطنت میں آپ کو شریک کار بنایا تھا، خلافت آپ کے سپرد کر دی تھی، اس نے ۲۰۱ھ میں اپنے ہاتھ سے ایک نوشتہ تحریر کیا کہ امام علی رضا علیہ السلام آپ کے ولی عہد ہیں۔ بہت سے لوگوں کی اس تحریر پر گواہی کرائی تھی، لیکن امام علیہ السلام مامون سے پہلے انتقال کر گئے تھے۔ حضرت نے اپنی موت سے پہلے آگاہ کیا کہ آپ نے زہر آلود انگور کو تناول فرمایا اور آپ انتقال کر گئے۔ مامون نے ارادہ کیا حضرت کو ہارون رشید کے پیچھے کی جانب سے دفن کرے۔ لیکن اس کو اس بات کی قدرت نہ ہوئی۔ اس کی خبر مامون کو امام نے پہلے رضی اللہ عنہ نے دی تھی۔ آپ کے حوالی میں حضرت معروف کرخی ہیں جو سری سقطی کے استاد ہیں۔ آپ حضرت کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے۔"

حاکم نے روایت کی ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم اس چیز پر راضی ہو جاؤ جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اور اس چیز کے لئے تیار ہو جاؤ جس سے چھٹکارہ نہیں ہے۔ وہ شخص تین روز کے بعد مر گیا۔ نیز حاکم محمد بن عیسیٰ سے وہ ابو حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو اس گھر میں خواب میں دیکھا جس گھر میں ہمارے شہر میں حجاج بن یوسف ثقفی اترے تھے۔ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں سلام

عرض کیا میں نے آپ کے پاس مدینہ کی کھجوروں کے پتوں کا ایک ٹوکرا دیکھا جس میں صیحانی کھجوریں موجود تھیں۔ رسول اللہ نے اس سے مجھے اٹھارہ کھجوریں عنایت فرمائیں۔ میں نے اس کا مطلب یہی سمجھا کہ میں ان کی تعداد کے برابر زندہ رہوں گا، بیس دن کے بعد امام ابوالحسن علی رضا علیہ السلام مدینہ سے تشریف لائے اور آپ اسی گھر میں تشریف فرما ہوئے، میں نے حضرت کو اس جگہ تشریف فرما دیکھا۔ جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے حضرت کے پاس مدینہ کی کھجوروں کے پتوں کا ٹوکرا بنا ہوا موجود تھا جس میں صیحانی کھجوریں موجود تھیں۔ میں نے حضرت کو سلام عرض کیا۔ آپ نے مجھے ان کھجوروں سے ایک مٹھی کھجوروں کی عنایت کی، وہ اٹھارہ کھجوریں تھیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کے فرزند مجھے کچھ زیادہ عنایت فرمائیے، فرمایا اگر میرے نانا تم کو زیادہ دیتے تو میں تم کو زیادہ دیتا، تاریخ نیشاپور میں مذکور ہے کہ حضرت کئی دن تک نیشاپور میں قیام فرما رہے اور سے مرو شاہجان کی طرف روانہ ہوئے، حضرت پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ پردے کی وجہ سے آپ دکھائی نہیں دیتے تھے۔ حافظ ابوذرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی آپ سے عرض گزار ہوئے، ان دونوں حضرات کے ساتھ علم اور حدیث کے طلاب اس کثرت سے تھے جن کا شمار کرنا ناممکن ہے، یہ دونوں حضرات آپ کی خدمت میں گڑگڑا کر عرض گزار ہوئے کہ حضرت ان لوگوں کو اپنے چہرہ مکرم اور مبارک کی زیارت کرائیں اور ان لوگوں سے اپنے آباؤ اجداد کی کوئی حدیث بیان فرمائیں۔ حضرت نے خچر کو ٹھہرا دیا، اپنے خدام کو پردہ کے ہٹانے کا حکم دیا، حضرت نے اپنے روئے مبارک کے دیدار سے لوگوں کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا، حضرت کی زلفوں کی دو پٹیاں آپ کے شانے پر لٹکی ہوئی تھیں، لوگوں کا یہ عالم تھا کہ دھاڑیں مار مار کر چیخ رہے تھے اور رو رہے تھے۔ پیشانیوں کو زمین پر رگڑ رہے تھے اور بعض آپ کے خچر کے پاؤں کو چوم رہے تھے۔ علماء نے چلا کر کہا اے لوگوں کا گروہ! کان لگا کر بات سنو! حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "میرے باپ موسیٰ نے مجھے حدیث بیان کی۔ آپ اپنے باپ امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے باپ محمد باقر سے اپنے باپ زین العابدین سے وہ اپنے باپ حسین سے وہ اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب، میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا مجھے حضرت جبرائیل نے بیان کیا کہ میں نے رب العزت کو فرماتے ہوئے سنا کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جس شخص نے ان الفاظ کو کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا"

(فصل الخطاب میں) ابوصلت عبدالسلام بن صالح بن سلیمان ہروی سے روایت ہے اس نے کہا کہ جب امام رضا بن موسیٰ کاظم علیہما السلام نے نیشاپور سے کوچ فرمایا تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ حضرت شہباء الغراء پر سوار تھے۔ احمد بن حرب، یحییٰ بن یحییٰ، اسحٰق بن راہویہ اور اہل علم میں سے کافی آدمیوں نے حضرت کے خچر کی لجام کو پکڑ کر عرض کیا، آپ کو آپ کے آباؤ اجداد کی قسم ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کو آپ نے اپنے باپ سے سنا ہو۔ انہوں نے اپنے آباء طاہرین سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو پھر آپ نے جس طرح ابھی ابھی حدیث مذکور ہوئی ہے اسی طرح حدیث بیان کی اور کچھ اس میں زیادتی کی۔ روایت میں ہے کہ جب حضرت کی سواری روانہ ہوئی تو آپ نے ان کلمات (لا الہ الا اللہ) کو بلند آواز سے کہا کہ ان کو شروط کے ساتھ کہا ہو، میں ان کلمات کے شروط میں سے ہوں۔ عرض کیا گیا کہ اس کے شروط کیا ہیں۔ فرمایا کہ وہ شخص اس بات کا اقرار کرے کہ آپ مسلمانوں کے امام ہیں، آپ کی اطاعت فرض ہے۔ انتہی فصل الخطاب"۔ اس بات پر شاہد اور اس کو قوی تقویت دیتا ہے جو کتاب غرر الحکم میں منقول ہے کہ لا الہ الا اللہ کی کچھ شرطیں ہیں میں اور میری اولاد ان شرائط میں سے ہیں"

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ ہمیں سہل بن ابی سہل اور محمد بن اسماعیل دونوں نے حدیث بیان کی۔ دونوں نے کہا کہ ہمیں ابوصلت عبدالسلام بن صالح بن سلیمان ہروی نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں امام علی رضا بن موسیٰ نے اپنے باپ موسیٰ بن جعفر سے وہ اپنے باپ جعفر بن محمد وہ اپنے باپ محمد بن علی سے وہ اپنے باپ علی بن حسین سے، آپ اپنے باپ حسین بن علی سے وہ اپنے باپ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان معرفت قلب، زبان کے اقرار اور ارکان پر عمل کرنے کا نام ہے۔ ابوصلت نے کہا اگر یہ اسناد پاگل پر پڑھ دیا جائے تو وہ پاگل پن سے ٹھیک ہو جائے گا، آپ کی عمر بچپن میں تھی، آپ کے پانچ فرزند تھے اور ایک لڑکی تھی ان میں زیادہ جلالت قدر والے اور بلیغ اللسان امام محمد تقی جواد تھے۔ یہ بات اتفاق نے بیان کی گئی ہے کہ آپ بغداد کی گلی میں لڑکوں کے ساتھ موجود تھے۔ اچانک وہاں سے مامون کا گزر ہوا، تمام لڑکے دوڑ گئے امام محمد تقی کھڑے رہے اس وقت آپ کی عمر ۹ سال کی تھی، مامون نے آپ سے کہا اے لڑکے تم کیوں نہیں بھاگے؟ فرمایا راستہ تنگ نہیں تھا اور میرا کوئی قصد نہیں ہے، میرا خیال آپ کے حق میں اچھا ہے، آپ اس شخص کو کوئی نقصان نہیں دیتے جس کا کوئی گناہ نہ ہو، مامون نے آپ کے کلام کو عجیب اور مستحسن خیال کیا، مامون چلا گیا، اس کے پاس ایک شکاری باز تھا۔ جب وہ آبادی سے دور ہو گیا تو اس نے اپنے باز کو تیتر پر چھوڑ دیا، باز اس سے غائب ہو گیا، فضا سے واپس آیا کہ اس کی چونچ میں ایک مچھلی تھی جس میں زندگی کے آثار پائے جاتے تھے۔ مامون اس بات سے متعجب ہوا۔ جب واپس آیا تو اس نے لڑکوں کو حسب سابق موجود پایا، محمد تقی کے سوا تمام لڑکے بھاگ گئے۔

مامون: میرے ہاتھ میں کیا ہے؟

امام محمد تقی: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے فضا میں سمندر خلق کیا ہے اس میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پیدا کی ہیں

جن کو بادشاہوں کے باز شکار کرتے ہیں۔ جس سے اہل بیت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتحان لیا جاتا ہے۔"
مامون: تم علی رضا کے حقیقتاً فرزند ہو اس نے آپ کی بہت زیادہ عزت کی اس نے اس بات کا عزم کیا کہ آپ کو اپنی لڑکی ام الفضل بیاہ دے۔ آپ کو عباسیوں نے ایسا کرنے سے روک دیا۔ اس خوف کے ڈر سے کہ کہیں مامون آپ کو اپنا ولی عہد مقرر کر دے۔ جس طرح آپ کے باپ کو ولی عہد مقرر کیا تھا۔ عباسیوں نے قاضی عیسیٰ بن اکثم کو مامون کی خدمت میں روانہ کیا۔ اور اس سے انہوں نے اس بات کا وعدہ کیا کہ اگر وہ حضرت سے مباحثہ میں غالب آگیا تو اس کو بہت سی چیزیں دی جائیں گی۔ عیسیٰ بن اکثم نے آپ سے مسائل دریافت کئے حضرت نے اس کو بہترین جواب دیا۔ مامون نے عرض کیا اے محمد تقی تم بھی عیسیٰ سے کچھ سوال کرو۔ اگرچہ ایک مسئلہ سی کیوں نہ ہو۔ امام نے عیسیٰ سے دریافت کیا کہ تمہاری اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے کہ اس نے ایک عورت کو دن کے شروع حصہ میں بنظر حرام دیکھا۔ سورج کی بلندی کے وقت وہ عورت اس کے لئے حلال ہوگئی۔ پھر ظہر کے وقت حرام ہوگئی۔ پھر عصر کے وقت اس پر حلال ہوگئی۔ پھر اس پر غروب کے وقت حرام ہوگئی۔ پھر عشا کے وقت اس پر حلال ہوگئی، پھر نصف رات کے وقت اس پر حرام ہوگئی، پھر فجر کے وقت اس پر حلال ہوگئی۔ قاضی عیسیٰ نے کہا میں اس بات کو نہیں جانتا۔

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا یہ لونڈی کے متعلق ہے۔ ایک اجنبی آدمی نے شہوت کے ساتھ اس کی طرف دیکھا یہ دیکھنا حرام ہوا۔ پھر اسے بلندی آفتاب کے وقت اسے خرید لیا۔ وہ لونڈی اس کے لئے حلال ہو گئی، ظہر کے وقت اس کو آزاد کر دیا، وہ اس کے لئے حرام ہوگئی۔ عصر کے وقت اس سے شادی کر لی۔ اس کے لئے حلال ہوگئی، مغرب کے وقت اس سے ظہار کیا وہ اس کے لئے حرام ہوگئی۔ اس نے عشا کے وقت ظہار کا کفارہ ادا کر دیا وہ اس کے لئے حلال ہوگئی، اس نے نصف رات کے وقت اس کو طلاق رجعی دے دی اس کے لئے حرام ہوگئی، فجر کے وقت اس سے رجوع کر لیا وہ اس کے لئے حلال ہوگئی۔ اس وقت مامون نے عباسیوں سے کہا کہ تم نے حضرت کی فضیلت کے انکار کے بعد آپ کو جان لیا ہے۔ اس کے بعد مامون نے اپنی لڑکی کی شادی امام سے کر دی۔ حضرت اپنی زوجہ کو لے کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ مامون کی بیٹی ام الفضل نے اپنے باپ مامون کے پاس خط تحریر کیا کہ حضرت کے پاس ایک عورت ہے جس سے آپ خوش ہوتے ہیں۔ ام الفضل کے پاس اس کے باپ نے خط تحریر کیا کہ میں نے تمہاری شادی امام سے اس غرض کے لئے نہیں کی تھی کہ جو چیز حضرت کے لئے حلال ہو میں اس کو آپ پر حرام کر دوں دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ خلیفہ معتصم کا طلب پر ۲۲۰ھ میں محرم الحرام میں آپ دوبارہ بغداد میں تشریف لائے۔ اسی سال ذیقعدہ کے آخر میں انتقال فرما گئے۔ مقابر قریش میں اپنے دادا کی پشت کی جانب میں دفن ہوئے۔ آپ کی عمر مبارک پچیس سال

تھی، کہا گیا ہے کہ آپ کو آپ کے باپ کی مانند زہر دیا گیا، آپ کے دو فرزند اور دو بیٹیاں تھیں۔ آپ کے ایک فرزند کا نام موسیٰ دوسرے کا نام نقی تھا اور امام علی نقی باپ کے علم اور کمال کے وارث ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوفے کے ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں آپ کی اور اجداد کی ولا سے متمسک ہوں، مجھ پر قرض ہوگیا ہے، اس کے ادا کی صورت آپ کے سوا کہیں نہیں چاہتا۔ فرمایا یہاں ٹھہرو، متوکل نے آپ کی خدمت میں تیس ہزار درہم بھیجے۔ آپ نے وہ تمام کے تمام دیہاتی کو عطا کر دیئے۔ اعرابی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کے فرزند دس ہزار میرے قرض ادا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ آپ نے تیس ہزار میں سے کسی چیز کو واپس لینے سے انکار کر دیا، دیہاتی یہ کہتا ہوا چلا گیا اللہ بہتر جانتا ہے جہاں اپنی رسالت کو رکھتا ہے۔"

مسعودی نے نقل کیا ہے کہ خلیفہ متوکل نے تین درندوں کے لانے کا حکم دیا، وہ تینوں اس کے محل میں لائے گئے، پھر اس نے امام علی نقی علیہ السلام کو طلب کیا۔ جب آپ اندر تشریف لائے تو اس نے محل کا دروازہ بند کر دیا۔ درندے حضرت کے اردگرد گھومنے لگ گئے، حضرت کے سامنے جھک گئے آپ اپنی آستین کے ساتھ ان کو مس کرتے تھے، پھر آپ اوپر متوکل کے پاس تشریف لے گئے۔ ایک گھڑی تک اس کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے، پھر نیچے تشریف لائے، درندوں نے آپ کے ساتھ پہلے کی طرح برتاؤ کیا، آپ باہر تشریف لے گئے، متوکل نے بہت بڑا انعام آپ کی خدمت میں بعد میں روانہ کر دیا۔ متوکل سے کہا گیا تیرے چچا کے فرزند نے درندوں کے ساتھ جو کچھ کیا تم بھی ایسا کرو جس طرح تمہارے چچا کے فرزند نے کیا ہے۔ اس نے کہا تم میرے قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو، پھر انہیں حکم دیا کہ وہ اس راز کو فاش نہ کریں۔ آپ نے سرمن رائی میں جمادی الآخر ۲۵۴ھ میں انتقال فرمایا۔ اور اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال تھی۔ آپ آخر عمر تک سرمن رائی میں قیام فرما رہے۔ آپ کے چار فرزند اور ایک لڑکی تھی، متوکل نے آپ کو ۲۴۳ھ میں مدینہ سے بلایا تھا، آپ کے فرزندوں میں جلیل القدر جناب ابو محمد حسن عسکری ہیں آپ ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ جب آپ کو قید کیا گیا، لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ خلیفہ معتمد بن متوکل نے تین دن تک لوگوں کو نماز استسقاء کے ادا کرنے کا حکم دیا لیکن بارش کا ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا، نصاری بارش کی خاطر نکلے اور ان کے ساتھ راہب بھی تھا۔ جب راہب نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا، بادل بن کر آگیا اور بارش ہوگئی، اسی طرح دوسرے دن ہوا، لوگ اپنے مذہب کے بارے میں شک میں مبتلا ہو گئے، بعض مرتد ہو گئے۔ یہ بات معتمد کو ناگوار گزری اس نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو حاضر کرنے کا حکم دیا آپ جب تشریف لائے تو معتمد نے آپ سے کہا ہلاک ہونے سے پہلے اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی خبر لیجئے۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا، نصاریٰ کو کل نکلنا چاہیئے۔ میں انشاء اللہ عزوجل شک کو دور کر دوں گا، معتمد نے آپ کے ساتھیوں کو قید سے رہا کر دینے کا حکم دیا، وہ حضرت کی وجہ سے رہا کر دیئے گئے۔ راہب نصاریٰ کی معیت میں باہر نکلا، اس نے اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف بلند کیا۔ بادل بن کر آ گیا اور برسا، امام حسن عسکری علیہ السلام نے حکم دیا کہ راہب کے ہاتھ میں جو چیز ہے اس پر قبضہ کر لیا جائے۔ چنانچہ وہ قبضہ میں کر لی گئی، وہ ایک انسان کی ہڈی تھی، حضرت نے راہب سے کہا (اب) بارش طلب کرو، اس نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا، بادل چلا گیا، سورج نکل آیا، لوگوں کو تعجب ہوا، معتمد نے عرض کیا اے ابو محمد یہ کیا چیز تھی؟ فرمایا یہ ایک نبی کی ہڈی ہے جس سے راہب کامیاب ہوتا تھا، اگر کسی نبی کی ہڈی کو آسمان کے نیچے ظاہر کر دیا جائے تو بارش ہو جاتی ہے۔ لوگوں نے اس ہڈی کا کئی مرتبہ امتحان کیا، جس طرح حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا تھا، لوگوں سے شبہ دور ہو گیا، حضرت امام حسن عسکری اپنے گھر میں تشریف لائے آپ نے ۲۶۰ھ میں انتقال فرمایا، اپنے باپ کے ساتھ دفن ہوئے۔ آپ کی عمر ۲۸ سال تھی، کہا گیا ہے کہ آپ کا انتقال بھی زہر دینے کی وجہ سے ہوا تھا۔ آپ نے ایک فرزند کے سوا کسی کو نہیں چھوڑا۔ وہ ابو القاسم محمد الحجۃ (عجل اللہ فرجہ) ہیں، باپ کے انتقال کے وقت آپ کی عمر ۵ سال تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم حکمت کی دولت سے نوازا تھا، آپ کا نام القائم المنتظر ہے (عجل اللہ فرجہ) آپ پوشیدہ ہو کر غائب ہو گئے تھے۔ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کہاں تشریف لے گئے۔ (انتہیٰ کتاب الصواعق)

(باب) ابن اعین کا خواب جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کرامت

امام زین العابدین اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہما کے ابیات کا ذکر

جواہر العقدین میں شریف سمہودی مصری رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ تعجب خیز باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نصر اللہ بن اعین شاعر مکہ معظمہ میں آیا، آپ کے ساتھ سامان اور مال تھا۔ آپ پر بعض لوگ بنو داؤد میں سے ٹوٹ پڑے جو وادی صفراء میں قیام پذیر تھے، انہوں نے آپ کا مال لوٹ لیا اور آپ کو زخمی کر دیا۔ اس نے ایک قصیدہ ملک عزیز طغتکین بن ایوب والی یمن کے پاس لکھا، اس کے بھائی کا نام ملک ناصر تھا، اس نے ایک قصیدہ کو اپنے ایک گورنر کے پاس روانہ کیا کہ وہ ساحل کے علاقہ میں جائے اور اس کو فرنگیوں کے ہاتھوں سے فتح کرے۔ قصیدہ یہ ہے:-

اعیت صفاتک ذات المصقع اللسنا … وجزت بالمجد حد الحسن والحسنا
ولا تقل ساحل لافرنج افتحہ … فمابادی انا قابیتہ عدنا

وان اردت جہاداً فادن سیفک … من قوم اضاعوا فروض اللہ والسننا
ولا تقل انہم اولاد فاطمۃ … لو ادرکو آل حرب حاربوا الحسنا
طہر بسیفک بیت اللہ من دنس … وما احاط بہ من خسۃ وخنا

جب اس نے اس قصیدہ کو تمام کیا تو اس نے خواب میں فاطمہ زہرا کو دیکھا، آپ (اس کے) گھر میں تشریف فرما تھیں، اس نے جناب سیدہؑ پر سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ اس نے آپ کی خدمت میں گڑگڑایا عاجزی اور انکساری بیان کی، اور اپنے گناہ کے متعلق سوال کیا جس کی وجہ سے وہ اس بات کا موجب ہو گیا ہے۔ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ قصیدہ ارشاد فرمایا۔

حاشا بنی فاطمہ کلہم … من خسۃ تعرض او من خنا
وانما الایام فی غدرہا … وفعلہا السوء اساءت بنا
لئن جنا من ولدی واحد … تجعل کل السب عمداً لنا
فتب الی اللہ فمن یقترف … اثما فلا یا من مما جنا
فاصفح لاجل المصطفی احمد … ولا تقو من الہ اعینا
فکل ما نالک منہم غداً … تلقی بہ فی الحشر مما آمنا

اس کے بعد سیدہؑ کے دست مبارک اکرم اور مقدس سے پانی کی مانند کوئی چیز اس شخص کے زخم پر گری پھر وہ خواب سے بیدار ہو گیا، اس نے دیکھا کہ جو زخم اس کے بدن پر موجود تھا وہ مندمل ہو کر درست ہو گیا تھا، اس نے فوراً جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قصیدہ کے وزن پر ایک قصیدہ لکھا۔ جس کو جناب سیدہؑ نے خواب کی حالت میں ارشاد فرمایا تھا۔ پھر معذرت کرتے ہوئے کہا۔

عذراً الی بنت نبی الہدی … تصفح عن ذنب محیا جنا
وتوبۃ تقبلہا عن اخی … مقالۃ توقعہ فی العنا
واللہ لو قطعنی واحد منہم … بسیف البغی او الوقنا
ولم اراہ لفعلہ ظالماً … بل انہ فی فعلہ احسنا

اس شاعر نے اس حکایت کو بادشاہ یمن کی خدمت میں تحریر کیا۔ اس نے ان اشراف اور اہل کی خدمت میں بہت سے تحائف روانہ کیے۔ یہ قصیدہ دیوان ابن اعین میں لوگوں کے درمیان مشہور ہے کتاب مفید راغب با شاصدر اعظم میں ہے کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یہ شعر ارشاد فرمائے۔

انی لاکتم من علمی جواہرہ کیلا … یری الحق ذو جہل فیفتننا

وقد تقدم فی هذا الوحسن	الی الحسین ووصی قبلها الحسنا
اصاب جوهرها علم لوالوح به	لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا
ولاستحل رجال مسلمون دمی	یرون اقبح ما یاتونه حسنا

جواہر العقدین میں ہے کہ ان کے بعض نے کہا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان موجود تھا۔ ناگاہ میرے سامنے ایک شعبہ نمودار ہوا کبھی ظاہر ہو جاتا تھا اور کبھی غائب ہو جاتا تھا۔ حتیٰ کہ میرے قریب آگیا، مجھ پر سلام کیا میں نے اس کو سلام کا جواب دیا۔ میں نے اس سے کہا اے جوان کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے کہا اللہ کے ہاں سے آرہا ہوں۔ میں نے کہا کہاں جارہے ہو، کہا اللہ تعالیٰ کے ہاں جارہا ہوں، میں نے کہا تمہاری زادِ راہ کیا ہے۔ اس نے کہا پرہیزگاری، میں نے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں عربی ہوں میں نے کہا، کون سے عرب میں سے ہو، کہا قریش سے ہوں، میں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے صحت عطا کرے میرے لئے تعین کیجئے، کہا میں ہاشمی ہوں، میں نے کہا اور تعین کیجئے۔ اس نے کہا میں علوی ہوں، پھر یہ اشعار ارشاد کئے

نحن علی الحوض رواده	نذود ونسعد وراده

ہم حوض پر موجود ہوں گے۔ کچھ آنے والوں کو ہٹائیں گے اور لوگ نیک بخت ہونگے جو آتے جائینگے۔

فما فاز من فاز الا بنا	وما خاب من حبنا زاده

فمن سرنا نال منا السرور	ومن ساءنا ساء میلاده

جس شخص نے ہمیں خوش رکھا وہ ہم سے خوشی حاصل کرے گا۔ جس نے ہم کو تکلیف دی اس کی ولادت بری ہے

ومن کان غاصبنا فضلنا	فیوم القیامة میعاده

جس شخص نے ہماری فضیلت کو چھپایا۔ قیامت کے روز اس نے لوٹنا ہے۔

پھر فرمایا میں محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہوں۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ موجود تھے، مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ آپ زمین کے تلے تشریف لے گئے یا آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

باب ۶۵

کتاب فصل الخطاب مؤلفہ سید کامل محدثی، عالم، عامل محمد خواجہ پارسائی بخاری

سب سے پہلے خلیفہ خواجہ محمد بخاری شاہ نقشبندی قدس اللہ سرہا و رفع درجاتہما و وہب لنا فیوضہا و برکاتہا سے فضائل کو نقل کیا ہے۔

امام واحدی نے اپنے اسناد کے ساتھ اعمش سے روایت کی ہے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ لوگ کون ہیں جن سے مودت رکھنا ہی ہمارے اوپر واجب ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا وہ لوگ علی ہیں، فاطمہ ہیں، اور ان دونوں کے دو فرزند ہیں۔ نیز امام واحدی اپنے اسناد سے زاذان سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے حق میں آل حم آیت ہے۔ ہر مومن یاد رکھتا ہے۔ پھر آپ نے قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ کی تلاوت کی۔ فخر الدین رازی نے کہا ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ کہا گیا یا رسول اللہ آپ کے قرابت دار کون لوگ ہیں؟ جن کی مودت ہم پر واجب ہے، فرمایا علی، فاطمہ اور ان دونوں کے دونوں فرزند ہیں۔ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ چار حضرات مزید مودت اور تعظیم کے ساتھ کئی وجوہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ یہی آیت دلالت کرتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے محبت کرتے تھے اور یہ بات نقل متواتر سے اور منقول ثابت ہے۔ امت پر بمصداق اللہ تعالیٰ کے فرمان کے واتبعوہ لعلکم تہتدون رسول کی اتباع کرو تاکہ ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔ رسول اللہ کی اتباع کرنا واجب ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ آل کے لئے دعا کرنا ایک منصب ہے۔ اس دعا کو نماز کے تشہد کے خاتمہ پر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ یہ تعظیم آل کے سوا اور کسی کے لئے نہیں پائی جاتی۔" امام شافعی نے کہا:-

یا راکبا قف بالمحصب من منی	واهتف بساکن خیفها والناهض
ان کان رفضا حب آل محمد	فلیشهد الثقلان انی رافضی

(انتہی)

بعض عارفین نے کہا ہے کہ اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے قرابت داروں سے محبت کا پھل خود انسانوں کے اپنے نفسوں کی طرف عائد ہوتا ہے۔ کیونکہ مودت رکھنا خود ان کی نجات کا باعث

ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل ما سألتکم من اجر فھو لکم (ان سے کہدو کہ جس مزدوری کا میں نے تم سے سوال کیا ہے وہ تمہاری خاطر ہے) مودت و محبت روحانی مناسبت چاہتی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ ان لوگوں کا حشر کے روز آپس میں اکٹھا ہونا ہے۔ حدیث میں وارد ہوا المرء مع من احب انسان کا حشر اس شخص کے ساتھ ہوگا جس کو وہ دوست رکھتا ہوگا، یہ بات ناممکن ہے کہ جس شخص کی روح مکدر ہو، اور اہل بیت سے اس کا مرتبہ دور ہو۔ وہ اہل بیت سے حقیقتاً اور خلوص دل سے محبت رکھتا ہو اور اسی طرح یہ بات بھی ناممکن ہے کہ جس شخص کی روح روشن ہو، وہ ان حضرات کو دوست نہ رکھتا ہو ایسے لوگ اہل بیت نبوت اور معادن ولایت اور فتوت کی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان حضرات کو وہی شخص دوست رکھتا ہوگا، جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا۔ اگر یہ حضرات اللہ تعالیٰ کی عنایت اول کے لحاظ سے محبوب نہ ہوتے تو ان کو اللہ کا رسول بھی دوست نہ رکھتا، رسول اللہ کی محبت عین محبت خدا ہے، یہ محبت اجمال کے بعد تفصیلی صورت میں ہوتی ہے۔

حدیث مذکورہ بالا میں چار حضرات علیؑ، فاطمہؑ اور ان دونوں کے دونوں فرزند مخصوص طور پر ذکر کئے گئے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ان کے علاوہ اور کسی کی محبت پر ایسا برانگیختہ نہیں کیا کہ وہ ان حضرات سے اور ان کی اولاد سے محبت کریں، وہ ان حضرات کے راستے پر چلیں اور ان کی ہدایت کی پیروی کریں۔ ان کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ان حضرات سے محبت کرنا ان پر واجب ہے، اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ان سے احسان کرنے کے بارے میں برانگیختہ کیا ہے اور ان پر ظلم کرنے اور ان کو اذیت دینے سے منع کیا ہے۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اس شخص پر جنت حرام ہے جس نے میرے اہل بیت پر ظلم کیا اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دی۔"

(رسول اللہ نے فرمایا) جس شخص نے اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی نیکی کی اور اس کو اس نیکی کا بدلہ نہ ملا تو میں اس شخص کو کل جب قیامت کے روز مجھے ملے گا میں خود اس کو بدلہ دوں گا۔" اور جس شخص نے کسی نیکی کو حاصل کیا ہم اس کی نیکی میں اچھی زیادتی کریں گے۔ یعنی جس شخص نے آل رسول کی محبت کو حاصل کیا، ہم اس کو پیروی کرنے میں جو اس نے اہل بیت کے طریقہ کی اچھائی کو زیادہ کریں گے۔

یہ محبت صفا استعداد اور پاکیزہ فطرت کی وجہ سے ہوتی ہے، ان سے اچھی متابعت کی توفیق کا موجب ہوتی ہے، ان کی ہدایت کو قبول کرنے کو مقام مشاہدہ میں لے آتی ہے۔ اہل ولایت سے محبت کرنے والا قیامت کے روز ان حضرات کے ساتھ محشور ہوگا۔

امام ابو اسحٰق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں امام محمد بن اسلم طوسی سے وہ یعلی بن عبید سے اور اسماعیل ابن

ابی خالد سے وہ قیس بن ابی حازم سے وہ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آل محمد کی محبت پر مر گیا وہ شہید ہو کر مرا۔ خبردار! جو آل محمد کی محبت پر مر گیا وہ مغفور ہو کر مرا، خبردار! جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا تو اس کے لئے اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، خبردار! جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا وہ جنت کی طرف اس شان سے جائے گا جس طرح دلہن شان کے ساتھ اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے۔" خبردار! جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کی زیارت کرنے والے رحمت کے فرشتوں کو مقرر کرتا ہے۔" خبردار! جو شخص آل محمد کی محبت پر مر گیا وہ سنت والجماعت پر مرا۔" خبردار جو شخص آل محمد سے بغض رکھ کر مر گیا وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔" خبردار! جو آل محمد سے بغض رکھ کر مر گیا وہ جنت کی خوشبو کو نہیں سونگھے گا۔"

جامع الاصول میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے فرمایا۔ میری اس سے جنگ ہے جس سے تم نے جنگ کی اور میری اس سے صلح ہے جس سے تم نے صلح کی۔ اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا ہے

ابو حازم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا میری اس سے جنگ ہے جس سے تم نے جنگ کی اور میری اس سے صلح ہے جس سے تم نے صلح کی۔" امام ابو اسحٰق ثعلبی نے حافظ ابو عبداللہ سے اپنے اسناد کے ساتھ زید بن علی بن حسین سے روایت کی ہے، آپ اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا علی رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے ساتھ لوگوں کے حسد کی شکایت کی، رسول اللہ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم ان چار آدمیوں میں چوتھے ہو جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، میں ہوں، حسنؑ ہیں، حسین ہیں، ہماری عورتیں ہمارے دائیں اور ہمارے بائیں ہوں گی اور ہماری اولاد ہماری عورتوں کے پیچھے ہوں گی۔"

ابو عبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی نے اپنی کتاب نوادر الاصول میں نقل کیا ہے کہ ہمیں عبید بن خالد نے حدیث بیان کی۔ اس نے کہا محمد بن عثمان بصری نے حدیث بیان کی، اس نے کہا ہمیں محمد بن فضیل نے حدیث کی۔ وہ محمد بن سعد بن ابی طیبہ سے وہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آل محمد کی معرفت آگ سے برأت کا باعث ہے۔ آل محمد کی محبت پل صراط سے گزرنے کا پروانہ ہے۔ آل محمد کی ولایت عذاب سے امان کا باعث ہے۔ نیز یہ حدیث کتاب استقصا میں مذکور ہے۔" نوادر الاصول میں ہے کہ ہمیں نصر بن عبدالرحمٰن وشا نے حدیث بیان کی اس نے کہا ہمیں زید بن حسن انماطی نے حدیث بیان کی۔ وہ جعفر بن محمد سے وہ

اپنے باپ سے آپ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج کے موقع پر عرفہ کے دن آپ کو آپ کی قصویٰ اونٹنی پر سوار دیکھا۔ میں نے آپ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے اگر تم اس کو پکڑو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے (وہ) کتاب خدا ہے اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔ نیز اس کو ترمذی نے بیان کیا ہے۔

نوادر الاصول میں منقول ہے کہ ہمیں میرے باپ نے حدیث بیان کی وہ ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے وہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آئے تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اے لوگو! مجھے لطیف خبیر نے آگاہ کیا ہے کہ ہر ایک نبی اپنے گذشتہ نبی کے مقابل میں آدھی زندگی بسر کرتا ہے، میرا خیال ہے کہ عنقریب مجھے بلایا جائے گا۔ میں جواب دوں گا میں تم لوگوں کو حوض پر ملوں گا۔ جب تم میرے پاس وارد ہو گے تو میں تم سے ثقلین کے بارے میں دریافت کروں گا۔ دیکھو ان دونوں کے بارے میں میرا کیا لحاظ رکھتے ہو۔ ثقل اکبر اللہ عزوجل کی کتاب ہے اس کے سبب کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا ایک حصہ تم لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے متمسک رہو گمراہ نہ ہو جاؤ اور اس کو تبدیل نہ کرو اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔ مجھے اس بات سے لطیف خبیر نے آگاہ کیا ہے وہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔"

نوادر الاصول میں ہے کہ مجھے میرے باپ نے حدیث بیان کی اس نے کہا ہمیں حمانی نے حدیث بیان کی۔ اس نے کہا ہمیں ابن فضیل نے حدیث بیان کی، وہ موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کرتے ہیں وہ ایاس بن سلمہ بن اکوع سے وہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان کا باعث ہیں۔" نوادر الاصول میں ہے کہ ہمیں عیسیٰ بن احمد عسقلانی نے حدیث بیان کی، اس نے کہا ہمیں مؤمل بن عبدالرحمٰن ثقفی نے حدیث بیان کی۔ وہ عباد بن عبدالصمد سے، وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ایک شخص آیا اور کہا یا رسول اللہ کون سے اعمال افضل ہیں، فرمایا علم اللہ کے ساتھ اور اس کے احکام کے ساتھ۔ پھر وہی شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ سے وہی سوال کیا اور کہا یا رسول اللہ میں آپ سے عمل کے بارے میں سوال کرتا ہوں، فرمایا علم تھوڑے سے عمل کے ساتھ تجھے فائدہ دے گا۔ اور زیادہ عمل کے ساتھ بھی، جہل تجھے تھوڑے عمل کے ساتھ نہ زیادہ عمل کے ساتھ کوئی فائدہ نہ دے گا۔"

جامع ترمذی میں ابوسریحہ صحابی وہ حذیفہ بن اسید ہیں یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ روایت بیان کرنے میں شک ہے۔ آپ شعبہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں جس کا مولا ہوں علی اس کے مولا ہیں۔ ترمذی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ

نے مجھے چار اشخاص سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ وہ بھی ان کو دوست رکھتا ہے، کہا گیا یا رسول اللہ ان کے ناموں سے ہمیں آگاہ فرمایئے۔ فرمایا علی ان میں سے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا، ابوذر ہیں، مقداد ہیں اور سلمان ہیں، اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں، اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔"

حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہے میں علی سے ہوں میری طرف سے کوئی شخص ادا نہیں کرے گا۔ میں خود ادا کروں گا یا علی ادا کریں گے۔ اس حدیث کو ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں علی بن ابی طالب موجود تھے۔ میں نے رسول اللہ کو ہاتھ اٹھائے ہوئے فرماتے سنا اے میرے پالنے والے مجھے اس وقت تک نہ مارنا جب تک میں علی کو دیکھ نہ لوں، اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

کتاب المعارف میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! دروازے کو پکڑ لو، اندر کوئی شخص داخل نہ ہو، فرشتے مجھ سے ملنے آئے ہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ میں نے فرشتوں کی آوازوں کو سنا، میں نے فرشتوں کے چلے جانے کے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تین سو فرشتے تھے، فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا۔ میں نے عرض کیا میں نے تین سو مختلف آوازوں کو سنا تھا۔ رسول اللہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھ دیا، فرمایا اللہ تیرے ایمان اور علم کو زیادہ کرے۔ امام تاج الاسلام خداداد نے اپنی اربعین میں کہا ہے کہ یہ ابیات علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے گئے ہیں۔

سبقتکم الی الاسلام طرًّا — غلاما ما بلغت اوان حلمی
محمد النبی اخی وصهری — وحمزة سید الشهداء عمی
وجعفر الذی یضحی ویمسی — یطیر مع الملائک ابن امی
وبنت محمد سکنی وعرسی — منوط لحمها بدمی ولحمی
وسبطا احمد ولدای منها — فایکم له سهم کسهمی!
واوجب بالولایة لی علیکم — رسول الله یوم غدیر خم

(ترجمہ گزر چکا ہے)

حضرت علی رسول اللہ کے ساتھ تمام غزوات میں تبوک کے سوا، بدر، احد، خندق، بیعت رضوان، خیبر

فتح مکہ، حنین اور طائف میں شامل رہے، جنگ تبوک کے موقع پر رسول اللہ نے علی کو اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا۔ تمام جنگوں میں حضرت علیؑ کے مشہور و معروف کارنامے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر غزوات میں علم علیؑ کو عطا کیا تھا۔"

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جنگ احد کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سولہ ضربات لگی تھیں۔ آپ کی بہادری کے حالات اور جنگوں میں آپ کے کارنامے مشہور و معروف ہیں۔ آپ کا علم بلند مقام تک پہنچا ہوا تھا۔ اور آپ کے علم کی کثرت کا عوام اور خواص کو اعتراف ہے۔" ابن مسیب نے کہا کہ امت میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی شخص نے نہیں کہا کہ جو کچھ چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ کو نو حصے علم کے دئے گئے ہیں۔ خدا کی قسم وہ لوگوں کے ساتھ علم کے دسویں حصہ میں بھی شریک ہیں۔

ابن عباس سے روایت ہے جب ہمارے پاس کوئی چیز حضرت علیؑ سے ثابت ہو جاتی تھی تو ہم غیر کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے، کبار صحابہ آپ سے (مسائل) دریافت کرتے تھے اور آپ کے فتوی کی طرف رجوع کرتے تھے، مشکل مسائل کے مواقع پر آپ کے اقوال مشہور ہیں۔ آپ کا زاہد ہونا امور مشہورہ میں سے ہے جس کو ہر خاص و عام جانتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسند میں تحریر کیا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ تم مجھے اس حالت میں دیکھتے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا ہے اور میرے صدقہ کی مقدار چار ہزار درہم و دینار ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ چالیس ہزار درہم ہے، علماء نے کہا کہ اس سے مراد حضرت کے مملوکہ مال کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس سے مراد حضرت کے اوقات ہیں جن کے ذریعہ صدقہ دیا تھا اور اس اوقاف کو بطور صدقہ جاریہ وقف فرمایا تھا۔ اور اس وقف کے حاصل کردہ غلات سے اس مقدار کو رقم پہنچ گئی تھی، انہوں نے کہا کہ حضرت علیؑ کسی چیز کو بطور ذخیرہ کے جمع نہیں کرتے تھے جو اس مقدار کے قریب پہنچ جاتے۔ حضرت کا جب انتقال ہوا تو سات سو درہم کے سوا اور کوئی چیز بطور ترکہ کے نہیں چھوڑی تھی۔ آپ کھدر کی چادر مذیب تن کئے ہوئے تھے۔ جس کو صرف پانچ درہم میں خرید فرمایا تھا۔ آپ کی فضیلت کے بارے میں صحاح (ستہ) میں کافی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جب آپ کوفہ میں تشریف لائے تو آپ سے بعض حکماء عرب نے کہا کہ آپ نے خلافت کو زینت بخشی ہے اور خلافت نے آپ کو مزین نہیں کیا، خلافت تیری نسبت تجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اور حضرت کو اس بات کا علم تھا کہ آپ کس سال، کس ماہ اور کون سی رات کو قتل کئے جائیں گے۔ جس وقت آپ صبح کی نماز کی خاطر تشریف لے چلے تو بطخوں نے آپ کے سامنے آکر چلانا شروع کر دیا، آپ نے ان کو بھگا دیا اور فرمایا یہ نوحہ کر رہی ہیں۔ جب اشقی الخوارج ابن ملجم نے آپ کو ضرب لگائی تو آپ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم میں اپنے عشق میں

کامیاب ہو گیا۔" ابن ملجم نے آپ کو زہر آلود تلوار سے آپ کی پیشانی مبارک پر، ۱۹ ماہ رمضان کی رات کو وار کیا، اور اکیس ماہ رمضان ۴۰ھ کی رات کو آپ وفات پا گئے۔ آپ کو امام حسنؑ، امام حسینؑ، محمد بن حنفیہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا اور آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جس میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا، جب آپ اپنی وصیت سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا السلام علیکم، پھر آپ نے لا الہ الا اللہ کے سوا اور کچھ کلام نہ فرمایا، آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حنوط میں سے کچھ بچا ہوا حنوط موجود تھا اور آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کو اسی حنوط سے حنوط کیا جائے، وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال صحیح ترین قول کے مطابق تھی اور یہی قول اکثر لوگوں کا ہے۔

حاکم نے روایت حافظ ابو عبداللہ سے کی ہے کہ اس کو معلوم ہوا ہے کہ حضرت علیؑ نے حسنؑ اور حسینؑ کو وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے ایک تختہ پر اٹھا کر رکھ دینا۔ پھر مجھے لے کر غری میں آنا، غری کو ذکا بجت ہے، تم دونوں وہاں سفید پتھر دیکھو گے جس سے نور روشن ہوتا ہوگا، تم وہاں کھودنا۔ تم وہاں ایک تختہ پاؤ گے، مجھے وہاں دفن کر دینا۔[1]

ابن ابی دنیا نے روایت کی ہے کہ ہارون رشید کے زمانے میں کوفہ کے بعض شکاری شکار کی غرض سے غری کے علاقہ کی طرف روانہ ہوئے، ہرنوں نے غری کے علاقہ میں پناہ حاصل کر رکھی تھی۔ شکاری نے کہا ہم نے ہرنوں پر بازوں اور کتوں کو چھوڑ دیا۔ کتے اور باز واپس آ گئے۔ ہم نے اس بات سے خلیفہ ہارون رشید کو آگاہ کیا، ہارون غری کی زیارت ہر سال کیا کرتا تھا، حافظ ابو رشید زین الدین نے کہا کہ خلیفہ ہارون رشید کے زمانے تک حضرت علی علیہ السلام کی قبر پوشیدہ رہی پھر کوفہ کی پشت پر غری کے مقام پر ظاہر ہوئی۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں آج کل لوگ زیارت کرتے ہیں۔" آپ کی قبر پر مکروب اور بھاگے ہوئے کا ٹھکانا اور جائے پناہ بن گئی۔

صحیح بخاری کی شرح کرانی میں تحریر ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ خوبصورت چہرے والے تھے، آپ کا چہرہ گویا کہ چودھویں رات کا چاند تھا۔

کتاب الاربعین مؤلفہ تاج الاسلام خدابادی بخاری میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام خوبصورت چہرے

---

[1] حضرت کو کس طرح دفن کیا گیا اور آپ کی قبر کو کیوں پوشیدہ رکھا گیا اور مزار مقدس سے کیا کیا کرامات ظہور پذیر ہوئے۔ ان تمام باتوں کی تفصیل علامہ غیاث الدین عبدالکریم کی کتاب فرحۃ الغری فی تعیین قبر علی میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس احقر نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کر دیا ہے۔ ۱۲

(محمد شریف عفی عنہ)

والے تھے، زیادہ گندمی رنگ والے تھے، بڑی آنکھوں والے، بڑے پیٹ والے، زیادہ بالوں والے اور لمبی داڑھی والے تھے۔"

آپ کے اعضاء اور اطراف برابر متناسب نہیں تھے۔ حتیٰ کہ ایک آدمی نے آپ کی توصیف ان الفاظ سے کی ہے۔ گویا کہ آپ کے اعضاء توڑ دیئے گئے تھے۔ پھر جوڑ دیئے گئے۔ مکہ کے قحط کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا۔ یہ بعثت سے پہلے کی بات ہے۔ رسول اللہ نے آپ کی تربیت کی اور آپ کو تعلیم دی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن مجید سات حرفوں میں نازل ہوا۔ اور ہر ایک حرف کا ایک ظاہر تھا۔ اور ایک باطن۔ حضرت علی بن ابی طالب ظاہر اور باطن دونوں کو جانتے تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک پاگل حاملہ عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا۔ حضرت عمر نے اس کے سنگسار کرنے کا ارادہ کیا۔ آپ سے حضرت علی نے کہا اے امیرالمومنین! تم نے اس بات کو نہیں سنا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تین اشخاص پر سزا موقوف کی گئی ہے۔ ایک مجنوں حتیٰ کہ ٹھیک ہو جائے۔ ایک لڑکا حتیٰ کہ بالغ ہو جائے۔ ایک سویا ہوا شخص حتیٰ کہ بیدار ہو جائے۔ حضرت عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

کافی مسائل میں حضرت عمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف رجوع کیا تھا۔ حضرت عمر نے کہا علی جیسا انسان پیدا کرنے سے عورتیں عاجز ہیں۔ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے؟ نیز کہا میں اس مشکل میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں جس کو حل کرنے کے لئے حضرت علی موجود نہ ہوں۔

شیخ ابو عبدالرحمٰن سلمی نیشاپوری نے اپنی کتاب تاریخ مشائخ الصوفیہ میں تحریر کیا کہ شیخ جنید قدس سرہٗ نے کہا کہ اگر حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ جنگوں سے فراغت پاتے تو آپ کی طرف سے ہمارے پاس اس قدر علم پہنچتا جس کو دل قائم نہ رکھ سکتے۔

شرح التعرف میں منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام امت کے اتفاق سے تمام عارفین کے سر ہیں۔ اور آپ کا ایسا کلام ہے جس کو آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کسی نے کہا ہے۔ یہ کلام وہ ہے جب آپ مسجد کوفہ کے منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھ سے سوال کرو میرے پہلو میں علم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب ہے جو اس منہ میں موجود ہے۔ مجھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم کو اس طرح چن چن کے ودیعت کیا ہے جس طرح پرندہ اپنے بچوں کو دانے چن چن کر ودیعت کرتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر مجھے تورات اور انجیل کے متعلق اجازت دے دی جائے تو میں اس بات کی خبر دوں گا کہ

دونوں میں موجود ہوگی وہ دونوں کتابیں میری اس بات کی تصدیق کریں گی۔"

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اکثر روایات کی بنا پر امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہم کی کل اولاد ۳۵ نفوس پر مشتمل تھی۔ ۱۷ فرزند ہیں۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور زینبؑ اور رقیہ جن کا دوسرا نام ام کلثوم ہے۔ ان حضرات کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم ہیں۔ جناب زینب کی شادی آپ کے والد ماجد نے آپ کے بھائی کے فرزند عبداللہ بن جعفر طیار سے کی تھی۔ جناب عبداللہ سے جناب زینب کے ہاں علی، عون اور عباس پیدا ہوئے۔ رقیہ جن کا دوسرا نام ام کلثوم ہے آپ کے باپ کی رضامندی سے جناب عباس بن عبدالمطلب نے آپ کا نکاح حضرت عمر بن خطاب سے کر دیا تھا۔[1] آپ کے عقب میں آپ کے پانچ فرزند رہے۔ ابو محمد امام حسن سبط، ابو عبداللہ حسین سبط، ابوالقاسم محمد بن حنفیہ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی خولہ بنت جعفر بن قیس قبیلہ بنو حنیفہ میں سے تھیں۔ ابوالقاسم عمر آپ کی والدہ ام حبیب بنت صہبا تغلبیہ تھیں۔ ابوالفضل العباس آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ام البنین (فاطمہ) کلابیہ تھا۔ اس کتاب کا مؤلف کہتا ہے، محمد بن حنفیہ طائف کے ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے تھے۔ اس پہاڑ کو جبل رضوی کہتے ہیں تاریخ سے ظاہر ہے کہ آپ پھر وہاں سے نہیں نکلے، ابوالقاسم عمر کی قبر سرزمین عجم میں نہاوند کے مقام پر واقع ہے۔ ابوالفضل عباس کی تربت مبارک کربلا میں ہے، ابوالقاسم محمد بن حنفیہ کی اولاد ماوراء النہر اور بلخ کے علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ سلطان العارفین خواجہ احمد یسوی، اسماعیل اتا اور میر حیدر آپ کی اولاد طاہرہ سے ہیں، نیز یہ دونوں حضرات اہل ولایت اور عرفان میں سے ہیں اور کرامات کے مالک ہیں، قدس اللہ اسرارہم و رفع درجاتہم و دہب لنا برکاتہم و فیوضاتہم و سعاداتہم ایک جماعت اسماعیل اتا کی طرف منسوب ہوتی ہے اور ایک جماعت میر حیدر کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ ان کو اسماعیل اتائی اور ان کو میر حیدری کہا جاتا ہے (انتہی) عبداللہ بن جعفر کا سلسلہ نسب علی سے چلا اور علی کے فرزندوں سے سلسلہ نسب اسحاق سے چلا۔ محمد کی ماں عبداللہ بن عباس کی دختر ہیں۔

نہاوند، ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو سرزمین ایران میں واقع ہے۔ کچھ حصہ پہاڑ کے دامن اور کچھ حصہ پہاڑ کے اوپر آباد ہے۔ میں نے اس قصبہ کو جولائی ۱۹۷۱ء میں دیکھا ہے۔ ۱۲
(الاحقر محمد شریف عفی عنہ)

[1] حضرت عمر سے جناب ام کلثوم کا عقد صحیح روایات سے ثابت نہیں۔ یہ روایات محض حضرت علی کے مخالفین اور غالباً بنو امیہ کی حدیث ساز کمپنی نے وضع کی ہے ۱۲ - محمد شریف عفی عنہ

لوگوں نے کہا کہ بنو اعمام ایک زمانے میں گزرے ہیں جن میں سے ہر ایک کا نام علی تھا، ان تینوں کے فرزند تھے ان میں سے ہر ایک کا نام محمد تھا اور ان میں سے ہر ایک فرد سردار، نیک بخت، عبادت گزار اور امامت کے قابل تھا وہ حضرات یہ ہیں ابو جعفر امام محمد باقر بن علی بن حسین محمد بن علی بن جعفر طیار اور محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم، یہ وہ فضیلت ہے جس میں ان کے ساتھ اور کوئی شخص شریک نہیں ہو سکتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ظہر کی نماز کوفہ (مسجد کوفہ) میں ادا فرمائی۔ فرمایا عبداللہ بن عباس کہاں ہیں؟ آپ نماز میں حاضر نہیں ہوسکے۔ انہوں نے کہا کہ آپ اپنے گھر میں ہیں اور آپ کا ایک فرزند پیدا ہوا ہے۔ ذکر کیا گیا کہ آپ اس میں مشغول ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کو آگاہ کر دو کہ وہ میرے پاس اپنے فرزند سمیت حاضر ہو جائیں۔ عبداللہ بن عباس اپنے فرزند کو لے کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت نے بچے کو لے کر اس پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اس کا نام اپنے نام پر علی رکھا۔ فرمایا میں عطا کرنے والے کا شکر ادا کرتا ہوں اور مجھے عطا کردہ کے بارے میں برکت دے۔ اور وہ اپنے سن رشد کو پہنچے اور تم اس کی نیکی کا رزق حاصل کرو۔ پھر فرمایا مجھ سے اپنا املاک کو لے لو۔ آپ محمد کے والد ہیں اور محمد مدینہ کے سات فقہا میں سے تھا۔ وہ ابو العباس عبداللہ کے جن کا لقب سفاح تھا اور ابو جعفر منصور جن کا لقب دوانقی تھا کے والد ہیں۔ یہ دونوں پہلے عباسی خلیفے ہیں۔ لوگوں نے پہلے سفاح کی بیعت کی تھی اور یہ ساڑھے چار سال تک خلیفہ رہے۔ اس نے کوفہ کے قریب ایک شہر بسایا جس کا نام ہاشمیہ رکھا۔ پھر جدری کی بیماری میں مبتلا ہو کر مر گیا، پھر لوگوں نے آپ کے بھائی ابو جعفر منصور کی بیعت کی۔ آپ نے شہر بغداد کی فصیل کی تعمیر کی شرح نہج البلاغہ میں اسی طرح تحریر کیا گیا ہے۔

در منظم میں منقول ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے خطبے میں جس کا نام خطبۂ بیان ہے یوں کہا اے ابو العباس لوگوں کے امام ہو جاؤ۔ اسے منصور فصیل کی تعمیر کی طرف رجوع یعنی بغداد کی فصیل یہ ان دونوں کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔ (انتہی الشرح)۔ جعفری حضرات سمرقند اور بخارا میں کافی تعداد میں آباد ہیں۔ ان حضرات میں سے امام ابو الحسن علی بن حسن بن محمد صفدی ہیں۔ جو بخارا میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ آپ امام تھے، فاضل تھے اور مناظر تھے۔ آپ نے سنہ ۶۱ھ میں وفات پائی رحمہ اللہ۔ کتاب السمعانی رحمہ اللہ میں ہے کہ ابو بکر علی بن حیدر بن حمزہ بن اسماعیل بن عبداللہ بن حسن بن محسن جعفر بن قاسم بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن جعفر جعفری بخارا کے رہنے والے ہیں۔ حدیث اور حدیث کے جاننے والوں کو دوست رکھتے ہیں۔ آپ نے حافظ ابو عبداللہ محمد بخاری صاحب کتاب صحیح بخاری نے سنا اور آپ سے ابو عمرا در عثمان بن علی بیکاری نے بخارا میں آپ سے حدیث کو روایت کیا، عبدالعزیز بن بخشی نے ذکر کیا ہے کہ آپ کے شیوخ میں امام محدث ہیں، شام کی زمین پر مؤتہ کے مقام پر جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی جنگ مؤتہ میں شہادت

واقع ہو گئی، موتہ بیت المقدس سے دو منزل پر واقع ہے، جب عبداللہ بن جعفر جنگ موتہ سے واپس آئے، مدینہ کے قریب پہنچے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو دیکھا تو آپ کو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا۔ اور آپ کو اپنے آگے بٹھایا اور آپ کے حق میں دعا فرمائی۔ اے میرے پالنے والے جعفر کے بعد اس کا جانشین قرار دے دیا، قثم بن عباس کو رسول اللہ نے اپنے پیچھے سوار کر لیا، آپ نے سمرقند میں شہادت پائی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما نے مدینہ میں سنہ ۸۰ھ میں وفات پائی۔ اور یہ بات صحیح ہے، ایک جماعت نے کہا کہ آپ کی وفات سنہ ۹۰ھ میں واقع ہوئی۔ عبداللہ خود سخی ہیں اور سخی کے فرزند ہیں۔ امام حسن، امام حسین، عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی نابالغ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت نہیں کی، مسلم بن قتیبہ نے اپنی کتاب معارف میں اولاد عبداللہ بن جعفر طیار کے متعلق کہا ہے، ستر فرزند تھے اور دو لڑکیاں تھیں، فرزندوں میں علی، عباس، عون، اکبر اور جعفر اکبر ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت علی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کے شکم سے پیدا ہوئی ہیں، فرزندوں میں اسماعیل اور ام اہات اولاد میں سے ہیں

امام حسن سبط بن علی رضی اللہ عنہم کی اولاد یہ ہے۔ حسن مثنیٰ بن حسن، زید بن حسن، حسین بن حسن اور عمر بن حسن اور امام حسن سبط کی اولاد ان حضرات سے چلی۔ شیخ العترۃ عبداللہ بن محض بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط جن کی عمر سو سال تھی، ابراہیم بن حسن مثنیٰ حسن مثلث بن حسن مثنیٰ، ان حضرات کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہم ہیں، جعفر بن حسن مثنیٰ اور داؤد بن حسن مثنیٰ ان دونوں حضرات کی والدہ ماجدہ ام ولد ہے، ان پانچوں حضرات کی اولادیں ہیں، چھٹے حسن بن زید بن حسن سبط ہیں۔ آپ کے چھ فرزند ہیں اور ہر ایک کی اولاد ہے، عمر بن حسن اول کی اولاد نہیں ہے۔ حسین بن حسن اول آپ کی ایک بیٹی ہے جس کا نام فاطمہ اسماعیل بن جعفر صادق رضی اللہ عنہم کی والدہ ماجدہ ہیں، امام حسین رضی اللہ عنہ کے تین فرزند ہیں اور بیٹیاں ہیں، علی اصغر امام زین العابدین کا نام ہے۔ آپ کا لقب اصغر ہے، آپ اپنے نانا کی زندگی میں پیدا ہوتے تھے اور اپنے نانا کی وفات کے وقت آپ کی عمر دو سال تھی۔ آپ کے دادا امیر المومنین ہیں، علی اکبر رضی اللہ عنہما درحقیقت اصغر ہیں۔ واقعہ کربلا کے وقت آپ کی عمر ۲۲ سال تھی اور آپ بیمار تھے جنگ کی طرف نہیں نکلے تھے، آپ کی والدہ جناب شہر بانو بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن پرویز بن ہرمز بن انوشروان بادشاہ عادل ہیں[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں اپنی بہن

[1] جناب شہر بانو عالم زچگی میں انتقال کر گئیں۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ آپ کربلا میں موجود تھیں۔ لیکن (باقی اگلے صفحہ پر)

کیہان بانو کے ساتھ ایران کے علاقہ سے آپ کو لایا گیا۔

حضرت عثمان نے ان دونوں کے بیچنے کا ارادہ فرمایا، آپ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا! بادشاہوں کی اولاد کے ساتھ باقی تمام لوگوں ایسا معاملہ نہیں ہونا چاہیئے۔ امام حسین نے جناب شہربانو سے شادی کی جس سے علی اصغر پیدا ہوئے۔ اور کیہان بانو سے حضرت محمد بن ابی بکر نے شادی کی جس سے قاسم پیدا ہوئے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ انصاف کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آئمہ معصومین کو امام حسین رضی اللہ عنہم کی نسل سے یزدجرد جو کسریٰ نوشیرواں بادشاہ عادل کے نام سے منسوب ہے کی بیٹی سے قرار دیا اور آپ کی اور تمام ازواج اس شرف سے محروم رہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے ایک فرزند جن کا نام علی اکبر تھا جنگ کربلا میں شہید ہو گئے۔ اور اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی اور آپ کی والدہ کا اسم گرامی ام لیلیٰ بنت مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی ہے۔ امام کے فرزندوں میں سے ایک کا نام عبداللہ تھا جو بچے تھے (جنگ کربلا کے وقت پر) آپ کو تیر لگا اور آپ شہید ہو گئے۔ لے

امام کی دو بیٹیوں کے متعلق یہ ہے فاطمہ نے اپنے چچا کے فرزند حسن مثنیٰ سے نکاح کر لیا۔ اس سے آپ کے تین فرزند پیدا ہوئے، عبداللہ محض، ابراہیم اور حسن مثلث۔ جناب سکینہ نے مصعب بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ ۲ امام حسین علیہ السلام جناب سکینہ اور آپ کی ماں جن کا نام رباب کلبیہ تھا دوست رکھتے تھے۔ اور انہیں دو کے بارے میں امام حسین رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے (۳)

لعمرك اننى لاحب داراً تحل بها سكينة والرباب

تیری زندگی کی قسم میں اس گھر کو پسند کرتا ہوں جس میں سکینہ اور رباب قیام فرما ہوں۔

لے۔ علی اصغر کے نام سے مشہور ہیں۔ ۱۲۔ محمد شریف عفی عنہ

۲۔ یہ بات قطعی غلط ہے جناب سکینہ نے ہرگز نکاح نہیں کیا۔ آپ کا انتقال زندان شام میں بچپن کے عالم میں قید کی حالت میں ہو گیا تھا۔ جناب سکینہ کے نکاح کا قصہ بنو امیہ کے ہوا خواہوں کی ایجاد ہے۔ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۱۲۔ محمد شریف عفی عنہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہ صحیح نہیں ہے۔ آپ کی قبر مبارک شہر طہران شاہ عبدالعظیم سے کوئی تین میل کے فاصلہ پر پہاڑ کے دامن میں بتائی جاتی ہے۔ اللہ اعلم بالصواب ۱۲۔ (محمد شریف عفی عنہ)

امام حسین علیہ السلام کا سلسلہ نسب آپ کے صرف ایک فرزند امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے چلا ہے امام زین العابدین علیہ السلام کے سترہ فرزند اور نو لڑکیاں تھیں، ان میں سے بعض لڑکیوں کے نام یہ ہیں، فاطمہ، سکینہ، خدیجہ، خدیجہ نے محمد بن عمر بن علی رضی اللہ عنہم سے عقد کر لیا۔ اس سے آپ کی کئی اولادیں پیدا ہوئیں۔

امام زین العابدین کا سلسلہ نسب ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے چلا آپ کی والدہ کا اسم گرامی ام عبداللہ بنت حسن سبط ہے، زید شہید جن کو کوفہ کے مقام پر سولی پر لٹکایا گیا وہ شرفائین کے دادا ہیں لے۔ عبداللہ باہر کی قبر شہر موصل میں ہے۔ عمر اشرف، حسین اصغر اور علی (یہ سب حضرات امام زین العابدین کے فرزند ہیں) ان چھ حضرات سے امام زین العابدین علیہ السلام کا سلسلہ نسب چلتا ہے، امام محمد باقر کے تمام فرزندوں حسن، حسین اکبر، قاسم، سلیمان اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم میں سے سلسلہ نسب صرف امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما سے چلتا ہے، آپ کی والدہ کا نام ام فروہ بنت قاسم بنت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم ہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کی اولادیں سے ہر ایک کا آگے سلسلہ نسب چلتا ہے، مغرب، مصر اور مصر جدید میں جناب اسماعیل خلفاء فاطمیہ کے دادا ہیں، امام موسیٰ کاظم، محمد دیباج، اسحاق اور علی جن کی قبر قم شہر کے باہر جنوبی دروازے کے قریب واقع ہے۔ یہ سب حضرات امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ امام حسین علیہ السلام نے پچیس حج پا پیادہ ادا کئے تھے۔ امام حسین علیہ السلام شہید کر دیئے گئے اور آپ کے ساتھ مندرجہ ذیل حضرات نے شہادت پائی:۔

عثمان، ابوبکر، جعفر اور عباس۔ یہ سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں۔ ان حضرات کی والدہ ماجدہ ام البنین (فاطمہ) کلابیہ تھیں، ابراہیم بن علی ام ولد کے فرزند ہیں۔ عبداللہ بن حسن مجتبیٰ اور جناب عقیل کے پانچ فرزند، حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کے فرزند عون اور محمد یہ تمام کے تمام سترہ آدمی ہوتے ہیں اور بنو ہاشم کے بارہ غلاموں نے جام شہادت نوش کیا۔ یہ سب حضرات بانجر کربلا میں شہید ہوئے (بنت عقیل ایک مرثیہ میں فرماتی ہیں اے آنکھ تجھے آنسو بہانا چاہیئے۔ اگر تم نے گریہ اور بکا کرنا ہے تو آل رسول کے ان چھ افراد پر جو تمام کے تمام صلب علی سے پیدا ہوئے تھے اور ان پانچ افراد پر رونا چاہیئے جو عقیل کی اولاد میں سے تھے اور شہید کر دیئے گئے تھے۔

لے زید شہید کا مزار کوفہ سے کوئی ساٹھ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی بستی میں واقع ہے جو چند گھروں پر مشتمل ہے۔ اردگرد کا تمام علاقہ غیر آباد ہے۔ آپ کے مزار کا گنبد سفید ہے۔ اس احقر نے جولائی ۱۹۶۱ء میں مزار کی زیارت کی ہے ۱۲۔ محمد شریف عفی عنہ

ائمہ اہل بیت میں سے امام زین العابدین علیہ السلام ہیں امام زہری نے کہا میں نے کسی قریشی کو علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے افضل نہیں دیکھا، اسی طرح سلف کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ ان میں سے سعید بن مسیب ہیں، اس نے کہا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ دن اور رات میں اپنی وفات تک ایک ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے، آپ کو کثرت عبادت کی وجہ سے زین العابدین کہا جاتا ہے۔ امام زہری جب امام زین العابدین علیہ السلام کا ذکر کرتے تھے تو رو پڑتے تھے اور کہتے تھے کہ زین العابدین علیہ السلام وہ شخص ہیں کہ جب وضو کرتے تو آپ کا رنگ زرد پڑ جاتا تھا، آپ کے اہل نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ وضو کرتے وقت آپ کی یہ حالت کیوں ہو جاتی ہے؟ فرمایا کہ تم لوگوں کو معلوم نہیں میں کس ذات کے سامنے کھڑا ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں، سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے حج ادا فرمایا جب آپ نے احرام باندھا تو آپ کا رنگ زرد پڑ گیا اور آپ پر کپکپی طاری ہوگئی اور تلبیہ کہنے کی توفیق نہ رہی آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ میں لبیک کہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے کہے کہ تیری لبیک منظور نہیں ہے، آپ نے جب لبیک کہا تو آپ پر غش طاری ہوگیا اور سواری سے نیچے گر پڑے، حج ادا کرتے وقت تک آپ پر یہی کیفیت طاری رہی، جب سخت آندھی چلتی تو آپ غش کھا کر گر پڑتے، آپ گھر میں موجود تھے اس میں آگ لگ گئی۔ لوگوں نے کہنا شروع کیا اے فرزند رسول! آگ ہے آگ ہے۔ آپ نے سجدہ سے اپنا سر مبارک نہ اٹھایا اور آگ بجھا دی گئی۔ آپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، فرمایا مجھے اس آگ سے دوسری آگ نے بے پرواہ کر دیا تھا اور آپ فرمایا کرتے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے خوف کی وجہ سے کرتے ہیں، یہ عبادت غلاموں کی عبادت ہے، دوسرے لوگ لالچ کی وجہ سے عبادت کرتے ہیں۔ یہ تاجروں کی عبادت ہے اور کچھ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے شکریہ کی خاطر کرتے ہیں، یہ عبادت آزاد بندوں کی عبادت ہے۔ طہارت کرتے وقت کسی کی امداد کو پسند نہیں کرتے تھے طہارت کے لئے پانی مہیا رکھتے تھے، رات کے وقت پانی کے برتن کو ڈھانپ رکھتے تھے، جب نماز تہجد کے لئے رات کو کھڑے ہوتے تو پہلے مسواک کرتے، وضو کرتے، وضو کرتے اور نماز ادا کرتے اور ... سے جو چیز فوت ہوگئی تھی اس کی قضا کرتے، ایک شخص نے آپ پر بہتان باندھا، آپ نے اس سے فرمایا اگر میں ایسا ہوں جیسا تم نے کہا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ تمہارے کہنے کے مطابق اگر میں نہیں ہوں تو اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔ اس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ جہاں اپنی رسالت کو قرار دیتا ہے اس کو بہتر جانتا ہے، حضرت فرمایا کرتے اے لوگو! ہم لوگوں سے اسلام کی محبت اور اپنے نبی کی محبت کی وجہ سے محبت کرو۔ اگر تمہاری محبت تقویٰ کے بغیر قائم رہی تو یہ ہمارے لئے عار کا موجب ہوگی۔ آپ نے ایک آدمی

سے کہا کہ ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو ہم اللہ تعالیٰ سے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے، ہماری ولایت پرہیزگاری سے حاصل ہوتی ہے، فرمایا اے لوگو! میں تمہیں آخرت کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ دنیا کے متعلق وصیت نہیں کرتا، آپ جب چلتے تو آپ کا ہاتھ مبارک آپ کے گھٹنے سے آگے نہیں بڑھتا تھا، آپ عبادت میں سخت اہتمام فرماتے، اسی وجہ سے آپ کا جسم لاغر پڑ گیا تھا۔ آپ کے فرزند امام محمد باقر علیہ السلام نے عرض کیا اے باپ! اس قدر کوشش و اہتمام میں جسم کو کیوں گھلا دیا ہے؟ فرمایا تم اس بات کو دوست نہیں رکھتے کہ میرا رب مجھے نزدیکی عطا کرے، جب مسکین کو صدقہ عطا کرتے پہلے مسکین کو بوسہ دیتے۔ پھر اس کو صدقہ عطا کرتے۔ آپ کے گھر میں مسجد تھی جس میں عبادت کرتے۔ رات کے تیسرے حصے میں یا نصف حصے میں بلند آواز سے ندا دیتے۔ اے پالنے والے! تیرے سامنے پیش ہونے اور کھڑے ہونے کے خوف نے مجھے میرے بستر پر پریشان کر رکھا ہے۔ اور میری نیند کو منع کر دیا ہے! پھر اپنے رخسار مبارک کو مٹی پر رکھ دیتے، آپ کے اہل اور فرزند خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کے گرد آپ پر رحم کرتے ہوئے رونا شروع کر دیتے۔ اور آپ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے تھے، آپ کہتے تھے اے میرے پالنے والے! میں جب آپ سے ملاقات کروں تو اس وقت کے لئے آپ سے روح اور راحت کا سوال کرتا ہوں۔ اس وقت آپ مجھ سے راضی ہوں، طاؤس یمانی کا کہنا ہے کہ میں نے رات کے وقت رکن کے مقام یعنی حجر اسود کے پاس امام زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا، میں آپ کے پیچھے بیٹھ گیا آپ نے نماز ادا فرمائی، سجدہ کیا، اپنے دونوں رخساروں کو مٹی پر رکھ دیا۔ ہتھیلی کے اندرونی حصے کو آسمان کی طرف بلند کر کے کہا اے میرے پالنے والے! تیرا حقیر بندہ تیرے صحن میں ہے، تیرا مسکین تیرے صحن میں ہے، تیرا فقیر تیرے صحن میں ہے اور تیرا سوالی تیرے صحن میں موجود ہے، طاؤس کا بیان ہے کہ میں نے ان کلمات کو جس مصیبت کے وقت میں پکارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری مصیبت کو دور کر دیا ہے، طاؤس یمانی ۳۸ھ میں پیدا ہوئے، آپ ثقہ، امین، بہت احادیث بیان کرنے والے، بڑی منزلت والے، اور اونچے درجات پر فائز تھے، ہر چیز میں آپ کی جلالت قدر کے متعلق لوگوں نے اجماع کیا ہے۔ حماد بن زید نے کہا کہ ہاشمیوں میں سب سے زیادہ فضیلت کے مالک انسان تھے جن کو میں نے پایا، آپ جب سفر کرتے اپنے نسب کو چھپاتے تھے، اس بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا، فرمایا میں اس بات کو مکروہ تصور کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اس چیز کو حاصل کروں جو بذات خود مجھ میں موجود نہیں ہے۔ حافظ ابو نعیم اصبہانی کی کتاب حلیۃ الاولیاء میں تحریر ہے کہ ابن خلدون نے امام زہری سے نقل کیا ہے کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے اہلکاروں کو حکم دیا کہ وہ لوگ امام زین العابدین علیہ السلام کو

پابہ سلاسل کر کے مدینہ سے شام لے آئیں۔ آپ پہرہ دار مقرر ہو گئے۔ امام زہری آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو الوداع کہا اور رو پڑا اور عرض کیا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں آپ کی جگہ بیڑیوں میں مقید ہوتا، فرمایا تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ بات مجھے تکلیف دیتی ہے۔ اگر میں چاہوں تو اس سے نجات حاصل کر سکتا ہوں لیکن یہ بات مجھے عذاب خدا یاد دلاتی ہے، پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو بیڑی سے نکال لیا۔ اور دونوں ہاتھوں کو ہتھکڑیوں سے باہر کیا، پھر فرمایا، میں ان لوگوں کے ساتھ صرف دو روز جاؤں گا۔ امام زہری نے کہا۔ دو روز کے بعد صبح کے وقت ان لوگوں نے حضرت کو گم پایا، انہوں نے آپ کو تلاش کیا اور ڈھونڈا، لیکن آپ کو نہ پایا۔ زہری نے کہا میں شام میں عبدالملک کے پاس حاضر ہوا، اس نے مجھے حضرت کے متعلق دریافت کیا، میں نے اس کو آگاہ کیا، عبدالملک نے کہا آپ میرے پاس تشریف لاتے تھے اور مجھ سے کہا تجھے میرے ساتھ کیا سروکار ہے؟ میں نے عرض کیا میرے پاس تشریف رکھئے، فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا، پھر آپ تشریف لے گئے، خدا کی قسم میرے دل پر آپ کا خوف طاری ہو گیا تھا

حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں، طبرانی نے الکبیر میں، حافظ سلفی، اہل سیر اور تواریخ نے ذکر کیا ہے کہ ہشام بن عبدالملک نے اپنے باپ کے زمانے میں حج ادا کیا، خانہ کعبہ کا طواف کیا، بھیڑ کی کثرت کی وجہ سے حجر اسود تک نہ پہنچ سکا، آپ کی خاطر منبر نصب کیا گیا، وہ اس پہ بیٹھ کر لوگوں کو دیکھ رہے تھے، اس کے ساتھ سرداران شام کی ایک جماعت موجود تھی۔ اس نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت چہرے والا دیکھا، آپ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو لوگ خود بخود علیحدہ ہو گئے، آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، ایک شامی مرد نے کہا یہ کون شخص ہے جس کے رعب سے لوگ ڈرتے ہیں، ہشام نے اس ڈر کے مارے کہ کہیں لوگ آپ کے مطیع نہ ہو جائیں کہا میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ اس وقت فرزدق شاعر موجود تھے، اس نے کہا میں اس شخص کو جانتا ہوں، شامی نے کہا اے ابو فراس یہ کون شخص ہیں؟ آپ نے یہ اشعار بیان کئے۔ ؎

هذا الذی تعرف البطحاء وطاته — والبیت یعرفه والحل والحرم
هذا ابن خیر عباد اللہ کلهم — هذا التقی النقی الطاهر العلم
اذا راته قریش قال قائلها — الی مکارم هذا ینتهی الکرم
ینمی الی ذروة العز التی قصرت — عن نیلها عرب الاسلام والعجم
هذا ابن فاطمة ان کنت جاهله — بجده انبیاء اللہ قد ختموا
تبین نورا لهدی من نور طلعته — کالشمس ینجاب عن اشراقها الظلم

مشتقة من رسول نبعته — طابت عناصره والخلق والشیم
من معشر حبهم دین وبغضهم — کفر وقربهم منجی ومعتصم
لا یستطیع جواد بعد غایتهم — ولا یدانیهم قوم وان کرموا

(ترجمہ گزر چکا ہے)

ہشام نے جب ان اشعار کو سنا تو فرزدق کو بند کر دیا۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس بارہ ہزار درہم روانہ کئے۔ فرزدق نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں نے حضرت کی مدح اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر کی ہے۔ عطیہ حاصل کرنے کی خاطر نہیں کی، امام نے فرمایا جب ہم کسی چیز کو بخش دیتے ہیں تو ہم اس کو واپس نہیں کرتے، فرزدق نے بارہ ہزار درہموں کو قبول کر لیا۔ شیخ الحرمین شریفین شیخ ابو عبداللہ قرطبی نے کہا کہ اگر ابو فراس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس عمل کے سوا اور کوئی عمل نہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ کلمات حق ہیں جن کو ظالم بادشاہ کے سامنے کہا گیا ہے فرزدق نے قید کی حالت میں ہشام کی ہجو بیان کی۔

ایحبسنی بین المدینة والتی الیها — قلوب الناس یهوی منیبها
یقلب راسا لم یکن راس سید — وعینا له حولا بادعیوبها

(ترجمہ گزر چکا ہے)

ہشام نے فرزدق کو قید سے رہا کر دیا، ہشام کھینگا تھا امام زین العابدین علیہ السلام کے بہت زیادہ معروف فضائل ہیں اور یہ کثرت سے بیان کئے گئے ہیں۔ آپ نے مدینہ میں ۹۵ھ میں انتقال کیا آپ کی عمر ۷۵ سال تھی، آپ اس قبر میں دفن ہوئے جس میں عباس اور آپ کے چچا امام حسن دفن ہوئے۔ اس کے بعد امام محمد باقر علیہ السلام دفن ہوئے اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم آپ کے فرزند بھی اسی قبر میں دفن ہوئے۔ اس قبہ کی جلالت، قدر، بزرگی اور شرف کا کیا کہنا، جب امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ہوا آپ کی پشت مبارک پر نشان پڑا ہوا تھا۔ کیونکہ آپ کھانے کی چیزیں اپنے نادار ہمسایوں اور مساکین کی خاطر پشت پر اٹھا کر ان کو کھلایا کرتے اور فرمایا کرتے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پوشیدگی میں صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پشت سے اہل بیت نبوت کے اس قدر افراد کو پیدا کیا جن کو زمین کے شرق اور غرب میں پھیلا دیا۔ یزید اور اس کے اہل بیت میں سے کوئی بھی اس وقت موجود نہیں ہے۔ بلکہ ان کا آگ پھونکنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کہنے والوں سے زیادہ سچ کہنے والا ہے اور کہتا ہے انا اعطیناک الکوثر۔ اے محمد ہم نے تجھ کو کثرت اولاد عطا کی

ان شانئك هو الابتر۔ بے شک تیرا دشمن مقطوع النسل ہے، کوثر فوعل کے وزن پر واقع ہے جو کثرت کی طرف دلالت کرتا ہے۔ اس سے مراد کثرت نسل ہے،

آئمہ اہل بیت میں سے امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام ہیں۔ آپ کو باقر اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے علم کو شگافتہ کیا، آپ نے علم کے عقدہ کو حل کیا اور اس کے پوشیدہ راز سے مطلع تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام عبداللہ بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم ہیں، امام محمد باقر پہلے علوی شخص ہیں جو دو علویوں سے پیدا ہوئے تھے، آپ تابعی ہیں، جلیل القدر ہیں، پرہیزگار امام ہیں۔ آپ کی جلالت قدر اور کمال پر اجماع ہو چکا ہے اور آپ کے کلام میں سے ہے :-

"کمینے آدمیوں کا ہتھیار بدگوئی ہے"۔ "اے میرے بیٹے! تجھے سستی اور توبیخ سے بچنا چاہیئے۔ یہ دونوں چیزیں ہر برائی کی جڑ ہیں"۔ آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، ابن مسیب، ابن حنفیہ اور اپنے باپ سے حدیث کو سنا اور آپ سے ابواسبیعی، عطا بن ابی رباح، عمر بن دینار اعرج، زہری اور دیگر مخلوق نے حدیث کو روایت کیا ہے۔"

بعض نے کہا میں نے علماء کو امام محمد باقر رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی کے ہاں کم علم والا نہیں دیکھا۔ ان علماء میں سے عبداللہ، علی، زید، عبیداللہ اور ابراہیم رضی اللہ عنہم ہیں۔ آپ کی تین لڑکیاں تھیں، ان میں ام سلمہ اور زینب صغریٰ ہیں۔ زینب صغریٰ نے عبید بن محمد بن ابی القاسم عمر بن علی بن طالب رضی اللہ عنہم سے شادی کی۔ آپ کا انتقال ۱۱۴ھ میں ہوا۔ آپ کی عمر ۶۳ سال تھی، واقدی نے کہا ہے آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔

آئمہ اہل بیت میں سے ابوعبداللہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی والدہ اور آپ کے بھائی عبداللہ کی والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم، جناب قاسم سات مشہور فقہا میں۔ امام جعفر رضی اللہ عنہ اہل بیت کے سرداروں میں سے تھے۔ آپ نے اپنے باپ، قاسم، نافع، عطا، محمد بن منذر اور امام زہری سے حدیث روایت کی ہے، آپ سے آپ کے فرزند امام موسیٰ کاظم، یحییٰ بن سعید انصاری، ابوحنیفہ، ابن جریج، مالک، محمد بن اسحاق، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، شعبہ، یحییٰ بن سعید قطان رحمہم اللہ نے حدیث کو نقل کیا ہے، آپ کی جلالت اور سیادت پر سب کو اتفاق ہے۔

شیخ ابوعبدالرحمن اسلمی نے طبقات مشائخ صوفیہ میں تحریر کیا ہے کہ امام جعفر صادق اپنے زمانہ میں تمام افراد اہل بیت سے علم میں سبقت لے گئے۔ دین کا مضبوط علم رکھتے تھے، دنیا میں پکے زاہد تھے۔ خواہشات سے مکمل طور پر کنارہ کش تھے اور علم دانائی میں دست رس رکھتے تھے۔ حضرت نے فرمایا جو شخص معرفت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے اس کو

کنارے کا علم نہیں ہوتا۔ جو شخص حقیقت کی سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے وہ گرنے سے نہیں ڈرتا، جس شخص کو اللہ سے انس ہوتا ہے اسے لوگوں سے وحشت ہوتی ہے، جو شخص اللہ کے سوا کسی اور سے مانوس ہوتا ہے اس کو دوست لوٹ لیتے ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت قل ہو اللہ احد کے متعلق ارشاد فرمایا، حقائق محفوظ ہیں۔ ان تک گمان اور فہم نہیں پہنچ سکتا۔

عمر بن ابی مقدام نے کہا جب میں جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتا تھا تو میں جان لیتا تھا کہ آپ انبیاء کی اولاد میں سے ہیں، ۸۰ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے شوال ۱۴۸ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کی عمر ۶۸ سال تھی۔ علم توحید وغیرہ میں آپ کا بے نظیر کلام پایا جاتا ہے۔ آپ کے شاگرد جابر بن حیان صوفی[1] نے ایک کتاب تالیف کی ہے جو ہزار اوراق پر مشتمل ہے جو حضرت کے رسائل پر مشتمل ہے۔ امام یافعی یمانی کے بیان کے مطابق یہ حضرت کے پانچ صد رسائل ہیں، ابوسلمہ خلال ان لوگوں میں سے تھا جو لوگوں کو اہل بیت کی دوستی کی طرف دعوت دیتے تھے اور مسلم مروزی بھی آپ کا شریک کار تھا، خلال نے تین اشخاص کی طرف خط لکھا، وہ یہ حضرات ہیں امام جعفر صادق، آپ کے چچا عمر اشرف اور عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہم قاصد نے ابتدا امام جعفر صادق علیہ السلام سے کی۔ قاصد رات کے وقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ابوسلمہ خلال کا حضرت کو پیغام (لوگوں کی بیعت قبول کر لیجئے) پہنچایا، حضرت نے فرمایا مجھے ابوسلمہ سے کیا سروکار؟ قاصد نے عرض کیا خط ملاحظہ فرمائیے، پھر جواب بیان فرمائیے، حضرت نے نوکر سے فرمایا چراغ قریب کیجئے اور آپ نے خط کو جلا دیا، قاصد سے فرمایا تم نے جواب دیکھ لیا ہے، قاصد عبدالرحمن محض کے پاس چلا گیا، آپ نے خط کو پڑھا اور اپنے دو فرزندوں محمد ملقب بہ نفس زکیہ اور ابراہیم کی خلافت کا خواہشمند ہو کر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو بلایا اور آپ سے مشورہ طلب کیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے کہ میں اپنا صحیح مشورہ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں رکھتا۔ اے میرے چچا میں اس کو آپ سے پوشیدہ رکھوں گا، تم اپنی ذات کے لئے اس بات کی خواہش اور تمنا نہ کرو۔ یہ سلطنت بنو عباس پر جا کر ہوگی۔ اور جس طرح حضرت نے فرمایا تھا ایسا ہی ہوا۔ عمر اشرف موقع پر موجود نہیں تھے،

ابومسلم مروزی صاحب سلطنت نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنا قاصد روانہ کیا اور کہا میں نے لوگوں کو اہل بیت کی موالات کی طرف دعوت دی ہے اور اس بارے میں خود میری خواہش بھی ہے کہ آپ سے بیعت کر لوں، حضرت نے اس کو جواب دیا کہ تم میرے آدمی نہیں ہو اور نہ زمانہ میرا زمانہ ہے۔

---

[1] جابر بن حیان علم کیمسٹری (Chemistry) کے موجد ہیں۔ محمد شریف عفی عنہ

پھر ابو مسلم کوفہ میں آیا اور خلیفہ سفاح کی بیعت کرلی اور خلافت کا قلادہ اس کے گلے میں ڈال دیا، جناب زید شہید اور آپ کے بھائی امام محمد باقر رضی اللہ عنہما کے درمیان بنو امیہ کے خلاف خروج کرنے کے متعلق تکرار و نزاع ہوتا رہا، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کے والد ماجد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خروج ہرگز نہیں کیا اور نہ خروج کے درپے ہوئے، حضرت زید نے خروج کیا، کوفہ کی طرف تشریف لے گئے۔ قتل کیے گئے، سولی پر لٹکائے گئے، آپ کا فرزند یحییٰ بن زید خراسان کی طرف بھاگ گیا تاکہ بعض لوگ آپ کے متعلق اتفاق کرلیں، جب اس بات کا علم امام جعفر صادق علیہ السلام کو ہوا تو آپ نے فرمایا بھی اسی طرح قتل ہوں گے جس طرح آپ کا باپ قتل کیا گیا تھا اور اسی طرح سولی دیئے جائیں گے جس طرح ان کے باپ کو سولی دی گئی تھی، آپ کو مقام جوزجان قتل کیا گیا جس کو سرلول بھی کہتے ہیں، آپ کو سولی دی گئی۔ آپ برابر سولی پر لٹکے رہے۔ حتیٰ کہ ابو مسلم مروزی نے آپ کو جوزجان میں دفن کیا، حضرت نے لوگوں کو مطلع کیا کہ آپ کے والد امام محمد باقر علیہ السلام نے ان سب باتوں سے آپ کو آگاہ کیا تھا۔ حضرت نے فرمایا اولاد امیہ لوگوں پر ظلم کرے گی۔ اگر ان کا پہاڑ بھی مقابلہ کریں گے تو یہ ان پر بھی غالب آجائیں گے۔ ابو جعفر منصور نے رات کے وقت اپنے وزیر کو طلب کیا اور اسے حکم دیا کہ میرے پاس جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو لاؤ میں اس کو قتل کروں گا اس نے عرض کیا آپ ایسے آدمی ہیں جس کو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے، جس کو اللہ کی عبادت نے لاغر کر رکھا ہے آپ کو کوئی نقصان نہیں دیں گے۔ منصور نے کہا تو آپ کی امامت کے قائل ہو، خدا کی قسم وہ تو آپ کے امام ہیں، میرے امام ہیں اور تمام مخلوق کے امام ہیں، ملک بدنصیب ہے، آپ کو ضرور لاؤ، وزیر (غالباً علی یقطین) نے کہا میں روانہ ہوا، آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کو نماز میں مشغول پایا، جب حضرت فارغ ہوئے تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ کو امیر المومنین یاد کرتے ہیں، آپ کھڑے ہوگئے اور میرے ساتھ چل پڑے، حضرت کے پہنچنے سے پہلے منصور نے اپنے غلاموں سے کہہ رکھا تھا کہ جب میں اپنے سر سے اپنی ٹوپی کو اتار دوں تو تم ان کو قتل کر دینا، جب ہم دروازے پر پہنچے تو منصور نے آپ کا استقبال کیا، آپ کو اندر لے گیا، اور صدر مجلس میں بٹھایا، آپ کے سامنے جھک گیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول کے فرزند اپنی ضروریات بیان فرمایئے، حضرت نے فرمایا میری ضرورت یہ ہے کہ جب تک میں اپنی رضا سے آپ کے پاس نہ آؤں تم خود مجھے نہ بلانا، مجھے میرے رب کی عبادت کے لیے چھوڑ دیجئے۔ منصور نے کہا ایسا ہی ہوگا، حضرت تشریف لے گئے، منصور پر رعشہ طاری ہوگیا، ہم لوگوں نے آپ پر کپڑے ڈال دیئے، مجھے کہا جب تک میں بیدار نہ ہوں تم اس وقت تک یہاں سے نہ جانا، لمبی نیند کے اٹھے حتیٰ کہ منصور کی تین اوقات کی نماز قضا ہوگئی تھی، اس کے بعد ہوش میں آیا، وضو کیا اور فوت شدہ

نماز کو ادا کیا۔ میں نے کہا آپ کو کیا ہوگیا تھا؟ منصور نے کہا کہ جب جعفر صادق میرے گھر میں داخل ہوئے تو میں نے ایک بہت بڑے اژدہا کو دیکھا جس کا ایک ہونٹ چبوترے کے اوپر تھا اور دوسرا ہونٹ چبوترے کے نیچے تھا، اس نے صاف ستھری زبان میں کہا کہ اگر تم نے آپ کو اذیت دی تو میں تم کو چبوترے سمیت نگل لوں گا۔

عالم عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی یمانی نزیل حرمین شریفین نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ وسیع علم والے بہت بڑے صبر والے تھے آپ کے فضائل اور مناقب اس قدر زیادہ ہیں جن کا شمار ناممکن ہے، آپ کا سلسلہ نسب آپ کے پانچ فرزندوں سے چلا ہے (وہ یہ ہیں) حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ کاظم، اسحاق، محمد دیباج اور علی، ان حضرات کا سلسلہ اولاد چلتا ہے، جناب عبداللہ حضرت اسماعیل کے آپ کے باپ اور ماں کی جانب سے بھائی ہیں۔ ان دونوں حضرات کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت حسین اثرم بن حسن مجتبیٰ ہے، جناب عبداللہ امام جعفر صادق کی اولاد میں سے سب سے بڑے ہیں آپ کے والد کی وفات کے چند روز بعد آپ کا انتقال ہوا حضرت اسماعیل کا انتقال آپ کے باپ کی زندگی میں ہوگیا تھا، آپ کی قبر بقیع میں واقع ہے۔ آپ کے باپ آپ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے، آپ کا ایک فرزند تھا جس کا نام محمد تھا۔ آپ ہی کی اولاد سے آئمہ مصر اور مغرب پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ دیباج کی وفات جرجان میں سنہ ۲۰۳ھ میں واقع ہوئی۔ مامون آپ کی قبر میں اترے تھے، آپ عقلمند، بہادر نیک عبادت گزار تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک روز افطار کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہم، آئمہ اہل بیت میں سے امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما ہیں، آپ کی والدہ لونڈی تھی، جس کا نام حمیدہ تھا، آپ صالح، عابد، سخی، بردبار، بڑی عزت والے اور بہت علم والے تھے، آپ کو عبد صالح کہا جاتا تھا ہر روز ایک طویل سجدے میں مشغول ہو جاتے جو سورج کے بلند ہونے سے سورج کے زوال تک ہوتا آپ نے ایک ایسے شخص کے پاس تھیلی روانہ کی جو آپ کو اذیت دیتا تھا اور اس تھیلی میں ہزار دینار موجود مہدی بن منصور نے آپ کو مدینہ سے بغداد طلب کیا۔ اور آپ کو قید کر دیا۔ مہدی نے خواب میں حضرت (علی کرم) اللہ وجہہ کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے مہدی! فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم، ربیع وزیر کا بیان ہے۔ مہدی نے رات کے وقت مجھے حضرت کی خدمت کیا، میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس آیت کو قید خانہ میں تلاوت فرما رہے تھے۔ آپ خوبصورت آواز والے تھے، میں حضرت کو مہدی کے پاس لے گیا، اس نے آپ کو گلے لگایا اپنے بٹھایا اور عرض کیا اے ابو الحسن! میں نے خواب میں آپ کے دادا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اس آیت کو تلاوت فرماتے تھے، میں آپ کو قید سے رہا کرتا ہوں۔ کیا آپ مجھے اس بات کا اطمینان

دلاتے ہیں کہ آپ میرے خلاف خروج نہیں کریں گے ؟ یا آپ کی اولاد میں سے کوئی شخص میرے خلاف خروج نہیں کرے گا ، حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نہ ایسا کیا اور نہ میری شان میں یہ بات داخل ہے اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا ۔ آپ کو تین ہزار دینار دیئے ۔ آپ کو آپ کے گھر والوں کے پاس مدینہ بھیج دیا ، پھر ہارون رشید نے آپ کو بغداد میں بلا کر قید کر دیا ۔ حتیٰ کہ آپ کا قید خانہ میں انتقال ہو گیا ۔ یہ بات بالاتفاق بیان کی گئی ہے ۔

روایت ہے کہ ہارون رشید نے خواب میں امام حسن مجتبیٰ کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا اور مجھے کہا موسیٰ کو ابھی رہا کر دو ، ورنہ تجھے اس کوڑے سے ذبح کر دوں گا ۔ اور آپ کو تیس ہزار درہم بھی دے دو ۔ اور آپ سے کہا اگر بغداد میں رہنا پسند کرتے ہیں تو یہ آپ کی مرضی پر موقوف ہے ۔ اگر آپ مدینہ میں تشریف لے جانا چاہتے ہیں تو یہ بھی آپ کی خوشی پر منحصر ہے " ہارون رشید بیدار ہو گیا ، حضرت کو رہا کر دیا اور تیس ہزار درہم بھی آپ کی خدمت میں پیش کئے ۔ آپ نے مدینہ میں تشریف لے جانا پسند کیا ، امام موسےٰ کاظم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ۔ آپ نے فرمایا اے موسےٰ ! تم مظلومی کی حالت میں قید کر دیئے گئے ہو ۔ تم ان کلمات کو پڑھو تم آج رات قید خانہ میں نہیں گزارو گے ، میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں میں کیا کہوں ، فرمایا کہو یا سامع کل صوت ویا کاسی العظام لحمًا و منشرها بعد الموت اسالك باسمائك الحسنیٰ و باسمك الاعظم الاكبر المخزون المكنون الذی لم يطلع عليه احد من المخلوقين يا حليما ذا اناة لا يقوى احدًا على اناته ويا ذا المعروف الذی لم ينقطع ابدًا ولا يحصى عددًا فرج عنی

اگر یہ روایت صحیح ہے تو آپ کو دو دفعہ قید کیا گیا ہے ، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ میری اولاد ہیں اور یہ ان کے سردار ہیں ۔ آپ نے اپنے بیٹے کاظم کی طرف اشارہ فرمایا ، نیز فرمایا وہ اللہ کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ سے اس امت کے غوث نکالے گا ، ملت کا نور ہیں ، اچھے مولود ہیں ، اچھے پیدا ہونے والے ہیں ۔ مامون نے اپنے باپ رشید سے روایت کی ہے ۔ آپ نے اپنے بیٹوں سے امام موسےٰ کاظم کے حق میں کہا ۔ آپ لوگوں کے امام ہیں ۔ اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں ۔ اللہ کے بندوں پر اللہ کے خلیفہ ہیں ۔ میں لوگوں کا امام غلبہ اور ظلم کی وجہ سے بنا ہوا ہوں ، خدا کی قسم آپ میری نسبت سے اور تمام مخلوق کی نسبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائم مقام ہونے کے زیادہ حقدار ہیں ۔

رشید نے مامون سے کہا اے میرے بیٹے ! یہ شخص انبیاء کے علم کا وارث ہے ، یہ موسےٰ بن جعفر ہیں

اگر تم صحیح علم کو حاصل کرنا چاہو گے تو تم اس کو اس شخص کے پاس پاؤ گے ، مامون نے کہا اسی روز سے حضرت کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہو گئی ۔ سنہ ۱۸۳ھ میں بروز جمعہ ۵ رجب کو آپ کا انتقال قید خانہ میں ہوا ، آپ کی عمر مبارک ۵۵ سال تھی ، مقابر قریش میں بغداد کی غربی جانب دفن کئے گئے ، آپ کا سلسلہ نسب آپ کے جن دو فرزندوں کے ذریعہ چلتا ہے اور یہ سارے لوگ موسوی کہلاتے ہیں (آپ کے فرزند یہ ہیں) علی رضا ، ابراہیم ، عباس ، محمد ، عبداللہ ، عبیداللہ ، جعفر ، حمزہ ، زید ، ہارون ، اسحاق ، حسن ، حسین اور سلیمان ۔ یہ وہ ہیں جن کا سلسلہ نسب آگے چلا ۔ یہ حضرات بھی حضرت کے فرزند ہیں ، عبدالرحمٰن ، فضل ، احمد ، عقیل ، قاسم ، یحییٰ ، داؤد ، بچوں کے علاوہ آپ کے ۳۷ فرزند تھے ، آپ کی تمام اولاد ۵۹ افراد پر مشتمل تھی آپ کی لڑکیوں میں سے ایک کا نام آمنہ ہے جن کی قبر مصر میں موجود ہے اور آپ کی ایک لڑکی کا نام فاطمہ ہے جن کی قبر شہر قم (ایران) میں موجود ہے ، امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے معصومہ قم کی زیارت کی اس شخص کے لئے جنت ہے ۔ رضی اللہ عنہا ۔

ائمہ اہل بیت میں سے ابوالحسن علی رضا بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہما ہیں آپ مدینہ میں ۱۱ ربیع الاول ۱۵۳ھ میں پیدا ہوئے ۔ آپ کی عمر ۴۹ سال اور چھ ماہ تھی ۔ ۲۹ سال دو ماہ والد کے ساتھ رہے ، والد کی وفات کے بعد بیس سال چار ماہ امامت پر فائز رہے ، آپ ۲۹ سال دو ماہ کی عمر میں امامت پر فائز ہو گئے تھے ، آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جن کا نام حمیدہ خاتون تھا ، آپ کی دادی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ تھیں ، امام موسےٰ کاظم کی والدہ ماجدہ اشراف عجم میں سے تھیں عقل اور دین کے لحاظ سے تمام عورتوں سے افضل تھیں ، آپ کی لونڈی حمیدہ آپ کی بہت عزت کرتی تھیں ۔ جب سے حمیدہ خاتون آپ کی ملکیت میں آئیں ، آپ کی بزرگی اور عزت کی وجہ سے حمیدہ خاتون آپ کے سامنے کبھی نہیں بیٹھی تھیں ، امام رضا علیہ السلام بہت دودھ پینے والے تھے اور بڑی موٹی بدن والے تھے (آپ کی والدہ نے) کہا مجھے ایک دودھ پلانے والی لا دو ، آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ کا دودھ کم ہو گیا ہے ؟ فرمایا میرا دودھ کم نہیں ہوا ، نماز (شب) حمد اور تسبیح مجھ سے فوت ہو جاتی ہے ۔ فرمایا جب میرے بیٹے رضا کا حمل مجھے ہوا مجھے حمل کا بوجھ محسوس نہیں ہوتا تھا ۔ میں اپنے خواب کی حالت میں اپنے شکم سے تسبیح ، حمد اور تہلیل کی آواز کو سنتی تھی ۔ میں نے جب آپ کو جنا تو آپ نے اپنے ہاتھ مبارک کو زمین پر رکھ دیا ۔ اور سر مبارک کو آسمان کی طرف بلند کر کے اپنے دونوں ہونٹوں کی حرکت دیتے گویا کہ اپنے رب سے مناجات کر رہے تھے ، آپ کے باپ تشریف لائے اور مجھے فرمایا تیرے رب عز و جل کی تمہارے لئے کرامت ہے ، میں نے آپ کو حضرت کے حوالے کر دیا ۔ حتیٰ کہ آپ نے آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور فرات کے پانی سے آپ کو نہلایا ۔ امام موسےٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے موسیٰ! تیرا بیٹا اللہ عز وجل کے نور سے دیکھتا ہے۔ حکمت کے ساتھ گفتگو کرتا ہے، ٹھیک بات کہے گا اور خطا نہیں کرے گا، علم والا ہوگا، جاہل نہیں ہوگا۔ علم اور حکمت اسے بھر دیا گیا ہے، نیز امام موسیٰ کاظم نے فرمایا، علی رضا میرے بڑے فرزند ہیں۔ میرے تمام فرزندوں سے میرے قول کو زیادہ سننے والے ہیں، میرے امر کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔ جس شخص نے آپ کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا۔

مامون نے خراسان کے شہر مرو میں جب تقرب خدا اور خدا کے رسول کے تقرب کی خاطر امام علی رضا رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے کا ارادہ کیا، ابن ابی ضحاک حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور مامون نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ مرو میں تشریف لائیں، حضرت نے کافی عذر و معذرت کی، مامون برابر حضرت کی خدمت میں خط لکھتا رہا۔ جب امام رضا علیہ السلام کو اس بات کا علم ہوا کہ مامون آپ سے باز نہیں آئے گا تو آپ مدینہ سے براستہ بصرہ، اہواز، فارس اور نیشاپور روانہ ہوئے، ماآپ جب مرو شاہجان میں داخل ہوئے تو مامون نے حضرت کی خدمت میں خلافت کو پیش کیا، حضرت نے انکار کر دیا۔ اس بارے میں بہت زیادہ گفتگو ہوئی۔ مامون بار بار اصرار کرتا تھا، حضرت ہر بار انکار کر دیتے تھے اور فرمایا میں اللہ کے بندے ہونے پر فخر کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کو چھوڑ کر بلندی حاصل کرنے کا متمنی ہوں جب بھی مامون اصرار کرتا تھا تو آپ فرماتے اے میرے پالنے والے! نہیں ہے کوئی عہد مگر تیرا عہد، ولایت صرف وہ ہے جو تیری جانب سے عطا کی گئی ہو، مجھے اپنے دین کے قائم کرنے اور اپنے نبی کی سنت کو زندہ کرنے کی توفیق عطا کر، بے شک تو بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے، مامون نے عرض کیا، اگر آپ خلافت قبول نہیں فرماتے تو میرے ولی عہد بن جاؤ، حضرت نے اس بات کا بھی انکار کر دیا اور فرمایا خدا کی قسم مجھے میرے باپ نے اپنے آباء رضی اللہ عنہم کے حوالے سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی تھی، میں تجھ سے پہلے اس دنیا سے مظلوم ہو کر جاؤں گا مجھ پر زمین اور آسمان کے فرشتے روئیں گے۔ میں زمین غربت پہ دفن کیا جاؤں گا۔ مامون نے پھر زیادہ اصرار کیا، آپ نے ولی عہد ہونا روتے ہوئے اور حزن و ملال کے ساتھ اس شرط پر قبول کیا کہ ولی عہد بنانے کے بعد معزول نہ کیا جائے۔ مامون اس شرط پر راضی ہو گیا، آپ کو ولی عہد بنایا، حضرت کی بیعت کا لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے خزانہ سے روزی حاصل کیا کریں۔ درہم اور دیناروں پر حضرت کا نام کندہ کیا گیا، لوگوں کو سیاہ کپڑے ترک کرنے اور سبز کپڑے پہننے کا حکم دیا، اپنی بیٹی ام حبیب کا آپ سے عقد کر

ماہ رمضان کی دو راتیں گزر چکی تھیں کہ ۲۰۱ھ میں ولی عہدی کی بیعت کی گئی تھی۔ مامون نے جب عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد کو دیکھا تو ان کی تعداد چھوٹے اور بڑے ۳۳ ہزار تھی اور علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کی طرف دیکھا تو آپ نے امام علی رضا رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی شخص کی خلافت کا زیادہ حق دار نہ پایا۔"

ابوصلت عبدالسلام بن صالح بن سلیمان ہروی سے روایت ہے کہ جب امام علی رضا علیہ السلام نیشاپور سے روانہ ہوئے تو میں آپ کے ساتھ تھا، آپ اپنے خچر شہبا پر سوار تھے، ناگاہ احمد بن حرب الحیی بن یحییٰ، اسحاق بن راہویہ اور کئی اہل علم نے آپ کے خچر کی لگام کو پکڑ لیا اور عرض کیا اے رسول اللہ کے فرزند آپ کو اپنے آباء طاہرین کی قسم آپ ہمیں ایسی حدیث بیان فرمائیے جس کو آپ نے اپنے باپ سے سنا ہو۔ انہوں نے اپنے آباء رضی اللہ عنہم سے سنا ہو آپ نے اپنے سر شریف کو اپنے اوپر ڈالی ہوئی چادر سے باہر نکالا، فرمایا مجھے میرے باپ موسیٰ نے، آپ اپنے باپ جعفر سے، آپ اپنے باپ محمد سے، آپ اپنے باپ علی سے، آپ نے اپنے باپ حسین، آپ اپنے باپ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جل جلالہ کہتا ہے: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میری عبادت کرو، جس شخص نے خلوص دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ بجا لایا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا، جب آپ کی سواری چلنے لگی تو آپ نے ہمیں آواز دی، مگر شروط کے ساتھ، میں ان شروط میں سے ایک شرط ہوں، کہا گیا ہے کہ شروط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ آپ وہ امام ہیں جن کی اطاعت فرض ہے، انساب سمعانی میں ہے کہ امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی وفات ۲۰۳ھ میں واقع ہوئی اور آپ کو انار میں زہر دیا گیا تھا۔ تاریخ یافعی میں مذکور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ۵ ذوالحجہ ۲۰۳ھ میں شہر طوس میں وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ مامون نے پڑھی، آپ کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ آپ نے زہر آلود انگوروں کو تناول کیا۔ سناباد میں اس قبہ میں دفن ہوئے جس میں ہارون رشید کی قبر موجود ہے آپ قبہ کے قبلہ کی جانب دفن کئے گئے، آپ اپنے باپ کاظم رضی اللہ عنہما کی طرح سیاہ رنگ والے تھے، آپ کے فرزند محمد جواد معروف ہیں (اور آپ کی بیٹی) جناب فاطمہ ہیں ائمہ اہل بیت میں سے امام ابو جعفر جواد بن علی رضا ہیں۔ آپ کا لقب تقی ہے آپ کی قبر اپنے دادا کی قبر کے ساتھ ایک ہی قبہ میں واقع ہے، مامون نے اپنی لڑکی ام فضل کا آپ سے عقد کر دیا تھا، اپنی لڑکی کو مدینہ بھیج دیا تھا، مامون امام کی خدمت میں ہر سال ایک لاکھ درہم روانہ کیا کرتا تھا۔ امام محمد تقی جواد نے ۲۲۰ھ میں انتقال کیا، آپ کی عمر ۲۵ سال تھی۔ آپ کا سلسلہ نسب آپ کے دو فرزندوں کے ذریعہ

چلا، علی ہادی اور موسےٰ مبرقع کے ذریعے جناب موسےٰ کی اولاد رائی ہے (ان دونوں علاقوں کے قریب آباد ہے۔ اور آپ کی تمام اولاد، امام علی نقی اور جناب موسیٰ کو چھوڑ کر یہ ہے) حسن، حکیمہ، امامہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

آئمہ اہل بیت میں ابوالحسن علی ہادی بن محمد جواد رضی اللہ عنہم ہیں۔ آپ کا لقب عسکری، النقی، زکی اور ہادی ہے۔ ۲۱۴ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ لونڈی تھیں جن کا اسم گرامی سمانہ تھا۔ جب متوکل کے پاس آپ کی چغلیاں کافی ہو گئیں تو اس نے آپ کو مدینہ سے طلب کر کے سامرا روانہ کر دیا۔ اور وہاں آپ کو آباد کر دیا۔ آپ سامرا میں ۲۰ سال ۹ ماہ قیام پذیر رہے۔ حتیٰ کہ وہیں معتز باللہ بن متوکل کے زمانہ میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ سامرہ وہ شہر ہے جس کو معتصم باللہ نے اپنے لشکر کی خاطر آباد کیا تھا، جب بغداد لشکر کی وجہ سے تنگ ہو گیا تو اپنے لشکر کے ساتھ وہاں منتقل ہو گیا۔ سامرا کو سر من رای اور عسکر بھی کہتے ہیں۔ ابوالحسن ہادی، عابد، فقیہ اور امام تھے۔ متوکل سے کہا گیا کہ امام علی نقی کے گھر میں ہتھیار موجود ہیں، آپ خلافت طلب کرنا چاہتے ہیں، اس نے آپ کی طرف آدمیوں کو روانہ کیا وہ حضرت پر ٹوٹ پڑے، آپ کے گھر میں داخل ہوئے آپ کو گھر میں موجود پایا، آپ کے اوپر بالوں کی چادر تھی، آپ کے سر شریف پر اون کی ٹوپی تھی، آپ قبلہ کی طرف منہ کیا ہوا تھا، ریت اور سنگریزوں کے سوا آپ کے اور زمین کے درمیان کوئی بچھونا نہیں تھا، آپ قرآن کی ان آیات کے ساتھ گنگنا رہے تھے جو وعدہ اور وعید پر مشتمل تھیں، آپ کو لباس مذکورہ کے ساتھ متوکل کے پاس لے گئے، متوکل نے جب آپ کو دیکھا تو آپ کی تعظیم کی، اپنے پہلو میں آپ کو بٹھایا، آپ سے گفتگو کی، متوکل بہت دیر تک روتا رہا، پھر متوکل نے عرض کیا اے ابوالحسن آپ پر کوئی قرض ہے؟ فرمایا ہاں چار ہزار دینار دینے ہیں۔ متوکل نے آپ کو چار ہزار دینار دینے کا حکم دیا، پھر عزت کے ساتھ آپ کو آپ کے گھر روانہ کر دیا۔ آپ کا سلسلہ نسب آپ کے دو فرزندوں کے ذریعہ چلتا ہے۔ محمد حسن عسکری اور آپ کے بھائی جعفر کے ذریعے، جب جعفر نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ آپ کے بھائی حسن عسکری نے امامت کو اس میں مقرر کیا ہے۔ تو آپ کا نام جعفر کذاب پڑ گیا۔ عبداللہ جعفر کا سلسلہ نسب آپ کے فرزند علی کے ذریعے چلا اور علی کا سلسلہ نسب آپ کے تین فرزندوں کے ذریعے چلا، عبداللہ، جعفر اور اسماعیل۔ کہا گیا ہے کہ جعفر نے توبہ کر لی تھی اور اپنے دعوائے امامت سے باز آ گیا تھا۔ جس طرح علی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہم نے اپنے بھائی محمد کے ساتھ مکہ میں دونوں نے اعلان کیا تھا۔ اور علی نے امامت کا دعوت کیا تھا، پھر توبہ کر لی تھی۔ اور اپنے بھائی موسےٰ کاظم کی امامت کی طرف رجوع کیا تھا۔ روایت ہے کہ محمد جواد اپنے باپ کے چچا علی بن جعفر صادق کے پاس گئے۔ آپ آپ کے لئے

کھڑے ہو گئے، آپ کا احترام کیا، آپ کی تعظیم کی، لوگوں نے کہا آپ اس کے باپ کے چچا ہیں اور آپ کی تعظیم کرتے ہیں، آپ نے اپنی ڈاڑھی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے اس ڈاڑھی کو امامت کے لئے نہیں دیکھا تو اگر میں اس کی امامت کا اقرار نہ کروں تو میں اس ڈاڑھی کو آگ کا سزاوار دیکھتا ہوں۔ امام علی ہادی نے سامرا میں بروز سوموار جمادی الآخر ۲۵۴ھ میں انتقال کیا۔ آپ اپنے گھر میں سامرا میں داخل ہوئے، رضی اللہ عنہ۔ آئمہ اہل بیت میں سے ابو محمد حسن عسکری رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ ۲۳۱ھ میں پیدا ہوئے آپ کی وفات بروز جمعہ ۶ ربیع الاول ۲۶۰ھ ہے۔ آپ اپنے باپ کے پہلو میں دفن ہوئے، امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے باپ کی وفات کے بعد چھ سال زندہ رہے۔ آپ نے ابوالقاسم محمد منتظر المسمی القائم الحجۃ مہدی، صاحب الزمان خاتم الائمۃ الاثنی عشر (عجل اللہ فرجہ) کے سوا امامیہ حضرات کے نزدیک کوئی اور فرزند نہیں چھوڑا۔ آپ ماہ شعبان کی آدھی رات کو ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے، آپ کی والدہ گرامی ام ولد ہے۔ جس کا اسم گرامی نرجس ہے، جب آپ کے باپ کا انتقال ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی، آپ اس وقت تک لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ آپ محمد منتظر (عجل اللہ فرجہ) امام حسن عسکری کے فرزند ہیں۔ آپ اپنے خاص اصحاب اور اپنے معتبر اہل کو معلوم ہیں (کہ کہاں ہیں) روایت کیا گیا ہے کہ جناب حکیمہ خاتون بنت محمد جواد ابو محمد حسن عسکری کی پھوپھی تھیں۔ آپ حضرت سے محبت کرتی تھیں، آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا اور تضرع کیا کرتی تھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت کا فرزند دکھلائے، ۲۵۵ھ ماہ شعبان کی پندرھویں رات کو جناب حکیمہ خاتون امام حسن عسکری کے ہاں تشریف لائیں، امام نے کہا اے پھوپھی ایک امر کی خاطر میرے پاس رات قیام فرمانا، آپ قیام فرما گئیں۔ جب فجر کا وقت ہوا تو نرجس خاتون بے قرار ہو گئیں، جناب حکیمہ خاتون آپ کی طرف تشریف لے گئیں۔ نرجس خاتون نے مولود مبارک کو جنا، جب حکیمہ خاتون نے مولود مسعود کو دیکھا تو اس کو لے کر امام حسن عسکری کے پاس تشریف لائیں۔ آپ ختنہ شدہ حالت میں پیدا ہوئے تھے۔ امام حسن عسکری نے آپ کو لے لیا، آپ کی پشت مبارک اور آپ کی دونوں آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا، حضرت نے اپنی زبان کو آپ کے منہ میں داخل کر دیا، آپ کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی، پھر فرمایا اے پھوپھی اس کو اس کی ماں کے پاس لے جاؤ، میں آپ کو آپ کی ماں کے پاس واپس لے آئی۔ حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ میں اپنے گھر سے ابو محمد عسکری کے پاس آئی تو مولود مسعود آپ کے ہاتھوں پر تھا۔ زرد کپڑوں میں ملبوس تھا۔ اس سے جمال اور نور ٹپکتا تھا۔ اس کی محبت نے میرے دل کے گوشوں کو موہ لیا، میں نے عرض کیا اے آقا! آپ کو اس مولود مسعود کے بارے میں کچھ علم ہے؟ فرمایا اے پھوپھی یہ وہ منتظر ہیں جن کی ہم لوگوں کو بشارت دی گئی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے سجدہ شکر میں اس بات کے لئے گر گئی۔

میں امام حسن عسکری کے پاس پھر واپس لوٹ کر حاضر ہوئی۔ تو میں نے اس مولود مسعود کو نہ پایا، میں نے کہا اے آقا! اس بارے آقا منتظر کے ساتھ کیا ہوا؟ فرمایا ہم نے اس کو اس اللہ کے حوالے کر دیا ہے جس کے حوالے موسیٰ علیہما السلام کی والدہ نے اپنے بیٹے کو کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت اور فصل خطاب عطا کیا ہے۔ اور آپ کو عالمین کے لئے آیت (معجزہ و نشانی) مقرر کیا ہے۔ جس طرح کہا تھا اے یحییٰ کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑو اور ہم نے اس کو بچپن کے عالم میں حکم دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے کہا، ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ اس سے کس طرح بات چیت کریں جو جھولے میں بچپن کے عالم میں ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کی عمر کو [illegible] علیہما السلام کی عمر کو لمبا کیا تھا۔

ایک بڑے عارف یعنی شیخ محی الدین عربی قدس اللہ سرہ نے مہدی رضی اللہ عنہ (عجل اللہ فرجہ) کے حالات میں ذکر کیا ہے کہ حضرت کے ساتھ تین سو ساٹھ اللہ کے کامل بندے ہوں گے جو آپ سے رکن اور مقام کے درمیان بیعت کریں گے، حضرت کی وجہ سب سے زیادہ نیک بخت لوگ کوفہ کے لوگ ہوں گے آپ مال کو برابر برابر تقسیم کریں گے اور رعیت میں عدل سے کام لیں گے، جھگڑے کا فیصلہ کریں گے، دین کی قدرت کے وقت خروج فرمائیں گے۔ جو شخص آپ کا انکار کرے گا قتل کر دیا جائے گا، جو شخص آپ سے جھگڑا کرے گا، رسوا ہوگا، آپ حقیقی دین کو ظاہر کریں گے۔ جس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیا کرتے تھے۔ آپ کے دشمن مقلد فقیہ ہوں گے۔ آپ کی تلوار اور آپ کے دبدبہ کے خوف کے مارے آپ کے حکم کے اندر داخل رہیں گے، عارف باللہ لوگ جو اہل حقائق میں سے ہوں گے شہود اور کشف کے باعث جو اللہ تعالیٰ کی جانب آگاہ کیا گیا ہوگا خوشی سے آپ کی بیعت کریں گے، آپ کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جو آپ کی دعوت کو قائم کریں گے اور آپ کی مدد کریں گے۔ یہ لوگ آپ کے وزیر ہوں گے جو آپ کی سلطنت کا انتظام سنبھالیں گے۔ (س۔ ۵)

هو السيد المهدي من آل محمد   هو الوابل الوسمي حين يجود

آپ متحکم خلیفہ ہوں گے، حیوان کی بولی کو سمجھیں گے۔ آپ کا انصاف تمام انسانوں اور جنات پر لاگو ہوگا، ایک بڑے عارف نے کہا معرفت میں ایک راز ہے سلمان فارسی وہ شخص ہیں جن کو اس راز نے اہل بیت میں داخل کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد محض ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے اہل بیت کو مکمل طور پر پاک و پاکیزہ کیا ہے۔ ان حضرات سے رجس کو دور رکھا ہے۔ ہر وہ چیز جو ان حضرات کو عیب لگا سکتی ہے اس سے یہ لوگ پاک ہیں بلکہ یہ لوگ عین طہارت ہیں، یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے اپنے قرآن میں کہا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر۔ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شرفا افراد یقیناً اسی حکم کے اندر داخل ہیں، اس شرف کا حکم اہل بیت کے لئے قیامت کے روز ظاہر ہوگا، وہ حضرات مغفور ہو کر محشور ہوں گے مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ان کی مذمت بیان کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تطہیر کی گواہی دی ہے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم سلمان رض انہیں حضرات میں ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سلمان منا اہل البیت کی رو سے شامل ہیں، بلکہ میں تو امید کرتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد مطلقاً اسی عنایت میں [illegible] شامل ہوں گے اہل بیت کے دوست دار بھی ان میں شامل ہیں۔ اگر ان حضرات سے کوئی ظلم ظاہر ہوا تو وہ تیرے گمان کے مطابق ظلم ہے حقیقت میں وہ کوئی ظلم نہیں ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر شرع نے اس ظلم کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ تجھے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے یا صبر کرنا چاہیئے۔ تاکہ تجھے اجر جزیل عطا کیا جائے۔ اگر تم نے کسی برائی کو ان کی طرف منسوب کیا تو خدا کی قسم یہ بات تمہارے ایمان کے نقص کی علامت ہوگی۔ اللہ کی مکر تیرے ساتھ واقع ہو جائے گی۔ تجھے ایسی جگہ داخل کرے گا جس کا تجھے علم نہیں ہوگا۔ اے اللہ کے ولی اگر اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس بات کو ظاہر کر دے کہ قیامت کے روز ان حضرات کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا منزلت و قدر ہوگی تو تو ضرور اس بات کو دوست رکھتا کہ تم بھی ان حضرات کے غلاموں میں سے ایک غلام ہو جاؤ۔ ایک بڑے عارف نے کہا ہے کہ خیانت کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ اس چیز کو چھوڑ دیا جائے جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے قرابت داروں اور اپنے اہل بیت کی محبت کے متعلق تم سے سوال کیا ہے۔ رسول اللہ خود اہل بیت کا ایک فرد ہیں۔ مجھے مکہ شریف میں ایک معتبر آدمی نے کہا کہ میں مکہ میں شرفا و سادات کے افعال کو جو وہ لوگوں سے کرتے تھے ناپسند خیال کرتا تھا میں نے خواب میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا۔ آپ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ میں نے آپ کو سلام کیا، آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے آپ سے منہ موڑنے کی وجہ دریافت کی فرمایا تم شرفا (سادات) کے متعلق برے گمان رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا اے میری آقا آپ نہیں دیکھتیں کہ وہ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں، فرمایا کیا وہ میری اولاد نہیں ہیں؟ میں نے عرض کیا [illegible] اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ میری طرف متوجہ ہوئیں۔ اور میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے اس حکایت کو بیان کرنے کے بعد کہا اہل بیت کے ساتھ مخلوق کو برابر نہیں کر سکتے اہل بیت وہ حضرات ہیں جو [illegible] والے ہیں۔ ان سے بغض [illegible] محبت [illegible] ہے۔ [illegible] فضل العظیم

باب ۶۶

علامہ سید شریف نور الدین علی سمہودی مصری رحمہ اللہ کی کتاب جواہر العقدین سے عجیب قصوں اور اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برکات کا وارد کرنا۔"

بارزی کی کتاب توثیق عری الایمان میں ابراہیم بن مہران سے روایت ہے کہ کوفہ میں ہمارے پڑوس میں ایک شخص قاضی رہتا تھا جس کی کنیت ابوجعفر تھی۔ جب آپ کے پاس کوئی علوی آدمی آتا تھا اور آپ سے کوئی چیز طلب کرتا تھا تو آپ اس کو دے دیا کرتے اور اس سے اس کی قیمت وصول کر لیا کرتے اگر اس کے پاس قیمت نہیں ہوتی تھی تب اس کو چیز دے دیا کرتے اور اپنے لڑکے سے کہہ دیا کرتے جو چیز اس نے لی ہے اس کو علی بن ابی طالب کے کھاتے میں لکھ دو۔ ایک عرصہ تک، اسی طرح زندگی بسر کرتا رہا پھر وہ شخص غربت میں مبتلا ہو گیا، ایک دن وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے حساب کی کتاب کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس سے ایک شخص گزرا اس نے آپ سے مذاق کرتے ہوئے کہا آپ کے بڑے قرض دار یعنی علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ قاضی کو اس بات نے غم میں ڈال دیا، رات کے وقت اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن اور حسین کو (خواب میں) اپنے سامنے دیکھا۔ رسول اللہ نے دونوں شہزادوں سے کہا تمہارے باپ نے اس شخص کے بارے میں کیا کیا ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا اس شخص کا حق ہے میں اس کو اس کے پاس لایا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا اس کو دے دو۔ اس شخص کا بیان ہے کہ حضرت علی نے مجھے اون کی بنی ہوئی تھیلی دے دی فرمایا یہ تیرا حق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو لے لو۔ اولاد علی میں سے جو شخص تمہارے پاس آئے جو کچھ تمہارے پاس ہو اس کو دینے میں دریغ نہ کرنا۔ چلے جاؤ اس دن کے بعد تم پر فقر کبھی طاری نہ ہوگا۔ اس شخص نے کہا میں نیند سے بیدار ہو گیا، تھیلی میرے ہاتھ میں موجود تھی، میں نے اپنی عورت کو آواز دی کہ چراغ جلاؤ، اس نے دیا روشن کر دیا۔ میں نے اس کو تھیلی دے دی۔ اس میں ایک ہزار دینار موجود تھے، کہنے لگی اللہ سے ڈرو، اگر تم نے ان تاجروں کا مال چوری کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم، درحقیقت واقعہ ایسا ایسا ہے۔ اس نے کہا اگر تم سچے ہو تو ہم اپنے کھاتے کی کتاب میں دیکھتے ہیں۔ اگر اس میں جو رقم تحریر ہے وہ ہزار دینار کے برابر ہے تو تم سچے ہو۔ میں نے اس کاپی میں دیکھا تو اس میں کمی بیشی کے بغیر ایک ہزار دینار تحریر تھے"۔

سبط ابن جوزی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن مبارک سے روایت کی ہے کہ وہ ایک سال حج کیا

کرتا تھا۔ اور ایک سال نہیں جاتا تھا، جب وہ سال آیا جس میں حج ادا کرنے کی باری تھی، میں شہر مرد شاہجان سے کوفہ میں بازار کی طرف اونٹ خریدنے کے لئے روانہ ہوا۔ ایک مزبلہ پر ایک عورت کو دیکھا جو مردہ بطخ کے پر نوچ رہی تھی۔ میں نے اس سے کہا تم بطخ کے ساتھ کیا کر رہی ہو، اس نے کہا مجھ سے یہ بات دریافت نہ کرو، میں نے آپ سے اصرار کیا، اس نے کہا میں ایک علویہ عورت ہوں، میری چار یتیم لڑکیاں ہیں۔ آج چوتھا دن ہے۔ ہم لوگوں نے کوئی چیز نہیں کھائی، میں نے اپنے دل میں کہا تم اس سے کیوں بے پرواہ کھڑے ہو؟ دیناروں کو آپ کے کپڑے کے ایک حصے میں میں نے ڈال دیا۔ وہ سر نیچے کئے بیٹھی رہی، اس نے میری طرف نہ دیکھا۔ میں اپنی منزل پر آیا۔ پھر اپنے شہر مرو میں وارد ہوا، میں وہاں مقیم رہا، حتیٰ کہ لوگوں نے حج ادا کیا اور واپس لوٹ آئے۔ میں باہر نکلا، اپنے ہمسایوں اور اپنے ساتھیوں سے ملا، ہر اس شخص سے جو مجھے ملتا تھا، کہتا تھا اللہ تیرے حج قبول کرے اور تیری کوشش مشکور کرے۔ وہ مجھ سے کہتا اللہ تعالیٰ تیرا حج قبول کرے اور تیری کوشش مشکور کرے، ہم لوگ فلاں فلاں جگہ اکٹھے رہے، اس معاملہ میں میں فکر میں پڑ جاتا تھا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ نے مجھ سے فرمایا اے عبداللہ! تم نے میری اولاد کی ایک بے کس عورت کی امداد کی تھی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا کرے جو قیامت تک تیری طرف سے حج ادا کرتا ہے"۔

ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی کتاب ملتقط میں تحریر کیا ہے۔ بلخ میں ایک شخص رہا کرتا تھا، جو علوی تھا، اس شخص کی زوجہ تھی اور لڑکیاں تھیں، اس آدمی کا انتقال ہو گیا، عورت لڑکیوں کو لے کر سمرقند میں دشمنوں کے خوف سے آگئی، سخت سردی میں اس نے لڑکیوں کو مسجد میں داخل کر دیا، شہر کی گلیوں میں چلنے لگی، اس نے دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے پاس جمع ہیں وہ شخص شیخ البلد تھا، علویہ (سیدانی) نے اس کو اپنا حال سنایا، اس شخص نے سیدانی سے کہا تم اس بات کی گواہی پیش کرو۔ کہ تم واقعی سیدانی ہو۔ سیدانی اس شخص سے مایوس ہو گئی، مسجد کی طرف لوٹ کر واپس آگئی،

آپ نے ایک شخص کو دکان پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اس کے گرد ایک جماعت موجود تھی۔ وہ شخص مجوسی تھا، سیدانی نے اس سے اپنے حالات بیان کئے، اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ اپنی مالکہ سے کہو کہ وہ اس عورت کے ساتھ فلاں مسجد کی طرف چلی جائے، اس کی لڑکیوں کو گھر میں لے آئے، مجوسی کی بیوی لڑکیوں کو لے کر آگئی۔ مجوسی نے ایک علیحدہ مکان میں ان کے رہنے کا انتظام کیا، ان کو قیمتی لباس پہنایا اور ان کو عمدہ عمدہ کھانے کھلائے، شہر کے مسلمان سردار نے رات کو خواب میں سبز زمرد کا بنا ہوا ایک محل دیکھا اس نے کہا یہ کس شخص کا محل ہے؟ کہا گیا ایک مسلمان شخص کا محل ہے اس نے کہا یا رسول اللہ! میں بھی ایک

ایک مسلمان آدمی ہوں۔ رسول اللہ نے اس سے کہا کہ تم میرے پاس گواہ پیش کرو کہ تم مسلمان آدمی ہو۔ تم اس بات کو بھول گئے ہو کہ تم نے سیدانی سے کیا کہا تھا؟ یہ محل اس شیخ کا ہے۔ جس کے گھر میں وہ سیدانی موجود ہے، وہ شخص خواب سے بیدار ہوگیا اور وہ رو رہا تھا۔ اسے آگاہ کیا گیا کہ سیدانی ایک مجوسی کے گھر میں موجود ہے۔ وہ شخص مجوسی کے پاس آیا اور اسے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان سیدانیوں کو میرے سپرد کر دو۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں ایک لاکھ دینار کے عوض میں بھی تمہارے سپرد نہیں کروں گا۔ اس نے اصرار کیا۔ اس کو خواب بتایا جس کو خود اس نے دیکھا تھا۔ مجوسی نے کہا میں نے بھی خواب دیکھا ہے۔ یہ محل اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے اور میرے گھر میں جتنے افراد موجود ہیں وہ سب سیدانی کے برکات کی وجہ سے میرے ساتھ اسلام لا چکے ہیں۔ اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (خواب) میں دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے جو احترام تم نے سیدانی کے ساتھ کیا ہے اس کے عوض میں یہ محل تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے ہے۔"

اس ضمن میں ایک بات یہ ہے جس کو سبط ابن جوزی نے روایت کیا ہے اس نے کہا میں نے ۹۰۴ میں عبداللہ احمد مقدسی پر اس بات کو پڑھا، آپ نے کہا میں نے کتاب جوہری میں اس بات کو پایا۔ ابو دنیا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ رسول اللہ آپ نے فرما رہے ہیں کہ فلاں مجوسی کے پاس چلے جاؤ۔ اور اس سے کہو کہ دعوت منظور کر لی گئی ہے۔ وہ شخص خواب سے بیدار ہوگیا۔ مجوسی کے پاس آیا۔ اس کو حالات سے آگاہ کیا۔ وہ خود اپنے گھر والوں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسلام لے آیا۔ پھر اس نے مجھے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ دعوت کیا ہے؟ میں نے کہا خدا کی قسم مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ اس نے کہا جب میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی تو میں نے کھانا تیار کیا۔ لوگوں کو دعوت دی۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ ہمارے پڑوس میں کچھ لوگ رہتے تھے جو غریب سادات میں سے تھے۔ میں نے ان کی لڑکی کو کہتے ہوئے سنا۔ اے اماں! مجوسی نے اپنے کھانے کی خوشبو سے ہمیں اذیت دی ہے۔ میں نے ان تمام سیدانیوں کے پاس کافی کھانا، کپڑے اور دینار روانہ کیا۔ جب ان لوگوں نے کھانے کو دیکھا تو اس لڑکی نے ان سیدانیوں سے کہا ہم اس کھانے کو اس وقت تک نہ کھائیں گے حتیٰ کہ مجوسی کے حق میں دعا کریں گے۔ ان سیدانیوں نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور کہنے لگیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محشور کرے۔ یہ وہ دعا تھی جو قبول کر لی گئی ہے۔

ابوالفرج ابن جوزی نے مسلسل روایت ابن خطیب تک سے بیان کیا ہے کہ میں سیدہ ام ... تھا۔ شیا کچھری میں موجود تھا۔ ایک چھوٹی عمر کا لڑکا سید ... کی طلب کی خاطر سے نکلا اور اس کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں ہزار دینار موجود تھے لوگ نے کہا کہ مجھے سید نے کہا ہے ان دیناروں کو مستحقین میں تقسیم کرو۔ آخر...

...کیا گیا۔ میں نے تین سو دینار ان لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ باقی دینار میرے پاس موجود تھے۔ آدھی رات کے وقت میرے ...زہ کو ایک سید نے کھٹکھٹایا جو میرا ہمسایہ تھا۔ اس نے کہا اس وقت میرے پاس میرے اعزہ میں سے ایک ...آیا ہے اور میرے پاس کھانا موجود نہیں ہے۔ میں نے اس شخص کو دینار دے دیا۔ اس نے اس کو خوشی سے ...لیا اور چلا گیا۔ جب وہ دروازے پر پہنچا تو میری عورت روتی ہوئی آگئی اور کہنے لگی تجھے شرم محسوس نہیں ہوتی ...سے سوال کرتا ہے تو صرف اس کو ایک دینار دیتا ہے اور تو اس کی غربت کو بھی جانتا ہے۔ تم اس کو ...م دے دو۔ اس کی بات نے میرے دل میں اثر کر لیا۔ میں نے تھیلی اس کے حوالے کر دی۔ اس کو لے کر ...ں چلا گیا۔ پھر مجھے ندامت محسوس ہوئی۔ اور متوکل کا خوف دامن گیر ہوا۔ کیونکہ وہ سیدوں سے ناراض ...یری بیوی نے کہا خوف نہ کرو، اللہ پر اور ان سیدوں کے نانا پر بھروسہ کرو۔ ہم لوگ یہی باتیں کر رہے ...نوکروں نے دروازے کو کھٹکھٹایا۔ ان کے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں، کہنے لگے تجھے آقا بلاتی ہے۔ میں ...ن کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ انہوں نے مجھے میری آقا کے پاس پردہ کے نزدیک داخل کر دیا۔ مجھے کہا اے احمد ...الیٰ تجھے جزائے خیر عطا کرے اور تیری زوجہ کو بھی جزائے خیر عنایت کرے۔ میں اس وقت سوئی ہوئی تھی ...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں، اور مجھے کہا اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا کرے اور خطیب کی زوجہ ...ائے خیر عطا کرے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ میں نے واقعہ کے متعلق آپ کو آگاہ کیا۔ آپ رو پڑیں۔ ...لیا یہ پوشاک اور یہ دینار سید کے لئے ہیں اور یہ تیری بیوی کے لئے ہیں۔ اور یہ تیرے لئے ہیں اور ...ب ایک لاکھ درہم تھے۔ میں نے مال کو لے لیا۔ میں نے سید کے گھر کا راستہ لے لیا۔ میں نے ...ے کو کھٹکھٹایا۔ سید نے چلایا۔ اے احمد وہ چیزیں لے آؤ جو تمہارے پاس ہیں۔ سید دس عالم ...رنکلے کہ وہ رو رہے تھے۔ میں نے اس سے رونے کا سبب دریافت کیا۔ اس نے کہا جب میں ...لے کر اپنے گھر میں داخل ہوا۔ میری بیوی نے مجھے کہا، اٹھو، ہم نماز پڑھیں، سیدہ، احمد اور ...بیوی کے حق میں دعا کریں۔ ہم لوگوں نے نماز پڑھی اور ہم نے ان لوگوں کے حق میں دعا کی۔ ...لیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ فرما رہے تھے جو کچھ ان لوگوں نے ...ے ان کا شکریہ ادا کیا ہے، اس وقت وہ لوگ تیرے پاس کوئی چیز لا رہے ہیں۔ ان سے اس چیز ...لے۔

...ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ مجھے محمد بن عبدالوہاب مغربی نے حدیث بیان کی۔ اس نے کہا ...ے ایک کباب نے حدیث بیان کی۔ اس نے کہا میرا ایک ساتھی سید تھا جو مفلس تھا۔ اس نے ایک ...یا جب واپس لوٹا تو میں نے اس کو مالدار پایا۔ میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا۔ اس نے

کہا میں نے حج ادا کیا، مجھے تین دن تک کچھ میسر نہ ہوا، جب میں چل رہا تھا تو ناگاہ میرے پاؤں میں ایک تھیلی لگ گئی جس میں ایک ہزار دینار موجود تھے۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میں اس سے خرچ نہیں کروں گا۔ حتیٰ کہ اس کا مالک ظاہر ہو جائے۔ میں نے منادی کرنے والے کو کہا اس نے منادی کر دی۔ تھیلی کا مالک آ گیا، میں نے اس سے کہا مجھے اس سے کتنا دو گے۔ اس نے کہا میں تجھے اس سے کچھ دوں گا، میں نے تھیلی اس کی طرف پھینک دی۔ اس نے مجھے کہا تم نے اس کو کہاں سے پایا۔ میں نے کہا، بغداد سے، کہا تم کیا کرتے ہو؟ میں نے کہا میں ایک شریف (سید) آدمی ہوں۔ میں کوئی کام نہیں کرتا کہا تمہارا دادا کون ہے؟ میں نے کہا میرا دادا حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ کہا آپ کو کون جانتا ہے؟ میں نے کہا حجاج، ان لوگوں کی ایک جماعت نے آکر اس کو میری پہچان کرا دی۔ اس نے تھیلی کو میری طرف پھینک دیا کہا اس کو لے لو، یہ میرے پاس امانت تھی جو خراسان سے میرے پاس آئی تھی۔ اس کے مالک نے مجھے اس بات کی وصیت کی تھی کہ میں اس کو صرف اس شخص کو دوں جو حسین رضی اللہ عنہ کی شریف اولاد میں سے ہو۔ اور تم ایسے ہی ہو۔ میں نے اس ہمیانی کو لے لیا اور میری حالت ٹھیک ہو گئی۔"

مقریزی نے رئیس شمس الدین محمد بن عبداللہ عمری سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن محمود عجمی محتسب کے پاس گیا وہ اپنے نوکروں کے ساتھ شریف عبدالرحمٰن طباطبی کے گھر میں موجود تھے۔ محتسب نے شریف سے کہا کہ کل جب آپ سلطان برقوق کے پاس مجھ سے اونچی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے تو مجھے آپ سے کراہت پیدا ہو گئی تھی، میں نے آج رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے محمود! تجھے اس بات سے نفرت ہے کہ تم میرے فرزند سے نیچے بیٹھو، شریف رو پڑے، کہا میں کس قابل ہوں، تم نے میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد دلا دیا ہے۔"

توثیق عری الایمان میں ابن نعمان سے روایت ہے کہ ایک خراسانی آدمی نے کہا جو ہر سال حج ادا کیا کرتا تھا۔ جب وہ مدینہ منورہ میں وارد ہوتا تھا تو طاہر بن یحییٰ علوی کو کوئی چیز دے دیا کرتا تھا۔ اس سے ایک آدمی نے کہا یہ سید اس رقم کو اللہ کی طاعت چھوڑ کر دیگر امور میں خرچ کرتا ہے۔ اس سال خراسانی نے اس سید کو کوئی چیز نہ دی، دوسرے سال بھی اس کو کوئی چیز نہ دی، تیسرے سال اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے اس سے کہا تم نے طاہر علوی کے بارے میں اس کے دشمنوں کی بات کو مان لیا ہے، جو کچھ تم اس کو دیتے تھے اس کو بند کر دیا ہے۔ جو چیز تم نے ادا نہیں کی اس کو ادا کرو، جس قدر تم میں طاقت ہے اس سے اس سلسلہ کو بند کرو، وہ شخص خواب سے بیدار ہو گیا، اس نے تھیلی کو لیا جس میں چھ سو دینار موجود تھے، جب مدینہ میں وارد ہوا تو سب سے پہلے طاہر بن یحییٰ کی خدمت

میں حاضر ہوا، طاہر نے اس سے کہا کہ اگر میرے پاس صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نہ بھیجتے تو تم میرے پاس نہ آتے خراسانی نے کہا خدا کی قسم جیسا آپ نے بیان کیا ہے واقعہ ایسا ہی ہے، آپ کو اس واقعہ سے کس نے آگاہ کیا ہے کہا میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خواب میں آگاہ فرمایا ہے کہ میں نے فلاں خراسانی کی فہمائش کی ہے میں نے اس کو حکم دیا ہے اور جو مال اس نے تجھے نہیں دیا وہ تمہارے پاس لے کر حاضر ہو۔ اس نے تھیلی کو نکالا جس میں چھ سو دینار موجود تھے، اس نے تھیلی کو نکالا جس میں چھ سو دینار موجود تھے، اس نے تھیلی کو طاہر کے حوالے کیا اور آپ کا ہاتھ چوما اور معذرت طلب کی۔

باذری کی کتاب توثیق عری الایمان میں مذکور ہے کہ خراسان کے والی نصر بن احمد نے بلخ کے ایک آدمی کو بلخ کا عامل مقرر کیا، نصر دوپہر کے وقت سو گیا، ایک فریادی سیدانی تشریف لائیں۔ اس نے کہا میں بلخ سے آئی ہوں اور وہاں کے عامل کی شکایت کروں گی، امیر کو اس بات کی خبر کر دیجئے۔ دربان جس کا نام طغناج تھا نے کہا یہ وقت امیر کے ملنے کا نہیں ہے، آپ سو رہے ہیں۔ پھر سوچا اور دل میں خیال کیا کہ میں اولاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امیر کے پاس جانے سے کیونکر روک سکتا ہوں، دربان اندر داخل ہوا۔ اس نے آپ کو نیند میں پایا۔ آپ کے سر کے نزدیک تلوار پڑی ہوئی تھی، دربان واپس آیا، پھر داخل ہوا، آپ کو نیند میں پایا، واپس آیا، اسی طرح دربان نے کئی دفعہ کیا امیر نے اس بات کو محسوس کیا، گمان کیا کہ دربان آپ کے ساتھ کوئی دھوکہ کرنا چاہتا ہے۔ امیر اٹھ کھڑا ہوا تلوار کو لے لیا اور کہا، اس طرح کیوں کیا اس نے تمام واقعہ سے آگاہ کیا۔ اس نے سیدانی کے داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ سیدانی نے امیر سے بلخ کے عامل کی شکایت بیان کی، آپ نے سیدانی کو دس ہزار درہم اور ایک مع اسباب اور تین کپڑوں کے دینے کا حکم دیا، عامل بلخ کو سیدانی کے ساتھ احترام اور نیکی کرنے کا خط تحریر کیا۔ امیر نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا جس طرح تو نے میری حرمت کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ تیری حرمت کی حفاظت کرے گا۔ آپ نیند سے بیدار ہو گئے، اپنا خواب لوگوں سے بیان کیا، آپ نے فقہا کو طلب کیا اور تمام شہروں میں اس قسم کا پروانہ تحریر کیا کہ وہ آل نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے ساتھ نیک سلوک کریں۔

کتاب توثیق عری الایمان میں ابوالحسین علی بن ابراہیم رقی سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک علوی فقیر جو حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے تھا وارد ہوا۔ اس نے کہا مجھے سو درہم عطا کیجئے۔ اور میرے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے، لیکن قیمت میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لکھ دیجئے۔ اس نے جو کچھ طلب کیا میں نے اس کو دے دیا۔ میں نے قیمت کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لکھ دیا، علویوں (سیدوں) نے اس بات کو سن لیا اور وہ میرے پاس تشریف لاتے تھے۔ میں ان کو (جو کچھ طلب کرتے تھے) دے دیا کرتا تھا فرماتے تھے

اس کو ہمارے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لکھ دو۔ میں برابر ان حضرات کو دیتا رہا، حتیٰ کہ میرے پاس
آثاثے میں سے کوئی چیز باقی نہ رہی، میں کئی دن تک سخت بھوک و فاقہ میں بسر کرتا رہا۔ میں نقیب سید طاہر بن یحییٰ
علوی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت میں جواب (کتاب کی) کاپی کو پیش کر دیا۔ میں نے آپ کی خدمت میں
غربت کی شکایت کی، آپ خاموش رہے، مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ جب رات کا وقت ہوا، میں نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ، آپ کے ساتھ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے
فرمایا اے ابوالحسین، اگر تم یہ کام دنیا کی خاطر کیا تو میں اس کا بدلہ تمہیں دے دیتا ہوں۔ اگر تم نے یہ کام آخرت
کی خاطر کیا ہے تو اپنی غربت پر صبر کر، میں تمہارا اچھا قرض دار ہوں، آپ نیند سے بیدار ہو گئے۔ لوگوں کو اللہ
ہوئے اپنا خواب بتایا، پھر اس پر حال کی کیفیت طاری ہو گئی۔ وادیوں اور پہاڑوں میں سیاحت کی خاطر
چلا گیا، لوگوں نے آپ کو پہاڑ کی ایک کھوہ میں مردہ پایا، آپ کو اٹھا کر لائے اور آپ کو دفن کر دیا۔ اسی
رات کوفہ کے سات صلحاء لوگوں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ استبرق کی پوشاک زیب تن کئے ہوئے
ہے۔ اور وہ جنت کے باغوں میں چل رہا ہے۔ انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ نعمت تجھے کیسے نصیب
ہوئی۔ اس نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچھا معاملہ کیا تھا۔ اور اس پر میں نے صبر کیا تھا، اللہ تعالیٰ
کا شکر ہے۔

کتاب توشیح عوسی الایمان میں علی بن عیسیٰ وزیر رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدوں کے ساتھ اچھا سلوک
کیا کرتا تھا۔ میں ہر سال مدینۃ السلام میں ان کے ہر فرد کو اتنی چیز دے دیتا تھا جو اس کی خوراک، کپڑے اور
اس کے اہل و عیال کے لئے پوری پوری ہو سکتی تھی۔ اور میں یہ چیزیں ماہ رمضان میں دے دیا کرتا تھا۔ امام موسیٰ کاظم
رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شیخ تھا، میں ہر سال اس کو پانچ ہزار درہم دے دیا کرتا تھا۔ میں نے ایک روز اس
شیخ کو نشے کی حالت میں دیکھا، اس نے بازار کے درمیان قے کیا ہوا تھا، جب ماہ رمضان آیا تو وہ شیخ میرے
پاس آیا، اس نے مجھ سے اپنا عطیہ طلب کیا، میں نے اس کو کوئی چیز نہ دی، میں جب اسی رات کو سویا تو میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا، آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میرا کیا قصور سرزد ہوا۔ کہ آپ مجھ سے منہ موڑتے ہیں، فرمایا تم نے میرے فلاں فرزند کا عطیہ بند کر دیا ہے، میں نے
عرض کیا میں نے اس کا عطیہ اس لئے بند کر دیا تھا تاکہ میں اس کی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مدد نہ کروں۔ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا، تم اس کو اس کے لحاظ سے دیتے تھے یا میری وجہ سے؟ میں نے عرض کیا آپ کی وجہ سے
میں نیند سے بیدار ہو گیا، میں نے شیخ کے پاس ایک آدمی روانہ کیا، آپ تشریف لے آئے، میں نے آپ کو
دس ہزار درہم دے دئے، کہا اے وزیر کس کے لئے آپ نے عطیہ کو کیوں دوگنا کر دیا، میں نے کہا یہ میں نے

[illegible] بھائی کی وجہ سے، شیخ ہوش میں آ گیا، کہا خدا کی قسم اس وقت تک میں نہیں جاؤں گا جب تک میں واقعہ
سے مطلع نہ ہو جاؤں، میں نے آپ کو وہ بات بتائی جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا، آپ کی دونوں آنکھوں
[illegible] آنسو بھر آئے۔ کہا میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں، میں گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا، میں اس بات پر
[illegible] نہیں ہوں کہ میری وجہ سے میرے نانا آپ سے جھگڑا کریں، آپ کی توبہ اچھی ہو گئی تھی۔

کتاب عقد مثین میں مذکور ہے کہ محمد بن عمر بن یوسف انصاری قرطبی والی مصر کے پاس موجود تھے، آپ
[illegible] (سیدوں) کی تعظیم کیا کرتے تھے (وہ اشراف سادات) کی تعظیم اس وجہ سے کیا کرتا تھا کہ ان میں کا ایک شخص
[illegible] ہو گیا تھا، شیخ نے اس پر نماز (جنازہ) پڑھنے سے توقف کیا تھا، کیونکہ وہ کبوتروں سے کھیلا کرتا
[illegible] آپ نے نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ کے ساتھ آپ کی بیٹی فاطمہ زہرا رضی اللہ
[illegible] تھیں، جناب سیدہ نے اس سے منہ موڑ لیا اور اس کو سرزنش کی، فرمایا کیا ہماری منزلت کبوتر
[illegible] والے کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی؟ مکہ کے رہنے والے شریف حسنی انتقال کر گئے، شیخ عفیف الدین
[illegible] نے اس کی نماز (جنازہ) نہیں پڑھی، (شیخ عفیف الدین نے) خواب میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا
[illegible] نے اس سے منہ موڑ لیا تھا، اس سے فرمایا تم نے میرے فرزند پر نماز نہیں پڑھی؟ عفیف الدین نے توبہ کی اور اپنے
[illegible] اعتراف کیا؟ مقریزی نے یعقوب بن یوسف مغربی سے روایت کی ہے کہ آپ ماہ رجب ۸۱۶ھ میں
[illegible] منورہ میں موجود تھے، آپ سے شیخ عابد محمد فاسی نے کہا کہ میں اولاد حسین رضی اللہ عنہ کے شرفاء کے افعال کو مکروہ
[illegible] کرتا ہوں، یہ لوگ اہل سنت سے تعصب کا اظہار کرتے ہیں، میں مسجد نبوی میں سویا ہوا تھا۔ میں نے نبی صلی
[illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آنحضرت نے فرمایا اے فلاں شخص میں نے تیرا کیا قصور کیا ہے کہ میں تجھے
[illegible] دیکھتا ہوں کہ تم میری اولاد سے کراہت کرتے ہو، میں نے کہا اس لئے کہ یہ اہل سنت سے تعصب رکھتے ہیں
[illegible] آنحضرت نے مجھے فرمایا، کیا عاصی النسب کے ساتھ ملحق نہیں ہو گا؟

[illegible] سے شیخ شیخ الاسلام شریف عبدالرؤف مناوی سے روایت ہے کہ آپ کے شیخ شریف طبا طبی جامع
[illegible] میں جو پرانے مصر میں واقع ہے، خلوت نشین تھے، ایک ترکی امیر جس کا نام قرتماش شعبانی تھا، آپ
[illegible] ہو گیا۔ آپ کو مسجد سے باہر نکال دیا، ایک دن صبح کے وقت آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، کہ
[illegible] آج رات خواب میں آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہوا دیکھا ہے، آنحضرت یہ دونوں
[illegible] رو رہے تھے۔

یا بنی الزهرا والنور الذی ... ظن موسى انه نار قبس
لا اوالی الدهر من عاداکم ... انه آخر سطر فی عبس

پھر آنحضرت نے عذاب کے کوڑے کو اٹھایا۔ اس میں تین گرہ لگا دیں۔ ہمارے شیخ شیخ الاسلام منادی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ قرقماش کے سر پر ضرب لگائی گئی، اس کو تین ضربیں لگائی گئیں۔ وہ کوڑا اس قسم کا تھا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے فصب علیہم ربک سوط عذاب تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا ڈالا۔

یہی امام علامہ شیخ مالکیہ شہاب الدین احمد بن یونس مغربی نزیل حرمین شریفین (آپ ۸۶۵ھ میں مدینہ منورہ کے مجاور تھے) کہ ایک شیخ نے آپ کو اس بات کی خبر دی کہ ایک شخص جو مغرب کا رئیس تھا، حج ادا کرنے کی خاطر روانہ ہوا۔ ایک دولت مند آدمی نے ایک سو دینار اس کے سپرد کئے اور کہا۔ کہ جب تم مدینہ میں پہنچ جاؤ تو اس رقم کو کسی صحیح النسب شریف (سید) کو دے دینا، جب مغربی شخص مدینہ میں وارد ہوا۔ تو اس نے مدینہ کے اشراف (سیدوں) کے بارے میں سوال کیا۔ کہا گیا کہ ان کا نسب تو صحیح ہے لیکن شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ مغربی نے اس بات کو مکروہ تصور کیا کہ ان میں سے کسی شخص کو بھی کوئی چیز دے۔ پھر مغربی شخص ان میں سے ایک شخص کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اس کے مذہب کے متعلق دریافت کیا۔ اس نے کہا میں شیعہ مذہب رکھتا ہوں۔ اس نے کوئی چیز مانگی لیکن مغربی نے نہ دی۔ مغربی نے کہا جب میں رات کو سو گیا: میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے۔ لوگ پل صراط عبور کر رہے ہیں۔ میں نے بھی عبور کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے میرے روک دینے کا حکم صادر کر دیا۔ رسول اللہ صلعم نے آپ سے کہا کہ اس شخص کو پل صراط سے عبور کرنے سے کیوں منع کر دیا ہے۔ سیدہؑ نے فرمایا اس نے میرے فرزند کا رزق روک رکھا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کا رزق نہیں روکا۔ لیکن وہ شیخین کو گالیاں دیتا ہے جناب فاطمہ سلام علیہا نے ان دونوں سے کہا کیا تم میرے فرزند سے اس بات کا مواخذہ کرو گے؟ دونوں نے کہا نہیں، بلکہ ہم نے اس کو معاف کر دیا ہے۔ جناب سیدہ نے فرمایا تم نے میرے فرزند اور شیخین کے درمیان کیوں دخل دیا؟ کہا میں خواب سے بیدار ہو گیا، میں نے رقم کو لیا اور اس سید کے پاس لے گیا، اس نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا۔ میں نے اس کو خواب کا واقعہ بتایا، وہ رو پڑا۔ اور کہا میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بناتا ہوں۔ کہ جب تک میں زندہ رہوں گا۔ ان دونوں کو کبھی گالیاں نہیں دوں گا۔

مقریزی نے علامہ سراج الدین سے روایت کی ہے کہ آپ کو محمد بن حسین مکی نے حکایت کی ہے۔ کہ ایک قاری تیمور لنگ کی قبر پر یہ آیت پڑھتا تھا، اس قاری نے کہا جب میں علیحدہ ہوتا تھا تو میں پڑھتا تھا۔ خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ، (اس کو پکڑو، اس کو باندھو، پھر اس کو جہنم میں گرم کر دو) اس آیت کی اکثر تلاوت کرتا تھا، میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور تیمور آنحضرت کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے کہا اے اللہ کے دشمن تم یہاں بیٹھے ہو؟ میں نے ارادہ کیا

کہ میں اس کو اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اس کی جگہ سے ہٹا دوں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اس کو چھوڑ دو، یہ میری اولاد کو دوست رکھتا ہے۔ کہا میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے اس چیز کو ترک کر دیا جس کو میں خلوت میں پڑھتا تھا۔"

اس طرح کا وہ واقعہ ہے جس کو زین الدین عبدالرحمٰن بغدادی نے بیان کیا ہے کہ آپ کو تیمور کے ایک امیر نے آگاہ کیا کہ جب تیمور مرض الموت میں بیمار پڑا تو اس نے سخت پریشانی کا اظہار کیا، اس کا رنگ بگڑ گیا، پھر تیمور کو ہوش آگئی، انہوں نے اس سے اس بات کا سبب دریافت کیا، اس نے کہا میرے پاس عذاب کے فرشتے آگئے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، آپ نے ان سے کہا اس سے چلے جاؤ، یہ میری اولاد کو دوست رکھتا تھا اور ان سے نیکی کرتا تھا۔"

علامہ مسعودی نے اپنی کتاب مروج الذہب میں ذکر کیا ہے کہ جب خلافت پر احمد معتضد باللہ متمکن ہوا اس نے آل ابی طالب کو اپنا قرب دیا، وہ اپنے باپ کی قید میں تھا۔ اس نے (خواب میں) ایک شیخ کو دیکھا جو دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا، وہ اپنے ہاتھ کو دریائے دجلہ کی طرف پھیلاتا تھا اور دجلہ کا تمام پانی آپ کے ہاتھ میں سمٹ کر آپ کے ہاتھ میں آجاتا تھا اور دجلہ خشک ہو جاتا تھا، آپ پھر پانی کو ڈال دیتے تھے۔ پھر وہ دوبارہ دریائے دجلہ پہلے کی طرح بن جاتا تھا، کہا میں نے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا، کہا گیا، یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ میں اٹھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سلام عرض کیا، فرمایا اے احمد خلافت تمہارے پاس پہنچنے والی ہے۔ جب خلافت تجھے مل جائے تو میری اولاد کے درپے نہ ہونا اور ان کو اذیت نہ دینا، میں نے عرض کیا اے امیرالمومنین "بسر و چشم"

ابن فوح نے اپنی کتاب المنتقی میں قاضی سراج الدین کی بیوی سے جو صالحہ عورت تھی روایت کی ہے کہ مکہ میں گرانی ہو گئی، ہم لوگ اٹھارہ افراد پر مشتمل تھے۔ ہمارے پاس چودہ قطعہ آٹا آگیا، قاضی نے خواب میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا، آپ نے فرمایا اے سراج الدین! تم گیہوں کھا رہے ہو اور میری اولاد بھوکی ہے۔ آپ اٹھے اور آٹے کو سادات پر تقسیم کر دیا۔

مقریزی نے حنبلیوں کے قاضی عبدالعزیز بن علی بغدادی سے روایت کی ہے کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آنحضرت نے آپ سے کہا کہ مؤید سے کہو کہ وہ دینار کے امیر عجلان کو رہا کر دے، (آپ ۸۲۲ھ میں قید تھے) کہا میں بیدار ہو گیا، بادشاہ مؤید کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اس کے سامنے سخت قسم کھائی۔ میں نے آپ کو خواب سے آگاہ کیا، آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس سے اچھا سلوک کیا

مسعودی نے مروج الذہب میں اسحاق بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ آپ مجرمین کے قید خانے

کے نگران مقرر تھے۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آنحضرت نے آپ سے فرمایا اے محمد قاتل کو رہا کر دو۔ آپ نیند سے بیدار ہوئے۔ آپ نے قاتل کے حالات کی چھان بین کی، کہا ایک بڑھیا نے ایک سیدانی کو دھوکہ دیا تھا، بڑھیا نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ بڑھیا نے سیدانی کو باغ کی چیزوں کے دیکھنے کا شوق دلایا۔ سیدانی بڑھیا کے قول پر اعتبار کرتے ہوئے اس کے ساتھ چل پڑی۔ بڑھیا نے سیدانی کو ایک ایسے گھر میں داخل کیا جہاں مرد موجود تھے۔ سیدانی چلانے لگی اس کو بے بس کر دیا گیا۔ جب اسے ہوش آئی تو کہا اے نوجوان اللہ سے ڈرو! میں سیدانی ہوں۔ قاتل نے کہا جب اپنے ساتھیوں سے کہا تم اس کے درپے نہ ہو جاؤ۔ مقتول نے سیدانی کو اذیت پہنچانے کا ارادہ کیا میں نے اس کو قتل کر دیا۔ میں نے سیدانی کی نگرانی کی اور اس کو گھر سے باہر نکال دیا اور میں نے سیدانی کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تیری عزت پر پردہ ڈالے، جس طرح تو نے میری عزت پر پردہ ڈالا۔ پھر ہمسایوں نے چیخ و پکار کی آواز کو سنا لوگ اکٹھے ہو گئے، گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ تلوار میرے ہاتھ میں تھی اور ساتھی قتل کیا ہوا پڑا تھا۔ لوگ مجھے تھانیدار کے پاس لے آئے۔" اسحاق نے اس شخص سے کہا میں نے تجھے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر سیدانی کی محافظت کرنے کی وجہ سے بخش دیا ہے۔ اس شخص نے توبہ کی اور توبہ کو اچھی طرح نبھایا۔ بارزی کی کتاب توثیق عری الایمان میں ابن تغلی سے روایت درج ہے کہ مہدی بن منصور خواب دیکھ کر بیدار ہو گیا، قید خانہ کے نگران کو طلب کیا۔ اسے حکم دیا کہ قید خانے سے سید حسینی کو رہا کر دو، اور اس کو ایک ہزار دینار دے دو اور اس کو اس بات کا اختیار دے دو کہ ہمارے پاس عزت کے ساتھ قیام کرے یا اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لے جائے۔ نگران نے سید کو رہا کر دیا۔ اور ایک ہزار دینار اس کے سپرد کر دیئے۔ اس نے اپنے گھر والوں کے پاس جانا مناسب تصور کیا۔ اس نے جب سوار ہونے کا ارادہ کیا تو اس سے قید خانہ کے نگران نے کہا تجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے تجھے پیدا کیا مجھے اپنی قید سے رہا ہونے کا سبب بتائیے۔ کہا میں نے اپنے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھے فرمایا اے میرے مظلوم بیٹے اٹھو اور رکعت نماز ادا کرو، پھر کہو یا سامع الصوت و یا سابق الفوت و یا کاسی العظام لحماً بعد الموت صل علی محمد و آل محمد و اجعل لی من امری فرجاً و مخرجاً۔ اے آواز کے سننے والے اے موت کے بعد ہڈیوں کو گوشت پہنانے والے رحمت نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر، میرے امر میں میرے لئے فراخی اور کشادگی عطا فرما۔ میں ان کلمات کو بار بار پڑھتا رہا حتیٰ کہ تم نے مجھے رہا کر دیا۔ قید خانے کے نگران کا بیان ہے کہ میں مہدی کے پاس حاضر ہوا میں نے آپ کی بات سے اس کو آگاہ کیا، کہا سید نے سچ کہا خدا کی قسم میں سویا ہوا تھا میں نے خواب میں ایک حبشی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا

لٹھ تھا۔ اس نے کہا تم حسینی کو چھوڑ دو، ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ اور تجھے اس کے رہا کرنے کا حکم دیا۔

داؤد بن قاسم جعفری نے بیان کیا کہ معتمد بن متوکل نے ابو محمد امام حسن عسکری کو قید کر دیا۔ لوگوں میں قحط پڑ گیا، معتمد نے لوگوں کو نماز استسقاء کے پڑھنے کا حکم دیا۔ وہ تین دن تک باہر جا کر نماز استسقاء ادا کرتے رہے لیکن بارش بالکل نہ ہوئی۔ نصاریٰ کی قوم کا ایک راہب نصاریٰ کے ساتھ چوتھے روز باہر نکلا جس کا نام جاثلیق تھا۔ ان لوگوں نے آسمان کی طرف اپنے ہاتھوں کو بلند کیا، بارش سے سیراب ہو گئے۔ پھر دوسرے روز باہر نکلے، انہوں نے پہلی طرح فعل کیا، کافی بارش سے سیراب ہوئے۔ لوگوں نے اس بات پر تعجب کی۔ بعض لوگ نصرانیت کی طرف مائل ہو گئے۔ معتمد کو یہ بات ناگوار گزری اس نے ابو محمد امام حسن عسکری کو قید سے رہا کر دیا۔ آپ سے معتمد نے کہا اپنے نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی خبر لیجئے۔ اس سے امام ابو محمد نے کہا نصاریٰ کو بلاؤ وہ میرے ساتھ چلیں۔ آپ کی خدمت میں کہا گیا کہ بارش کافی ہو گئی ہے۔ ان لوگوں کے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ فرمایا میں لوگوں کے شک کو ضرور دور کروں گا۔ معتمد نے ان کو نکلنے کا حکم دیا اور مسلمانوں کے نکلنے کا بھی حکم دیا۔ راہب نے اپنے ہاتھ کو بلند کیا۔ راہبان نے بھی اپنے ہاتھوں کو آپ کے ساتھ بلند کیا۔ آسمان پر بادل چھا گئے، بارش ہو گئی۔ ابو محمد نے ایک شخص کو راہب کے ہاتھ کو پکڑنے اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں تھا اس کے چھین لینے کا حکم دیا، ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ راہب کی انگلیوں کے درمیان آدمی کی ہڈی موجود تھی۔ ابو محمد نے اس ہڈی کو ایک کپڑے میں لپیٹ دیا، فرمایا۔ اب طلب باراں کرو۔ انہوں نے بارش کو طلب کیا، بادل پھٹ گیا، بادل چلا گیا، سورج ظاہر ہو گیا۔ معتمد نے کہا اے ابو محمد یہ کیا ہوا؟ فرمایا یہ اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی کی ہڈی ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ کامیاب ہوتے ہیں، جب نبی کی ہڈی آسمان کے نیچے ظاہر ہو جاتی ہے تو بارش ہو جاتی ہے۔ انہوں نے اس بات کا امتحان کیا جس طرح حضرت نے فرمایا تھا اس کو ویسا پایا، لوگوں سے شبہ دور ہو گیا۔ ابو محمد حسن عسکری نے معتمد کو ان لوگوں کے رہا کرنے کا حکم دیا جو آپ کے ساتھ قید تھے۔ حضرت ابو محمد اپنے گھر سر من رأی میں عزت کے ساتھ قیام فرما ہیں۔ انتہی جواہر العقدین۔ نیز جواہر العقدین میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ کا نام اس لئے فاطمہ رکھا گیا کہ اللہ نے اس کو، اس کی اولاد کو اور اس کے دوستوں کو آگ سے الگ رکھا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اے میرے اللہ! یہ لوگ تیرے رسول کی عترت ہیں۔ ان کے گنہگاروں کو ان کے نیکوں کی وجہ سے حوالے کر دے اور ان سب کو میرے حوالے کر دے۔ فرمایا اللہ نے کر دیا ہے اور وہ کرنے والا ہے، اور

عرض کیا۔ الٰہی کیا کر دیا ہے؟ فرمایا اس بات کو تیرے رب نے تم لوگوں کے ساتھ ایسا کر دیا ہے اور اس بات کو تم لوگوں کے بعد آنے والے لوگوں کے ساتھ کرے گا۔ اس حدیث کو ملا اور محب طبری نے روایت کیا ہے۔

زید بن علی بن حسین آپ اپنے باپ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے ہماری ولایت کا عہد اس وقت لیا تھا جب وہ اپنے باپ کی پشت میں تھے اور یہ لوگ ہماری ولایت کو ترک نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت کو اس بات پر تخمیر کر دیا ہے۔" حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سب سے اول جو شخص حوض پر وارد ہوگا وہ میرے اہل بیت ہوں گے اور وہ لوگ میری امت کے ہوں گے جو ان کو دوست رکھتے ہیں۔ وہ ان سبابہ انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ اس حدیث کو ملا احمد محب طبری نے بیان کیا ہے۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری اور میرے اہل بیت کی محبت سات مقامات پر کام دیتی ہے۔ ان مقامات کی خوفناکی بہت بڑی ہوگی۔" اس حدیث کو دیلمی نے بیان کیا ہے۔ ابن مسعود نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا آل محمد سے محبت کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو شخص اہل بیت کی محبت پر مر گیا، وہ بہشت میں داخل ہوا۔

جابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہم لوگوں کو پرہیزگار مومن دوست رکھے گا اور بدبخت منافق ہم سے بغض رکھے گا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص ہم سے دشمنی رکھتا ہے وہ رسول اللہ سے دشمنی رکھتا ہے۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے علی تیرے پاس قیامت کے روز ایک عصا ہوگا جو بہشت کے عصاؤں میں سے ہوگا، تم اس کے ذریعے منافقین کو حوض سے ہٹاؤ گے۔ امام احمد حنبل کی کتاب مناقب میں روایت ہے کہ علی کو پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ میرے حوض پر کھڑے ہوں گے۔ میری امت کے جس شخص کو پہچانتے ہوں گے اس کو پانی سے سیراب کریں گے۔ (بحذف اسناد) حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دی اس پر خدا کی لعنت ہے۔

(بحذف اسناد) حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اس شخص پر جنت حرام ہے جس نے میرے اہل بیت پر ظلم کیا یا ان کو قتل کیا یا ان کے خلاف کسی کی امداد کی یا ان کو گالیاں دیں۔ اس حدیث کو حنفی نے علی رضا ابن موسیٰ علیہما السلام کے طریق سے روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن محمد حموینی نے کتاب فضائل اہل بیت میں ابن مسعود سے حدیث معراج کی روایت کیا ہے کہ دوزخ کے دروازوں پر لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ذلیل کیا جس نے اسلام کی توہین کی اور اللہ نے اس کو ذلیل کیا جس نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہل بیت کو اذیت دی۔ نیز اس حدیث کو حافظ جمال الدین زرندی نے روایت کیا ہے۔

باب ٦٧

شیخ امام عبدالرحمٰن بن محمد بن علی بن احمد بسطامی کی کتاب درۃ المعارف سے بعض احادیث کو وارد کیا گیا ہے آپ اپنے زمانے کے تمام علمائے علم حروف میں زیادہ عالم تھے۔ قدس اللہ اسرارہ ووہب لنا علومہ وعرفانہ"

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز تیسری ساعت میں ماہ نیسان کی چھٹی تاریخ کو پیدا کیا۔ اور حضرت حوا علیہا السلام کو جمعہ مذکور کے دن چھٹی ساعت میں پیدا کیا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا گیا تو اس وقت طالع برج سرطان میں تھا حضرت آدم علیہ السلام وہ نبی مرسل ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح کو پھونکا۔ حضرت آدم پر دس صحائف کو نازل کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم الحروف میں گفتگو کی۔ آپ کے پاس کتاب سفر الخفایا موجود تھی یہ دنیا میں علم الحروف کی پہلی کتاب تھی جس میں عجیب راز اور تعجب میں ڈالنے والے امور بیان کئے گئے تھے آپ کے پاس کتاب الملکوت موجود تھی۔ وہ دنیا میں دوسری کتاب علم الحروف میں تھی۔ صاحب ہیکل الاحمر نے حضرت شیث علیہ السلام سے کتاب الملکوت کو لے لیا تھا حضرت آدم علیہ السلام کے پاس کتاب السفر المستقیم موجود تھی یہ دنیا میں علم الحروف میں تیسری کتاب تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نو سو پچاس شمسی سال زندہ رہے۔

عطا بن ابی رباح ابن عباس سے روایت کرتے ہیں آپ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آنحضرت نے فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حروف کو پیدا کیا۔ اور ان حروف کو راز قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اللہ نے راز کو آدم علیہ السلام کی سرشت میں سمو دیا اس راز کو فرشتوں کی سرشت میں قرار نہ دیا۔ حروف مختلف طریق ادائیگی اور قسم قسم کی بولیوں کے ساتھ آدم علیہ السلام کی زبان پر جاری ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو ان اسرار سے آگاہ کر دیا تھا کہ آپ کی اولاد کے درمیان قیامت تک پیدا ہوں گے۔ تمام علوم عربیہ اور اسرار عجیبہ کا علم اسی دن سے لے کر جب تک اللہ چاہے گا ان کتابوں کی نوع ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ کے فرزند جناب اناناذیمون یہ اللہ کے نبی شیث علیہ السلام کا نام ہے علم اسرار اور علم حروف کے وارث ہوئے۔ حضرت شیث علیہ السلام نبی و رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر پچاس صحیفے نازل کئے تھے۔ آپ حضرت آدم علیہ السلام کے وصی ہیں اور آپ کے ولی عہد ہیں آپ ہی نے کعبہ مکرمہ کی مٹی اور پتھر سے بنیاد ڈالی تھی۔ آپ کے پاس علم الحروف میں ایک جلیل الشان کتاب موجود تھی۔ وہ دنیا میں علم الحروف کی چوتھی کتاب تھی۔ حضرت شیث نو سو سال شمسی زندہ رہے آپ کے بعد آپ کے فرزند حضرت انوش علم الحروف کے وارث ہوئے آپ کے بعد آپ کے فرزند قینان وارث ہوئے آپ کی طرف قلم قیناوی منسوب ہے پھر آپ کے بیٹے مہلائیل۔ پھر آپ کے بیٹے یارد۔ اور آپ کے زمانے

میں بتوں کی پوجا کا رواج ہوا۔ پھر آپ کے بیٹے ہرمس یہ اللہ کے نبی حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں آپ نبی اور رسول ہیں آپ پر اللہ تعالیٰ نے تیس صحیفے نازل کئے علوم حرفیہ۔ اسرار علیہ لطائف عددیہ اور اشارات فلکیہ کی ریاست کی آپ پر انتہا ہو گئی تھی تمام حکما کی آپ کے دروازے پر بھیڑ لگی رہتی تھی آپ کے انوار کے فانوس سے تمام علماء نے نور حاصل کیا۔ آپ نے کتاب کنز الاسرار و ذخائر الابرار تصنیف کی۔ یہ علم الحروف میں دنیا کی پانچویں کتاب ہے جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو علم رمل کی تعلیم دی اسی علم کے ذریعہ اللہ نے آپ کی نبوت کو ظاہر کیا۔ آپ نے بہتر شہروں کی بنیاد ڈالی آپ سے علم الحروف کو ہرامسہ نے سیکھا یہ لوگ چالیس آدمی تھے ان میں زیادہ ماہر اسقلینوس تھا۔ یہ حکماء اور اطباء کے باپ ہیں۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے طب کو ظاہر کیا آپ اللہ کے نبی حضرت ادریس علیہ السلام کے خادم اور شاگرد ہیں۔ پھر آپ کے بیٹے متوشلخ پھر آپ کے بیٹے لامک پھر آپ کے بیٹے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام علم الحروف کے وارث ہوئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں آپ کی ایک جلیل القدر کتاب موجود تھی۔ یہ علم الحروف میں دنیا میں چھٹی کتاب تھی پھر آپ کے بیٹے سام علیہ الصلوٰۃ والسلام وارث ہوئے۔ پھر آپ کے بیٹے ارفخشد پھر آپ کے بیٹے شالح وارث ہوئے یہ اللہ کے نبی ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔" پھر آپ کے بیٹے فالغ پھر آپ کے بیٹے قحطان وارث ہوئے آپ نے لوگوں میں زمین کو تقسیم کیا پھر آپ کے بیٹے اللہ کے نبی صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ علم حروف کے وارث ہوئے۔ پھر ارغو ابن فالغ مذکور علم حروف کے وارث ہوئے پھر آپ کے بیٹے اسروع پھر آپ کے بیٹے ناحور پھر آپ کے بیٹے تارخ پھر آپ کے بیٹے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام علم حروف کے وارث ہوئے۔ آپ نبی اور رسول ہیں۔ اللہ نے آپ پر بیس صحیفے نازل کئے آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم جیومیٹری میں گفتگو کی۔ کہا گیا ہے کہ آپ نے خانہ کعبہ کی بنیاد علم حرف کاف کے مطابق قرار دی یہ کتاب دنیا میں علم حروف میں ساتویں کتاب تھی پھر آپ کے دو فرزند اسمٰعیل اور اسحاق علیہما السلام وارث ہوئے۔ پھر آپ (اسحاقؑ) کے فرزند یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام وارث ہوئے پھر آپ کے فرزند یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام علم حروف کے وارث ہوئے پھر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وارث ہوئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ اللہ نے آپ پر اپنی کتاب توراۃ کو نازل کیا۔ اور آپ کو علم کیمیا کی تعلیم دی۔ آپ اپنے زمانے میں اسرار اوفاق اور دقق مسدس (علم جیومیٹری) کے سب لوگوں سے زیادہ عالم تھے۔ آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت کو دریائے نیل سے باہر نکالا تھا۔ آپ کے وصی یوشع بن نون علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر الیاس ہیں پھر حزقیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ زردشت آذربائیجانی ہیں۔ آپ نے علم اسرار حروف کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب سے اخذ کیا۔ زردشت سے حکیم جاماسب نے علم اسرار حروف کو اخذ کیا۔ وہ آپ کے اصحاب میں سب سے بڑے ہیں پھر داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر آپ کے فرزند سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر آصف بن برخیا آپ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر تھے۔ پھر اشعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر ارمیا علیہ الصلوٰۃ

والسلام پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام علم حروف کے وارث ہوئے پھر محمد صلوٰت اللہ وسلامہ وبرکاتہ وعلیٰ آلہ وصحبہ علم الحروف کے وارث ہوئے۔ امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے جس علم کی طرف مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دعوت دی تھی۔ وہ علم حروف کی الف کی لام میں تھی۔ لام الف کا علم الف میں ہے الف کا علم نقطہ میں ہے۔ نقطہ کا علم معرفت اصلیہ میں موجود ہے۔ معرفت اصلیہ کا علم علم ازل میں موجود ہے۔ علم ازل مشیت میں یعنی معلوم میں موجود ہے علم مشیت غیب ہویت میں موجود ہے یہ وہ چیز ہے جس کی طرف اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنے اس قول کے ساتھ دعوت دی تھی۔ فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ انہ میں جو ھا موجود ہے۔ وہ غیب ہویت کی طرف راجع ہے پھر ہمارے آقا اور ہمارے مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے علم اسرار حروف کو بطور میراث پایا۔ صلی اللہ علیہ والہ کے اس قول کا اس کی طرف اشارہ ہے میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔ آپ اسلام میں پہلے شخص ہیں جس نے سو میں سو کی دقق (جیومیٹری) کا قاعدہ وضع کیا پھر امامین حسنؑ اور حسینؑ نے اپنے باپ سے علم اسرار حروف کو بطور میراث پایا پھر اب (امام حسینؑ) کے فرزند امام زین العابدین نے باپ سے علم اسرار حروف کو بطور میراث پایا پھر آپ کے بیٹے امام محمد باقر نے پھر آپ کے بیٹے امام جعفر صادق نے علم اسرار حروف کو بطور میراث پایا۔ آپ وہ شخص ہیں جنہوں نے علم اسرار حروف کے رموز کے عقدوں کو کھولا اور اس کی جادو کی کانوں کو توڑا۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگ غابر، مزبور اور کتاب مسطور جو رق منشور میں ہے اور دلوں میں جو نکتے ہیں وہ ہیں۔ اور غیب کے بھیدوں کی کنجیاں ہیں اور کانوں میں جو چیزیں پڑی جاتی ہیں وہ ہیں اور طبائع اس سے نفرت نہیں کرتے۔

ہمارے پاس جفر ابیض، جفر احمر، جفر اکبر، جفر اصغر، جامعہ، صحیفہ اور کتاب علی کرم اللہ وجہہ موجود ہے لسان الحروف، مشکوٰۃ انوار الحروف شارح زہر النائح و سراج ابو عبد اللہ زین کافی قدس اللہ سرہ نے کہا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمانا کہ ہمارا علم غابر ہے۔ اس سے اشارہ صحیفوں کے گزشتہ علم انوار انبیاء علیہم الحلوان و تحیات کے حالات اور جو کچھ دنیا میں واقعات گزر چکے ہیں۔ ان کا علم مراد ہے۔ مزبور سے اشارہ وہ علم ہے جو کتب الٰہیہ اور اسرار فرقانیہ میں موجود ہے۔ جو آسمان کی طرف سے رسولوں اور انبیاء پر نازل کی گئی ہیں کتاب مسطور سے اس علم کی طرف اشارہ ہے جو لوح محفوظ میں تحریر کیا گیا ہے۔ ینقر فی الاسماع سے اس علم کی طرف اشارہ ہے۔ جو حضرت علی کے کلام اور خطاب جلی میں پایا جاتا ہے لا ینفر منہ الطبع سے اس علم کی طرف اشارہ ہے جو غیب کی جانب سے آتا ہے۔ یہ حضرات اس کو سنتے ہیں اور اس کے کہنے والے کو دیکھتے نہیں ہیں غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ جفر ابیض سے الزبات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ ایک ایسا ظرف ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی نازل شدہ کتابیں ان کے پوشیدہ راز اور ان کی تشریحات موجود ہیں۔ جفر احمر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ وہ ظرف ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کے ہتھیار موجود ہیں۔ جفر احمر اس شخص کے پاس موجود ہے جن کے پاس امر موجود ہے۔ جفر احمر اس وقت ظاہر ہوگا جب اہل بیت میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ جفر اکبر سے مصادر ونقیقہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہ الف سے ی کر بات تا انتہا اور آخر تک حروف موجود ہیں۔ یہ دنق کا الف ہے۔ جفر اصغر سے مصادر ونقیقہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہ وہ ہیں جو ابجد سے لے کر قرشت سے مرکب ہیں۔ یہ بہ سات سو وفق ہیں۔ جامعہ سے اس کتاب کی طرف اشارہ ہے جس میں کان ومایکون کا قیامت کا علم موجود ہے۔ صحیفہ سے جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کا صحیفہ مراد ہے۔ جس میں قیامت تک ہونے والے واقعات نقشے اور لائحہ موجود ہیں کتاب علی سے اس کتاب کی طرف اشارہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت علی کو آپ کے منہ کھولنے اور زبان مبارک کے کھولنے کے وقت سے لکھوایا تھا اس میں ہر وہ چیز موجود ہے۔ جو شہر الحج دینیہ احکام اور فیصلہ جات کی ضرورت پڑے گی۔ یہ ڈیڑھ جلد کی مقدار میں موجود ہے۔ جفر تعبیر اور لغت کے لحاظ سے لمبی جدی ہے۔ نیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم میں سے فرس غواص اور دارس تناص ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ محمد مہدی (عجل اللہ فرجہ) کے ساتھ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔ اس کو حقیقتاً امام مہدی (عجل اللہ فرجہ) جانتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ (عجل اللہ فرجہ) شہر انطاکیہ کی غار سے کتب کو نکالیں گے۔ اور حضرت تابوت کو بحیرہ طبریہ سے نکالیں گے۔ اس میں وہ چیزیں موجود ہوں گی جن کو آل موسےٰ اور آل ہارونؑ نے چھوڑا تھا جس کو فرشتے اٹھاتے تھے۔ بحیرہ طبریہ میں تختیاں اور موسےٰ علیہ السلام کا عصا موجود ہے۔ حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ) تمام لوگوں سے زیادہ علم والے اور حلم والے ہوں گے۔ آپ کے دائیں رخسار پر ایک سیاہ تل ہوگا۔ آپ امام حسین بن علی رضی اللہ عنہم کی اولاد میں سے ہوں گے۔ جامعہ سے مراد حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت ادریس، حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحیفے مراد ہیں۔ ان کو اہل بصیرت ایک بزرگ سے دوسرے بزرگ کی طرف ہمارے زمانے تک اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا منتقل کرتے رہیں گے۔

بعض عارفین نے کہا حروف اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہیں۔ ان کا علم بہترین پوشیدہ علوم میں سے ہے۔ اور یہ وہ پوشیدہ اور مخفی علم ہے جس کے ساتھ انبیاء اور اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ دل مخصوص ہیں۔ یہ وہ علم ہے جس کے بارے میں حکیم محمد بن علی ترمذی کہتے ہیں۔ اولیاء کے علم میں غور و تدبر کر، شادت کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم تصحیف کی معرفت سے علم حروف کو ضرور حاصل کرے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کتابیں بصرہ کی زنگی ہوا کی وجہ سے برباد ہوگئیں تھیں[1]

حافظ ذہبی نے کہا کہ سنت ۲ ھ کے بعد اس کلمہ کی تصحیف کا علم ہو سکا کیونکہ عز مطہ زنجی کی وجہ سے بصرہ برباد کر دیا گیا تھا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کہا وعلم آدم الاسماء کلھا اللہ نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی۔ یعنی ان حروف کی تعلیم دی جو ہر لوئی پر حاوی تھے۔ اور یہ ۲۷ الفاظ ہیں تمام موجودات

[1] زنگی لوٹ مار کی وجہ سے حضرت کی تمام کتابیں ضائع و برباد ہوگئیں۔ ۱۲ ازمحمد شریف بقی عنہ

زبان کے اختلاف کے ہوتے ہوئے بولنے والوں کی زبان پر شامل ہیں۔ چاند کے منازل کے برابر ۲۸ عربی الفاظ ہیں چار حروف عجمی ہیں۔ یہ ب، ج، ز اور ک ہیں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اسما کی تعلیم اس قلم کے ذریعہ دی جو لوح محفوظ میں موجود تھی کہا گیا ہے کہ حروف آدم علیہ السلام کے سامنے اپنے مسمیٰ کے ساتھ نورانی شکلوں کے جسم میں ظاہر ہوتے تھے۔ یہ وہ خصوصیت تھی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مخصوص کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم کے ستر ہزار باب تعلیم کئے تھے۔ اور آپ کو الف حرف کی تعلیم دی تھی۔ آپ پر مردہ ... اور خنزیر کے گوشت کی حرمت نازل کی تھی۔ ۲۱ ورقوں میں آپ پر حروف معجم کو نازل کیا۔ یہ دنیا میں پہلی کتاب ... عرض وجود میں آئی تھی۔ اور ۲۱ ورق پر مشتمل تھی۔ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ دنیا کے سات دور ہیں یعنی ستر ہزار سال ہوں گے۔ آپ پر دس صحیفے نازل کئے جس میں ایک ہزار زبانیں موجود تھیں۔ ان صحیفوں میں دنیا کے حالات ... قوم تھے۔ اور ان میں وہ واقعات بھی تھے جو ہر زمانے والوں کے ساتھ واقع ہوں گے۔ ان لوگوں کی شکلیں خصلتیں ... ان کے انبیاء۔ ان کے ائمہؑ ان کے بادشاہ ان کے غلام اور ان کی رعایا اور ان میں وہ چیزیں بھی درج تھیں۔ جو ... ان پر واقع ہوں گی۔

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ کون سی کتاب حضرت آدم علیہ السلام پر نازل کی تھی۔ فرمایا کتاب الحروف المعجم ا۔ ب۔ ت الی آخرھا یہ ۲۹ حروف ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان کو ۲۸ حروف شمار کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غضب ناک ہوگئے یہاں تک کہ آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ فرمایا اے ابوذر قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ جو چیز حضرت آدم پر عربی میں نازل کی وہ ۲۹ حروف میں تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس میں الف اور لام موجود نہیں ہے۔ فرمایا الف اور لام ایک حرف ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر ایک ہی صحیفے میں نازل کیا ہے اور اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے جس شخص نے لام الف کی مخالفت کی ... اس نے اس چیز کا کفر کیا جو مجھ پر نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ولقد اتینا داود وسلیمان علما ہم نے داود اور سلیمانؑ کو علم عطا کیا بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ علم سے مراد اسم اعظم ہے جو سورتوں کے شروع میں وارد ہونے والے حروف سے ترکیب پاتا ہے۔ یہ اسم اعظم حضرت داود بن سلیمانؑ کی انگوٹھی پر کندہ تھا۔ اور اسی کے ذریعہ آپ نے ... کو نرم کیا۔ جنات کو مطیع کیا۔ اور حضرت خضر کے لئے زمین کو پیٹ دیا۔ اور اس کے ذریعہ علم لدنی کی تعلیم دی۔ اس کے ذریعہ ملکہ بلقیس کا تخت لایا گیا۔ اسی کے ذریعے حضرت عیسےٰ پرندوں کو زندہ کرتا تھا۔ اور یہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تلوار پر لکھا ہوا تھا۔ اسی طرح ہمیں امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات معلوم

ہوئی ہے۔ کہ ایک شخص نے آپ سے کہیعص کے معانی دریافت کئے۔ فرمایا اگر میں تم سے اس کی تفسیر بیان کردوں تو تم پانی پر چلنے لگ جاؤ گے۔ قلموں میں پہلی قلم تمہارے سرہانے ہے اور اس سے تمام قلمیں متفرع ہوتی ہیں۔ وہ پہلی قلم تھی جو دنیا میں موجود ہوئی ہے۔

باب ۶۸

بعض ان چیزوں کا بیان جو کتاب الدر المنظم مولفہ امام کمال الدین ابی سالم محمد بن طلحہ حلبی شافعی قدس اللہ سرہ واداص علینا علومہ وفیوضہ سے نقل کی گئیں ہیں۔

اس راز باہر اور رمز فاخر اور اس لوائح کے اظہار کی غرض ارباب ذوق کے لئے ہے کیونکہ یہ راز علوم جسیمہ میں سے ہے جو شہر کے دروازہ کا کھولنا ہے۔ اس علوم کو ناسوتی مخلوق مس نہیں کر سکتی اور اس کی طرف لاہوتی مخلوق ہی دیکھ سکتی ہے۔ یہ وہ علم ہے جو آل محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔ یہ وہ علم ہے جس کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم شہر ہیں۔ اور حضرت علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ؎

انی لاکتم من علمی جواھرہ ۔۔۔ کیلا یری الحق ذوجھل فیفتتنا

وقد تقدم فی ھذا ابوالحسن ۔۔۔ الی الحسین ووصی قبلہ الحسنا

یارب جوھر علم لو ابوح بہ ۔۔۔ لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا

ولاستحل رجال مسلمون دمی

یرون اقبح مایاتونہ حسنا

امام علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ اگر میں وہ چیز تم لوگوں کو بیان کردوں جس کو میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی منہ سے سنا۔ تو تم لوگ ضرور مجھ سے نکل جاؤ گے۔ اور تم لوگ کہو گے۔ علی جھوٹوں سے زیادہ جھوٹے ہیں اور فاسقوں سے زیادہ فاسق ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے کہا بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ اس بات کی انہوں نے تکذیب کردی جس کو ان کے علم نے احاطہ نہ کیا۔

میں نے اس کتاب ناطق میں صحیح طور پر امام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے جفر کا ذکر کیا ہے جو ایک ہزار سات سو علوم کی کنجی اور نجوم کا چراغ ہے اور علمائے علم حروف کے جاننے والوں کے نزدیک قضا و قدر کی تختی ہے کہا گیا ہے کہ لوح و قلم کی کنجی ہے۔ کہا گیا ہے قضا و قدر کا راز ہے کہا گیا ہے کہ اس سے مراد علم لدنی کی کنجی ہے۔ یہ دو جلیل القدر کتابیں ہیں ایک وہ جس کو امام علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ میں منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ کے دوران میں ارشاد فرمایا تھا۔ جس خطبہ کا بیان عنقریب آئے گا۔ جس کا نام خطبہ بیان ہے۔ دوسری کتاب وہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

نے اس علم کو بصیغہ راز میں آپ کو مطلع کیا تھا۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے اس قول میں آپ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ آنحضرت نے اس پوشیدہ کے تدوین کرنے کا حضرت علیؑ کو حکم دیا تھا۔ امام علی رضی اللہ عنہ نے اس کو ایک جفر میں یعنی ورق میں حضرت آدم علیہ السلام کے صحیفوں کی طرز پر متفرق حروف کی شکل میں لکھ لیا تھا۔ یہ ورق اونٹ کے چمڑے سے تیار کیا گیا تھا۔ اور یہ جفر جامع اور نور لامع کے نام سے لوگوں کے درمیان مشہور ہے۔ کہا گیا ہے کہ جفر اور جامع میں وہ چیزیں تحریر ہیں جو اولین کے ساتھ گذر چکی ہیں۔ اور آخرین کے ساتھ واقع ہوں گی۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے باب کبیر کے خاتمہ پر پڑا۔ بت اور بث الی آخرھا کو قرار دیا ہے اور باب صغیر کو ابجد سے لے کر قرشت تک قرار دیا ہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے ابیض ہے۔ اور ہم میں سے جفر احمر ہے اور ہم میں سے جفر جامع ہے۔ اس شان عظیم کے حیلل کو آپ کی اولاد کے کامل آئمہ جانتے ہیں۔ مامون بن ہارون رشید نے امام علی بن موسیٰ رضا کی خدمت میں خط تحریر کیا۔ کہ وہ آپ کی بیعت چاہتے ہیں۔ امام نے فرمایا آپ ہمارے حقوق کو جانتے ہیں لیکن آپ کے باپ اس کو نہیں جانتے تھے۔ تم تو میری بیعت کرنا چاہتے ہو لیکن جفر جامع میری بیعت پر دلالت نہیں کرتا۔ اکثر علمائے اللہ تعالےٰ نے اس کا علم پوشیدہ کر دیا ہے اللہ تعالےٰ نے اکابر کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ اس سے کسی چیز کو جان سکیں۔ اگر اس کے بعض اسرار کو جانتے ہیں جو خاص ترکیب کے ساتھ نتائج برآمد کرتے ہیں یہ مختلف قسم کے تھے غلبہ۔ حصول امانت۔ زندہ کرنا اس کے علاوہ دوسرے فوائد اور جواہر پیدا ہوتے ہیں اور اسی میں اسم اعظم۔ حضرت آدم کا تاج۔ حضرت سلیمان کی انگوٹھی آصف بن برخیا علیہم السلام کا حجاب موجود ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دروازے پر علماء راسخین اور حاذق حکما کی بھیڑ رہتی تھی میں نے اس کے اسرار سے اس چیز کو چن لیا ہے جس کا سر جامع ہے اور جس پر عمل کرنا زیادہ مکمل ہے۔ میں حضرت آدم کے صحیفے۔ حضرت شیث کے صحیفے حضرت ادریس کے صحیفے حضرت نوح کے صحیفے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے پڑھنے کے بعد آصف بن برخیا شمول کی کتاب ینبوع الحکمت۔ کتاب سرالسر کتاب الجمہرہ مصحف کبیر۔ کتاب الاجناس اور کتاب اللوح والقلم مطالعہ کیا۔ پھر میں نے اس کے رموز خافیہ قمریہ اور رموز خافیہ شمسیہ لیا۔ یہاں تک میری روحانیت کے آسمان میں معارف الٰہیہ کا سورج اور اسرار ذوقیہ چمک اٹھے ساتھ ہی فوائد بیان کئے جن کی طرف میں نے رجال کو بند کردیا۔ اور ان چیزوں کی بدولت میں نے مردوں کی خدمت ارباب طریقت اور مشائخ حقیقت کے نزدیک نقل صحیح اور کشف صریح کے ذریعہ یہ بات ثابت ہے۔ کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کوفہ (کی مسجد کے) منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور خلق کرنے والا ہے۔ مخفی چیزوں کو پرکھنے والا اور درست کرنے والا ہے۔ پہاڑوں کو ٹیلوں کی شکل میں بے آب و گیاہ بنانے والا چشموں کو جاری

کرتے والا اور چلانے والا ہے ہواؤں کو بھیجنے والا اور روکنے والا جھکڑ ہواؤں کو روکنے والا اور حکم دینے والا آسمان کو مزین کرنے والا اور اس کو روشن کرنے والا۔ افلاک کی تدبیر کرنے والا اور ان کو چلانے والا۔ منازل کی تقسیم کرنے والا اور ان کو معین کرنے والا۔ بادل کو جدا کرنے والا اور اس کو مطیع کرنے والا۔ تاریک راتوں کو داخل کرنے والا اور ان کو روشن کرنے والا جسموں کو پیدا کرنے والا اور ان کو متفرق کرنے والا۔ زمانوں کو پیچ در پیچ لپیٹنے والا اور ان کو پٹیالا کرنے والا۔ امور کو وارد اور صادر کرنے والا۔ ہڈیوں کو زندہ کرنے والا اور ان کو زندگی عطا کرنے والا روزیوں کا ضامن اور ان کے لئے چارہ جوئی کرنے والا ہے۔ اس کی زیادہ نعمتوں پر اس کی حمد کرتا ہوں۔ اور اس کی متواتر نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مگر اللہ۔ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ایسی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مگر اللہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے ایسی گواہی دیتا ہوں جس کے بیان کرنے والے کو سلامتی کی طرف لے جائے۔ اس کے ذخیرہ کرنے والے کو عذاب سے امن میں رکھے میں گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم گذشتہ رسولوں کے خاتم اور ان سے افضل ہیں اللہ کے وہ رسول ہیں جو پیغام الٰہی کو فتح کرنے والے اور اس کے پھیلانے والے ہیں آپ کو ایسی اُمت کے پاس بھیجا جس نے بتوں کی عبادت کو اپنا وطیرہ بنا رکھا تھا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نصیحت کرنے میں بہت زیادہ اہتمام کیا۔ ہدایت کے جھنڈے اور منبروں کو روشن کیا۔ قرآن کے معجزے کے ذریعے شیطان کی دعوت اور اس کی مکاریوں کو مٹا دیا عرب کے گرد اور کافر لوگوں کی ناک کو رگڑ دیا۔

سوید بن نوفل ہلالی آپ کی طرف کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیرالمومنین جس بات کا آپ نے ذکر کیا آپ اس میں ماہر ہیں اور اس کو جانتے ہیں۔ آپ اس کی طرف غضبناک آنکھ کے ساتھ متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا۔ تم کرنے والیاں تیرا ماتم کریں۔ مصیبتیں تجھ پر نازل ہوں۔ اے بزدل کے بیٹے! خبیث جھٹلانے والے بیعت توڑنے والے عنقریب لمبا عرصہ کم ہو گا اور ایک گروہ تم پر غالب ہو گا۔ میں بھیدوں کا بھید ہوں میں روشنیوں کا درخت ہوں میں آسمانوں کی دلیل ہوں۔ میں انیس مسبحات ہوں میں جبرائیل کا دوست ہوں میں میکائیل کا صفی ہوں میں فرشتوں کا رہنما ہوں میں افلاک کا سمندر ہوں میں صراط کا تخت ہوں میں نعمتوں کی حفاظت کرنے والا ہوں میں تاریکی کا قطب ہوں میں بیت معمور ہوں میں بادل کا خزانہ ہوں میں غیاصب کا نور ہوں میں ہجیح زلامہ کی کشتی ہوں میں حج (انبیاء و ائمہ) کی حجت ہوں۔ میں مخلوق کو مضبوط کرنے والا ہوں میں حقائق کو قائم کرنے والا ہوں۔ میں تصریح بیان کرنے والا ہوں میں انجیل کی تفسیر بیان کرنے والا ہوں میں چادر والوں کا پانچواں آدمی ہوں میں عورتوں کیلئے تبیاں ہوں۔ میں الفت والوں کی الفت ہوں میں اعراف پر کھڑے ہونے والے مردوں میں سے ایک مرد ہوں میں ابراہیم کا راز ہوں میں کلیم (موسیٰ) کا اژدہا ہوں میں اولیاء کا ولی ہوں میں انبیاء کا وارث ہوں۔ میں زبور کا دیباچہ ہوں۔ میں غفور و اللہ کا پردہ ہوں میں تحلیل (واللہ) کی

صفوت ہوں میں انجیل کا ایلیّا ہوں میں شدید القویٰ ہوں میں جھنڈا اٹھانے والا ہوں میں محشر کا امام ہوں میں کوثر پلانے والا ہوں میں جنتوں کی تقسیم کرنے والا ہوں میں لوگوں کو بلانے والا ہوں میں دین کا یعسوب ہوں۔ میں متقین کا امام ہوں۔ میں مختار کا وارث ہوں۔ میں اظہار کا مددگار ہوں۔ میں کافروں کی بیخ و بن اکھاڑنے والا ہوں میں نیک ائمہ کا باپ ہوں میں دروازہ اکھاڑنے والا ہوں میں احزاب کو متفرق کرنے والا ہوں میں قیمتی جوہر ہوں میں شہر کا دروازہ ہوں۔ میں بینات ہوں میں مشکلات کو صاف صاف حل کرنے والا ہوں میں نون والقلم ہوں میں تاریکی کا چراغ ہوں۔ میں متی (نبی) کا سوال ہوں میں ھل اتیٰ کا ممدوح ہوں میں نبأ عظیم ہوں میں صراط مستقیم ہوں، میں سیپیوں کا موتی ہوں۔ میں قاف کا پہاڑ ہوں۔ میں حروف کا بھید ہوں میں نور ظروف ہوں میں مضبوط پہاڑ ہوں۔ میں بلند علم ہوں میں غیب کی باتوں کی کنجی ہوں۔ میں دلوں کا چراغ ہوں میں روحوں کا نور ہوں میں اجسام کی روح ہوں میں بار بار حملہ کرنے والا سوار ہوں میں مدد کرنے والوں کی مدد ہوں میں کھلی ہوئی تلوار ہوں میں قتل کیا ہوا شہید ہوں میں جامع القرآن ہوں میں بیان کی دلیل ہوں میں رسول کی فصاحت ہوں میں بتول کا شوہر ہوں میں اسلام کا ستون ہوں میں بتوں کا توڑنے والا ہوں میں صاحب اذن اکان ہوں میں حق کا فیصلہ کرنے والا ہوں میں صالح المومنین ہوں۔ میں فلاح یافتہ لوگوں کا امام ہوں میں ارباب سخاوت کا امام ہوں میں نبوت کے بھیدوں کی کان ہوں۔ میں آنے والے لوگوں کو پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کرنے والا ہوں۔ میں قطب الاقطاب ہوں۔ دوستوں کا دوست ہوں میں وقت کا مہدی ہوں میں زمانے کا عیسیٰ ہوں۔ خدا کی قسم میں وجہ اللہ ہوں۔ خدا کی قسم میں اللہ کا شیر ہوں میں عرب کا سردار ہوں میں تکلیف کو دور کرنے والا ہوں میں وہ ہوں جس کے حق میں کہا گیا ہے۔ کوئی جوان نہیں مگر علیؑ میں وہ ہوں جس کی شان میں ہے۔ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی میں غالب کا شیر ہوں میں علی بن ابی طالبؑ ہوں"۔ سوال کرنے والے نے بہت بلند چیخ نکالی اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیرالمومنین کرم اللہ وجہہ کے کلام کا آخری حصہ یہ ہے آپ نے فرمایا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو روحوں کو پیدا کرنے والے امتوں کو خلق کرنے والے ہیں۔ رحمت نازل ہو اسم اعظم اور نور مقدم محمد و آلہ وسلم پر ہو۔ پھر حضرت نے فرمایا مجھ سے زمان کے حالات کے متعلق دریافت کر دیں ان باتوں کو زمین کی باتوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ مجھ سے سوال کر دو پہلے اس کے کہ مجھے نہ پاؤ۔ میرے پہلو میں بحر ذخار کی مانند بہت زیادہ علم موجود ہے۔۔۔۔

پھر فرمایا اے وہ شخص جس کو میری شان کا علم نہیں ہے۔ وہ میرے حال سے غافل ہے۔ عجیب چیزیں میرے ازل کے نتائج ہیں تعجب خیز باتیں میرے قلوب کے بھید ہیں۔ میں نے پردوں کو شگافتہ کر دیا ہے اور عجیب و غریب باتوں کا اظہار کر دیا ہے میں نے ان باتوں کا ایک باب بیان کیا ہے۔ اور ٹھیک بات کہی ہے میں نے غیب کے خزانوں کو کھول دیا ہے۔ میں نے دلوں کی باریکیوں کو شگافتہ کیا ہے میں نے معارف کے نتائج کو خزانہ کیا ہے۔ میں نے لطائف کی

معرفت پر اشارہ کیا ہے۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے اس کلام کی رسی کو مضبوط پکڑا۔ اس امام کی اقتداء کی
نماز ادا کی۔ کیونکہ وہ پوشیدہ کتاب کے مطالب اور کھلے ہوئے چمڑے کے حالات سے واقف ہے۔ پھر بیت معمور
اور چڑھے ہوئے سمندر کی طرف داخل ہوگا۔ پھر آپ نے یہ اشعار ارشاد فرمائے۔

لقد حزت علم الاولین و اننی ضنین بعلم الآخرین کتوم
وکاشف اسرار الغیوب باسرها وعندی حدیث حادث وقدیم
و انی لقیوم علی کل قیم
محیط بکل العالمین علیم

پھر فرمایا اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹوں کا بار بھر دوں۔ پھر فرمایا۔ ق والقرآن المجید ایسے
کلمات ہیں جن کے بھید مخفی ہیں اور ایسی عبارتیں ہیں جن کے آثار بہت بلند ہیں۔ غیب کی باریکیوں کے چراغ ہیں۔ دلوں
کی معرفت کے چشمے ہیں۔ مفہوم کی انتہا ہیں علوم کی ابتدا ہیں۔ دانائی ہر مومن کی گم کردہ چیز ہے۔ قدیم خدا پاک ہے ان الفاظ
سے کتاب کو شروع کرتا ہے۔ اے ابن عباس جواب کو پڑھو گے تم لوگوں کے امام ہو۔ پاک ہے وہ ذات جو زمین کو اس
کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے ولایات کو اس کے گھروں کی طرف لاتا ہے۔ اے منصور فصیح کی تعبیر کی درست پڑھو۔ یہ غالب
اور علم والے خدا کی تقدیر ہے۔ یہ وہ آخری نور کا لفظ ہے جس کو میں نے آپ کے روحانی کلام سے ضبط کیا ہے۔
نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ گھروں
میں دروازوں سے داخل ہو یا کرو۔ جو شخص علم حاصل کرنا چاہے۔ اس کو دروازے کے پاس آنا چاہیئے حضرت کے ان
قول سے نقطہ کے احکام ظاہر ہوتے ہیں۔

فاعل مرفوع ہوتا ہے مفعول منصوب ہوتا ہے مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔ حضرت نے طالع متوسط اور نادر
کے متعلق بیان کیا ہے فرمایا کیمیا نبوت کی بہن ہے بہادری کی ماں ہے اور سخاوت کی جائے پناہ ہے فرمایا علم فقہ دین
کے لئے ہے علم طب بدن کے لئے ہے۔ علم ہندسہ تغیر کے لئے ہے۔ علم نحو زبان کے لئے ہے اور علم نجوم زمانے
کے لئے ہے فرمایا۔ اس وقت سفر نہ کرو جب کہ قمر در عقرب ہو۔

فرمایا ہمارا قمر یا ان لوگوں کا قمر۔ آپ نے یہ جملہ ایک سائل کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ حضرت جب اہل نہروان
کی طرف جہاد کے لئے تشریف لے گئے تھے تو اس وقت چاند برج عقرب میں تھا۔ فرمایا خدا کی قسم ان لوگوں
کے آدمی دس سے بھی کم بچیں گے ہمارے آدمی اس سے بھی کم قتل ہوں گے۔ حضرت کا فرمان ہمارا چاند اور ان کا چاند
اسرار غیب کی اصل کبیر کی طرف اشارہ ہے۔

خوارج کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ آٹھ ہزار نے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا دم بھر لیا تھا چار ہزار

وادی کی طرف بھاگ گئے تھے۔ باقی سب قتل کر دیئے گئے تھے۔ انھیں میں سے ازارقہ لوگ پیدا ہوئے۔ حضرت کے اصحاب
میں سے صرف آٹھ آدمی شہید کئے گئے۔ ابن عباس نے کہا ہر ماہ میں سات دن منحوس ہوتے ہیں امام علی کرم اللہ وجہہ
نے کیا خوب کہا ہے۔

محبک یدعی صواب فہل تعود لیال بضد الاول
فما کان منقوطاً ذا نحتة وما کان غیر متصل

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے مہینہ کا آخری بدھ نحس ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ہوائے عقیم کو قوم عاد پر بھیجا تھا
چند عجیب باتوں میں آپ نے فرمایا تم دنوں سے دشمنی نہ رکھو۔ وہ تم سے دشمنی رکھیں گے۔ ابن عباس نے کہا۔ امام علی
علم کے نو حصے عطا کئے گئے۔ آپ اس باقی دسویں حصے میں بھی لوگوں سے زیادہ عالم ہیں۔ نیز ابن عباس نے کہا کہ ایک دن
رات امام علی نے پکڑا اور آپ مجھے بقیع کی طرف لے گئے۔ فرمایا اے ابن عباس پڑھو میں نے پڑھا بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم آپ نے صبح کے طلوع ہونے تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بھید بتلاتے رہے۔ روم کے بادشاہ ہرقل نے ایک
قاصد کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اس غرض کے لئے روانہ کیا کہ وہ آپ سے سورہ فاتحہ کے سوالات اور اسرار کے
متعلق دریافت کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس قاصد کو ان باتوں سے آگاہ کیا۔ امام کا اس حروف کے رازوں سے
واقف ہونے کے باعث قاصد کو غم اور حزن لاحق ہوا۔ حضرت نے فرمایا کلمہ اسم ہوتا ہے فعل ہوتا ہے اور حرف ہوتا ہے
فرمایا مجھ سے غیب کی باتوں کے متعلق سوال کرو میں انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کے علوم کا وارث ہوں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کے حق میں فرمایا تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو حضرت موسےٰ سے حاصل
تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں۔ ہارونؑ بن عمران یحییٰ بن زکریا اور علی بن ابی
طالب ایک مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔

ایک دن سر منبر فرمایا۔ اس وقت تک قیامت نہ ہوگی۔ جب تک عرب کی زمین چشموں نہروں باغوں اور پھولوں
میں تبدیل نہ ہو جائے گی۔ فرمایا عرب کے لئے اس شر کے باعث ہلاکت ہے جو قریب آ چکا ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ نے
فرمایا ہے۔ مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان۔ اس سے مراد حضرت محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ
حسنؑ اور حسینؑ مراد ہیں۔ فرد سے بحر ازلی کی طرف اشارہ ہے۔ زوج سے بحر ابدی کی طرف اشارہ ہے۔ اور برزخ سے سر محمدی
کی طرف اشارہ ہے۔ سمندر ازلی سے موتی نکلتے ہیں۔ اور سمندر ابدی سے مرجان نکلتے ہیں۔ تم اپنے رب کی کون سی نعمت کا انکار
کرو گے تمہیں علم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم عنصر اعظم ہیں اور امام علی عقل کل ہیں آپ اس دنیا کی
عقل ہیں جناب فاطمہؑ نفس کلیہ ہیں جو لوح محفوظ ہے۔ امام حسنؑ صورت عرش ہیں امام حسینؑ صورت کرسی ہیں اور باقی
نو امام برجوں کی صورتیں ہیں اور امام مہدی عجل اللہ فرجہ صورت عالم ہیں۔ تمہیں علم ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام

راز آسمانی کتابوں میں موجود ہیں۔ اور آسمانی کتب کے راز قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور تمام قرآن مجید کے راز سورۂ فاتحہ میں موجود ہیں اور جو کچھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں موجود ہے وہ با بسم اللہ میں موجود ہے۔ اور جو کچھ اس بائے میں موجود ہے۔ وہ تمام کا تمام با کے اس نقطہ میں ہے۔ جو با کے نیچے موجود ہے۔ امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں وہ نقطہ ہوں جو با کے نیچے موجود ہے۔ نیز فرمایا علم ایک نقطہ ہے۔ جس کو جاہلوں نے زیادہ کر دیا ہے۔ الف وحدت پر دلالت کرتا ہے جس کو راسخون جانتے ہیں۔ با کے عارف لوگوں نے ٹکڑے کر دیئے ہیں جیسم ایک گڑھا ہے پہنچنے والوں نے جس میں دہنا اختیار کیا ہے۔ دال ایک درجہ ہے جس کو سچے لوگوں نے مقدس کیا ہے تمام قوموں کا اس بات پر اتفاق ہے۔ یعنی مسلمان، نصاریٰ، یہودی اور مجوسی کہ دنیا کی مدت سات ہزار سال ہے۔ اور اس بات کی تائید وہ روایت کرتی ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ دُنیا کی مدت سات ہزار سال ہے۔ اور میں آخری ہزار پر بھیجا گیا ہوں۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ آپ نے اپنی سبابہ اور وسطی انگلی کو ساتھ ملاتے ہوئے اشارہ کیا۔

امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دنیا کے برباد ہونے میں ہزار سال باقی ہیں۔ اور نیز تورات میں بھی اسی طرح تحریر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تمہاری یہ دُنیا آخرت کے ہفتوں میں ایک ہفتہ ہے اور تم دنیا کے آخری دن میں موجود ہو۔ اللہ تعالےٰ نے کہا (قیامت کا) روز تمہارے رب کے نزدیک ایک ہزار سال کے برابر ہے جس کو تم شمار کرتے ہو۔ دنیا کے متعلق روایت ہے کہ یہ ایک جمعہ ہے آخرت کے جمعوں میں سے۔ اور آخرت کا جمعہ سات ہزار سال کا ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر ہزار سال کے موقعہ پر ایک نبی کو واضح معجزات اور دلائل قاطع کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ دین قیم کے جھنڈے بلند ہوں اور دین کا سیدھا راستہ ظاہر ہو پہلے ہزار سال میں حضرت آدم تھے۔ اور دوسرے ہزار سال کے موقعہ پر حضرت ادریسؑ موجود تھے۔ اور تیسرے ہزار سال کے وقت حضرت نوح موجود تھے۔ چوتھے ہزار سال پر حضرت ابراہیمؑ پانچویں ہزار سال پر حضرت موسےٰ اور چھٹے ہزار سال پر حضرت عیسےٰ علیہم السلام موجود تھے۔ اور ساتویں ہزار سال کے موقعہ پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم موجود تھے۔ آپ کے ساتھ نبوت ختم ہوگئی۔ اور دُنیا کا ہزار سال تمام ہوگیا پہلے ہزار سال میں ستارہ زحل موجود تھا۔ دوسرے ہزار سال میں ستارہ مشتری تیسرے ہزار سال میں مریخ چوتھے ہزار سال میں ستارہ شمس موجود تھا۔ اور پانچویں ہزار سال میں ستارہ زہرا موجود تھا۔ اور چھٹے ہزار سال کے موقعہ پر ستارہ عطارد موجود تھا۔ اور ساتویں ہزار سال پر ستارہ قمر موجود تھا۔ حضرت آدم کے ہزار سال کے موقعہ پر حضرت آدم کی ہزار سال کے موقعہ پر حرف الف کی حکومت تھی۔ اور حضرت ادریس کے ہزار سال پر حرف با کی حکومت تھی۔ حضرت نوحؑ کے ہزار سال کے دوران حرف جیم کی حکومت تھی۔ حضرت ابراہیم کے ہزار سال پر حرف دال کی حکومت تھی۔ حضرت موسےٰ کے ہزار سال پر حرف ہا کی حکومت تھی۔ حضرت عیسےٰ کے ہزار سال کے موقعہ پر حرف واؤ کی حکومت تھی۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کے ہزار سال پر حرف زا کی حکومت تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے سر پر ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس امت کے لئے ان کے دین کی تجدید کرے گا۔ انس بن مالک نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے۔ تو مدینہ کی ہر چیز روشن ہوگئی۔ جس روز آپ کا انتقال ہُوا۔ تو اس روز مدینہ کی ہر چیز تاریک ہوگئی تھی۔ ہم ہاتھوں سے مٹی کو جھاڑ نہیں سکتے تھے۔ نہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دفن کرنے میں مصروف تھے کہ ہم لوگوں نے اپنے دلوں کو منکر پایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ساتویں ہزار سال میں کسرےٰ نوشیروان بادشاہ عادل کے زمانے میں عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ صاحبان کشف اور شہود کے نزدیک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کتاب وجود کی فاتحہ ہیں ایسا صلے اللہ علیہ (والہ) وسلم نے فرمایا :۔

"سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ وہ میرا نُور تھا"۔

وہ کلمہ حمد ہے جس سے حق نے کتاب وجود کا افتتاح کیا آپ باشعور امر ہیں اگر اس امر میں اللہ کی حمد کی ابتدا نہ ہوتی جو خود محمد ہیں اور آپ کی خلقت احمد ہے۔ تو وجود کی خلقت ناقص ہوتی۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاتح اور خاتم ہیں اور جس طرح آپ بذات خود حمد ہیں اور آپ ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کتاب ابد کا افتتاح کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ کی ذات سے کتاب اعادہ (دوبارہ اٹھنا) کا افتتاح کرے گا۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین ننگا ذکی جائے گی"۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ حمد فاتحہ کے ساتھ اپنی کتاب (قرآن) کو مخصوص کیا۔ یہ فاتحہ عرش کے تلے ایک کان ہے اللہ کی طرف سے فاتحہ محمد اور احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام سے جاری ہوئی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک زمین پر اللہ اللہ نہیں کہا جائے گا۔ ان دونوں الفاظ کا عدد ۱۳۲ بنتا ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام کے عدد کے برابر ہیں محمدؐ کا عدد اور اسلام کا عدد برابر ہے اور اس عدد کے کچھ حروف ہیں میں کہتا ہوں محمدؐ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام کائنات کا دل ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آخری زمانے میں ایک خلیفہ کو نکالے گا۔ اس وقت زمین جور وستم سے پُر ہوگی۔ وہ خلیفہ زمین کو عدل وانصاف سے پُر کر دے گا۔ اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی ہوگا۔ تو اولاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے یہ خلیفہ زمین کا مالک ہوگا۔ آپ بہت سُرخ ناک والے بہت زیادہ شرمیلی آنکھ والے ہوں گے آپ کے داہنے رخسار پر ایک تل ہوگا۔ جس کو ارباب حال جانتے ہیں۔ آپ کا اسم گرامی محمد (عجل اللہ فرجہ) ہوگا۔ آپ مربوع القامت خوبصورت چہرے والے اور بالوں والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ عنقریب ہر بدعت کو ختم کر دے گا۔ اور آپ کے ذریعہ ہر سنت کو زندہ کر دے گا۔ آپ کے گھوڑے زمین صفا اور عمان سے پانی پئیں گے۔ آپ کی وجہ سے زیادہ نیک بخت لوگ کوفہ کے لوگ ہوں گے آپ مال کو برابر برابر تقسیم کریں گے رعایا میں انصاف

کریں گے۔ جھگڑوں کا فیصلہ کریں گے۔ آپ کی خلافت کے دوران میں آسمان تمام قطرات بارش کو برسا دے گا۔ زمین اپنی تمام کھیتی کو اگا دے گی۔ یہ امام مہدی قائم بامر اللہ ہوں گے۔ تمام مذاہب کو ختم کر دیں گے صرف خالص دین باقی اور موجود ہوگا۔ شہود و کشف اور اللہ کی پہچان سے اہل حقائق کے عارف لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔ ہر بدعت کو دور کر دیں گے اور ہر سنت کو قائم کر دیں گے۔ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ اصحاب کہف کی طرح تین سو نو سال موجود رہیں گے کہا گیا ہے۔ آپ قیامت سے چالیس دن پہلے انتقال کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔" اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپن میں حکمت اور فصل خطاب سے نوازا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی نرجس خاتون ہے آپ عیسیٰ کے حواریوں کی اولاد میں سے تھیں۔

جب امام مہدی (عجل اللہ فرجہ) خروج کریں گے۔ فقہا خاص طور پر آپ کے کھلے ہوئے دشمن ہوں گے آپ اور تلوار بھائی ہوں گے۔ اگر آپ کے ہاتھ میں تلوار نہ ہوگی تو فقہا آپ کے قتل کرنے کا فتویٰ دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو تلوار اور اپنی مہربانی سے غالب کرے گا۔ فقہا خوف کے مارے آپ کی اطاعت کریں گے۔ بلا ایمان آپ کے حکم کو قبول کریں گے۔ بلکہ دلوں میں آپ کے خلاف عداوت رکھیں گے۔ امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے اس راز محفوظ اور پوشیدہ موتی ماضی اور مستقبل کے نشان کے متعلق فرمایا ہے۔ آپ ایک ہزار سات سو مصدر ہیں آپ چاند کے منازل کے عدد کے برابر اٹھائیس صورتوں پر مشتمل ہیں۔ ارباب حقائق نے ذکر کیا ہے۔ ان صورتوں میں ایک صورت ستر بادشاہوں پر مشتمل ہے ہم نے ان بادشاہوں کے اعداد کو جمع کیا۔ تو ہم نے ایک ہزار نو سو ساٹھ بادشاہوں کو پایا۔ اور اس میں کواکب سیارہ کے عدد کے برابر سات اشکال موجود ہیں۔ امام علی علیہ السلام نے اس بارے میں بنو امیہ کے چودہ بادشاہوں کے حالات کا ذکر فرمایا ہے۔ جن کا پہلا معاویہ ہے اور ان کا آخری مروان بن محمد ہے۔ ان کے لئے خلافت پورے ۸۳ سال قائم رہی ہے۔ یہ ایک ہزار ماہ پورے ہوتے ہیں پھر اس میں عدد حقائق بروج کے برابر بارہ اشکال موجود ہیں۔ آپ نے ان میں خلفائے عباسیہ کے بادشاہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلا ان کا ابو العباس سفاح ہے۔ جس کا نام عبد اللہ بن محمد بن علی بن عباس رضی اللہ عنہم ہے جس کی بیعت ربیع الاول ۱۳۲ھ میں کی گئی۔ آپ کی خلافت امام علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کی طرح چار سال دس ماہ تھی۔ اور ان میں کا آخری امام مستکفی باامر باللہ ہے۔ ان کا زمانہ خلافت پانچ سو چھیانوے سال ہے۔ اور یہ تمام کے تمام تیس خلیفے ہیں۔

اور یہ امام مہدی (عجل اللہ فرجہ) وہ ذات ہیں جن کی بیعت لوگ ماہ شوال میں کریں گے۔ حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ) کے ظہور کی ابتداء سے دنیا کے ختم ہونے تک فتنہ اور فساد کے بھیدوں کو ارباب علم نے ذکر کیا ہے۔ اس نورانی کتاب (حضرت محمد) خداوندی دروازہ کے وارث امام مہدی (عجل اللہ فرجہ) ہیں۔ آپ نے اس چیز کو اپنے باپ امام حسن عسکری سے آپ نے امام علی نقی سے آپ نے اپنے باپ امام محمد تقی سے آپ نے اپنے باپ

امام علی رضا سے آپ نے اپنے باپ امام موسیٰ کاظم سے آپ نے اپنے باپ امام جعفر صادق سے آپ نے اپنے باپ امام محمد باقر سے آپ نے اپنے باپ امام زین العابدین سے آپ نے اپنے باپ امام حسین سے آپ نے اپنے باپ امام علی رضی اللہ عنہم سے بطور وراثت حاصل کیا ہے۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ وہ ذات ہیں جنہوں نے کتاب نورانی کے سمندر کی تہ میں غواصی کی ہے اور وہاں سے موتیوں کو نکالا ہے اور اس کی کانوں کو ظاہر کیا ہے اور اس کی باریکیوں کی تفسیر کی ہے۔ آپ نے حروف کے اسرار و رموز میں خافیہ کو تصنیف کیا۔ آپ سے روایت ہے۔ کہ آپ سات سال کی عمر میں حقائق کے سمندر کی غوطہ زنی فرمایا کرتے تھے۔ آپ ہی نے فرمایا تھا۔ کہ اللہ اپنے بندوں پر اپنے کلام کے ذریعہ ظاہر ہے لیکن لوگ آپ کو نہیں دیکھتے۔ آپ نے اس کتاب میں اقالیم سبعہ کے وزراء اور امیروں کا ذکر کیا ہے کس بات سے ان کو اتفاق ہوگا۔ اور کیا چیز ان کے لئے ظہور پذیر ہوگی۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ فرمایا ہم نہایت مضبوط پہاڑ ہیں۔ ہم کو جھکڑ ہوائیں حرکت نہیں دے سکتیں یہ اقالیم سبعہ محسوس جسم نہیں ہیں بلکہ خیالی خطوط ہیں جن کو پہلے بادشاہوں اور انبیاء نے وضع کیا جنہوں نے دنیا کے چوتھے حصے کا جو زمین ہے۔ چکر لگایا تھا مثلاً وہ لوگ یہ ہیں۔ افریدون نبطی تبع حمیری سلیمان بن داؤد اسرائیل اللہ کے نبی علیہما السلام سکندر یونانی اور اردشیر بن بابک فارسی۔

تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ سورتوں کے شروع میں جو حروف ہیں۔ ان میں رموز اور کنایہ پوشیدہ ہیں۔ اور ہر ایک حرف کے تلے راز اور رموز پوشیدہ ہیں۔ اور ان میں منافع اور علامات ہیں ان باتوں کو یا تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا پھر وہ لوگ جانتے ہیں جو علم میں راسخ اور پختہ ہیں۔

حکیم ابو اسحاق کندی نے اپنی اس کتاب میں جس میں اس نے قوم عرب کے طالع کا بیان کیا ہے۔ ذکر کیا ہے کہ یہود کے علماء نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے یا محمدؐ! ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ پر (الم) کا نزول ہوا ہے۔ فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا آپ ہمیں ایک ایسی قوم میں داخل ہونے کا حکم دیتے ہیں جس کی مدت (زندگی) صرف ۷۱ سال ہے۔ فرمایا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ نازل ہوا ہے۔ انہوں نے کہا وہ کیا چیز ہے فرمایا (المص) (الر) (حم) (کھیعص) (طس) اور (طسم) آپ کے ہاں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور کہا اے محمد! آپ نے ہم پر اپنے کلام کو مشکل کر دیا ہے۔

ارباب اسرار نے اس بھید کی وجہ سے ان کے اعداد کا حساب لگایا ہے۔ ان کو جملوں کے حساب سے ۹۰۳ پایا ہے۔ اور عرب کے بادشاہ بھی ۹۰۳ ہیں جن حروف میں تکرار پایا جاتا ہے۔ وہ عرب کا بادشاہ زیادہ مضبوط اور زیادہ عزت والا ہوگا۔ اور جس میں الفاظ کا تکرار نہیں ہوگا۔ وہ بادشاہ عرب میں کمزور رہے گا۔ حذیفہ نے کہا تم دین سے پہلی چیز جو گم کرو گے وہ تواضع ہوگی۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جس وقت تک آدمی کا دل اس طرح

مردہ نہ ہوجاتے گا جس طرح اس کا بدن مردہ ہوجاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ وما یدریک لعل الساعۃ تکون قریباً

نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خروج ۔ ملاحم اور اصحاب فتن کا ذکر کیا ہے ۔ حذیفہ نے کہا خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فتنہ برپا کرنے والے رہنما اور اس کے ساتھی کے متعلق ہمیں اس شخص کے نام اور اس کے باپ کے نام اور اس کے قبیلے کے نام سے آگاہ فرمایا تھا ۔ دنیا کے اختتام تک ایسے لوگوں کی تعداد تین سو تک پہنچ جائے گی ۔ اور اس سے بھی آگے بڑھ جائیں گے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فتوحات جو آپ کے بعد مسلمانوں کو نصیب ہوں گی کے متعلق آگاہ کیا تھا اور فتنوں کے متعلق بھی ارشاد فرمایا جس میں رک جانا اس میں گھس جانے سے بہت ہی خوب ہوگا ۔ آنحضرت نے ملاحم روم کے متعلق آگاہ کیا تھا ۔ وہ ایسا ہی ہوا ترک کے جہاد کے متعلق فرمایا وہ جہاد کیا گیا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں وہ واقعات بیان کئے ہیں ۔ جو پہلے لوگوں کے ساتھ جاری ہو چکے ہیں ۔ اور آنے والے لوگوں کے ساتھ جاری ہوں گے ۔ جو کوئی راز اور بھید موجود ہے ۔ وہ اس کتاب قرآن میں موجود ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کتاب مبین میں ہر خشک و تر کا بیان موجود ہے ۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ۔ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ ہم نے کتاب میں کسی چیز کا ذکر نہیں چھوڑا ۔ امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ ہر ایک چیز کا علم قرآن میں موجود ہے ۔ لیکن لوگوں کی عقلیں اس کے معلوم کرنے سے عاجز ہیں ۔ نیز فرمایا ۔ ہر کتاب کی ایک صفوت ہوتی ہے ۔ اس کتاب (قرآن) کی صفوت حروف تہجی ہیں ۔ ابن عباس نے کہا اگر تمہارے کسی آدمی کے اونٹ کا عقال (باندھنے کی رسی) گم ہوجائے ۔ تو وہ اس کو قرآن میں پائے گا ۔

ابن برجان نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے الم غلبت الروم فی ادنی الارض ۔ میں سے ۵۸۳ھ میں فتح بیت المقدس کا استخراج کیا تھا جس طرح اس نے کہا تھا ۔ ویسا ہی ہوا ۔ اور ساتھ ہی ہم نے ذکر کیا ہے کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کے علوم میں سے ایک علم ہے ۔ جن حروف سے حضرت آدم علیہ السلام اسرار غیبیہ اور آثار کونیہ کا استخراج کرتے تھے ۔ یہ ہمارے پاس موجود ہیں ۔ ہم انہیں حروف کے ذریعہ اپنے حالات پر استدلال کرتے ہیں ۔ اور انہیں حروف کے ذریعہ اپنے افعال ظاہری اور باطنی میں تصرف کرتے ہیں ۔ ہر حروف کے ظاہری معانی بھی ہیں اور باطنی بھی ہم ظاہری معانی کو سفلی اعداد کے ذریعے کرتے ہیں ۔ اور حروف کے باطنی معانی کو علوی اعداد کے ذریعہ پہچانتے ہیں ۔ ہر حرف جلیل الشان علوم اور عظیم البرہان اسرار پر حاوی ہے ۔ ان حروف کا ذکر پہلے گذر چکا ہے ۔ سبطین رضی اللہ عنہم کے معلم یحییٰ اعقب نے اشعار بیان کئے ہیں :۔

نستبین وعجائب منکرات　　　سکرهت الحیاۃ لوکنت حیا

بین الی ابی واطول حزنی　　　فتنا هولها یشیب الصبیا
یوم حنین لو عقدت علیما　　　لقتال یردی الشجاع الکمیا
وعلے کر بلا مقام شنیع　　　دهراً ویعز اشام عزاً قویا
وتری السید العزیز ذلیلا　　　هائل منکر یوذی علیاً
بعد ما تملک الا لما ریب　　　وتری الوغد مستطیلا قویا
ویعم اشام جوراً الی ان　　　یبلغ الشط والجسور سویا
ویشدین من مورخۃ التسعین　　　لابد ان یظهر امام المهدیا
اسمر اللون مشرق الوجه بالنور　　　ملتح المعاطف طریا جنیا
یظهر الحق و ابراحین والعدل　　　فتلقی اذاً اماما علیا
وتطیع البلاد من مشرق الارض　　　الی المغرب بین طوعاً جلیا
وتری الذئب عنده الشاۃ ترعی　　　ذاک بالعدل والاحسان حفیا
یحکم الاربعین فی الارض ملکا　　　ویوفی وکل حی وفیا
قال معلم السبطین حقاً　　　بقوم با مر الله اماما قویا

سبطین رضی اللہ عنہم کے معلم یحییٰ بن اعقب تھے ۔ وہ قاہرہ مصر میں مدفون ہیں آپ کی قبر کی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے تبرک لیا جاتا ہے ۔ جبرائیل علیہ السلام جنت کے دو سیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں اس وقت لے کر حاضر ہوئے ۔ جب آپ مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ آنحضرت کی خدمت میں امام حسن اور امام حسین داخل ہوئے آنحضرتؐ نے ایک سیب امام حسن کو اور دوسرا سیب امام حسینؑ کو دیا ۔ دونوں حضرات اپنے معلم کے پاس تشریف لائے اور اپنا اپنا سیب معلم اپنے استاد کو دے دیا ۔ اس نے ان کو کھایا ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو غیب کی باتوں کی خبر دینے کے متعلق گویا کیا ۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ۔ اسے عقب کے لئے پڑھو اور پیچھے ہٹو ۔ ان حکایت کا مصر شام اور حجاز کے خاص و عام لوگوں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے ۔

دجال خراسان کی مشرقی زمین سے خروج کرے گا ۔ فتنے اور فساد کی بنیاد ڈالے گا ۔ قوم ترک اور یہودی اس کی پیروی کریں گے ۔ دجال ایک خرابہ سے گذرے گا ۔ اسے کہے گا ۔ اپنے دفینوں کو نکال دو ۔ اس کے دفینے اس کا ساتھ دیں گے ۔ وہ کوتاہ قامت ہوگا ۔ ادھیڑ عمر ہوگا ۔ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا ۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ۔ ف ۔ ر لکھا ہوا ہوگا ۔ وہ زمین پر چالیس دن رہے گا ۔ اس کا ایک دن سال کے برابر ہوگا ۔ اور ایک دن مہینہ کے برابر ہوگا ۔ اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہوگا ۔ اور اس کے باقی تمام دن لوگوں کے دنوں کے مانند ہوں گے

اس کو عیسیٰ علیہ السلام شہر لد کے دروازے کے پاس قتل کر دیں گے جب دجال قتل کر دیا جائے گا۔ اس کے
دنیا میں کوئی مشرک شخص باقی نہیں رہے گا۔ اور مختلف خیالات باقی نہیں رہیں گے۔ ابن تغبیر نے لکھا ہے کہ
سے دابۃ الارض نکلے گا۔ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصاء اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی
موجود ہوگی۔ عصا کے ذریعہ مومن کی پیشانی کو روشن کر دے گا۔ اور انگوٹھی سے کافر کی ناک پر مہر لگا دے گا۔ حضرت
مہدی علیہ السلام کے ظہور کے علامات میں سے یہ بات ہے کہ سفیانی خروج کرے گا۔ وہ تیس ہزار آدمیوں کو مکہ کی طرف
روانہ کرے گا جنگل میں انھیں زمین دھنس دے گی۔ ان میں دو آدمیوں کے سوا اور کوئی باقی نہیں بچے گا۔ اس کی حکومت
کی مدت آٹھ ماہ ہوگی حضرت امام مہدی علیہ السلام (عجل اللہ ظہورہ) کا ظہور اس سال ہوگا۔ مقاتل نے اپنی تفسیر میں
کیا ہے کہ ماہ رمضان بروز جمعہ سخت آواز پیدا ہوگی۔ ماہ رمضان کے بعد ماہ شوال میں امام مہدی علیہ السلام
واقع ہوگا۔ امام مہدی علیہ السلام کے خروج کی ایک علامت یہ بھی ہوگی۔ کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا
یقین ہونا چاہیے صاحب الزمان ظاہر ہو گئے ہیں۔ وہ ۲۳ ر رمضان کی رات ہوگی۔ اور سونے والا کھڑا ہو جائے
اور کھڑا ہونے والا بیٹھ جائے گا۔ آپ شوال میں خروج کریں گے۔ سالوں میں طاق سال ہوگا۔ رکن اور مقام کے درمیان
تین سو تیرہ آدمی آپ کی بیعت کریں گے۔ یہ تمام کے تمام نوجوان ہوں گے۔ ادھیڑ عمر کا کوئی آدمی نہیں ہوگا۔
صدر مقام کوفہ ہوگا۔ آپ کوفہ کی پشت پر ایک مسجد تعمیر کریں گے جس کے ہزار دروازے ہوں گے۔

باب ۶۹

شیخ محی الدین عربی طائی حاتمی اندلسی کی کتاب "الدر المکنون والجواہر المعون" سے جفر کے صحیفوں کا
جعفریہ کی رو سے حل کا نقل کرنا۔ آپ نے اس کتاب میں ان باتوں کا ذکر کیا ہے۔ جن باتوں کو شیخ عبد الرحمن
نے درۃ المعارف میں بیان کیا ہے۔ میں نے ان باتوں کو یہاں وارد کیا ہے۔ جو باتیں درۃ المعارف میں بیان
گئیں جو باتیں اس میں وارد کی ہیں وہ تاکید کی خاطر بیان کی ہیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی کتاب کی شرح
بابلی اور ثابت بن قرۃ حرانی نے کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب مجھے گذشتہ جہانوں پر مطلع کیا۔ تو میں نے حضرت ادریس علیہ السلام سے ان دونوں
کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ان دونوں آدمیوں کو صرف ظاہر کتاب کا علم ہو سکا ہے یہ کتاب
تک مقفل ہے۔ اس کا حل میرے پاس ہے۔

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے علم حروف کو بطور میراث کے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے

اور اس بات کی طرف آنحضرت نے اشارہ فرمایا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہیں"۔ جو شخص علم کا

دروازہ کے پاس آنا چاہیئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے گذشتہ لوگوں اور آنے والے لوگوں کا علم بطور میراث
ان لوگوں کو میں ملا۔ آپ سے زیادہ عالم کسی کو نہیں پایا۔"

عباس نے کہا حضرت امام علی کرم اللہ وجہہ کو نو حصے علم کے عطا کئے گئے۔ اور آپ باقی دسویں حصے کے
لوگوں سے زیادہ عالم ہیں۔ آپ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مربع سو ضرب سو کا قاعدہ وضع کیا۔ آپ نے اسرار
میں کتاب الجفر الجامع کو تصنیف کیا۔ اس کتاب میں وہ باتیں موجود ہیں جو پہلے لوگوں کے ساتھ گذر
آنے والے لوگوں کے ساتھ واقع ہوں گی۔ اس میں اللہ کا اسم اعظم، حضرت آدم کا تاج حضرت سلیمان
حضرت آصف علیہم السلام کا حجاب موجود تھا۔ آپ کی اولاد کے راسخون آئمہ اس کتاب ربانی اور لباب
جانتے ہیں۔ وہ ایک ہزار سات سو مصدر پر مشتمل ہے یہ کتاب جامع جفر اور نور لامع کے نام سے
ہے لوح قضا و قدر سے یہی چیز مراد ہے۔ امام حسینؑ نے اپنے باپ کرم اللہ وجہہ سے علم حروف
حاصل کیا۔ پھر امام زین العابدینؑ نے اپنے باپ سے پھر امام محمد باقرؑ نے اپنے باپ سے اس علم کو بطور
پھر امام جعفر صادقؑ نے اس علم کو اپنے باپ سے بطور میراث حاصل کیا۔ اس نے اس علم کی گہرائیوں
اس کے بھیدوں کی سیپیوں سے موتی نکالے اور اس کے رموز کو حاصل کیا۔ آپ نے علم جفر میں کتاب
کیا۔ اور اپنی کتاب خافیہ میں باب کبیر اب ت ث قرار دیا۔ باب صغیر میں ابجد سے کرزشت
کہا جاتا ہے کہ آپ نے سات سال کی عمر میں اسرار کے رموز اور علوم حقیقت کے متعلق گفتگو فرمائی
علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمارا علم غابر، مزبور، کتاب مسطور، مخارق منشور، دلوں میں نکتے، غیب کے
نقر الاسماع جس سے طبیعتوں کو نفرت نہیں ہوتی۔ جفر ابیض، جفر احمر، جفر اکبر اور جفر اصغر ہمارے
میں غوطے لگانے والا گھوڑا موجود ہے۔ ہمارے پاس شکار کرنے والا سوار موجود ہے۔ میں اس عجیب
بیان کو سمجھتا ہوں۔ کہا جاتا ہے۔ امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آخری زمانے میں جفر جدید
حقیقت آپ ہی جانتے ہیں۔ علم حروف اور اس کے بھیدوں کو تمام لوگوں سے زیادہ امام علیؑ جانتے
اللہ وجہہ نے فرمایا مجھ سے سوال کرو۔ پہلے اس کے کہ مجھ کو نہ پاؤ۔ میرے پہلو میں موجیں مارتے ہوئے
علم موجود ہیں۔"

ہونا چاہیے۔ کہ جفر وہ تکسیر کبیر ہے جس کے اوپر اور کوئی چیز موجود نہیں ہے حضرت آدم علیہ السلام
زمانے تک حضرت علی کے سوا اس کے وضع کرنے کی کسی کو رہنمائی نہیں ہوئی۔ یہ تمام لوگوں سے
نوابغ حضرت محمد علیہ افضل الصلوٰۃ کی تعلیم کی برکت کا نتیجہ ہیں۔

کتابیں میں ۶۱۰ کو موجود تھا۔ تو حضرت ادریس علیہ السلام سے میرا اکٹھ ہو گیا۔ میں نے اٹھائیس

صحیفوں کو مکمل طور سے آپ سے حاصل کیا میں نے اچھی طرح سے آپ کے علم سے استفادہ کیا یہی وہ علم ہے جس نے مجھے اس سہل ممتنع کے لکھنے پر اُبھارا۔ خط سے معلوم ہی پاک ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کے لئے ایک مقام معین ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے حرف الف کے عدد پر علم ذوق مسدس کو وضع کیا۔ اس سے کئی علوم ذخار سمندروں کی مانند پھوٹ پڑے۔ اگر اس علم کا حل در حقیقت مقصود ہے۔ تو کتاب شق الجیب کو ملاحظہ کیجئے۔ تمہارے لئے یہ راز ظاہر ہو جائے گا۔

ہمارے آقا شیخ ابوالحسن شاذلی کو اس علم میں عجیب و غریب ملکہ حاصل تھا۔ ہمارے آقا شیخ ابو مدین نے کہا میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کے اندر شکل الباء موجود نہ ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بسم اللہ یہ آیت کے شروع میں موجود ہے کہا جو نشان لگایا جاتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی خاصیت موجود ہوتی ہے۔ اگرچہ سانپ مٹی پر کیوں نہ چلے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جفر احمر سے سرا کبر میں ایک بہت بڑے راز کو سپرد کیا ہے۔ آپ کو اس کے متعلق آپ العباد دوس امام ہی آگاہ کر سکتا ہے۔ میں نے بعض رازوں کو کتاب فتوحات مکیہ میں ذکر کیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ آدم علیہ السلام کی محبت فرشتوں پر ثابت کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ وہ فرشتوں کو اس بات سے آگاہ کرے۔ کہ حضرت آدم ان سے زیادہ خلافت کے حق دار ہیں کہا اے آدم! ان کو ان اسماء سے آگاہ کر۔ جب ان کو ان اسما کے متعلق آگاہ کیا۔ تو فرشتوں کی عاجزی اس مسئلہ کے متعلق ثابت ہو گئی جو ان سے سوال کیا گیا تھا۔ اس مسئلہ کے علم سے عاجز آ گئے تھے۔ اللہ نے آدم کو فرشتہ قرار دیا کیونکہ وہ اپنے علم کی فضیلت سے ان سے خلافت کے زیادہ حق دار تھے۔ جو شخص اس فضیلت تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بندوں سے مخصوص کر دیتا ہے۔ اس کو اپنے زمانے کا افضل انسان قرار دے دیتا ہے۔ اس راز پر لوگ مطلع نہیں ہوتے۔ مگر وہ شخص جو علوم کا امام ہو۔ اور معلوم شہر صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم رسول اللہ مقام لا یہ کا دروازہ ہو۔ حضرت مہدی علیہ السلام عجل اللہ فرجہ کے حالات اور آپ کے خروج کرنے کے بارے میں ہم نے تھوڑا سا کتاب شق الجیب میں حل کیا ہے۔

اے امام عجل اللہ فرجہ خروج فرمایئے اسلام معطل ہو چکا ہے۔ ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معادٍ

اذا دار الزمان علی حروف بسم الله فالمهدی قاما
ویخرج بالحطیم عقیب صوم الا فاقرأه من عندی السلاما

اللہ کے نام کے ساتھ جب زمانہ حروف کے ساتھ گردش کرے گا۔ تو امام مہدی کھڑے ہوں گے۔ آپ ماہ صیام کے بعد حطیم کے مقام پر نکلیں گے۔ خبردار! میری طرف سے انھیں سلام عرض کر دینا۔

باب ۸۰

"کتاب المطالب العالیہ کے مؤلف نے جو کچھ بیان کیا ہے۔ اس سے اہل بیت کے شیعوں اور اتباع کرنے والوں کے متعلق ذکر۔ کلام سلف سے خلفا کی تفصیل کے متعلق بیان"

کتاب صواعق محرقہ میں منقول ہے۔ کہ وہ چیز جس کو مؤلف کتاب مطالب عالیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے منجملہ یہ ہے کہ حضرت کا گذر ایک جماعت کے پاس سے ہوا۔ وہ جلدی حضرت کی طرف ہو گئے۔ فرمایا! تم کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! ہم لوگ آپ کے شیعہ ہیں آپ نے فرمایا بہت خوب۔ پھر فرمایا میں تم میں اپنے شیعوں کی علامت نہیں دیکھتا۔ اور نہ ہی اپنے دوستوں کے لباس میں تمہیں ملبوس دیکھتا ہوں۔ وہ لوگ حیا کی وجہ سے جواب دینے سے رک گئے۔

حضرت کے ساتھ ایک شخص موجود تھا اس نے کہا میں آپ سے اس ذات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نے آپ اہل بیت کو مکرم بنایا آپ کو مخصوص کیا اور آپ کو نوازا ہمیں اپنے شیعوں کی علامت سے آگاہ فرمایئے۔ فرمایا ہمارے شیعہ عارف باللہ ہوتے ہیں اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فضائل کے مالک ہوتے ہیں ٹھیک بات کہتے ہیں۔ ان کی خوراک قوت لایموت ہوتی ہے ان کا لباس چھوٹا موٹا ہوتا ہے۔ ان کا چلنا تواضع کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ کی اطاعت کرتے وقت اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اس کی عبادت کرتے وقت اس کی طرف خشوع و خضوع ظاہر کرتے ہیں چلتے وقت جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کیا ہے آنکھیں نیچی کر کے چلتے ہیں اپنے کان اپنے رب کے علم پر لگائے رہتے ہیں اللہ کی قضا پر راضی ہوتے ہیں۔ اگر ان کی زندگیاں اللہ تعالیٰ نے مقررہ وقت تک معین کی ہوتی ہوتیں۔ تو ان کی روحیں جسموں میں ایک لمحہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور ثواب کے شوق کی خاطر قرار نہ پکڑتیں۔ دردناک عذاب کے خوف کی وجہ سے وہ اپنے دلوں میں پیدا کرنے والے کو بڑا اور اس کے سوا ہر چیز کو اپنی آنکھوں میں چھوٹا تصور کرتے ہیں جنت ان کے نزدیک ایسی ہے۔ گویا انہوں نے اس کو دیکھا ہے۔ اور اس کے تختوں پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں۔ دوزخ ان کے نزدیک ایسی ہے۔ گویا کہ انھوں نے اس کو دیکھا ہے اور اس میں انھیں عذاب دیا گیا ہے تھوڑے دنوں تک صبر کیا ہے ان کا انجام کار بہت لمبی راحت ہے۔ دنیا نے ان کو چاہا لیکن انھوں نے دنیا کو نہیں چاہا۔ دنیا نے ان کو طلب کیا لیکن وہ دنیا کے قابو سے باہر رہے۔ رات کے وقت صفیں باندھ کر اپنے قدموں کو قائم رکھتے ہیں۔ ترتیل کے ساتھ اجزائے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس کے امثال کی اپنے دلوں میں عزت کرتے ہیں کبھی اس کی دوا سے اپنے دکھوں کا علاج کرتے ہیں کبھی اپنے چہروں ہتھیلیوں گھٹنوں اور اپنے قدموں کو زمین پر بچھاتے ہیں۔ ان کے آنسو ان کے رخساروں پر بہتے ہیں۔ جبار عظیم کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔ اپنی گردنوں کو چھڑانے کے لئے اس سے التجا کرتے ہیں یہ ان کی رات ہے اور یہ ان کا

دن ہے (یہ لوگ) علماء، دانا، نیک اور پرہیزگار ہیں۔ پاکیزہ عمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتے ہیں۔ تھوڑے اعمال کے ساتھ راضی نہیں ہوتے اور بڑے اعمال کو بہت زیادہ خیال نہیں کرتے۔ وہ اپنے نفسوں کو اتہام لگاتے ہیں اپنے اعمال سے ڈرتے رہتے ہیں۔ دین کے بارے میں قوی، نرمی میں احتیاط والا۔ ایمان میں یقین والا۔ علم میں حریص، تفقہ میں فہم والا، صبر میں علم والا۔ ارادہ میں غنی، تنگ دستی میں صاحب تحمل، تکلیف میں صابر۔ عبادت کے وقت متواضع والا۔ لوگوں پر رحم کرنے والا، حق دینے والا۔ کمانے میں نرمی برتنے والا۔ حلال چیز کا طالب۔ ہدیہ دینے میں خوش ہونے والا۔ خواہش سے رکنے والا۔ ان کا کام (اللہ کا ذکر ہے۔ ان کی فکر (اللہ کا) شکر ادا کرنا ہے۔ وہ رات اس حالت میں بسر کرتا ہے کہ غفلت کی ادنگھ سے ڈرتا رہتا ہے۔ جو کچھ اس کو (اللہ کا) فضل اور رحمت حاصل ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے صبح خوشی کی حالت میں بسر کرتا ہے جو چیز باقی رہ جائے گی اس کی رغبت رکھتا ہے اور جو چیز فنا ہو جائے گی اس سے کنارہ کشی کرتا ہے۔ اس نے علم کو عمل سے ملا دیا ہے اور علم کو دائمی بردباری سے مقرون کر رکھا ہے۔ اس کی خوشی دور ہے۔ اس کی سستی قریب ہے۔ اس کی آرزو تھوڑی ہے متسکر المزاج زاہد اس کا دل شکر کرنے والا ہے۔ اس کا رب (اس کو بری باتوں سے امنع) کرتا ہے۔ اس کا نفس بچنے والا ہے۔ اس کا دین غصہ پی جانے والا ہے اس کا غصہ اس سے امن میں ہے اس کا ہمسایہ آرام میں ہے۔ اس کا حکم مفقود ہے۔ اس کا صبر بہت زیادہ ہے۔ کوئی نیکی کی چیز ریاکاری کی وجہ سے بجا نہیں لاتا۔ اور نہ اس کو حیا کی وجہ سے چھوڑتا ہے۔ یہ لوگ ہمارے شیعہ، ہمارے دوست ہم لوگوں میں سے ہیں اور ہمارے ساتھ ہوں گے۔ ان کے ملنے کا کتنا شوق ہے۔

آپ کے ایک ساتھی نے چیخ بلند کی۔ وہ ہمام بن عباد بن خثیم تھا جو عبادت گذار لوگوں میں سے تھا غش کھا کر گر پڑا۔ انہوں نے اس کو ہلایا۔ تو وہ دنیا کو چھوڑ چکا تھا۔ اس کو غسل دیا گیا امیر المومنینؑ! اور ان لوگوں نے جو آپ کے ساتھ تھے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

مناقب میں نوف بکالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے نوف تم جانتے ہو۔ کہ میرے شیعہ کون لوگ ہیں، میں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں ہے۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم میرے شیعہ وہ لوگ ہیں جو بھوک کے پیٹ والے ہیں تارک الدنیا ہیں لاہیت ان کے چہروں پر موجود ہو گی۔ رات کو راہب ہیں۔ دن کو عالم ہیں۔ وہ لوگ ہیں جب رات چھا جاتی ہے اپنے بستروں سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اپنے شانوں پر چادریں ڈال دیتے ہیں اپنے پاؤں کی صفیں بناتے ہیں۔ اپنی پیشانیوں کا فرش بناتے ہیں۔ ان کے رخسارلوں پر ان کے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ اپنی گردنوں کو چھڑوانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف التجا کرتے ہیں۔ دن کے وقت عالم ہوتے ہیں حکیم ہوتے ہیں شریف ہوتے ہیں۔ نیک ہوتے ہیں اور پرہیزگار ہوتے ہیں اے نوف! میرے شیعہ وہ لوگ ہیں جو کتے کی طرح نہیں بھونکتے۔ کوے کے لالچ کی طرح لالچ نہ کرتے ہوں، اگرچہ بھوک سے مر کیوں نہ

جائیں لیکن لوگوں کی طرف نہ جھکیں گے۔ اگر مومن کو دیکھے تو اس کی عزت کرتے۔ اگر بدکار کو دیکھتے تو اس کو چھوڑ دیتے خدا کی قسم یہ لوگ میرے شیعہ ہیں۔"

مسلم بن قتیبہ کی کتاب المعارف میں ہے صحابہ میں سب سے آخر میں زندہ رہنے والے ابو طفیلؓ نے کہا آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دوست رکھتے تھے۔ اور آپ کو باقی صحابہ پر فضیلت دیتے تھے۔ کتاب الاحباب میں منقول ہے کہ ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی لیثی نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات طیبہ کے آٹھ سال کو پایا آپ حضرت ابوبکر اور عمر کی فضیلت کے قائل تھے لیکن حضرت علی کو تقدم کا درجہ دیتے تھے اور یہ بات بالاتفاق ثابت ہے۔ کہ آپ نے تمام صحابہ میں آخر میں انتقال فرمایا۔ جواہر العقدین میں منقول ہے کہ اہل سنت اس شخص کو کافر نہیں کہتے۔ جو حضرت علی کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دے۔ یہ وہ بات ہے جس کی طرف قاضی ابوبکر باقلانی جھک گئے ہیں اور اسی بات کو امام الحرمین نے کتاب الارشاد میں اختیار کیا ہے۔ ان دونوں حضرات کے درمیان فضیلت دینا ظنی بات ہے یقینی بات نہیں ہے اور اسی بات کا یقین صاحب المفہم نے شرح مسلم میں کیا ہے امام اشعری نے کہا ہے کہ یہ بات قطعی ہے۔

ابن عبد البر نے اپنی کتاب استیعاب میں حضرت عمر کے حالات کے تحت بیان کیا ہے۔ کہ عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا کہ اگر کوئی شخص یہ بات کہے۔ کہ عمر ابوبکر سے افضل ہیں تو میں اس بات کو برا نہیں تصور کروں گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ بات بیان کرے۔ کہ میرے نزدیک حضرت علی ابوبکر اور عمر سے افضل ہیں تو میں اس بات کو بھی برا نہیں سمجھوں گا۔ میں کہتا ہوں کہ اس بات کی طرف وہ چیز بھی اشارہ کرتی ہے جس کو خطابی نے اپنے ایک شیخ سے حکایت کیا ہے۔ کہ آپ کے شیخ کہا کرتے تھے ابوبکر اچھے ہیں اور علی افضل ہیں۔ ابن عبد البر نے بھی کہا۔ کہ سلف نے ابوبکر اور علی کے افضل ہونے میں اختلاف کیا ہے۔ اور اس کو پہلے بھی حضرت علی کے حالات کے تحت بیان کیا ہے۔ حضرت سلمان، ابوذر، مقداد، خباب بن ارت، جابر بن عبد اللہ انصاری، ابو سعید خدری اور زید بن ارقم سے روایت ہے۔ کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے۔ اور ان لوگوں نے حضرت علی کو آپ کے غیر سے افضل قرار دیا ہے۔ نیز اہل سنت کے آئمہ سلف کی ایک جماعت کے متعلق کہا ہے۔ کہ وہ علی اور عثمان کی ایک دوسرے کے متعلق فضیلت کے بارے میں توقف کرتے ہیں کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے۔ اس عقیدے کے لوگ یہ حضرات ہیں۔ مالک بن انس، یحییٰ بن سعید قسطانی اور ابن معین۔ حافظ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیاء میں

ینابیع المودۃ کے مولف نے ایک روایت بیان کی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تین سو پچاس سال زندہ رہے اگر یہ روایت ہے۔ تو پھر ابو طفیل زندہ رہنے والوں میں آخری صحابی کیسے ہو سکتے ہیں غالباً اختلاف روایات کی بنا پر کہا گیا ہے ۱۲ محمد شریف عفی عنہ

سفیان ثوری کے حالات میں زید بن حباب سے روایت کی ہے۔ کہ سفیان ثوری نے کوفے والوں کو دیکھا۔ کہ وہ حضرت علی کو ابو بکر او رعمر پر فضیلت دیتے تھے۔ جب سفیان ثوری بصرہ میں آگئے۔ تو اس نے اپنی رائے سے رجوع کیا۔ اور شیخین کو حضرت علی پر فضیلت دی

ائمہ حفظ نے بیان کیا جس میں دار قطنی وغیرہ شامل ہے۔ کہ حضرت علیؑ کو معلوم ہوا۔ کہ عبد اللہ بن سبا[1] حضرت علی کو حضرت ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتا ہے۔ حضرت علیؑ نے اس کے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ ابن سبا نے کہا آپ ایسے شخص کو قتل کرتے ہیں جو آپ کو دوست رکھتا ہے اور آپ کو فضیلت دیتا ہے فرمایا۔ یہ بات ضروری ہے کہ جس شہر میں میں رہتا ہوں تم وہاں سکونت اختیار نہ کرو۔ حضرت نے اس کو مدائن کی طرف نکال دیا۔

دار قطنی نے کتاب فضائل میں مالک بن انس سے وہ جعفر بن محمد سے کہ وہ صادق ہیں آپ اپنے باپ سے وہ باقر ہیں کہ حضرت علی حضرت عمر کے پاس ٹھہر گئے۔ آپ نے فرمایا کسی شخص کو زمین نے نہیں اٹھایا۔ ورنہ آسمان نے اس پر سایہ کیا ہے جو مجھے اس سے زیادہ محبوب ہو۔ حتیٰ کہ میں اپنے اعمال نامہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں"۔ دار قطنی نے اس حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ انس کو مالک نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کیا ہے اور دوسرے سلسلہ روایت میں بھی ایسا ہی بیان ہے۔ امام شافعی سے ابراہیم حجی کا وہ قول جس کو بیہقی نے روایت کیا ہے۔ کہ امام شافعی نے کہا میں نے کسی شخص ہاشمی کو تیرے سوا نہیں دیکھا جس نے شیخین کو حضرت علی سے بڑھایا ہو ابراہیم نے امام شافعی کو جواب دیا۔ کہ علی میرے چچا کے فرزند ہیں۔ اور میری خالہ کے فرزند ہیں۔ میں وہ آدمی ہوں جس کا تعلق اولاد عبد مناف سے ہے اور تم وہ آدمی ہو جس کو رشتہ اولاد عبد الدار سے ہے۔ اگر یہ بزرگی حاصل ہوتی۔ تو میں تم سے اس کا زیادہ سزاوار تھا۔ لیکن بات اس طرح نہیں ہے جس طرح تم خیال کرتے ہو۔ ابراہیم کا یہ کہنا۔ کہ حضرت علی آپ کی خالہ کے فرزند ہیں۔ وہ یوں ہے۔ کہ آپ کے جد اعلیٰ کی ماں خلیدہ بنت اسد بن ہاشم تھیں اور حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔ روایت کیا گیا ہے۔ کہ ایک جماعت حسن بن علی اطروش بن محمد بطحانی بن حسن بن زید بن حسن سبط ابن علی بن ابی طالبؑ کے پاس مصر میں موجود تھی۔ اور آپ کے پاس ایک آدمی اولاد زبیر میں سے موجود تھا۔ وہ آپ سے جھگڑا کر رہا تھا۔ اور آپ سے کہا تھا کہ تم علویوں کا گروہ جب حکومت پر متمکن ہوتے ہیں کہ تم لوگوں کے مال کو حلال خیال کرتے ہو۔ اور آزاد لوگوں کو غلام بناتے ہو اور تم کہتے ہو کہ لوگ ہمارا مال ہیں۔ حسن نے

[1] عبد اللہ بن سبا کے متعلق ڈاکٹر طہ حسین مصری نے بڑی تحقیق کے بعد یہ تحریر کیا ہے۔ کہ عبد اللہ بن سبا نامی کوئی شخص دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ دشمنان علیؑ بنی امیہ نے ایک فرضی شخص کے نام سے آپ کی ذات کو ملوث کرنے کی کوشش کی ہے کہ عبد اللہ بن سبا حضرت علیؑ کی الوہیت کا قائل تھا۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ عامہ اور خاصہ دونوں مذہبین کو دھوکہ ہوا ہے۔ ۱۲۔ محمد شریف عفی عنہ

اس مجلس میں یہ اشعار ارشاد فرمائے۔

نقول اناس بانا نقول ۔ بان الانام عبیدٌ لنا

لوگ کہتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں۔ کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔

فلا والذی جعل المصطفےٰ ۔ ابانا و فاطمۃ امنا

قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفےٰ کو ہمارا باپ اور فاطمہ کو ہماری ماں قرار دیا۔ ایسا نہیں ہے۔

ووالدی سبط النبی الہدیٰ ۔ وسبطا نبی الہدیٰ فخر نا

ہمارے باپ ہدایت کے نبی کے دو سبط ہیں۔ نبی کے دونوں سبط ہمارے فخر کا باعث ہیں۔

فما صدقوا فی مقالاتہم ۔ علینا و لکن رأوا افضلنا

یہ لوگ اپنی بات میں سچے نہیں ہیں۔ انھوں نے ہماری فضیلت کو دیکھ کر ایسا کہا ہے۔

فاغروا بنا بصیر و مثلنا ۔ فانی ولم یدرکوا ما ھلننا

انہوں نے ہم پر تہمت لگائی ہے تاکہ یہ لوگ ہماری مانند ہو جائیں لیکن یہ اس مقام پر نہیں پہنچ سکتے جس پر ہم پہنچ گئے ہیں

فان صدقوا فقد کفیناھم ۔ وان کذبوا سفہا قولنا

اگر وہ سچے ہیں تو ہم ان کے لئے کافی ہیں۔ اگر جھوٹے ہیں تو بے وقوفی سے ہم پر تہمت لگائی ہے۔

فباللہ نرفع مالم نطق ۔ فما زال سبحانہ حسبنا

اگر میں خود نہیں بولوں گا۔ تو ہم اللہ کے ذریعہ انہیں دفع کردیں گے۔ اللہ ہمیشہ ہمارا مددگار رہا ہے۔

ابن سماک نے موافقہ میں قیس بن ابی حازم سے روایت کی ہے۔ کہ ابو بکر اور علی کی آپس میں ملاقات ہو گئی حضرت ابو بکر حضرت علی کے چہرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا حضرت علی نے فرمایا۔ تم نے کیوں مسکرایا ہے حضرت ابو بکر نے کہا میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے لا یجوز احد الصراط الا من کتب لہ علی الجواز پل صراط کو کوئی شخص عبور نہیں کرسکے گا جب تک علی اس کو پل عبور کرنے کا ٹکٹ عنایت نہ کریں۔ علامہ مسعودی نے اپنی کتاب مروج الذہب میں بیان کیا ہے کہ معتمد خلیفہ نے امام علی نقی کو اس صحن میں داخل کیا جس میں پھاڑنے والے درندے موجود تھے۔ جانوروں نے امام کو کوئی تکلیف نہ دی۔ آپ ان جانوروں کے سروں پر اپنی آستین پھیرتے تھے۔ یحییٰ بن عبد اللہ محض بن حسن جب دیلم کی طرف بھاگ گئے تھے۔ پھر آپ کو پکڑ کر خلیفہ ہارون کے پاس لایا گیا۔ آپ کے قتل کا حکم دیا۔ آپ کو ایک ایسے حوض میں لٹکا دیا گیا جس میں پھاڑنے والے جانور موجود تھے جن کو بھوکا رکھا گیا تھا۔ ان جانوروں نے آپ کو کوئی نقصان نہ دیا۔ آپ باہر نکلے اور صحیح سالم تھے۔ کتاب عمدۃ الطالب مؤلفہ ابو العباس بن عنبہ میں بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے مسعودی نے روایت کیا ہے۔ کہ عبد اللہ بن مصعب زبیری نے کہا۔ کہ موسیٰ جن کا لقب جون تھا عبد اللہ محض کے بیٹے تھے۔ آپ نے ارادہ کیا کہ میں آپ سے بیعت کرلوں خلیفہ ہارون رشید نے دونوں کو جمع کیا موسیٰ نے کہا اے امیر ابن اس نے میری شکایت غلط کی ہے۔ خدا کی قسم میں نے اس شخص کو اپنے بھائی محمد کے ساتھ جس کا لقب نفس زکیہ ہے جو عبد اللہ محض کے فرزند تھے۔ تیرے دادا منصور کے خلاف دیکھا تھا۔ اور یہ شخص یہ ادبیات کہتا تھا۔

قوموا ببیعتکم ننہض بطاعتہا ۔ ان الخلافۃ فیکم یا بنی حسن

اے اولاد حسن! تم اپنی بیعت کے لئے اٹھو۔ ہم تمہاری اطاعت کریں گے۔ خلافت تمہارا حق ہے۔

یہ اشعار لکھے ہیں۔ اس شخص نے میرے بارہ میں غلط کہا ہے۔ میں اس شخص سے قسم لیتا ہوں۔ جناب موسیٰ نے اس شخص سے کہا۔ کہو میں اس کی طاقت اور قوت سے بیزار ہو کر اپنی طاقت اور قوت پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اگر جھوٹ بات ہیں نے جان کی۔ آپ اپنے آبا سے وہ حضرات رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے فرمایا۔ جس شخص نے اس قسم کی قسم اٹھائی۔ اور وہ جھوٹا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی سزا تین دن سے پہلے واقع کرتا ہے۔ نقل بن ربیع نے کہا۔ خدا کی قسم میں نے اس روز عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی۔ کہ ابن مصعب زبیری مرگیا تھا۔ خلیفہ ہارون نے جناب موسیٰ کو ایک ہزار دینار دیئے۔ پھر مسعودی نے کہا۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس خبر کے راوی موسیٰ جون کے بھائی یحییٰ بن عبداللہ محض ہیں۔ حافظ ابن اخضر نے کتاب معالم العترۃ الطاہرہ میں ابو نعیم سے روایت کی ہے۔ آپ امام علی رضا کے فرزند امام محمد تقی جواد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ میرے بھائی زید پر رحم کرے۔ آپ میرے باپ کے پاس آئے تھے۔ اور کہا میں اولاد مروان کے گمراہ طاغیہ کے خلاف خروج کرتا ہوں آپ نے فرمایا اے زید ایسا نہ کرو۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم کوفہ کی پشت کی جانب سولی پر لٹکائے جاؤ گے۔

اے زید! تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ ان سلاطین کے خلاف سفیانی کے خروج کے پہلے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جو فرزند بھی نکلے گا۔ وہ قتل کر دیا جائے گا۔ جس طرح حضرت نے فرمایا ایسا ہی ہوا تھا۔ مناقب میں تحریر ہے۔ کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے خوارج سے کہا آپ نے انہیں قسم دی ہے۔ لوگو! میں ہر مسلمان کو قسم دے کر دریافت کرتا ہوں۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ جو دعا مانگی جاتی ہے اس کے درمیان اور آسمان کے درمیان ایک پردہ حائل ہوتا ہے۔ جب تک محمد و آل محمد پر درود نہ بھیجا جائے جب ایسا کر دیا جاتا ہے۔ تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے دعا آسمان کے اندر داخل ہو جاتی ہے اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو دعا رد کر دی جاتی ہے۔ اور داخل ہونے کے لئے کوئی راستہ نہیں باقی۔ بہت سے لوگوں نے کہا ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کئی بار ایسا سنا ہے۔ پھر فرمایا۔ خدا کی قسم میں آل محمد کے افضل مندا رجال لوگوں میں سے ہوں۔ جن پر درود بھیجا گیا ہے جس شخص نے مجھ سے کسی چیز کو پایا یا مجھ سے کسی چیز کا ارتکاب کیا۔ پس وہ شخص رسول اللہ سے اس چیز کو پائے گا۔ اللہ کے بندو (اللہ سے) ڈرو کہ تم قیامت کے روز رسول خدا صلعم سے اس حالت میں ملو کہ آپ تم لوگوں سے میری وجہ سے منہ موڑے ہوئے ہوں جس شخص سے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منہ موڑیں گے اس شخص سے اللہ تعالیٰ چہرہ مبارک موڑے گا۔ خدا کی قسم قوم نے صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے آخری حج کے موقع پر اپنے خطبہ میں منبر پر ارشاد فرمایا تھا جس شخص نے میرے اہل بیت کے کسی شخص کو اذیت دی۔ اس نے میرے اور اپنے درمیان قطع تعلق کیا جس شخص نے میرے اور اپنے درمیان قطع تعلق کیا میں اس کے اور اللہ کے درمیان وہ رشتہ قطع کر دوں گا جس کے باعث جنت واجب ہوتی ہے خدا کی قسم میں وہ شخص ہوں جس کو رسول اللہ نے اپنی پشت پر اٹھایا تھا یعنی کہ میں کعبہ مکرمہ کی چھت پر بڑے بت کو گرانے کی خاطر چڑھ گیا تھا۔ جو کعبہ کی چھت پر گڑھا ہوا تھا۔ رسول اللہ نے مجھے فرمایا تھا۔ اس کو پھینک دو۔ اس کو رگڑ دو۔ اللہ تمہارے بازو کو مضبوط کرے۔ میں نے اس بت کو پھینک دیا تھا۔ وہ گر کر شیشے کی طرح چورہ چورہ ہو گیا تھا۔ بعد میں نیچے اتر آیا تھا۔ ہم اس خوف کے مارے گھروں سے جلدی جلدی گزر رہے تھے کہ کہیں کوئی قریش ہم سے مل نہ جائیں کون شخص مجھ سے بتنا قریب تھا۔ یا میرے چڑھنے کی مانند چڑھا تھا۔ خدا کی قسم

میں وہ شخص ہوں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اصحاب کے ساتھ بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ تو مجھے اپنی ذات کے ساتھ بنایا تھا۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خلافت میرے ساتھ تمام ہو گی۔ یہ آنحضرت کے بعد تیس سال ہو گی۔ پھر اس کے بعد عضوض بادشاہ ہوں گے۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے روزی کی تکلیف اور تنگدستی کی شکایت آنحضرت سے کی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے فاطمہ! اللہ تعالےٰ نے زمین والوں کی طرف نگاہ دوڑائی۔ ان میں دو آدمیوں کو منتخب کیا ایک آدمی کو تیرا باپ اور دوسرے کو تیرا شوہر قرار دیا۔ میں اللہ کا منتخب شخص ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیٹی کے لئے

باب ۱۷

کتاب المحجۃ مولفہ شیخ کامل علامہ شریف ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی حرانی قدس اللہ سرہ سے ان آیات کا واضح کرنا جو ابوالقاسم الحجۃ کے بارے میں نازل ہوئیں۔

امام نے فرمایا۔ اس سے مراد قائم (آل محمدؐ) کے اصحاب ہیں۔ جن کی تعداد تین سو اور دس کا کچھ حصہ ہو گی خدا کی قسم محدود لوگ ایک ساعت کے اندر جمع ہوں گے جس طرح خریف کے بادل جمع ہوتے ہیں۔ سورہ بقرہ میں ہے ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الیٰ اخرھا۔

محمد بن مسلم امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا قائم علیہ السلام کے آنے کے علاوہ مومنین کو بتائے گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا وہ یہ آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ میں تمہارا امتحان خوف کے ذریعہ لوں گا۔ وہ لوگ بیماریوں میں مبتلا ہوں گے۔ بھوک سے لوں گا۔ ان میں غلہ کی گرانی ہو گی۔ مال کی کمی سے لوں گا ان میں قحط پڑ جائے گا نفس کے ساتھ لوں گا۔ ان میں موت عام واقع ہو گی۔ پھلوں کی کمی ہو گی۔ بارش نہیں ہو گی اس وقت صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ فرمایا اے محمد! یہ اس آیت کی تفسیر ہے۔ اس آیت کی تفسیر اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ اور وہ لوگ جانتے ہیں جو راسخون فی العلم ہیں ہم لوگ راسخون فی العلم ہیں۔ رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے۔ کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی اس آیت کے بارے میں جو آل عمران میں واقع ہے فرماتے ہوئے سنا ولہ اسلم من فی السموت والارض طوعًا وکرھًا

فرمایا جب قائم مہدی (عجل اللہ فرجہ) کھڑے ہو جائیں گے تو زمین کے ہر حصے میں اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ کی گواہی کی آواز بلند ہو گی۔

بریدہ بن معاویہ عجلی امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق جو سورہ انفال میں موجود ہے روایت کرتے ہیں یاایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا

فرمایا۔ فرائض کی ادائیگی کے وقت صبر کرو ان لوگوں نے دشمن کی اذیت کے وقت صبر سے کام لیا اپنے امام مہدی منتظر سے رابطہ پیدا کرو۔ (عجل اللہ فرجہ)

جابر جعفی امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا علی عبدنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا

فرمایا سفیانی کا لشکر جنگل میں دھنس جائے گا۔ صرف تین شخص بچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے منہ کو ان کی گدی کی طرف بدل دے گا۔ یہ بات قائم مہدی علیہ السلام کے قیام کے وقت ہوگی۔

محمد بن مسلم امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً

فرمایا۔ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے۔ یہودی قوم وغیرہ آپ کی موت سے پہلے آپ پر ایمان لائے گی حضرت عیسیٰ امام مہدی علیہما السلام کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔

ربیع شامی امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔
ومن الذین قالوا انا نصاری اخذنا میثاقھم فنسوا حظا مما ذکروا بہ انھم سیذکرون

یہ آیت سورہ مائدہ میں موجود ہے۔

فرمایا۔ عنقریب لطف کو یاد کریں گے۔ عنقریب قائم علیہ السلام کے ساتھ اس جگہ ایک گروہ ان میں سے خروج کرے گا۔

سلیمان بن ہارون عجلی سے روایت ہے۔ کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ اس امر کا صاحب یعنی قائم مہدی محفوظ ہیں اگر تمام لوگ ختم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اصحاب کے ساتھ لائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فان یکفر بھا ھولاء فقد وکلنا بھا قوماً لیسوا بھا بکافرین

یہ لوگ وہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یا ایھا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین

علی بن رباب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیراً قل

انتظروا انا منتظرون

فرمایا آیات سے مراد آئمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں اور بعض آیات ربک سے مراد قائم منتظر علیہ السلام ہیں۔ فلا ینفع ایمانھا لم تکن آمنت من قبل اس وقت کی بات ہے۔ جب آپ تلوار لے کر کھڑے ہوں گے۔ اگرچہ اس شخص نے آپ کے گزشتہ آباء علیہم السلام پر ایمان لایا ہوگا۔

ابو بصیر سے روایت ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں اسی طرح فرمایا تھا۔ پھر امام نے فرمایا۔ اے ابو بصیر خوشخبری ہے ہمارے قائم کے دوستوں کے لئے جو آپ کی غیبت میں آپ کا انتظار کرتے ہیں اور آپ کے ظہور کے وقت آپ کی اطاعت کریں گے۔ اس کے دوست اللہ کے دوست ہیں۔ جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ان پر کوئی غم طاری ہوگا۔ شیخ بہاؤالدین عاملی صاحب کشکول رحمہ اللہ کی کتاب احادیث الاربعین میں جابر جعفی سے روایت ہے۔ کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے فرمایا۔ حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ) میرے فرزندوں میں سے ہوگا۔ زمین کے مشرق اور مغرب کو فتح کرے گا۔ آپ ایک عرصہ تک اپنے دوستوں سے غائب رہیں گے۔ آپ کی امامت پر ثابت القول صرف وہ شخص رہے گا۔ جس کے دل کا امتحان اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ لیا ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے دوست آپ کی غیبت سے بھی آپ سے فائدہ اٹھائیں گے؟ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا۔ وہ لوگ آپ کے نور سے روشنی حاصل کریں گے۔ آپ کی غیبت میں آپ کی ولایت کا فائدہ اٹھائیں گے جس طرح سورج پردے میں چھپ جاتا ہے تو لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں اے جابر یہ اللہ کا پوشیدہ بھید ہے اور اس کا خزانہ کیا ہوا علم ہے۔ کہ آپ کو آپ کے اہل سے پوشیدہ رکھا ہے۔

محمد بن مسلم سے روایت ہے۔ کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا اللہ تعالیٰ کی اس آیت کی تفسیر کیا ہے۔ جو سورہ انفال میں واقع ہے۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ فرمایا اس آیت کی تفسیر نہیں آئی۔ جب وہ تفسیر آجائے گی تو مشرکین قتل کر دیئے جائیں گے۔ حتیٰ کہ ہر جگہ اللہ کو ایک کہا جائے گا۔ مشرک نہیں ہوگا۔ یہ بات ہمارے قائم کے قیام کے وقت ہوگی۔

زرارہ سے روایت ہے۔ کہ آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق سوال کیا!
"قاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ حتی لا یکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ"
فرمایا اس آیت کی تفسیر نہیں آئی۔ جب ہمارا قائم کھڑا ہوگا۔ محمد صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کا دین اس جگہ تک پہنچ جائے گا جہاں تک کہ دن اور رات پہنچتے ہیں حتیٰ کہ زمین کی پشت پر کوئی مشرک نہیں رہے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ابو بصیر اور سماعہ سے روایت ہے یہ دونوں حضرات امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے

میں روایت کرتے ہیں۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون

فرمایا خدا کی قسم اس آیت کی تفسیر نہیں آئی حتیٰ کہ قائم مہدی علیہ السلام خروج کریں گے جب آپ خروج کریں گے تو جو بھی مشرک ہو گا وہ آپ کے خروج کو مکروہ خیال کرے گا۔ کوئی کافر باقی نہیں رہے گا۔ جو ہو گا قتل کر دیا جائے گا اگر کوئی کافر پتھر کے پیٹ میں چھپا ہوا ہو گا۔ تو پتھر کہے گا۔ اے مومن! میرے پیٹ کے اندر کافر موجود ہے مجھے توڑ دو اور اس کو قتل کر دو۔ یہ آیت تین سورتوں میں موجود ہے سورۃ توبہ میں۔ سورہ صف میں اور ان دونوں میں یہ فقرہ موجود ہے ولو کرہ المشرکون اگرچہ کافر چاہیں کیوں نہ ہوں اور سورہ فتح میں موجود ہے۔

عبایہ بن ربعی سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس آیت کے متعلق فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ہر بستی میں ان لا الہ الا اللہ وان محمد اً رسول اللہ کی گواہی کی آواز صبح و شام دی جائے گی۔

امام زین العابدین علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو قیام قائم علیہ السلام کے وقت تمام ادیان پر غالب کر دے گا۔

مجاہد ابن عباس سے اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ کہ کوئی صاحب ملت باقی نہیں رہے گا حتیٰ کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائے گا۔ بکری بھیڑیا سے۔ گائے شیر سے انسان سانپ سے بے خوف ہو گا۔ یہ چیزیں قائم علیہ السلام کے قیام کے وقت ہوں گی۔

زرارہ، امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ان لوگوں سے اس وقت جہاد کیا جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو ایک کہیں گے۔ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کیا جائے گا۔ ایک بڑھیا کمزور مشرق سے نکل کر مغرب کی طرف جانا چاہتی ہے۔ اس کو کوئی چیز اذیت نہ دے گی۔ اللہ تعالیٰ زمین سے نباتات کو نکالے گا۔ اور آسمان سے بارش کے قطروں کو برسا دے گا۔

یحییٰ بن ابی القاسم سے روایت ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق فرمایا جو سورہ یونس میں موجود ہے۔ ویقولون لولا انزل علیہ ایۃ من ربہ فقل انما الغیب للہ فانتظروا انی معکم من المنتظرین

فرمایا اس آیت میں غیب سے مراد حجت قائم علیہ السلام ہیں امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی آیت کے متعلق روایت ہے اخرنا عنھم العذاب الی امۃ معدودۃ

دونوں نے فرمایا امت معدودہ سے امام مہدی آخر الزمان کے تین سو تیرہ اصحاب مراد ہیں جو اہل بدر کی تعداد

برابر ہوں گے۔ وہ لوگ ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح موسم خریف میں بادل جمع ہو جاتے ہیں۔

ابو بصیر نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوط علیہ السلام کا قول نہیں تھا۔ اپنی قوم کے لئے لو ان لی بکم قوۃ او آوی الی رکن شدید

مگر یہ ایک آرزو تھی قائم مہدی کی قوت کی اور آپ کے اصحاب کی شدت کی اور رکن شدید یہی لوگ ہیں۔ ان سے ایک آدمی کو چالیس آدمیوں کی قوت کے برابر طاقت دی جائے گی۔ ان میں سے آدمی کا دل لوہے سے زیادہ سخت ہو گا۔ اگر وہ لوگ پہاڑوں پر گزریں گے۔ تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے ان کی تلواریں اس وقت تک نہیں رکیں گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا۔

صالح بن سعد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ فرمایا قوت سے مراد قائم علیہ السلام ہیں۔ رکن شدید سے مراد آپ کے اصحاب ہیں جو تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ مفضل امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ اپنے باپ سے وہ اپنے آبا سے وہ امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہماری مدد اس وقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک تم لوگوں کی نگاہ میں مردار سے بھی زیادہ ذلیل نہ ہو گے۔

اور اسی کے بارے میں میرے رب عزوجل کا اپنی کتاب میں سورہ یوسف میں یہ فرمان ہے۔ حتیٰ اذا استیئس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا جاءھم نصرنا یہاں تک کہ رسول جب مایوس ہو جائیں گے اور خیال ہو گا کہ ان کی تکذیب کی گئی ہے تب ان لوگوں کے پاس ہماری مدد آئے گی مثنیٰ حناط امام محمد باقر علیہ السلام امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں جو سورہ ابراہیم میں واقع ہے وذکرھم بایام اللہ فرمایا ایام اللہ سے تین دن مراد ہیں۔ ایک وہ دن جس میں قائم علیہ السلام قیام کریں گے۔ اور ایک دن آپ کے حملہ کا ہو گا۔ اور ایک قیامت کا۔

وہب بن جمیع سے روایت ہے کہ آپ نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق جو سورہ حجر میں واقع ہے پوچھا قال آب فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم

ذکر ان سا دن ہے؟ فرمایا اے وہب یہ وہ دن ہے۔ کہ ہمارے قائم مہدی علیہ السلام کے قیام کے بعد اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قتل کریں گے۔ عبدالسلام بن صالح ہروی سے روایت ہے کہ میں نے امام رضا ابن موسیٰ کاظم علیہما السلام کی خدمت میں سوال کیا۔ اے اللہ کے رسول کے فرزند آپ اس حدیث کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ جو آپ کے دادا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جب

ہمارا قائم مہدی (عجل اللہ فرجہ) کھڑا ہوگا تو قاتلین حسین علیہ السلام کی اولاد کو ان کے آباء کے افعال کی بنا پر قتل کرے گا فرمایا ایسا ہوگا۔ جب ہم نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت لا تزر وازرۃ وزر اخری ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھائے گا اس کا کیا مطلب ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام اقوال میں سچ کہا ہے لیکن حسین کے قاتلین کی اولاد اپنے آباء کے افعال پر راضی ہے اور فخر کرتی ہے جو شخص کسی چیز پر راضی ہوا۔ وہ کرنے والے کی مانند ہوا۔ اگر کوئی آدمی مشرق میں قتل کیا گیا اور اس کے قتل پر راضی ہونے والے مغرب میں رہتے ہیں تو وہ اس کے قتل کرنے میں شریک ہے۔ اور اللہ کی آیت ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصوراً

حضرت امام حسین اور حضرت مہدی علیہما السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جابر جعفی اور سلام بن مستنیر دونوں امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ فرمایا۔ امام حسین مظلوم قتل کئے گئے ہیں۔ ہم لوگ اس کے وارث ہیں ہمارا قائم حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لے گا۔ آپ اس شخص کو قتل کر دیں گے جو امام حسین علیہ السلام کے قتل پر راضی ہوا۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں روایت ہے۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون

دونوں نے فرمایا یہ قائم آل محمد اور آپ کے اصحاب ہیں۔ سورہ حج میں اللہ تعالیٰ کی آیت ہے الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور

ابو جارود امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ آیت امام مہدی (عجل اللہ فرجہ) اور آپ کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات کو زمین کے مشرق اور مغرب کا مالک بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کے ذریعہ دین کو غالب کرے گا حتیٰ کہ ظلم اور بدعت کا نشان تک نہیں رہے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح روایت ہے

اللہ تعالیٰ کی آیت ہے ومن عاقب بمثل ما عوقب بہ ثم بغی علیہ لینصرنہ اللہ ان اللہ لعفو غفور۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قریش مکہ نے نکال دیا تھا۔ آنحضرت ان سے بھاگ کر غار میں تشریف لائے تھے۔ ان لوگوں نے آپ کو تلاش کیا تاکہ آپ کو قتل کر دیں یہی سزا آپ کو دی گئی۔ پھر بدر کے مقام پر آپ نے سزا دی کیونکہ آپ نے عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ۔ ولید بن عتبہ۔ حنظلہ بن ابی سفیان۔ اور ابو جہل وغیرہم کو قتل کر دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انتقال ہوگیا۔ تو آپ پر ابن ہند بنت عتبہ بن ربیعہ یعنی معاویہ نے امیر المومنین علیہ السلام کی اطاعت

سے خروج کیا بغاوت کی اور معاویہ کے بیٹے یزید نے بغاوت اور ظلم کرتے ہوئے امام حسین علیہ السلام کو قتل کردیا۔ اور یہ اشعار کہے۔

لیت اشیاخی ببدر شھدوا   وقعۃ الخزرج من وقع الاسل
لاھلوا واستھلوا فرحاً   ثم قالوا یا یزید لا تشل
لست من خندف ان لم انتقم   من بنی احمد ما کان فعل
قد قتلنا القوم من ساداتھم
وعدلناہ ببدر فاعتدل   (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا یعنی قائم مہدی کے ذریعے جو صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرزندوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیت ہے۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئاً۔

اسحاق بن عبد اللہ امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ یہ آیت قائم مہدی علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی ہے نیز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان فورب السماء والارض انہ لحق یعنی ہمارے قائم کا قیام ضرور حق ہے جس طرح کہ تم بولتے ہو۔ امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے۔ لیستخلفنھم فی الارض دونوں نے فرمایا یہ آیت قائم (آل محمد) اور آپ کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

تفسیر عیاشی میں ہے کہ علی بن حسین علیہما السلام نے آیت لیستخلفنھم فی الارض کو پڑھا اور فرمایا خدا کی قسم وہ لوگ ہم اہل بیت کے محب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہمارے ایک آدمی کے ذریعہ ایسا کرے گا۔ وہ اس امت کے مہدی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا کا ایک دن رہ جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ اس میں ایک آدمی میری عترت میں سے آئے گا۔ اس کا نام میرے نام پہ ہوگا۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے پُر ہوگی سورہ شوریٰ میں موجود ہے ان نشاء ننزل علیھم من السماء آیۃ فظلت اعناقھم لھا خاضعین۔

عمر بن حنظلہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں قائم علیہ السلام کے

علامات کے متعلق دریافت کیا فرمایا قائم علیہ السلام کے کھڑے ہونے سے پہلے پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی
سخت آواز کا بلند ہونا۔ سفیانی کا خروج کرنا۔ اور دھنس جانا۔ نفس زکیہ اور یمانی کا قتل ہونا۔ فرمایا تم
اس آیت کو تلاوت کیا ہے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ چیخنے والی آیت فرمایا ہاں لو کا
الصیحۃ خضعت اعناق اعداء اللہ عزوجل جب آواز بلند ہوگی۔ تو اللہ عزوجل کے دشمنوں
کی گردنیں جھک جائیں گی۔

ابو بصیر اور ابو ورد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا یہ آیت قائم علیہ السلام
کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ آواز دینے والا آسمان سے آپ کے نام اور آپ کے باپ کے نام سے
دے گا۔ سورہ روم میں ہے۔ یومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ اس دن مومنین اللہ کی مدد سے خوش
ہوں گے۔

ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا قائم علیہ السلام کے قیام کے وقت
مومنین اللہ کی مدد سے خوش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا
ایمانھم ولا ینظرون کہہ دے فتح کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اور نہ ان کو
مہلت دی جائے گی۔

ابن دراج سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ یہ آیت یوم الفتح
وہ دن ہوگا۔ جب قائم علیہ السلام کے لئے دنیا فتح ہو جائے گی۔ ایمان کا تقرب کسی شخص کو فائدہ نہیں دے گا
جب تک وہ پہلے سے مومن نہ ہوگا۔ وہ شخص اس فتح سے پہلے آپ کی امامت پر یقین رکھتا ہو۔ اور آپ کے
خروج کا انتظار کرتا ہو پس ایسے شخص کو ان کا ایمان فائدہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی اپنے نزدیک عزت و
شان بلند کرے گا۔ اور یہ اجر دوستداران اہل بیت کے لئے ہوگا۔

سورہ سبا میں ہے وجعلنا بینھم وبین القری التی بارکنا فیھا قری ظاھرۃ وقدرنا فیھا
السیر سیروا فیھا لیالی وایاما آمنین

محمد بن صالح ہمدانی سے روایت ہے کہ میں نے صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ یہ
اہل بیت جو اس حدیث کے بارے میں اذیت دیتے ہیں۔ جو آپ کے آباء علیہم السلام سے روایت کی گئی ہے
لوگ کہتے ہیں کہ ہماری قوم اللہ کی شرارتی قوم ہے۔ امام علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔ تم لوگوں پر افسوس ہے کیا
تم کیوں نہیں پڑھتے جس کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔ وجعلنا بینھم وبین القری التی بارکنا
فیھا قری ظاھرۃ

خدا کی قسم ہم لوگ وہ بستیاں ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے برکت دی ہے اور تم ظاہری بستیاں ہو۔
ابو بصیر امام محمد باقر، امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہم السلام سے روایت کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان
ولو تری اذ فزعوا فلا فوت واخذوا من مکان قریب وقالوا امنا بہ وقالوا
وانی لھم التناوش من مکان بعید الی اخر السورۃ

حارث سے روایت ہے آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے اس آیت کے بارے
فرمایا کہ یہ بات ہمارے قائم مہدی علیہ السلام کے قیام کے تھوڑی دیر پہلے ہوگی۔ سفیانی خروج کرے گا۔
عورت کے حمل کی مقدار کے برابر نو ماہ بادشاہ بنے گا شہر حبشہ میں آئے گا۔ جب بیداء کے مقام پر پہنچے گا۔ تو زمین
اسے دھنس دے گی۔ سورہ ص میں ہے۔ ولتعلمن نباہ بعد حین

عاصم بن حمید امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ وہ اس کی خبر کو ضرور جان لیں
یعنی قائم علیہ السلام کی خبر کو آپ کے خروج کے وقت جان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قول سنریھم ایاتنا فی
الآفاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا۔ کائنات میں
اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیں گے۔ اور اپنے نفسوں سے عجیب و غریب چیزیں ملاحظہ کریں گے۔ حتیٰ کہ یہ بات
ان کے لئے ظاہر ہو جائے گی کہ قائم علیہ السلام کا خروج ہونا اللہ عزوجل کی جانب سے ہے حق بات ہے اور آپ کو
مخلوق دیکھے گی۔ اور ایسا ضروری ہوگا۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح روایت کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ
کا قول ہے۔ ان اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز من کان یرید حرث
الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا وما لہ فی الاخرۃ
من نصیب

ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ قربیٰ کی مودت کا رزق جن
اپنے بندوں کو چاہے گا دے گا۔ یہ آخرت کی کھیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو حصہ عطا کرے گا۔ جو قربیٰ کی مودت
کا ارادہ کرتا ہوگا۔ اور جو شخص محض دنیا کی کھیتی چاہتا ہوگا۔ اور اس میں مودت موجود نہیں ہوگی۔ اس شخص کے
لئے قائم علیہ السلام کے قیام کے وقت آپ کے فیض اور برکات میں سے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ سورہ زخرف میں ہے
وجعلنا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ لعلھم یرجعون ثابت ثمالی علی بن حسین علیہما السلام سے روایت کرتے
ہیں آپ اپنے باپ سے آپ کا باپ آپ کے دادا علی ابن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا یہ آیت ہم
لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امامت کو قیامت تک امام حسین علیہ السلام کی پشت میں قرار دیا

ہے اور یہ ہیں سے غیب ہونے والے کے لئے دُو دفعہ غائب ہونا ہے۔ ایک دفعہ۔ دوسری دفعہ غائب ہونے سے بہت لمبا عرصہ ہو گا۔ آپ کی امامت پر قوی یقین والا اور صحیح معرفت والا شخص ثابت قدم رہے گا۔

جابر جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ کے فرزند قوم کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امامت کو امام حسین علیہ السلام کے عقب میں قرار دیا ہے۔ فرمایا اے جابر آئمہ وہ لوگ ہیں جن کی امامت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نص کی ہے۔ وُہ بارہ حضرات ہیں رسول اللہ نے فرمایا جب مجھے رات کے وقت آسمان پر لے جایا گیا۔ تو میں نے ان حضرات کے ناموں کو عرش کی ساق پر نور سے لکھا ہوا پایا تھا۔ اور وہ بارہ نام تھے۔ پہلا نام حضرت علیؑ کا تھا۔ اور آپ کے دونوں فرزندوں کا تھا۔ علیؑ۔ محمدؑ۔ جعفرؑ۔ موسیٰؑ۔ علیؑ۔ حسنؑ اور محمدؑ قائم حجت مہدی علیہم السلام کے اسمائے گرامی تھے آپ نے ایک لمبی سانس لی اور فرمایا امت اپنے رب کے کلام کو نہیں پہچانتی جس کے ذریعے ہماری مودت کو ان پر واجب کیا ہے پھر آپ نے یہ اشعار ارشاد فرمائے ؎

و بنوا لیھود بحب موسے کلھم	امنوا بوائق حادث الازمان
رذوو الصلیب بحب عیسےٰ اصبحوا	یمشون زھواً فی قری نجران
والمؤمنون بحب ال محمدٌ	یرمون فی الازمان بالنیران

اشعار و ترجمہ پہلے گزر چکا ہے

اللہ تعالیٰ کا قول ہے ھل ینظرون الاالساعۃ ان تاتیھم بغتۃ وھم لایشعرون

زرارہ بن اعین نے کہا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا فرمایا۔ ساعت قائم علیہ السلام کی ہے وہ لوگوں کے پاس اچانک آئے گی۔ سورہ دخان میں ہے حٰم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم

عبداللہ بن مسکان امام محمد باقر، امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں۔ معصومین علیہم السلام نے فرمایا۔ اللہ نے قرآن کو مبارک رات میں نازل کیا۔ یہ قدر کی رات ہے۔ اللہ نے اس رات کو تمام قرآن کو بیت المعمور کی طرف ایک دفعہ نازل کیا۔ پھر اللہ نے بیت المعمور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل کیا اس سال میں جو امر حق اور باطل واقع ہونے والا ہے اللہ ان کو مقدر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سال کے اندر بدا اور مشیت کے ذریعے زندگی، رزق۔ امن، سلامتی اور موت وغیرہ کے متعلق جس کے لئے چاہتا ہے۔ تقدیم اور تاخیر کرتا رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کو امیرالمومنین علی علیہ السلام کے حوالے کیا۔ آپ نے اپنی اولاد کے آئمہ علیہم السلام کے سپرد کیا۔

حتیٰ کہ یہ سلسلہ صاحب الزمان مہدی علیہ السلام تک جا کر ختم ہو گا۔ سورہ جاثیہ میں ہے۔ قل للذین امنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ فرمایا۔ دنوں سے مراد تین دن ہیں۔ ایک دن قائم مہدی علیہ السلام کے کھڑے ہونے کا دن۔ اور ایک دن آپ کے حملے کا دن۔ اور ایک دن قیامت کا دن۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے قول وذکرھم بایام اللہ کے تحت جو سورہ ابراہیم میں ہے پہلے گزر چکی ہے۔ سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔ ھل ینظرون الاالساعۃ ان تاتیھم بغتۃ فقد جاء اشراطھا فانی لھم اذا جاءتھم ذکراھم

مفضل امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ساعت سے مراد قائم علیہ السلام مراد ہے میں نے عرض کیا۔ اس آیت کے کیا معنیٰ ہیں۔ ان الذین یمارون فی الساعۃ لفی ضلال بعید وہ لوگ کہتے ہیں کہ کب پیدا ہوئے کس نے آپ کو دیکھا۔ کہاں موجود ہیں۔ اور کب ظاہر ہوں گے۔ یہ تمام اللہ کی قضا اور قدرت کے بارے میں شک کرنا ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا اور آخرت میں اپنے ... کو گھلاٹے میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ کا قول اقتربت الساعۃ وانشق القمر وما یدریک لعل الساعۃ قریب

یعنی قائم علیہ السلام کے قیام کی گھڑی نزدیک ہے سورہ فتح میں ہے لو تزیلوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذابا الیما۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالےٰ کی کچھ امانتیں کافر اور منافق قوم کی پشت میں موجود ہیں۔ ہمارے قائمؑ اس وقت تک ہرگز ظاہر نہ ہوں گے جب تک اللہ کی ودیعتیں ظاہر نہ ہو جائیں گی جب ودیعتیں نکل آئیں گی تو قائم آل محمد ظاہر ہو جائیں گے۔ آپ کا فروں منافقوں کو قتل کر دیں گے۔ سورہ ق میں ہے:۔ واستمع یوم ینادی المناد من مکان قریب یوم یسمعون الصیحۃ بالحق ذلک یوم الخروج

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ آواز دینے والا قائم کے نام پر اور آپ کے باپ علیہ السلام کے نام پر آواز دے گا۔ آواز سے مراد اس آیت میں آسمانی آواز مراد ہے۔ وہی دن قائم علیہ السلام کے خروج کا دن ہو گا۔ سورہ ذاریات میں ہے۔ فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون

اسحاق ابن عبداللہ امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس آیت میں قائم علیہ السلام کا قیام حق ہے اور اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصالحات

یستخلفنہم فی الارض الی اخرھا۔ سورہ رحمن میں ہے: یعرف المجرمون بسیماھم فیوخذ وا بالنواصی والاقدام

معاویہ بن عمار امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب ہمارے قائم علیہ السلام کھڑے ہوں گے۔ تو ہمارے دشمنوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے۔ اور اپنی پیشانیوں اور قدموں سے پکڑے جائیں گے۔ آپ اور آپ کے اصحاب ان کو تلوار سے قتل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قول داعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا تم جانتے ہو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ سلام بن مستنیر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ زمین کو قائم علیہ السلام کے ساتھ زندہ کرے گا۔ آپ زمین میں انصاف فرمائیں گے۔ زمین کو انصاف کے ساتھ زندہ کریں گے۔ اس سے پہلے وہ ظلم کی موت مر چکی ہوگی۔

امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم اور ابن عباس سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ سورہ صف میں ہے۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون وہ لوگ چاہتے کہ اللہ کے نور کو اپنے پھونکوں سے بجھا دیں۔ اللہ اپنے نور کو تمام کر کے رہے گا۔ اگرچہ کافر چین بجبیں ہوتے رہیں محمد بن فضیل علی بن حسین علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا اس آیت میں نور سے مراد قائم علیہ السلام کے قیام کے وقت امامت مراد ہے۔

سورہ ملک میں ہے قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غوراً فمن یاتیکم بماء معین

علی بن جعفر صادق اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم سے اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب تمہارا امام غائب ہو جائے گا۔ تو اس کے سوا تمہارے پاس نیا امام کون لائے گا۔

سورہ جن میں ہے۔ حتی اذا راؤا ما یوعدون فسیعلمون من اضعف ناصرا واقل عددا

محمد بن فضیل علی بن حسین علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس آیت میں ما یوعدون سے مراد قائم مہدی علیہ السلام اور آپ کے اصحاب اور انصار مراد ہیں اور آپ کے دشمن بہت زیادہ کمزور مددگار والے اور نہایت کم تعداد والے ہوں گے۔ جب قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

سورہ مدثر میں ہے: فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر

مفضل امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب قائم علیہ السلام کے کان میں آپ کے قیام کی اجازت کی آواز دی جائے گی۔ تو آپ قیام فرما ہوں گے۔ وہ دن کافروں کے لئے مشکل ہوگا۔ فرمایا قرآن میں امثال بیان کی گئیں ہیں۔ ہم ان کو جانتے ہیں اور ہمارا غیر ان کو نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ کا کلام ہے: فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس

ہانی سے روایت ہے۔ میں نے اس آیت کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا خنس امام ہیں جو ۲۶۰ھ میں ظہور سے غیبت کی طرف تشریف لائے ہیں پھر شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ والسماء ذات البروج

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے ابن عباس کو کہتے ہوئے سُنا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ آسمان میں ہوں۔ اور بروج میرے اہل بیت اور میری عترت کے آئمہ ہیں۔ ان میں سے پہلے حضرت علی اور ان میں سے آخری حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں۔ اور وہ تعداد میں بارہ ہیں۔

باب ۷۲

ان احادیث کا ذکر جن کو صاحب مشکوٰۃ المصابیح نے بیان کیا

باب اشراط الساعۃ میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہوں گے۔ ان سے بچتے رہو۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تک قیامت نہیں ہوگی۔ جب تک مال بکثرت نہیں ہوگا اور عام پایا جاتا ہوگا۔ حتیٰ کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا۔ لیکن زکوٰۃ کے قبول کرنے والا کسی کو نہیں پائے گا۔ حتیٰ کہ عرب کی زمین باغوں اور نہروں میں تبدیل ہو جائے گی۔

جابر بن عبداللہ نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو مال کو تقسیم کرے گا اور اس کو گنے گا نہیں۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ میری اُمت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو مال مٹھی بھر بھر کر تقسیم کرے گا۔ اور اس کو گنے گا نہیں۔ اس روایت کو مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے فرمایا۔ عنقریب دریائے فرات سونے کی

ایک کان ظاہر کرے گا۔ جو شخص اس وقت موجود ہوگا۔ اس سے کوئی چیز نہیں لے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (والہ) وسلم نے فرمایا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو باہر نکال دے گی۔ جو چاندی اور سونے کے ستونوں کے برابر ہوں گے۔ قاتل آئے گا اور کہے گا: میں نے اس وجہ سے قتل کیا۔ اور قاطع رحم آئے گا۔ اور کہے گا کہ میں نے اس وجہ سے اپنے رحم کو قطع کیا۔ اور چور آئے گا اور کہے گا۔ اس وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر لوگ اس شخص کو بلائیں گے۔ اور اس سے کوئی چیز نہ لیں گے۔

ایک اور روایت میں ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (والہ) وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا میں صرف ایک دن بچ جائے۔ تو اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا۔ حتیٰ کہ اس دن میں مجھ میں سے ایک آدمی کو مبعوث کر دے گا یا میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اس کا نام میرے نام پر اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ (والہ) وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مہدی میری اولاد سے ہوگا۔ جو اولاد فاطمہؑ میں سے ہوگا۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (والہ) وسلم نے فرمایا۔ مہدی مجھ میں سے ہوگا جو بہت کھلی پیشانی والا ہوگا۔ بہت سرخ ناک والا ہوگا۔ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھرے گا۔ جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات سال حکومت کرے گا۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ نیز اس کو حمیدی اور ابن جوزی نے بیان کیا ہے۔ ابن جوزی نے کہا کہ اجلی وہ شخص ہے جس کے بال پیشانی سے لے کر نصف سر تک گر گئے ہوں۔ قنی کے معنے ہیں جس کی ناک میں لکیریں ہوں۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے آپ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مہدی کے حالات میں روایت کرتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آپ کی خدمت میں ایک آدمی آئے گا۔ اور کہے گا۔ اے مہدی مجھے عطا کرو اور مجھے عطا کرو۔ اور مجھے عطا کرو۔ آپ مٹھی بھر کر اس کے کپڑے میں ڈالیں گے جس قدر اس میں استطاعت ہوگی۔ وہ اس کو ہرگز نہیں اٹھا سکیں گے۔ اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا ہے۔

ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ (والہ) وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف واقع ہوگا۔ مدینہ والوں میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ چلا جائے گا۔ مکہ والے لوگ آ کر اس کو نکال دیں گے۔ وہ اس بات کو مکروہ تصور کرتا ہوگا۔ لوگ رکن اور مقام کے پاس آ کر اس کی بیعت کریں گے۔ ایک گروہ شام کی طرف

سے آپ کے پاس روانہ ہوگا۔ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ویرانہ میں زمین میں دھنس جائیں گے۔ جب لوگ یہ بات ملاحظہ کریں گے۔ تو آپ کے پاس شام کے ابدال اور عراق کے سردار آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ اور آپ کی بیعت کریں گے۔ وہ لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گا۔ روئے زمین پر اسلام کو پیش کرے گا۔ سات سال رہے گا۔ پھر انتقال کریں گے۔ اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے

ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ذکر کیا کہ ایک مصیبت اس امت کو پہنچے گی آدمی کوئی ٹھکانہ نہیں پائے گا جس کی طرف وہ ظلم سے پناہ لے۔ اللہ تعالیٰ میری عترت میں اور میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو مبعوث کرے گا جس طرح زمین جور و ستم سے پر ہوگی۔ اسی طرح اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ اس سے ساکنانِ آسمان اور ساکنانِ زمین راضی ہوں گے۔ آسمان اپنی بارش کے تمام قطرات کو لگاتار بہا دے گا۔ زمین اپنی تمام کھیتی کو باہر نکال دے گی۔ زندہ لوگ موت کی تمنا کریں گے وہ اس دوران میں سات سال یا آٹھ سال یا نو سال بسر کریں گے۔ اس حدیث کو حاکم نے اپنی مستدرک میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک شخص ماوراء النہر سے نکلے گا جس کو حارث کہا جاتا ہوگا۔ اس کے لشکر کے مقدمہ پر ایک شخص ہوگا جس کو منصور کہا جاتا ہوگا۔ وہ وطن بنائے گا یا جگہ دے گا۔ آل محمد کے لئے جس طرح قریش (مدینہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جگہ دی تھی ہر شخص پر اس کی مدد کرنا واجب ہے یا فرمایا اس کی دعوت کو قبول کرنا واجب ہے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے بیان کیا ہے۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک پھاڑنے والے جانور انسانوں سے باتیں نہیں کریں گے۔ کوڑے کے پھندنے اور اپنی جوتی کی تسمے سے بات کرے گا۔ اور اس کا ران اس کو اس بات کی خبر دے گا۔ جو اس کے گھر والوں نے اس کی غیر موجودگی میں کی ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ دو سو سال کے بعد آیات (حادثات) واقع ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ثوبان سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب تم خراسان کی جانب سے آتے ہوئے سیاہ جھنڈوں کو دیکھو تو ان میں شامل ہو جاؤ۔ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہوں گے۔ اس حدیث کو احمد نے بیان کیا ہے۔ اور علامہ بیہقی نے اس کو دلائل النبوۃ میں بیان کیا ہے۔

ابواسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے حسین علیہ السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ یہ میرا فرزند سردار ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام رکھا تھا۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام آپ کے نام پر رکھا جائے گا۔ آپ سے خلقت میں مشابہ ہوگا۔ اور خلق میں نہیں ہوگا۔ پھر آنحضرت نے قصے کو بیان کیا کہ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اس نے قصہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب نزول عیسیٰ علیہ السلام میں ابوہریرہ سے روایت ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں عیسےٰ بن مریم حکم عادل کی حیثیت سے تم میں نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے ٹیکس اڑا دیں گے۔ مال دینے کی ہدایات کر دیں گے حتیٰ کہ مال لینا کوئی قبول نہیں کرے گا۔ ایک سجدہ کرنا دنیا و مافیہا سے افضل ہوگا۔ پھر ابوہریرہ کہتا ہے اگر تم چاہو تو پڑھو وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته نہیں ہیں اہل کتاب میں سے مگر وہ اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان لائیں گے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

ان دونوں بخاری اور مسلم میں روایت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی۔ جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں موجود ہوگا۔

جابر سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا۔ غالب ہوگا قیامت تک۔ فرمایا عیسےٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ لوگوں کا امیر کہے گا۔ آؤ اور ہمیں نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسےٰ کہیں گے۔ نہیں تمہارا بعض بعض پر امیر ہے یہ اللہ کی جانب سے اس امت کی عزت ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

باب ۳۰

ان احادیث کا ذکر جن کو صاحب جواہر العقدین نے بیان کیا ہے

حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلعم کو حکم دیا کہ ان دونوں (حسنین) کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے دونوں فرزندوں کے نام پر شبر اور شبیر رکھیں کیوں کہ حضرت علیؑ کو رسول اللہ سے وہ منزلت حاصل تھی جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے حاصل تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری زبان عربی ہے میں نے ان دونوں کا نام حسنؑ اور حسینؑ رکھا ہے۔

ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مہدیؑ (عجل اللہ) میری عترت سے ہوگا۔ جو فاطمہؑ کے فرزندوں میں سے ہوگا۔ اس حدیث کو مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، صاحب المصابیح اور دوسرے لوگوں نے بیان کیا ہے۔ قتادہ کی حدیث ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے مہدی (عجل اللہ فرجہ) کا ہونا حق ہے۔ کہا ہاں حق ہے۔ آپ اولاد فاطمہ میں سے ہوں گے۔ میں نے کہا فاطمہ کے کس فرزند سے ہوں گے؟ کہا تجھے بس اتنی بات کافی ہے۔ حضرت علیؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر زمانے کا صرف ایک دن باقی ہوگا تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا۔ جو زمانے کو عدل سے بھر دے گا۔ جس طرح وہ ظلم سے بھرا ہوا ہوگا۔ ابوداؤد، ترمذی، اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ احمد اور ابن ماجہ وغیرہما نے حضرت علیؑ سے آپ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مہدیؑ ہم اہل بیت میں سے ہوگا۔ اللہ آپ کے انتظامات کو ایک رات میں درست کر دے گا۔

طبرانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے رسول اللہ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا مہدی ہم سے ہوگا جس طرح دین کا آغاز ہمارے ساتھ ہوا تھا۔ اسی طرح دین کا خاتمہ ہمارے ساتھ ہوگا۔ امام احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک وہ ظلم و سرکشی سے پر نہ ہو جائے گی پھر میری عترت میں سے ایک آدمی نکلے گا۔ جو اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے پر ہوگی۔

ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا بادشاہ نہیں بن جائے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور حدیث کو علیؑ، ابوسعید، ام سلمہ اور ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ماجہ نے ایک سلسلہ روایت میں ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ناگاہ بنو ہاشم میں سے جوان آتے ہوئے دکھائی دیئے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو آتے دیکھا تو آپ کی دونوں آنکھیں آنسو بھر آئے اور آپ کا رنگ متغیر ہو گیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ہم برابر آپ کے چہرے سے ایک ایسی بات دیکھ رہے ہیں جس کو آپ مکروہ سمجھتے ہیں۔ فرمایا ہم لوگ اہل بیت ہیں۔ ہمارے لئے اللہ نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند کیا ہے۔ عنقریب میرے بعد میرے اہل بیت مصائب میں مبتلا ہوں گے۔ وہ لوگ نکالے جائیں گے اور بھگائے جائیں گے حتیٰ کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم آئے گی۔ ان کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ

لوگ نیکی کا مطالبہ کریں گے۔ لوگ نیکی کو نہیں دیں گے۔ وہ ان لوگوں سے لڑائی لڑیں گے اور کامیاب ہوں گے۔ لوگ ان کو وہ چیزیں دیں گے جس کا وہ مطالبہ کرتے ہوں گے۔ (مطالبہ) اس چیز کو قبول نہیں کریں گے۔ حتیٰ کہ لوگ اس چیز کو ایک ایسے آدمی کے حوالے کریں گے۔ جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔ تم میں سے جو آدمی بھی ان لوگوں کا زمانہ پائے۔ وہ ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر کیوں نہ جانا پڑے۔

بی بی عائشہ نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا مہدی ایک ایسا آدمی ہوگا۔ جو میری عترت سے ہوگا۔ وہ میری سنت پر جہاد کرے گا جس طرح میں نے وحی پر جہاد کیا تھا۔ نعیم بن حماد نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ضرور میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو مبعوث کرے گا جس کے دانت فاصلے والے ہوں گے۔ کھلی پیشانی والا ہوگا زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ اور مال کی عام بخشش کریں گے۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ حذیفہ بن یمان نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی میرے فرزندوں میں سے ہوگا۔ اس کا چہرہ چمکتے ہوئے ستارہ کی مانند ہوگا۔ آپ کا رنگ عربی رنگ ہوگا۔ اور آپ کا جسم اسرائیلی ہوگا جس طرح زمین ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔ اسی طرح اس کو عدل سے بھر دے گا۔ آپ کی خلافت پر آسمان والے اور زمین والے اور پرندے فضا میں راضی ہوں گے بیس سال تک حکومت کریں گے۔ (رویانی۔ طبرانی) ابو نعیم اور دیلمی نے اس حدیث کو اپنی مسند میں بیان کیا ہے)

حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہدیؑ (عجل اللہ فرجہ) تشریف لائیں گے۔ عیسےٰ بن مریم علیہما السلام تشریف لا چکے ہوں گے۔ ایسا معلوم ہوگا کہ آپ کے بالوں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی ہیں۔ امام مہدیؑ علیہ السلام فرمائیں گے آگے بڑھئے لوگوں کو نماز پڑھائیے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کہیں گے۔ نماز آپ کی خاطر قائم کی گئی ہے۔ حضرت عیسےٰ میرے ایک فرزند کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس حدیث کو طبرانی نے بیان کیا ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں عقبہ بن عامر سے حدیث امارت مہدی کے متعلق ایسا ہی بیان کیا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا جب قائم آل محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کھڑے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی خاطر مشرق اور مغرب والوں کو جمع کر دے گا۔ وہ اس طرح جمع ہو جائیں گے۔ جس طرح موسم خریف کے بادل اکٹھے ہوتے ہیں۔ آپ کے رفقا کوفہ والے ہوں گے۔ اور آپ کے ابدال شام والے ہوں گے۔ ابن عساکر نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

عبایہ بن ربعی ابو ایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے جناب فاطمہ

ام اللہ علیہا سے فرمایا۔ ہم ہیں سے انبیاء سے افضل آدمی موجود ہیں۔ وہ تیرے باپ ہیں۔ ہم میں اوصیا سے افضل آدمی موجود ہیں۔ وہ تمہارے شوہر ہیں۔ ہم میں شہداء کے سردار موجود ہیں۔ وہ تیرے باپ کے چچا ہیں ہم میں وہ شخص موجود ہے۔ جس کے دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ بہشت میں جہاں چاہتے اڑا کرتے ہیں۔ وہ تیرے ب کے چچا کے فرزند حضرت جعفر ہیں اور ہم میں اس امت کے دو سبط موجود ہیں۔ جو جوانان جنت کے سردار ہیں۔ وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ وہ دونوں تمہارے بیٹے ہیں اور ہم میں سے امام مہدیؑ (عجل اللہ فرجہ) ہوگا۔ جو رے فرزند ہیں طبرانی نے اوسط میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ حسن بصری سے حدیث روایت کی گئی ہے انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ امر شدت اختیار کرتا جائے گا۔ دنیا بری صورت اختیار کرے گی۔ لوگوں میں کنجوسی طاری ہوگی۔ قیامت اس وقت قائم ہوگی۔ جب بدترین مخلوق موجود ہوگی۔ ی عیسےٰ بن مریم ہی ہیں۔ شافعی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اور حاکم نے نی مستدرک میں۔

میں نے اس حدیث کو تعجب کے طور پر نقل کیا ہے۔ اور حجت کے طور پر نہیں۔ علامہ بیہقی نے کہا اس حدیث محمد بن خالد نے صرف بیان کیا ہے حاکم نے کہا یہ شخص مجہول ہے۔ امام نسائی نے تصریح کی ہے۔ کہ یہ شخص منکر حدیث ہے۔ ابن ماجہ نے کہا۔ کہ ابن خالد سے اس حدیث کو صرف شافعی نے بیان کیا ہے۔ اس کتاب کا ؤلف کہتا ہے کہ اس حدیث کا ابن خالد سے مروی ہونا اس کے جعلی اور وضعی ہونے کے کئی وجوہات ہیں پہلی وجہ یہ ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو وہ ظلم و فساد جو یزید اور حجاج کے زمانے میں تھا۔ برابر بڑھتا رہتا۔ دنیا میں اس وقت تک بھلائی اور صلاح باقی نہ ہوتی اللہ تعالیٰ کا شکر کہ یہ دونوں چیزیں خلیفہ عمر بن العزیز اور خلفائے عباسیہ کے زمانے سے اب تک ناپید ہیں۔ دنیا میں خیر اور صلاح پائی جاتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ مہدی کے متعلق خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب میں موجود نہ تھی۔ جس کو رسول اللہ کو اپنے ان کے مطابق رد کرنا پڑتا کہ کوئی مہدی نہیں ہیں اگر عیسےٰ بن مریم۔ تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ی آیات کے ذریعہ اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے گذر چکی ہیں۔ ان آیات میں نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اپنی امت کو اس بڑی خوش خبری کی بشارت دی ہے۔ اسی طرح گذشتہ انبیاء علیہم السلام نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور اور مہدیؑ کے احوال کے متعلق بشارت دی ہے۔ میں ان حضرات کی بشارات مشرق الاکوان میں ذکر کیا ہے اور میں بقیہ ان احادیث کا ذکر کرتا ہوں۔ جن کو ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے۔ ابو سعید دری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا میری امت میں مہدیؑ ہوں گے۔ اگر تھوڑا عرصہ رہیں تو سات سال ہوں گے۔ ورنہ نو سال ہوں گے۔ آپ کے زمانے میں میری امت نعمتوں سے مالا مال ہوگی

ایسی نعمتیں کبھی ستی نہیں ہوں گی ۔ لوگ نعمتیں تناول کریں گے ۔ اور ان میں سے کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کریں گے ۔ ایک آدمی کھڑا ہوگا ۔ اور کہے گا ۔ اے مہدیؑ ! مجھے مال عطا فرمایئے ۔ آپ فرمائیں گے لے لو ۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ہم ام سلمہ کے پاس موجود تھے ۔ ہم نے آپس میں مہدی کا تذکرہ کیا ۔ بی بی صاحبہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ (و آلہ) وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہم اولادِ عبد المطلب جنت والوں کے سردار ہیں ۔ ایک میں ہوں ، حمزہ ہیں ، حضرت علی ہیں ، جناب جعفر ہیں ، امام حسنؑ ہیں امام حسینؑ ہیں اور حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ) ہیں عبد اللہ بن حارث زبیدی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مشرق کے رہنے والے لوگ نکلیں گے جو مہدی کے لئے جگہ بنائیں گے ۔ یعنے سلطنت ۔

ہم ان باتوں کا ذکر کرتے ہیں ۔ جن کو علامہ منادی مصری نے اپنی کتاب کنوز الاقائق میں ذکر کیا ہے اے فاطمہ تجھے بشارت ہو ، مہدیؑ تم سے ہوگا ۔ بحوالہ حاکم ۔

ہم میں سے وہ شخص ہوگا جس کے پیچھے حضرت عیسےٰ نماز پڑھیں گے ۔ بحوالہ حافظ ابو نعیم

مہدی جنت والوں کے طاؤس ہیں ۔ بحوالہ دیلمی

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ۔ یہ امر اس طرح لوٹ کر آجائے گا جس طرح شروع ہوا تھا ۔ ہم ان باتوں کا ذکر کرتے ہیں ۔ جو کتاب فصل الخطاب میں موجود ہے ۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ مہدیؑ یمن کی ایک بستی سے نکلیں گے جس کا نام کرعہ ہوگا ۔ شہاب الدین فضل اللہ نے اپنی کتاب المعتمد میں کہا ہے کہ اس نام کی کوئی بستی یمن میں موجود نہیں ہے ۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے ۔ آسمان سے ایک فرشتہ ظاہر ہوگا ۔ اور آواز دے گا ۔ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں گے ۔ وہ کہے گا ۔ یہ مہدی ہیں آپ کی بات کو قبول کرو ۔

نوف سے روایت ہے کہ مہدی کے جھنڈے پر لکھا ہوگا " بیعت اللہ کے لئے ہے "

ہم اس چیز کو ذکر کرتے ہیں جو شیخ محی الدین عربی قدس اللہ سرہ کی کتاب مسامرۃ الاخیار میں مذکور ہے ۔ کہ ابن اسمانوس بیت المقدس میں آیا اور بنو اسرائیل سے جنگ کی ۔ اور بیت المقدس کے کپڑوں پر قبضہ کر لیا ۔ ان میں سے بعض کو جلا دیا ۔ اور ان میں سے باقی کو ایک ہزار سات سو خالی کشتیوں میں لاد دیا ۔ اس نے ارادہ کیا کہ ان کو رومیہ میں لے جائے لیکن کشتیاں غرق ہو گئیں ۔ آپ کو اس بات کی خبر حذیفہ بن یمان نے دی آپ نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ۔ ان چیزوں کو مہدی اس سمندر سے نکالیں گے ان چیزوں کو بیت المقدس میں لے آئیں گے ۔ پھر حضرت مہدی اور وہ لوگ آپ کے ساتھ آئیں گے ۔ سمندر محیط کی طرف چلے جائیں گے ۔ ہم ان باتوں کا ذکر کرتے ہیں جو سنن ترمذی میں موجود ہیں ۔ ہمیں عبید بن

اسباط بن محمد قرشی نے حدیث بیان کی ۔ اس نے کہا مجھے میرے باپ نے حدیث بیان کی ہمیں سفیان ثوری نے آگاہ کیا ۔ وہ عاصم بن بہزلہ سے وہ زر سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ، دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی ۔ جب تک عرب کا بادشاہ ایک ایسا آدمی نہ ہوگا ۔ جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا ۔ جس کا نام میرے نام پر ہوگا ۔

(بحذف اسناد) ابن مسعود سے روایت ہے ۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ میرے اہل بیتؑ میں سے ایک والی ہوگا جس کا نام میرے نام پر ہوگا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ مہدی کے پاس ایک آدمی آئے گا ۔ اور کہے گا ، اے مہدیؑ ! مجھے دو ۔ مجھے دو ۔ آپ اس کے کپڑے میں مٹھی بھر بھر کر اتنا دیں گے جس کے اٹھانے کی وہ طاقت رکھتا ہوگا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ۔ عنقریب ضرور تم میں ابن مریم حکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے ۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے ٹیکس معاف کر دیں گے ۔ مال اس قدر عام عطا کریں گے جس کو کوئی قبول نہیں کرے گا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ،

مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا " لد کے دروازے پر ابن مریمؑ دجال کو قتل کریں گے "

مناقب ابن مغازلی شافعی میں ابو ایوب انصاری سے روایت ہے ۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار پڑ گئے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ کی خدمت میں تشریف لائیں ۔ اور رو پڑیں ۔ فرمایا اے فاطمہؑ ! یہ اللہ کی تیرے لئے کرامت ہے ۔ کہ تیری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو اسلام کے لحاظ سے سب سے مقدم ہے ۔ اور علم کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہے ۔ اللہ نے زمین والوں کی طرف نگاہ ڈالی ۔ ان میں سے مجھے چنا اور مجھے نبی اور رسول بنایا پھر دوسری طرف نگاہ ڈالی ۔ ان میں سے تیرے شوہر کو منتخب کیا ۔ مجھے وحی کی ۔ کہ میں آپ سے تیری شادی کر دوں اور اس کو اپنا وصی بنالوں ۔ اے فاطمہؑ ! ہم لوگوں میں انبیا سے بہتر آدمی موجود ہے ۔ وہ تیرا باپ ہے ۔ ہم میں اوصیاء سے بہتر انسان موجود ہے ۔ وہ تیرا شوہر ہے ۔ ہم میں شہداء سے بہتر آدمی موجود ہے وہ تیرے باپ کا چچا حمزہؑ ہیں ۔ ہم میں وہ شخص موجود ہے جس کے دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ بہشت میں جہاں چاہتا ہے اڑتا رہتا ہے وہ تیرے باپ کے چچا کے فرزند جعفر ہیں ۔ اور ہم میں سے اس امت کے دو سبط موجود ہیں ۔ جو اہل جنت کے سردار ہیں ۔ وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں ۔ وہ دونوں تیرے فرزند ہیں ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ۔ اس

اُمت کا مہدی ہم ہی سے ہوگا۔ وہ تیرے فرزندوں میں سے ہوگا"

(بحذف اسناد) علی بن ہلالی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فتنے غالب ہوں گے۔ ایک دوسرے کو تباہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث کرے گا۔ جو گمراہی کے قلعوں اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کو فتح کرے گا۔ آپ آخری زمانے میں کھڑے ہوں گے۔ جس طرح زمین ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ اسی طرح اس کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

حافظ ابو نعیم نے حدیث بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور میری عترت سے ایک آدمی کو مبعوث کرے گا جو کھلے ہوئے دانتوں اور کھلی ہوئی پیشانی والے ہوں گے۔ زمین کو انصاف سے بھر دیں گے۔ مال عام عطا کریں گے۔

باب ۴۷

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلمات قدسیہ حضرت امام مہدیؑ کے حق میں

از نہج البلاغہ

حضرت نے فرمایا" زمین کو لازم پکڑو۔ مصیبت پر صبر کرو۔ اپنے ہاتھوں اور تلواروں کو اپنے نفسوں کی خواہش کی وجہ سے حرکت نہ دو۔ اس بات کی طلب میں جلدی نہ کرو۔ جس کی تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے جلدی نہیں کی۔ اور جو شخص اپنے بستر پر اس حالت میں مرگیا کہ وہ اپنے رب اور اس کے رسول اور رسول کے اہل بیت کے حق میں معرفت رکھتا تھا۔ وہ شہید ہو کر مرا۔ اس کی مزدوری اللہ کے ذمے ہے جس نیک عمل کا اس نے ارادہ کیا اس کے ثواب کا حق ادا ہوگیا۔ اس کی نیت اس کے تلوار کھینچنے کے قائم مقام ہوگئی کیوں کہ ہر شے کے لئے ایک مدت اور معین وقت مقرر ہے۔

حضرت کا فرمان" حضرت مہدیؑ (عجل اللہ فرجہ) خواہش کو ہدایت کی طرف موڑ دے گا جب کہ لوگوں نے خواہش کو ہدایت پر موڑ رکھا ہوگا۔ اور وہ رائے کو قرآن کی طرف موڑ دے گا جب کہ لوگوں نے قرآن کو رائے کی طرف پھیر دیا ہوگا"

حضرت نے فرمایا۔ حضرت مہدیؑ (عجل اللہ فرجہ) کے لئے زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو نکال دے گی۔ اس کی طرف اپنی کنجیوں کو بآسانی پھینک دے گی۔ وہ تمہیں دکھائیں گے کہ انصاف کی کیا چال ہوتی ہے۔ کتاب اور سنت کی جو باتیں مردہ ہو چکی ہوں گی۔ ان کو زندہ کریں گے۔

حضرت کا قول ہے" ہم میں مہدی ہوگا۔ جو دنیا میں روشن چراغ لے کر چلیں گے۔ اور نیکوکاروں کے نقش قدم پر چلیں گے۔ بندھن کو کھول دیں گے اور غلام کو آزاد کر دیں گے۔ جڑی ہوئی چیزیں کو توڑیں گے۔ اور ٹوٹی ہوئی چیزوں کو جوڑیں گے۔ آپ لوگوں سے پوشیدہ ہوں گے۔ غور سے دیکھنے والا بھی آپ کے نقش پا کو نہ پائے گا۔......

آپ کے اصحاب آپ کے اردگرد اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح موسم خریف میں بادل جمع ہو جاتے ہیں۔۔۔

حضرت نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین۔ یہ آیت حضرت مہدی رضی اللہ عنہم کے اصحاب کی طرف اشارہ کرتی ہے

حضرت نے فرمایا میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں۔ وہ آسمان پر مشہور و معروف ہیں۔ اور زمین پر گمنام ہیں

فرمایا۔ ابھرنے والا ابھر آیا۔ چمکنے والا چمک اٹھا۔ ظاہر ہونے والا ظاہر ہوا۔ ٹیڑھے معاملے سیدھے ہو گئے۔ اللہ نے جماعت کو جماعت سے اور زمانہ کو زمانہ سے بدل دیا۔ ہم اس انقلاب کے اس طرح منتظر تھے جس طرح قحط زدہ بارش کا بے شک آئمہ اللہ تعالیٰ کے ٹھہرائے ہوئے حاکم ہیں۔ اور اس کو بندوں سے پہچنوانے والے ہیں جنت میں وہی جائیں گے۔ جنہیں ان کی معرفت ہو۔ اور وہ بھی انھیں پہچانیں دوزخ میں وہی جائے گا۔ جو نہ انھیں پہچانے اور نہ وہ اسے پہچانیں۔ ان کا زمانہ بڑھتا رہا۔ تاکہ وہ اپنی رسوائیوں کی تکمیل اور عقوبتوں کا استحقاق پیدا کریں۔ یہاں تک کہ وہ مدت ختم ہونے کے قریب آگئی۔ (ایمان والے) اپنے صبر سے اللہ پر احسان نہیں جتاتے تھے۔ اور نہ حق کی راہ میں جان دینا کوئی بڑا کارنامہ تصور کرتے تھے یہاں تک کہ جب حکم قضا نے مصیبت کا کا زمانہ ختم کر دیا۔ تو انھوں نے بصیرت کے ساتھ تلواریں اٹھائیں اپنے ہادی کے حکم سے اپنے رب کی اطاعت کرنے لگے۔ اس وقت (حق کی سان پر) ایک قوم کو اس طرح تیز کیا جائے گا جس طرح سان تلوار کی دھار کو تیز کرتا ہے۔ قرآن سے ان کی آنکھوں میں جلا پیدا کی جائے گی۔ اور اس کے مطلب ان کے کانوں میں پڑتے رہیں گے حکمت کے چھلکتے ہوئے ساغر انھیں صبح و شام پلائے جائیں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا (یہ اشعار اور ترجمہ پہلے گذر چکا ہے)

حسین اذا کنت فی بلدۃ	غریباً معاشر بآدابھا
کانی بنفسی واعقابھا	وبالکر بلاء ومحرابھا
فتخضب منا اللحی بالدماء	خضاب العروس باثوابھا!
اراھا ولم یک رای العیان!	وادیت مفتاح ابوابھا!
سقی اللہ قائمنا صاحب!	القیامۃ والناس فی دابھا!
ھو المدرک الثارلی یاحسین	بل لک فاصبر لاتعابھا
لکل دم الف الف وما	یقصر فی قتل احزابھا

معنالک لا ینفع الظالمین — تول بعدز و اعقابها
انا الدین لا شد للمومنین — بآیات وحی بایحا بها
لنا سمة الفیر فی حکمها — فصلت علینا باعرابها
فصل علی جدک المصطفیٰ — وسلم علیه لمطلا بها

آپ نے ایک نظم میں فرمایا جو آپ کے دیوان میں موجود نہیں ہے۔

انی علی من سلالة هاشم — تری الذکر یکتبها فی الملاحم
وانی قلعت اسباب فی غزوة خیبر — وجاز جمیع الجیش فوق المعاصم
اصول علی الابطال صولة قادر — واترکهم رزق النسور الحوائم
وفی یوم بدر قد نصرنا علی العدا — واردیتهم وسط القلیب بصارم
قتلنا ابا جهل اللعین وعتبة — نصرنا بدین الله والحق قائم
وفی یوم احد جا جبریل قاصداً — بذات نثار للجماجم قاصم
قتلنا ابایا واللشام ومن بقی — وصلنا علی اعرابها والاعاجم
ویوم حنین قد تفرق جمعنا — وصالت علینا اقرانهم بالصوارم
ردوا تحصیع القوم عنهم ولم ازل — اروجیوش المشرکین اللوام
واسقیتهم کأسا من الموت مزعجاً — وقد بانت الاحزاب بقتلی علام
وصلت علیهم صولة هاشمیة — وقسمتهم قسمین من حد صارم
کسرنا جیوش المشرکین بهمة — واحزابهم ولوا کشبه الاغنام
نصرنا علی اعدائنا محمد — نبی الهدی المبعوث من نسل هاشم
وما قلت الا الحق والصدق سیمتی — وما جرت یوما کنت فیه بحاکم
ونحن منار الشرع فی الحکم والقضا — واثبت حکماً للملوک القوارم
فلله دره من امام سمیدع — یذل جیوش المشرکین بصارم
ویطهر هذا الدین فی کل بقعة — ویرغم انف المشرکین الغواشم
فیا ویل اهل الشرک من سطوة القنا — ویا ویل کل الویل کان لظالم
ینقی بساط الارض من کل آفة — ویرغم فیها کل انف غاشم
ویامر بمعروف وینهی لمنکر — ویطلع نجم الحق علی بین قائم

وینشر بط العدل شرقا ومغربا — وینصر دین الله راسی الاعاثم
وما قلت هذا القول فخرا وانما — قد اخبرنی المختار من ال هاشم

اشعار و ترجمہ پہلے گذر چکا ہے۔

شیخ صلاح الدین صفوی قدس سرہ نے کہا میں نے امام علی کرم اللہ وجہہ کی کتب الحروف کی تفاسیر کو ...ہے میں نے ان میں دیکھا ہے۔ کہ ہر صدی حوادث کے ساتھ مخصوص ہے۔ ان کے کلیات اور جزئیات مقرر ...گئے ہیں زیادہ ہونے کی وجہ سے میں نے ان کے کلیات اور جزئیات کو چھوڑ دیا ہے۔

باب ۷۵

اہل بیت کی مصیبت کی قدرت کے بیان میں حتیٰ کہ قائم ظہور فرمائیں گے

کتاب اشعار میں تحریر ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خروج کی ...دی تھی۔ اور آپ کے اہل بیت کو جو قتل اور بھگائے جانے کی مصیبت پیش آئے گی۔ اس کے متعلق آگاہ فرمایا ...کتاب مناقب میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ...اصحاب سے فرمایا کہ عرب امیر المومنین علی علیہ السلام کی بیعت توڑ دیں گے۔ اور آپ کے لئے جنگ برپا ...یں گے۔ صاحب الامر لگاتار مشکلات اور مصائب میں گرفتار رہے گا حتیٰ کہ آپ کو قتل کر دیا جائے گا پھر ...کے فرزند حسنؑ کی بیعت لی جائے گی۔ اور آپ سے معاہدہ کیا جائے گا۔ پھر آپ سے بے وفائی کی جائے گی ...پ پر اہل عراق کے بعض آدمی کود پڑیں گے۔ آپ کے ران مبارک پر خنجر مار دیا جائے گا۔ آپ معاویہ سے صلح کر ...گے۔ اپنے اور اپنے اہل بیت کے خون کو محفوظ کریں گے۔ اور یہ لوگ بہت تھوڑے ہوں گے۔ پھر امام حسینؑ ...راق کے بیس ہزار آدمیوں سے بیعت لیں گے۔ پھر وہ لوگ آپ سے بے وفائی کریں گے۔ اور یہ لوگ آپ کے ...ف خروج کریں گے۔ حالانکہ آپ کی بیعت ان کی گردن پر لازم ہوگی۔ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو قتل کر ...گے اس کے بعد ہم اہل بیت ذلیل کئے جائیں گے۔ قتل کئے جائیں گے۔ ڈرتے رہیں گے۔ ہمیں اپنے خوف ...اور اپنے دوستداران کے خوف سے امن نصیب نہ ہوگا۔ جھوٹے اور انکاری لوگ اپنے جھوٹ اور انکار کے ...ث بڑے والیوں اور بڑے قاضیوں کے نزدیک منزلت اور مقام حاصل کریں گے۔ بڑے حال ہر شہر میں ...ان کو جعلی اور جھوٹی احادیث سنائیں گے۔ اور ہماری جانب سے روایت کریں گے۔ حالانکہ ہم نے نہیں ...ہوگا اور نہ یہ کام کیا ہوگا۔ تاکہ ہم لوگوں کو لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ قرار دے سکیں۔ امام حسنؑ کی موت

کے بعد یہ مصیبت معاویہ کے زمانے میں بہت بڑی ہو جائے گی۔ ہر شہر میں ہمارے دوستداروں اور چاہنے والوں کو قتل کیا جائے گا۔ محض گمان کی بنا پر ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں گے۔ جس شخص نے ہماری مصیبت کا ذکر کیا۔ اور ہمارے ساتھ رشتہ جوڑا۔ اس کو یا جیل خانے میں ڈال دیا جائے گا۔ یا اس کا گھر گرا دیا جائے گا پھر یہ مصیبت لگاتار شدت اور زیادتی اختیار کرتی جائے گی۔ حتیٰ کہ عبیداللہ بن زیاد کا زمانہ آجائے گا۔ جو امام حسین اور آپ کے اصحاب کا قاتل ہے۔ پھر حجاج آجائے گا وہ ان کو چن چن کر قتل کرے گا۔ ہر قسم کے گمان پر ان کو گرفتار کرے گا۔ حتیٰ کہ اگر کسی آدمی کو زندیق یا کافر کہا جائے گا۔ تو وہ حجاج کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ کہ اس کو محب علیؑ کہا جائے۔

زید بن علیؑ نے جب اپنے بھائی امام محمد باقر علیہ السلام سے خروج کرنے کا مشورہ لیا تو آپ نے اس کو خروج کرنے سے منع کر دیا تھا۔ فرمایا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اور کوفہ کی پشت پر سولی پر لٹکائے جاؤ گے تجھے اس بات کا علم نہیں ہے کہ اولاد فاطمہؑ سے جو شخص بھی سفیانی کے خروج سے پہلے خروج کرے گا۔ وہ قتل کر دیا جائے گا۔ سفیانی کے بعد ہمارے قائم خروج فرمائیں گے جب حضرت زید نے خروج کیا تو آپ قتل کر دیئے گئے۔ اور آپ کو کوفہ میں سولی پر لٹکا یا گیا جس طرح آپ کے بھائی نے فرمایا تھا۔

خوارزم شاہ کے سب سے زیادہ اچھے خطبہ دینے والے موفق بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی جنگ کے روز علم حضرت علیؑ کے حوالے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر فتح عطا کی۔ اس کے بعد غدیر خم کے موقع پر لوگوں کو آگاہ کیا کہ علی ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے سردار ہیں۔ اور رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا۔ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تم قرآن کی تفسیر پر اس طرح جہاد کرو گے۔ جس طرح میں نے تنزیل کے وقت جہاد کیا ہے۔ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔ میری اس شخص سے صلح ہے جس نے تم سے صلح کی اور میری اس سے جنگ ہے جس نے تم سے جنگ کی۔ اور تم مضبوط رسی ہو۔ اور تم میرے بعد جو چیز لوگوں پر مشتبہ ہوگی اس کو بیان کرو گے۔ تم میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کے امام اور ولی ہو۔ اور تم وہ ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر

تم میری سنت پر پکڑنے والے ہو اور میری ملت سے بدعت کو دور کرنے والے ہو۔

میں وہ شخص ہوں جس سے سب سے پہلے زمین شق کی جائے گی۔ اور تم میرے ساتھ جنت میں رہو گے جنت میں جو شخص سب سے پہلے داخل ہوگا وہ میں ہوں گا۔ تم ہو گے حسن حسین اور فاطمہؑ ہوں گی۔ اللہ نے میری طرف وحی کی ہے۔ میں تم کو تمہاری فضیلت بتا دوں۔ میں یہی چیز ہے کہ لوگوں کے درمیان کھڑا ہوا ہوں۔ اور جس چیز کی تبلیغ

اللہ نے حکم دیا تھا میں نے وہ ان کو پہنچا دی ہے۔ اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الی آخر الایۃ

پھر فرمایا اے علی! لوگوں کے ان کینوں سے بچتے رہو۔ جن کو انھوں نے سینوں میں چھپا رکھا ہے۔ میری موت کے بعد ان کو ظاہر کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے۔ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر رو پڑے۔ فرمایا جبریلؑ نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ وہ لوگ آپ پر میرے بعد ظلم کریں گے۔ یہ ظلم اس وقت تک رہے گا۔ حتیٰ کہ ان کا قائم علیہ السلام قیام فرما ہوگا (تب) ان کا کلمہ بلند ہوگا۔ امت ان کی محبت پر جمع ہو جائے گی عیب لگانے والے تھوڑے ہوں گے ان سے نفرت کرنے والے ذلیل ہوں گے۔ ان کی تعریف و مدح کرنے والے زیادہ ہوں گے۔ یہ اس وقت ہوگا۔ جب شہر پراگندہ ہو جائیں گے۔ بندے کمزور ہو جائیں گے کشاکش سے مایوسی ہو جائے گی۔ پس اس وقت میرے فرزندوں میں سے قائم مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ ان لوگوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ حق کو غلبہ دے گا۔ اور ان کی تلواروں سے باطل کو بجھا دے گا۔ شوق سے یا خوف سے لوگ ان کی پیروی کریں گے۔ پھر فرمایا اے لوگو! میں تمہیں کشاکش کی بشارت دیتا ہوں۔ اللہ کا وعدہ حق ہے۔ وہ اس کی وعدہ خلافی نہیں کرتا اس کا فیصلہ کبھی رد نہیں ہوتا۔ وہ دانا اور باریک بین ہے۔ اللہ کی فتح نزدیک ہے۔ اے میرے پالنے والے یہ میرے اہل ہیں۔ نجس چیز کو ان سے دور رکھ۔ اور ان کو کما حقہٗ پاک و پاکیزہ بنا۔ اے میرے اللہ! ان کی حفاظت کر۔ ان سے راضی ہو جا۔ اور انھیں کا ہو جا۔ ان کی مدد کر۔ ان کو عزت دے۔ ان کو ذلیل نہ کر۔ مجھ کو ان میں خلیفہ بنا۔ تو ہر چیز کو چاہتا ہے قدرت والا ہے

باب ۷۶

بارہ آئمہؑ کے اسما کے بیان میں

فرائد السمطین میں مجاہد سے روایت ہے۔ وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی آیا جس کا نام نعثل تھا۔ عرض کیا اے محمدؐ! میں آپ سے چند چیزوں کے متعلق سوال کرتا ہوں جو مدت سے میرے سینے میں کھٹک رہی ہیں۔ فرمایا اے ابو عمارہ! سوال کرو۔ عرض کیا اے محمدؐ! مجھے اپنے رب کی صفت بیان فرمایئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی صفت صرف اتنی بیان ہو سکتی ہے جس قدر خود اس نے اپنی صفت بیان کی ہے۔ پیدا کرنے والے کی توصیف کیونکر بیان ہو سکتی ہے جس کو پانے سے عقلیں عاجز اور خیالات اس کو حاصل کرنے سے درماندہ ہیں۔ سمجھ والے اس کی حد معین نہیں کر سکتے۔ اور آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں جس قدر اس کی صفت بیان کرنے والے

بیان کرتے ہیں۔ وہ اس سے بزرگ اور بلند ہے دور ہونے کے باوجود قریب ہے قریب ہونے کے باوجود دور ہے وہ کیف الکیف اور این الاین ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کہاں ہے وہ کیفیت اور اینونیت سے پاک ہے وہ ایک ہے بے نیاز ہے۔ اسی طرح خود اس نے اپنی تعریف کی ہے تعریف کرنے والے اس کی تعریف کو نہیں پہنچ سکتے۔ اس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔"

کہا اے محمدؐ آپ نے سچ فرمایا۔ مجھے اس فرمان سے آگاہ فرمایئے۔ کہ اس کا کوئی مشابہ نہیں ہے کہا اللہ ایک نہیں اور انسان بھی ایک ہے، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل واحد حقیقی احدی المعنی ہے۔ یعنی نہ اس کے لئے کوئی جزء ہے اور نہ اس کے لئے مرکب ہونا ہے۔ انسان کا ایک ہونا ثنائی المعنی کے اعتبار سے ہے جو روح اور بدن سے مرکب ہے۔

عرض کیا آپ نے سچ فرمایا مجھے اپنے وصی کے متعلق آگاہ فرمایئے۔ وہ کون شخص ہے ہر ایک نبی کا وصی ہوتا ہے ہمارے نبی موسیٰ بن عمران نے یوشع بن نون کو وصیت کی تھی"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے وصی علی بن ابی طالب ہیں۔ آپ کے بعد میرے دو سبط ہیں وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں آپ کے ساتھ ساتھ نو امام حسینؑ کے صلب سے پیدا ہوں گے۔

عرض کیا اے محمدؐ! مجھے ان کے اسمائے گرامی سے آگاہ فرمایئے۔ فرمایا جب حسینؑ دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو آپ کے فرزند علیؑ امام ہوں گے جب آپ رخصت ہو جائیں گے۔ تو آپ کے فرزند محمدؑ ہوں گے۔ جب محمدؑ تشریف لے جائیں گے۔ تو آپ کے فرزند جعفرؑ ہوں گے۔ جب جعفرؑ تشریف لے جائیں گے۔ تو آپ کے فرزند موسیٰؑ ہوں گے۔ جب موسیٰؑ تشریف لے جائیں گے تو آپ کے فرزند علیؑ ہوں گے۔ جب علیؑ تشریف لے جائیں گے۔ تو آپ کے فرزند محمدؑ ہوں گے۔ جب محمدؑ تشریف لے جائیں گے۔ تو آپ کے فرزند علیؑ ہوں گے۔ جب علی النقیؑ تشریف لے جائیں گے تو آپ کے فرزند حسنؑ ہوں گے جب حسنؑ تشریف لے جائیں گے۔ تو آپ کے فرزند حجت بن حسن مہدی (عجل اللہ فرجہ) ہوں گے۔ یہ بارہ ہیں۔

عرض کیا مجھے علیؑ حسنؑ اور حسینؑ کی موت سے متعلق آگاہ فرمایئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ سر کی ضربت سے قتل کئے جائیں گے۔ حسنؑ کو زہر سے قتل کیا جائے گا۔ اور حسینؑ کو ذبح کیا جائے گا۔

عرض کیا کہ ان حضرات کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا جنت میں میرے درجے میں ہوں گے۔

عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حضرات آپ کے بعد اوصیاء ہیں۔ میں نے گذشتہ انبیاء کی کتابوں میں دیکھا ہے۔ کہ ہم لوگوں سے اس بات کا موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے بھی عہد لیا تھا جب آخری زمانہ آئے گا۔ تو ایک نبی تشریف لائیں گے

جن کا نام احمدؐ اور محمدؐ ہوگا۔ وہ انبیاء کے خاتم ہوں گے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپ کے بعد بارہ اوصیاء ہوں گے۔ پہلا وصی آپ کے چچا کا بیٹا ہوگا۔ جو آپ کا داماد بھی ہوگا۔ دوسرا اور تیسرا وصی دو بھائی ہوں گے جو آپ کے فرزند ہوں گے۔ پہلے کو نبی کی امت تلوار سے دوسرے کو زہر سے اور تیسرے کو آپ کے اہل بیت کی ایک جماعت کے ساتھ تلوار سے پیاس کے ساتھ مسافرت کی جگہ قتل کرے گی۔ آپ گوسفند کے بچے کی طرح ذبح کئے جائیں گے۔ آپ قتل پر صبر کریں گے۔ تاکہ آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے اور آپ کی اولاد کے درجات بلند ہوں۔ اور اپنے دوستوں اور اتباع کرنے والوں کو آگ سے نکال سکیں۔ نو امام اس تیسرے کی اولاد سے پیدا ہوں گے۔ یہ اسباط کے عدد کے برابر بارہ ہیں۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ تم اسباط کو جانتے ہو۔ عرض کیا ہاں۔ وہ بارہ حضرات تھے ان میں سے پہلا شخص لاوی بن برخیا تھا۔ یہ وہ شخص ہیں جو ایک عرصہ تک بنو اسرائیل سے غائب رہے تھے۔ پھر واپس لوٹ کر تشریف لاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کو مٹ جانے کے بعد ان کے ذریعہ ظاہر کیا تھا۔ اس نے قرسطیا بادشاہ کو قتل کیا تھا۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں ایسا ہونے والا ہے جس طرح بنو اسرائیل میں ہوا۔ ہو بہو ایسا ہوگا۔ ذرہ برابر فرق نہ ہوگا۔ میرے فرزندوں میں سے گیارہواں فرزند غیب ہو جائے گا حتیٰ کہ اس کو کوئی نہیں دیکھے گا۔ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو خروج کی اجازت دے گا۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے گا۔ اور اس کی تجدید کرے گا۔ اس شخص کے لئے خوش خبری ہے جس نے ان حضرات کو دوست رکھا۔ اور ان کی اتباع کی۔ اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے ان سے بغض رکھا۔ اور ان کی مخالفت کی۔ اور اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے ان کی ہدایت سے تمسک کیا۔ نعثل نے یہ اشعار پڑھے ؎

صلی الالہ ذوالعلیٰ   علیک یا خیر البشر
انت النبی المصطفیٰ   والھاشمی المفتخر
بکم ھدانا ربنا   وفیک نرجوما امر
ومعشر سمیتھم   ائمۃ اثنی عشر
حباھم رب العلیٰ   ثم اصطفاھم من کدر
قد فاز من والا   وخاب من عادی الذھر
اخرھم یسقی الظما   وھو الامام المنتظر
عترتک الاخیار لی   والتابعین ما امر
من کان عنھم معرضا   فسوف تصلوہ سقر

مناقب میں واثلہ بن اسقع بن قرخاب جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ جندل بن جنادہ بن کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا اے محمدؐ! مجھے خبر دیجئے۔ وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے لئے نہیں ہے، اور وہ کون سی چیز ہے۔ جو اللہ کے پاس نہیں ہے اور وہ کون سی چیز ہے جس کو اللہ تعالےٰ نہیں جانتا۔ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ وہ چیز جو اللہ کے لئے نہیں ہے۔ اللہ کے لئے شریک نہیں ہے اور وہ چیز جو اللہ کے پاس نہیں ہے اللہ کے پاس بندوں پر ظلم کرنا موجود نہیں ہے اور وہ چیز جس کو اللہ نہیں جانتا وہ یہ ہے کہ تمہارا اے گروہ یہود قول ہے کہ حضرت عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔ خدا کی قسم اللہ اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کا کوئی فرزند بھی ہے۔ بلکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ دعویٰ ہمارا آپ کا بیدا کیا ہوا ہے اور آپ کا بندہ ہے کہا میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول برحق اور سچے ہیں پھر عرض کیا کہ میں نے کل رات موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے فرمایا اے جندل محمد خاتم النبیین کے ہاتھ پر اسلام لاؤ۔ اور آپ کے بعد ہونے والے اوصیا کا دامن پکڑو میں کہتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں اسلام لایا ہوں اللہ آپ کی وجہ سے مجھے ہدایت دی گئی ہے اس کے بعد اس نے کہا اپنے اوصیاء کے متعلق آگاہ فرمایئے تاکہ میں ان سے تمسک کر سکوں فرمایا میرے اوصیا بارہ ہیں جندل نے عرض کیا اسی طرح ہم لوگوں نے تورات میں دیکھا ہے۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول ان حضرات کے ناموں سے مجھے آگاہ فرمایئے۔ فرمایا ان میں سب سے پہلے اوصیا کے سردار ہیں۔ اور آئمہ کے باپ ہیں۔ وہ علیؑ ہیں پھر آپ کے دو فرزند حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ ان حضرات کے دامن پکڑ تم کو جاہلوں کی جہالت کہیں گمراہ نہ کر دے۔ جب علی بن حسین زین العابدین پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تجھے موت دے گا۔ تیری دنیا کی آخری خوراک دودھ کا ایک گھونٹ ہوگا جس کو تو پیئے گا۔ جندل نے کہا ہم لوگوں نے تورات اور انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں ایلیا۔ شبر اور شبیر کا نام دیکھا ہے۔ یہ نام علیؑ حسنؑ اور حسینؑ کے ہیں۔ حسینؑ کے بعد کون حضرات ہوں گے۔ ان کے نام کیا ہیں؟ فرمایا جب حسینؑ کی زندگی ختم ہو جائے گی تو ان کے فرزند علی امام ہوں گے۔ جن کا لقب زین العابدین ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند محمدؐ امام ہوں گے۔ جن کا لقب باقر ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند جعفر امام ہوں گے جن کا لقب صادق ہے آپ کے بعد آپ کے فرزند موسیٰ امام ہوں گے۔ جن کو کاظم کہا جاتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند علی ہوں گے جن کو رضا کہا جاتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند محمدؐ ہوں گے۔ جن کو تقی اور زکی کہا جاتا ہے آپ کے بعد آپ کے فرزند علی ہوں گے۔ جن کو نقی اور ہادی کہا جاتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند حسن ہوں گے۔ جن کو عسکری کہا جاتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند محمد ہوں گے۔ جن کو مہدی قائم اور حجت کہا جاتا ہے۔ آپ غیب ہو جائیں گے۔ پھر خروج فرمائیں گے۔ جب خروج فرمائیں گے تو جس طرح زمین جور و ستم سے بھری ہوئی ہو گی۔ اسی طرح ان کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ آپ کی غیبت میں صبر کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے ان حضرات سے محبت کرنے والے پرہیزگاروں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کی تعریف اللہ نے اپنی کتاب میں کی ہے اور کہا ہے۔ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب قرآن ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون۔ یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں تمہیں یقین ہونا

چاہیئے۔ اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے جنہوں نے کہا اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ جس نے مجھے ان حضرات کی معرفت کی توفیق دی۔ پھر جندل امام علی بن حسین کی ولادت تک زندہ رہا۔ طائف کی طرف چلا گیا۔ بیمار پڑ گیا۔ دودھ پیا اور کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ کیا تھا۔ کہ میری آخری خوراک دنیا میں دودھ کا ایک گھونٹ ہو گی آپ انتقال کر گئے آپ کو طائف کی ایک جگہ میں دفن کیا گیا۔ جو کوزارہ کے نام سے مشہور و معروف ہے

کتاب مناقب میں ابوطفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے۔ کہ مدینہ کا ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا اور تین چیزوں کے بارے میں اور ایک چیز کے بارے میں دریافت کروں گا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا یوں کیوں نہیں کہتے۔ کہ میں آپ سے سات چیزوں کے متعلق سوال کروں گا۔ کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا۔ اگر آپ نے ان کے بارے میں ٹھیک جواب دیا۔ تو اور تین چیزوں کے بارے میں سوال کر دوں گا۔ اگر آپ نے ان کے متعلق بھی ٹھیک جواب دیا۔ تو پھر ایک چیز کے متعلق آپ سے سوال کروں گا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کیا تمہارا خیال ہے کہ میں جب تیرے سوال کا جواب دوں گا۔ یا غلطی کروں گا۔ یا درست جواب دوں گا، یہودی نے اپنی آستین سے ایک پرانی کتاب نکالی اور کہا اس کتاب کو میں نے بطور میراث کے باپ دادا سے ورثہ میں پایا ہے انہوں نے میرے دادا ہارون سے ورثہ میں پایا ہے۔ موسیٰ بن عمران نے اس کو لکھوایا ہے اور خط ہارون بن عمران علیہما السلام کا ہے اور اس کتاب میں وہ مسائل ہیں جو میں آپ سے دریافت کروں گا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ اگر میں ان مسائل کا جواب ٹھیک دے دوں تو تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ کہا خدا کی قسم اگر آپ نے ان مسائل کا ٹھیک جواب دیا۔ تو میں اسی وقت آپ کے ہاتھوں پر مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضرت نے فرمایا سوال کرو۔ کہا مجھے اس بات سے آگاہ فرمایئے۔ کہ زمین پر سب سے پہلے کون سا پتھر رکھا گیا۔ زمین پر سب سے پہلے کون سا درخت پیدا کیا گیا۔ اور زمین پر سب سے پہلے کون سا چشمہ پھوٹا۔ فرمایا یہودیوں کا گمان ہے کہ یہ بیت المقدس کا پتھر ہے اور وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ یہ پتھر حجر اسود ہے۔ جس کو حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے لائے تھے۔ اور اس کو رکن کے مقام پر رکھ دیا تھا۔ لوگ اس کو مس کرتے ہیں۔ اور اس کو بوسہ دیتے ہیں۔ اور لوگ اپنے عہد و پیمان کی اس سے تجدید کرتے ہیں۔ یہ حجر اسود پہلے ایک فرشتہ تھا۔ اس نے کتاب عہد و میثاق کو نگل لیا تھا اور یہ حضرت آدم کے ساتھ جنت میں تھا جب حضرت آدم جنت سے باہر نکلے تو یہ بھی ساتھ نکلا لیکن پتھر بن گیا۔ یہودی نے کہا آپ نے سچ کہا ہے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا پہلا درخت جو زمین پر پیدا کیا گیا یہودیوں کے خیال میں وہ زیتون کا درخت ہے لیکن وہ اس بارے میں جھوٹے ہیں۔ یہ کھجور عجوہ کا درخت ہے۔ جس کو حضرت آدم جنت سے ساتھ لائے تھے۔ ہر کھجور کی اصل عجوہ ہے۔ یہودی نے کہا آپ نے سچ کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ پہلا چشمہ جو زمین پر جاری ہوا ہے یہودیوں کے خیال میں وہ چشمہ ہے۔ جو

بیت المقدس کے پتھر کے نیچے جاری ہے اس بارے میں یہ لوگ جھوٹے ہیں یہ چشمہ وہ ہے جس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی مالحہ مچھلی بھول گیا تھا جب اس مچھلی کو اس چشمہ کا پانی لگا تھا۔ تو مچھلی زندہ ہوگئی تھی اور زندہ رہی۔ اور اس چشمہ سے پانی پیا تھا اس چشمہ کے ساتھ ساتھ موسیٰ علیہ السلام اور اس کا ساتھی خضر علیہ السلام چلے تھے یہودی نے کہا آپ نے سچ فرمایا حضرت علیؑ نے فرمایا۔ دوسری تین چیزوں کے متعلق سوال کرو۔ اس نے کہا مجھے اس بات سے آگاہ فرمایئے کہ اس امت کے اس کے نبی کے بعد کتنے امام ہوں گے۔ مجھے محمدؐ کی منزل کے متعلق آگاہ فرمایئے وہ جنت میں کہاں ہوں گے۔ اور مجھے اس سے آگاہ فرمایئے کہ آپ کی منزل میں آپ کے ساتھ کون ساکن ہوگا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس امت کے اس کے نبی کے بعد بارہ امام ہوں گے۔ ان حضرات کو ان کے مخالف کی مخالفت کوئی نقصان نہ دے گی۔ یہودی نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنت عدن میں اتریں گے یہ جنت کے وسط میں ہوگی۔ اور بلند جگہ ہوگی۔ عرش رحمن جل جلالہ کے سب سے زیادہ قریب ہے یہودی نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا وہ شخص جو آپؐ کے ساتھ جنت میں ساکن ہوگا۔ یہ بارہ امام ہوں گے جن کا پہلا میں ہوں۔ اور ان کا آخری قائم مہدیؑ ہوں گے۔ یہودی نے کہا۔ آپ نے سچ فرمایا حضرت علیؑ نے فرمایا ایک چیز کے متعلق سوال کرو۔ اس نے کہا کہ تم بتاؤ کہ اپنے نبی کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہو گے؟ اپنی موت مرو گے یا قتل کئے جاؤ گے فرمایا میں آنحضرتؐ کے بعد تیس سال زندہ رہوں گا۔ یہ خضاب آلود ہوگی حضرت نے اپنی ریش مبارک کی طرف اشارہ فرمایا اس سے خضاب آلود ہوگی۔ حضرت نے اپنے سر شریف کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہودی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ رسول ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وصی ہیں۔

باب ۷۷

حدیث میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے کی تحقیق

جمع الفوائد میں جابر بن سمرہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ دین لگاتار قائم رہے گا حتیٰ کہ تم پر بارہ خلیفے مقرر کئے جائیں گے، ان تمام پر امت کا اتفاق ہوگا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایسی بات سنی جس کو میں سمجھ نہ سکا۔ میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا۔ کہ آنحضرتؐ کیا فرما رہے ہیں تو اس نے کہا کہ ان تمام کے تمام قریش سے ہوں گے۔"

یحییٰ بن حسن نے اپنی کتاب عمدہ میں بیس طریقوں سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ اور تمام کے تمام قریش سے ہوں گے۔

بخاری نے تین طریقوں سے بیان کیا ہے۔ مسلم نے نو طریقوں سے، ابو داؤد نے تین طریقوں سے ترمذی نے ایک طریقہ سے اور حمیدی میں تین طریقوں سے حدیث کو بیان کیا گیا ہے۔ بخاری میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (و آلہ) وسلم نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے آنحضرتؐ نے ایک ایسا کلمہ فرمایا جس کو میں نہ سن سکا میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا۔ کہ آنحضرتؐ نے کیا فرمایا تھا۔ آپ نے کہا کہ فرمایا تھا۔ تمام کے تمام قریش سے ہوں گے مسلم بن عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے ابن سمرہ کے پاس خط تحریر کیا۔ کہ مجھے اس کے بارے میں آگاہ کیجئے۔ جس کو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے میرے پاس خط تحریر کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جمعہ کے روز جس عشا کو اسلمی کو رجم کیا گیا سنا تھا۔ دین ہمیشہ قائم رہے گا حتیٰ کہ قیامت ہو جائے گی۔ ان لوگوں پر بارہ خلیفہ گزریں گے جو تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے۔

سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ کی کتاب مودۃ القربیٰ کی دسویں مودت کے عبد الملک بن عمیر جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا میں نے آنحضرت سے ہوئے سنا میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے پھر آنحضرتؐ نے اپنی آواز کو تھوڑا کر دیا تھا۔ میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرتؐ نے کس چیز کے ساتھ اپنی آواز کو دھیما کر دیا تھا۔ کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ تمام کے تمام بنی ہاشم میں سے ہوں گے۔"

سماک بن حرب نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ علامہ شعبی مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابن مسعود کے پاس موجود تھے۔ اور آپ کی خدمت میں قرآن پیش کر رہے تھے۔ آپ سے ایک جوان نے کہا۔ کیا تمہارے نبی نے کہا تھا۔ کہ آپ کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے۔ آپ نے کہا تم جوان ہو۔ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کسی شخص نے سوال نہیں کیا۔ ہاں نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہم سے کہا تھا۔ کہ آپ کے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد بارہ خلیفے ہوں گے۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی۔ حتیٰ کہ میری امت میں ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ جو امام حسین علیہ السلام کے فرزندوں میں سے ہوگا۔ زمین کو اسی طرح انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔

عبایہ بن ربعی جابر سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ میں انبیاء کا سردار اور علی اوصیاء کے سردار ہیں۔ میرے بعد میرے اوصیاء بارہ ہوں گے۔ ان سب میں اول علی ہوں گے اور ان میں آخر قائم مہدیؑ ہوں گے۔

سلیم بن قیس ہلالی سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا امام حسین علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ران پر تشریف فرما تھے۔ آنحضرت آپ کو بوسہ دے رہے تھے اور آپ کے منہ کو چومتے تھے۔ اور فرماتے تھے تم سردار ہو۔ سردار کے بیٹے ہو۔ سردار کے بھائی ہو۔ تم خود امام ہو۔ امام کے فرزند ہو۔ امام کے بھائی ہو۔ تم خود حجت ہو۔ حجت کے فرزند ہو۔ حجت کے بھائی ہو۔ اور نو حجج کے باپ ہو۔ نواں ان میں سے قائم مہدی (عجل اللہ فرجہ) ہوگا۔" اس حدیث کو حموینی اور موفق بن احمد خوارزمی نے بیان کیا ہے۔"

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں خود علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور حسینؑ کے فرزندوں میں سے نو حضرات پاک و پاکیزہ اور معصوم ہیں۔" حموینی نے بھی اس کو بیان کیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو۔ کہ وہ نجات کی کشتی پر سوار ہو۔ مضبوط رسی کو پکڑے۔ اور اللہ کی مضبوط رسی کو تھامے تو اسے چاہیئے کہ وہ علی کو دوست رکھے۔ اور آپ کے دشمن سے دشمنی کرے۔ ہدایت کرنے والے آئمہ کو جو آپ کے فرزند ہوں گے۔ امام تصور کرے یہ لوگ میرے خلیفہ اور میرے اوصیاء ہیں۔ میرے بعد اللہ کی مخلوق پر حجج اللہ ہیں میری امت کے سردار ہیں پرہیزگاروں کے لئے جنت کی طرف لے جانے کے لئے سالار ہیں۔ ان کا گروہ میرا گروہ ہے میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔"

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دین کا آغاز علیؑ کے ذریعہ کیا ہے جب آپ قتل کر دیئے جائیں گے۔ تو دین فاسد ہو جائے گا۔ اس کو مہدی درست کرے گا۔"

علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ امام میرے فرزندوں میں سے ہوں گے۔ جس شخص نے ان کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی۔ اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ یہ حضرات مضبوط رسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ہیں ختم شد مودۃ القربیٰ

بعض محققین نے کہا ہے کہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ اور یہ بات کافی طریقوں سے شہرت پا چکی ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مراد اس حدیث سے وہ بارہ ائمہ مراد ہیں۔ جو آپ کے اہل بیت اور آپ کی عترت سے پیدا ہوں گے۔" اور یہ بات ناممکن ہے کہ اس حدیث کو ان خلفاء پر محمول کیا جائے۔ جو آپ کے بعد آپ کے اصحاب سے ہوئے تھے۔ کیوں کہ ان کی تعداد بارہ سے تھوڑی ہے۔ اور یہ بھی ناممکن ہے کہ اس حدیث کو اموی بادشاہوں پر محمول کیا جائے۔ کیوں کہ ان کی تعداد بارہ سے زیادہ ہے۔ عمر بن عبد العزیز کے سوا باقی سب نے ظلم

ظلم کا ارتکاب کیا ہے اور یہ لوگ بنو ہاشم میں سے بھی نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تمام کے تمام بنو ہاشم میں سے ہوں گے۔"

عبد الملک جابر سے روایت کرتے ہیں۔ اور جس میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی آواز کو دھیما کر دیتے ہیں۔ یہ روایت اس بات کی طرف دلالت کرتی ہے۔ کہ لوگ بنو ہاشم کی خلافت کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ یہ بات بھی درست نہیں ہے کہ اس روایت کو عباسی بادشاہوں پر محمول کریں۔ کیوں کہ ان کی تعداد مذکورہ تعداد سے زیادہ ہے اور وہ لوگ اس آیت قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ اور حدیث کسا کا مصداق نہیں ہوتے۔ ضروری ہے کہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ان ائمہ پر محمول کیا جائے۔ جو آپ کے اہل بیت اور آپ کی عترت میں سے ہیں۔ کیوں کہ یہ لوگ اپنے اپنے زمانہ میں تمام لوگوں سے زیادہ عالم۔ زیادہ بزرگ زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہیں۔"

"یہ لوگ نسب کے لحاظ سے سب سے بلند ہیں۔ اور حسب کے لحاظ سے سب سے افضل ہیں اور اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والے ہیں۔"

ان حضرات کے علوم بطور وراثت اور لدنیت کے طور پر اپنے آبا سے متصل ہو کر ان کے جد نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ آکر مل جاتے ہیں۔ اس بات کو اہل علم اہل تحقیق اور اہل کشف و توفیق جانتے ہیں۔ اور اس مطلب کی تائید کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد بارہ ائمہ سے وہ بارہ آئمہ ہیں جو آپ کے اہل بیتؑ میں سے ہیں۔ اور اس بات پر گواہ اور دلیل حدیث ثقلین اور وہ احادیث ہیں جو اس کتاب اور دیگر کتب میں بار بار مذکور ہو چکی ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ فرمان جس کو جابر بن سمرہ نے روایت کیا ہے۔ کہ تمام امت کا ان حضرات پر اتفاق ہو جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سے مراد یہ ہے۔ کہ حضرت قائم مہدیؑ کے ظہور کے وقت تمام امت ان کی امامت کے اقرار پر اتفاق کرے گی۔"

نہج البلاغہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خطبہ درج ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ راسخون فی العلم ہیں۔ وہ جھوٹ بکتے ہیں۔ اور ہم پر بغاوت کرتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بلند کیا ہے۔ اور ان کو پست کیا ہے۔ اور ہمیں عطا کیا ہے اور انہیں محروم رکھا ہے۔ ہمیں داخل کیا ہے اور ان کو نکال دیا ہے۔

اور ہماری وجہ سے اندھے پن نے روشنی حاصل کی۔ میرے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں حق سے زیادہ

پوشیدہ بات کوئی نہ ہوگی۔ اور باطل سے زیادہ ظاہر کوئی نہ ہوگی۔ اس زمانے والوں کے نزدیک کتاب سے زیادہ گھاٹے والا کوئی سامان نہیں ہوگا۔ جبکہ اسے کماحقہ پڑھا تو جاتا ہوگا۔ لیکن اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا ہوگا اور اس کے مقامات کی تحریف کردی گئی ہوگی۔ شہروں میں معروف سے زیادہ کوئی چیز منکر نہیں ہوگی۔ اور منکر سے زیادہ کوئی چیز معروف نہیں ہوگی۔ جان لو اکہ تم ہدایت کرنے والے کو ہرگز نہیں جانوگے۔ حتیٰ کہ تم اس شخص کو نہ جان لو جس نے اس کو چھوڑ دیا ہوگا۔ تم کتاب کے عہد و پیمان کو ہرگز نہیں پکڑو گے۔ حتیٰ کہ اس شخص کو جان لو جس نے کتاب کے عہد و پیمان کو توڑ دیا ہوگا۔ اور تم کتاب کو ہرگز نہیں پکڑو گے۔ حتیٰ کہ اس شخص کو جان لو جس نے کتاب کو پس پشت ڈال ہوگا۔ اس وقت تم کتاب کو کتاب والوں کے پاس تلاش کرنا کیوں کہ وہ لوگ علم کی زندگی اور جہالت کی موت ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ ان کی حکمتیں ان کے علم پر ان کی خاموشی ان کے بولنے پر ان کا ظاہر ان کے باطن پر دلالت کرتا ہے۔ وہ لوگ دین کی مخالفت نہیں کریں گے اور نہ اس میں اختلاف پیدا کریں گے۔ دین ان کا سچا گواہ اور خاموش بولنے والا ہوگا۔"

مناقب میں امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے باپ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں جابر بن عبد اللہ کے پاس آیا میں نے آپ سے کہا کہ مجھے آخری حج کے متعلق آگاہ کیجیئے۔ آپ نے ایک لمبی حدیث بیان کی۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑنے والا ہوں اگر تم ان کا دامن پکڑو گے۔ تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب خدا ہے اور میری عترت اور میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر وارد ہوں گے۔" پھر فرمایا۔ بار الہا! گواہ رہنا۔ بار الہا گواہ رہنا۔ بار الہا گواہ رہنا۔ تین مرتبہ فرمایا۔ نیز اس حدیث کو امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبا علیہم السلام سے روایت کیا ہے۔

باب ۶۸

ان احادیث کو وارد کرنا جو کتاب فرائد السمطین وغیرہ میں بیان ہوئیں

شیخ محمد بن ابراہیم جوینی خراسانی حموینی محدث فقیہ شافعی کتاب فرائد السمطین میں اپنی سند کے ساتھ شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن یعقوب کلابادی بخاری سے روایت کرتے ہیں۔ آپ اپنی سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حضرت مہدی کے خروج کا انکار کیا اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد پر نازل ہوئی۔ جس شخص نے حضرت عیسےٰ کے اترنے کا انکار کیا وہ کافر ہوگیا۔ اور جس

شخص نے دجال کے نکلنے کا انکار کیا۔ وہ کافر ہوگیا۔ اس کتاب میں سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ میرے خلیفہ اور میرے اوصیا میرے بعد مخلوق پر خدا کی حجت ہیں جو بارہ ہیں۔ ان میں کا پہلا علی ہیں۔ اور ان میں کا آخری میرے فرزند مہدی ہیں حضرت عیسےٰ روح اللہ اتریں گے۔ اور مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔ حضرت مہدی کی سلطنت مشرق اور مغرب میں ہوگی۔ اسی کتاب میں ہے عبایہ بن ربعی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء کا سردار ہوں اور علی اوصیاء کے سردار ہیں میرے بعد میرے اوصیاء بارہ ہیں۔ اول ان میں علیؑ ہیں۔ اور آخری ان کے مہدیؑ ہیں۔ اسی کتاب میں ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے فرمایا تمہارے درمیان اور رومیوں کے درمیان سات سال جنگ ہوگی۔ کہا گیا یا رسول لوگوں میں سے امام کون ہوگا۔ فرمایا میرے فرزندوں میں سے مہدی ہوگا۔ آپ کی عمر چالیس سال ہوگی۔ آپ کا چہرہ چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگا۔ آپ کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا۔ آپ نے دو قطوانی عبائیں زیب تن کی ہوئی ہوں گی۔ ایسا معلوم ہوگا۔ کہ آپ بنو اسرائیل کے مردوں میں سے ہیں۔ بیس سال حکومت کریں گے۔ خزانوں کو نکالیں گے۔ شرک کے شہروں کو فتح کریں گے۔ کتاب الاصابہ میں اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں حافظ ابو نعیم ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ امام مہدی خروج فرمائیں گے۔ اور آپ کے سر مبارک پہ ایک فرشتہ بیٹھا ہوا ہوگا۔ اور وہ آواز دے گا۔ یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں۔ ان کی پیروی کرو۔ اور اسی کتاب میں امام محمد باقر علیہ السلام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں آپ کا باپ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی میرے فرزندوں میں سے ہوگا۔ آپ ایک عرصہ تک غیب رہیں گے۔ اور جب ظاہر ہوں گے تو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ اسی کتاب میں سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا علی میرے وصی ہیں آپ کے فرزندوں میں قائم منتظر مہدی ہوں گے۔ آپ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا وہ لوگ جو آپ کے زمانہ غیبت میں آپ کی امامت پر ثابت قدم رہیں گے، وہ اللہ کے نزدیک اکسیر سے بھی زیادہ عزت والے ہوں گے۔ جابر بن عبد اللہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے فرزندوں میں سے قائم کے لیئے غیبت ہوگی؟ فرمایا ہاں میرے رب کی قسم لیمحص اللہ الذین امنوا و یمحق الکافرین۔ پھر فرمایا اے جابر یہ اللہ کے امر میں سے ایک امر ہے۔ اور اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ تجھے شک کرنے سے بچنا چاہیئے۔ اللہ عز و جل کے امر میں شک کرنا کفر ہے۔ اسی کتاب میں حسن بن خالد سے روایت ہے۔ کہ امام علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام نے فرمایا اس شخص کا دین نہیں ہے جس کے پاس پرہیزگاری نہیں ہے۔ اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار

سے پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ زمین کو ہر جور و ستم سے پاک کرے گا۔ آپ وہ ہیں جس کی ولادت کے بارے میں لوگ شک کریں گے آپ غیب ہو جائیں گے جب ظہور فرمائیں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی آپ لوگوں کے درمیان انصاف کی ترازو کو قائم کریں گے۔ کوئی شخص کسی شخص پر ظلم نہیں کرے گا۔ آپ وہ ہیں جس کے لئے زمین سمٹ جائے گی۔ آپ کا سایہ نہیں ہوگا۔ آپ وہ ہیں جس کی خاطر آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دے گا جس کی آواز کو تمام زمین والے سنیں گے، خبردار! اللہ کے گھر کے پاس حجۃ اللہ ظاہر ہو گئے ہیں آپ کی پیروی کرو حق آپ میں ہے اور آپ کے ساتھ ہے اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔ یوم نشا ننزل علیھم آیۃ من السماء فظلت اعناقھم لھا خاضعین یاد کرو اس دن کو کہ ہم چاہیں گے ان پر آیت کو آسمان نازل کریں گے۔ لوگوں کی گردنیں آیت کے آگے جھک جائیں گی

اللہ عزوجل کا فرمان یوم ینادی المنادی من مکان قریب و یوم یسمعون الصیحۃ بالحق ذلک یوم الخروج اس دن کو یاد کرو کہ ایک قریب جگہ سے آواز دینے والا آواز دے اور اس دن کو یاد کرو۔ کہ لوگ ایک آواز کو حق کے ساتھ سنیں گے۔ وہ ظاہر ہونے کا دن گا یعنی میرے فرزند قائم مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے کا دن ہوگا

حافظ ابونعیم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دوستوں اور ہمارے والوں کے دلوں میں رعب و دبدبہ ڈال دے گا۔ جب ہمارے قائم مہدی علیہ السلام قیام فرمائیں گے۔ تو ہمیں دوست والا آدمی شیر سے زیادہ طاقت والا اور نیزے سے تیز ہوگا۔ صاحب الاربعین نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ ظالم بادشاہوں سے اس اُمت کے لئے ہلاکت ہے جو شخص ان کی اطاعت کرے گا۔ اس کو چھوڑ کر باقی مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اور ان کو بھگا دیں گے۔ پرہیزگار مومن ان سے زبانی طور پر بنائے رکھے گا۔ اور دلی طور سے ان سے دُور بھاگے گا۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ چاہے گا۔ کہ دوبارہ اسلام غالب ہو۔ تو ہر ظالم و سرکش کی بیخ و بن اکھاڑ دے گا اور جو چیز چاہتا ہے اس پر قدرت رکھتا ہے۔ اس اُمت کی خرابی کے بعد اصلاح کر دے گا۔ اے حذیفہ اگر دُنیا میں صرف ایک دن باقی ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ ایک آدمی میرے اہل بیت میں سے بادشاہ ہوگا۔ وہ اسلام کو غالب کرے گا۔ خدا کی قسم اللہ اپنے وعدے کی خلاف نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدے کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ صاحب الاربعین نے ابو جعفر دوانقی سے روایت کی ہے۔ وہ اپنے باپ سے ان کا باپ آپ کے دادا ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی جس کے شروع میں ہوں گے۔ اور اس کے آخر میں عیسےٰ بن مریم ہوں گے۔ اور حضرت مہدی درمیان میں ہوں گے۔ محمد بن یوسف گنجی شافعی نے علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا طالقان کے لئے مبارک باد ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کانیں ہیں۔ وہ سونے اور چاندی کی نہیں ہیں لیکن وہاں آدمی موجود ہوں گے۔ جو صاحب معرفت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی کما حقہ معرفت رکھتے ہوں گے۔

وہ لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے جو آخری زمانے میں ہوں گے مددگار ہوں گے۔ گنجی نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ لگاتار میری امت کا ایک گروہ حق پر جہاد کرتا رہے گا۔ قیامت وہ لوگ غالب ہوں گے۔ عیسےٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ اس گروہ کا امیر آپ سے کہے گا۔ آگے بڑھئے ہمیں نماز پڑھائیے آپ کہیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے"۔ اللہ کی جانب سے اس اُمت کے لئے بزرگی ہے"۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ گنجی نے اپنی سند کے ساتھ ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں موجود ہوگا۔ کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ گنجی نے اپنی سند کے ساتھ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی ایک بستی سے ظاہر ہوں گے۔ جس کو کرعہ کہا جاتا ہوگا۔ مہدی کے سر پر ایک فرشتہ موجود ہوگا۔ جو ندا دے گا۔ تمہیں یقین ہونا چاہیئے یہ مہدی ہیں آپ کی اتباع کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز اس حدیث کو ابونعیم اور طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ حافظ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں اپنی سند کے ساتھ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہم میں سے وہ شخص موجود ہوگا جس کے پیچھے عیسےٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ اسی کتاب میں اپنی سند کے ساتھ ہشام بن محمد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ مہدی وہ شخص ہوں گے جس کی اقتدا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کریں گے۔

محمد بن علی علوی کتاب فضل الکوفہ میں اپنی سند کے ساتھ ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی بادشاہ ہوں گے۔ لوگوں کو سات سال یا دس سال حکم دیں گے آپ کی وجہ سے تمام لوگوں سے زیادہ نیک بخت کوفہ کے لوگ ہوں گے۔

باب ۷۹

قائم مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا زائچہ ولادت

شیخ محمد بن علی بن حسین قدس سرہ کتاب الغیبۃ میں موسےٰ بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن موسےٰ کاظم علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ مجھے حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقی جواد نے حدیث بیان کی۔ کہ امام ابو محمد عسکری نے میرے پاس کسی آدمی کو بھیجا۔ اور فرمایا اے پھوپھی! آج رات ہمارے پاس افطار فرمانا۔ یہ نصف شعبان کی رات ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس رات کو اپنی زمین پر اپنی حجت کو ظاہر کرے گا۔ فرماتی ہیں۔ میں قیام پذیر ہو گئی اور سو گئی پھر میں سحر کے وقت اُٹھ کھڑی ہوئی۔ سورہ الم السجدہ اور سورہ یٰسین کی تلاوت کی گئی۔ نرجس خاتون پریشان ہو گئیں

آپ سے کپڑا الگ کیا گیا۔ ناگاہ ایک بچے کو دیکھا گیا جو سجدے کی حالت میں تھا۔ ابو محمد علیہ السلام نے آواز دی اے پھوپھی میرے بیٹے کو میرے پاس لاؤ۔ میں آپ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئی حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ آپ کے سینے پر رکھ دیئے۔ اور اپنی زبان مبارک کو آپ کے منہ میں ڈال دیا۔ اپنے ہاتھ اپنی دونوں آنکھوں دونوں کانوں اور جوڑوں پر پھیرا پھر فرمایا اے میرے فرزند! اس بات کی گواہی دو۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور اس بات کی شہادت دو۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں پھر آپ نے امیرالمومنین اور آئمہ پر درود بھیجا حتیٰ کہ آپ نے اپنے باپ پر درود بھیجا پھر ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا اے پھوپھی آپ کو آپ کی ماں کے پاس لے جاؤ تاکہ اس کو سلام کریں۔ آپ نے حضرت کو میرے حوالے کردیا میں آپ کو آپ کی ماں کے پاس لے آئی آپ نے اپنی ماں کو سلام کیا۔ پھر میں حضرت کو لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ کو آپ کے پاس رکھ دیا۔ فرمایا اے پھوپھی جب ساتواں روز ہو تو ہمارے پاس تشریف لے آنا جب ساتواں روز ہوا تو میں آگئی۔ حضرت ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس میرے فرزند کو لے آؤ۔ میں حضرت کو آپ کے پاس لے آئی۔ آپ نے آپ کے ساتھ پہلے کی طرح برتاؤ کیا۔ فرمایا اے فرزند! بولو آپ نے شہادتین کو پڑھا۔ اور اپنے آبا پر ایک کے بعد دوسرے پر درود پڑھا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلھم ائمۃ و نجعلھم الوارثین جناب حکیمہ خاتون فرماتی ہیں۔ کہ ایک دن میں آئی اور کپڑے کو اٹھایا اور میں نے حضرت کو نہ دیکھا میں نے عرض کیا میں آپ کے قربان جاؤں۔ میرے آقا قائم آل محمد کے ساتھ کیا ہوا؟ فرمایا۔ اے پھوپھی ہم نے آپ کو اللہ حفیظ قدیر کے سپرد کیا ہے جس کے پاس موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے حضرت موسیٰ کو سپرد کیا تھا پھر جناب موسیٰ بن محمد نے کہا میں نے عقیم الخادم سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے کہا حکیمہ خاتون نے سچ فرمایا ہے آپ پر اللہ کی مہربانی اور رضامندی نازل ہو۔

اس کتاب میں محمد بن عبد اللہ مطہری سے روایت ہے کہ میں نے قائم علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں حکیمہ خاتون سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہماری ایک لونڈی تھی جس کو نرجس کہا جاتا تھا۔ ایک دن میرے بھائی کے فرزند ابو محمد حسن تشریف لائے آپ نرجس کی طرف غور سے دیکھتے تھے میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ کو اس کی دلی خواہش ہو۔ تو میں آپ کو بخش دوں۔ فرمایا نہیں لیکن مجھے اس سے اس بات کی حیرانی ہو رہی ہے۔ کہ عنقریب اس سے ایک ایسا فرزند ہوگا۔ جو اللہ کے نزدیک عزت والا ہوگا۔ وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ میں نے کہا میں اس کو آپ کی خدمت میں بھیج دوں۔ فرمایا میرے باپ سے اجازت طلب فرما لیجیے۔ میں اپنے بھائی امام علی نقی ہادی کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ فرمایا اے حکیمہ نرجس کو میرے فرزند ابو محمد حسن کے حوالے کر دو۔ میں نے عرض کیا اے میرے آقا میں اسی غرض کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ حتیٰ کہ اس بارے میں آپ کی

اجازت حاصل کر دوں۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ اے میری بہن! اے برکت والی اللہ تعالیٰ نے اس بات کو دوست رکھا کہ وہ آپ کو اس کام میں شریک کرے۔ اور بھلائی میں آپ کا حصہ مقرر کرے۔ جناب حکیمہ خاتون نے فرمایا میں نے نرجس کو سنوار کر ابو محمد کو بخش دیا میں نے دونوں کو اپنے گھر کے ایک کمرے میں جمع کر دیا آپ میرے پاس کئی دن تک قیام فرما رہے پھر حضرت نرجس کو لے کر اپنے والد امام علی نقی علیہ السلام کے پاس آگئے۔ امام ابو محمد علیہ السلام کے بارے میں اپنے والد کے قائم مقام ہوئے۔ ایک دن میں نے آپ کی زیارت کی۔ نرجس نے کہا اے میری آقا میں آپ کی جراب اتاروں گی اور آپ کی خدمت کروں گی۔ میں نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ لیکن (اب) تم میری آقا ہو! خدا کی قسم میں اپنی جراب اتارنے کے لئے تمہارے حوالے نہیں کروں گی۔ بلکہ میں بذات خود بسر و چشم آپ کی خدمت کروں گی۔" میں نے واپس آنے کا ارادہ کیا۔ ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ اے پھوپھی آج رات افطار ہمارے ہاں فرمائیے۔ پھر حکیمہ خاتون نے پھر وہی قصہ ذکر کیا ہے جس کو آپ نے موسیٰ بن محمد سے بیان کیا تھا۔ نیز محمد بن اسمعیل حسینی جناب حکیمہ خاتون سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے بھی واقعہ مذکورہ آپ سے سنا تھا۔ محمد بن قاسم علوی کہتے ہیں۔ کہ ہم علویوں کی ایک جماعت جناب حکیمہ خاتون کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا تم لوگ میرے پاس اس لئے حاضر ہوئے ہو۔ کہ اللہ کے ولی کی پیدائش کے متعلق مجھ سے دریافت کرنا چاہتے ہو۔ ہم لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم واقعات وہی ہیں جن کو میں نے ذکر کیا ہے . . . . نیز عبد اللہ مطہری کہتے ہیں کہ آپ نے بھی جناب حکیمہ خاتون سے ذکر کردہ حدیث کو سنا تھا۔ نیز حسین ..... ان نے کہا کہ مجھے بعض ان مشائخ نے کہا جن پر مجھے اعتماد ہے۔ یہ حضرات حکیمہ خاتون سے ذکر کردہ حدیث کو بیان کرتے ہیں۔ نسیم اور ماریہ نوکرانیاں دونوں کہتی ہیں۔ کہ جب صاحب الزمان اپنی والدہ کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے تو آپ نے اپنے دونوں گھٹنوں کو زمین پر ٹیک دیا۔ اور اپنی دونوں سبابہ انگلیوں کو آسمان کی طرف بلند کر دیا پھر آپ نے چھینک لی۔ اور فرمایا۔ تمام کائنات کے پالنے والے کے لئے شکر ہے۔ اور اللہ کی رحمت محمد اور آپ کی آل پر نازل ہو۔" نسیم کا بیان ہے کہ صاحب الزمان کی ولادت کے بعد ایک رات میں نے آپ کے نزدیک چھینک لی۔ حضرت نے مجھے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔ اور فرمایا۔ چھینک لینا تین دن موت سے امان کا باعث ہوتی ہے۔ سید کامل عالم عامل خواجہ محمد پارسا حصار الدین محمد حسن کا لقب شاہ نقش بند تھا کے سب سے پہلے خلیفہ ہیں نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں تحریر کیا ہے کہ آئمہ اہل بیت طیبین میں سے ابو محمد حسن عسکری ہیں ۲۳۱ ہجری میں پیدا ہوئے ربیع الاول کی چھ تاریخ تھی اپنے باپ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ امام حسن عسکری اپنے باپ کی وفات کے بعد چھ سال زندہ رہے آپ نے امامیہ حضرات کے نزدیک حضرت ابو القاسم محمد منتظر جس کو قائم حجت۔ مہدی، صاحب الزمان اور بارہ آئمہ کا آخری امام کہا جاتا ہے۔ کے سوا اور کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ منتظر کی ولادت کی ماہ شعبان کی پندرھویں رات تھی۔ ۲۵۵ ہجری

تھا۔ آپ کی والدہ ام ولد ہیں۔ جس کو نرجس کہا جاتا ہے۔ جب آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ تو اس وقت آپ عمر پانچ سال تھی۔ اس وقت تک آپ پوشیدہ ہیں۔ ابو محمد حسن عسکری کے فرزند محمدؐ منتظر مہدی علیہما السلام ہیں۔
آپ کے خاص اصحاب اور آپ کے معتبر گھر والوں کو معلوم ہیں۔ (کہ آپ کہاں ہیں)

جناب حکیمہ خاتون بنت ابو جعفر محمد جواد نقی جو ابو محمد امام حسن عسکری علیہما السلام کی پھوپھی تھیں۔ آپ سے محبت کرتی تھیں۔ اور آپ کے حق میں دعا مانگتی تھیں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کیا کرتی تھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو امام حسن عسکری علیہ السلام کا فرزند دکھلائے۔ آپ سے امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا۔ پھوپھی آج رات ہمارے پاس ایک امر کی خاطر قیام فرمایئے۔ آپ فرماتی ہیں۔ میں ٹھہر گئی۔ جب صبح کا وقت ہوا۔ تو نرجس خاتون نے اضطراب محسوس کیا۔ حکیمہ خاتون آپ کے پاس تشریف لے گئیں۔ نرجس خاتون نے مولود مسعود کو جنا۔ جب حکیمہ خاتون نے بچے کو دیکھا۔ تو اس کو ابو محمد عسکری علیہ السلام کے پاس لے آئیں۔ اور بچہ ختنہ شدہ حالت میں پیدا ہوا تھا۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے بچے کو لے لیا۔ اور اپنا ہاتھ مبارک بچے کی پشت اور دونوں آنکھوں پہ پھیرا۔ اور اپنی زبان کو اس کے منہ میں ڈال دیا۔ داہنے کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے پھوپھی اس کو اس کی ماں کے پاس لے جایئے۔ پس آپ کو لائی اور آپ کی ماں کر دے دیا۔ حکیمہ خاتون نے کہا۔ پھر میں اپنے گھر سے ابو محمد عسکری کے پاس آئی۔ بچہ امام علیہ السلام کے ہاتھوں پہ ایک رنگ کے کپڑے میں ملبوس تھا۔ آپ پہ رونق اور نور ٹپکتا تھا۔ جس نے میرے دل کے تمام گوشوں کو موہ لیا۔ میں نے کہا اے آقا۔ آپ کو اس مولود مبارک کے متعلق کچھ علم ہے، فرمایا اے پھوپھی! یہ وہ منتظر ہے جس کی ہم لوگوں کو بشارت دی گئی ہے۔ حکیمہ خاتون نے کہا۔ پس اس بات پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے سجدہ شکر میں گر پڑی۔ پھر میں امام ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے مولود مسعود کو نہ پایا۔ میں نے کہا اے میرے مولا! ہمارے آقا اور ہمارے منتظر کے ساتھ کیا ہوا۔

فرمایا۔ ہم نے آپ کو اللہ تعالیٰ کے پاس سپرد کر دیا ہے۔ جس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنے فرزند کو سپرد کر دیا تھا۔ انھوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپن میں حکمت اور فصل الخطاب عطا کیا تھا۔ اور آپ کو عالمین کے لئے اس طرح آیت قرار دیا تھا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ اے یحییٰ کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑے اور ہم نے اس کو حکم بچپن میں دیا تھا۔"
اللہ تعالیٰ نے کہا۔ انھوں نے کہا ہم اس سے کس طرح بات کریں جو ابھی جھولے میں بچہ ہو۔"
اس نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس

مولود کی عمر کو اس طرح لمبا کیا جس طرح حضرت خضر علیہ السلام کی عمر کو لمبا کیا تھا۔ انتہی کتاب فصل الخطاب۔
شیخ ابن حجر ہیثمی مکی شافعی کی کتاب صواعق محرقہ میں تحریر ہے۔ کہ ابو محمد حسن خالص عسکری علیہ السلام ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ معتمد بن متوکل نے آپ کو قید کر دیا۔ تو ملک میں شدید قحط پڑ گیا۔ مسلمان تین روز تک طلب باراں کی خاطر نکلے۔ لیکن ان کی نماز استسقاء سے بارش نہ ہوئی۔

نصرانی طلب باراں کی خاطر باہر نکلے۔ اور ان کے ساتھ راہب تھا۔ جب راہب نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا۔ تو بادل بن کر آ گیا۔ اور پہلے روز ہی بارش ہو گئی۔ دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا۔ بعض بے علم مسلمان شک میں پڑ گئے۔ اور مرتد ہو گئے۔ خلیفہ معتمد کو یہ بات ناگوار گزری۔ اس نے امام حسن عسکری علیہ السلام کے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اپنے نانا کی اُمت کی ہلاک ہونے سے پہلے خبر لیجئے۔
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کی قید سے رہائی کے متعلق کہا۔ وہ آپ کی وجہ سے تمام کے تمام چھوڑ دیئے گئے۔

جب راہب نے معہ نصرانیوں کے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا۔ تو آسمان پر بادل بن کر آ گئے۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے ایک شخص کو حکم دیا۔ کہ جو کچھ راہب کے ہاتھ میں ہے اس کو پکڑ لیا جائے۔ چنانچہ اس کے ہاتھ کو پکڑا گیا تو اس کے ہاتھ میں آدمی کی ہڈی تھی۔ وہ ہڈی اس کے ہاتھ سے لے لی گئی۔ آپ نے فرمایا اب بارش کے لئے دعا مانگئے۔ راہب نے اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف بلند کیا۔ بادل دور ہو گیا سورج ظاہر ہو گیا۔ لوگوں کو اس کی اس بات سے تعجب ہوا۔
معتمد نے عرض کیا اے ابو محمد، یہ کیا واقعہ تھا، فرمایا یہ ایک نبی کی ہڈی تھی جس کے حاصل کرنے پر یہ راہب کامیاب ہو گیا تھا۔ جب بھی کسی نبی کی ہڈی کو آسمان کے نیچے ظاہر کیا جاتا ہے بارش ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں نے اس ہڈی شریف کا امتحان کیا۔ اور لوگوں کا شک دور ہو گیا۔ امام حسن عسکری اپنے گھر میں تشریف لائے بعد آپ انتقال فرما گئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی موت زہر کی وجہ سے واقع ہوئی۔ آپ نے اپنے بیٹے ابو القاسم محمدؐ، حجت کے سوا اور کوئی اولاد نہ چھوڑی تھی: باپ کی وفات کے وقت آپ کی عمر پانچ سال کی تھی۔ لیکن اللہ نے آپ کو اس عمر میں حکمت سے نوازا تھا۔ آپ کو قائم اور منتظر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ آپ پوشیدہ اور غائب ہو گئے تھے۔ اور یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ آپ کہاں تشریف لے گئے ہیں۔ انتہی صواعق محرقہ
ثقہ لوگوں کے نزدیک یہ بات محقق ہے۔ کہ قائم علیہ السلام کی ولادت ۲۵۵ھ میں شہر سامرا میں پندرہ شعبان رات کو قرن اصغر کے وقت واقع ہوئی تھی۔ قران اصغر قوس میں تھا۔ اور وہ چوتھا قران اکبر تھا۔ جو قوس میں واقع ہوا تھا۔ اور طالع سرطان سے ۲۵ درجے پر واقع تھا۔"

باب ۸۰

قائم مہدی علیہ السلام کی شان میں امام علی رضا اور امام جعفر صادق علیہما السلام کا کلام

فرائد السمطین میں حموینی شافعی احمد بن زیاد سے روایت کرتے ہیں۔ آپ دعبل بن علی خزاعی سے روایت کرتے ہیں
کہ میں نے اس قصیدہ کو امام علی رضا علیہ السلام کی شان میں انشاد کیا جس کا شروع اس طرح تھا۔

مدارس آیات خلت من تلاوة — ومنزل وحی مقفر العرصات

آیات قرآنی کی مدرسے تلاوت کرنے سے خالی پڑے ہوئے ہیں۔ وحی کا گھر ویران پڑا ہوا ہے۔

اری فیئهم فی غیرهم متقسما — وایدیهم من فیئهم صفرات

میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کا مال غیر لوگوں میں تقسیم ہو رہا ہے اور ان کے ہاتھ اپنے مال سے خالی ہیں۔

وقبر ببغداد لنفس زکیة — تضمنها الرحمن فی الغرفات

نفس زکیہ امام موسیٰ کاظم کی قبر بغداد میں واقع ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بہشت کے اونچے مقامات میں شامل کر دیا
امام رضا علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ ان دو اشعار کو بھی اپنے قصیدہ میں شامل کر دے میں نے عرض کیا ہاں اے اللہ
کے رسول کے فرزند آپ نے فرمایا۔

وقبر بطوس یالها من مصیبة — الحت علی الاحشاء بالزفرات

ایک کی قبر شہر طوس میں واقع ہو گی وہ کتنی مصیبت ہو گی

الی الحشر حتی یبعث الله قائما — یفرج عنا الهم والکربات

محشر کے دن تک آنسو بہائے گی جتنی کہ اللہ قائم کو مبعوث کرے گا۔ جو ہم سے اندوہ اور مصیبتوں کو دور کرے گا
دعبل کا بیان ہے کہ جب میں نے اپنا باقی قصیدہ امام کی خدمت میں پڑھا۔ اور جب میں ایسے ان اشعار پر پہنچا

خروج امام لا محالة واقع — یقوم علی اسم الله والبرکات

امام کا خروج ضرور ہو گا جو اللہ کے نام اور برکات سے قیام فرما ہوں گے۔

یمیز فینا کل حق وباطل — ویجزی علی النعماء والنقمات

جو ہم میں حق و باطل کو جدا کریں گے۔ (مومن کو) نعمتوں سے نوازیں گے (دشمن کو) سزا دیں گے۔
امام رضا علیہ السلام سخت روئے پھر فرمایا اے دعبل روح القدس تمہاری زبان کے ذریعہ بولتا ہے کیا تم جانتے ہو وہ
کون ہے میں نے عرض کیا نہیں ہاں اتنا سنا ہے کہ آپ حضرات میں سے ایک امام ظاہر ہو گا۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے
بھرے گا۔ آپ نے فرمایا میرے بعد امام میرا فرزند محمد ہو گا۔ اور محمد کے بعد آپ کا فرزند علی ہو گا۔ اور علی کے بعد آپ کا فرزند حسن

اور حسن کے بعد آپ کا فرزند حجت قائم امام ہو گا۔ آپ کا آپ کی غیبت کے زمانے میں انتظار کیا جائے گا۔ آپ کے ظہور کے
وقت آپ کی اطاعت کی جائے گی۔ زمین جس قدر ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی۔ اس قدر وہ اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔
مجھے میری امامت کی قسم وہ کھڑا ہو گا۔"

مجھے میرے باپ نے حدیث بیان کی تھی۔ آپ اپنے آبا سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں۔
آپ نے فرمایا اس کی مثال قیامت کی مانند ہو گی۔ وہ اچانک تمہارے پاس آجائیں گے۔"

مناقب میں سدیر صیرفی سے روایت ہے کہ میں مفضل بن عمر۔ ابو بصیر اور ابان بن تغلب آقا ابو عبد اللہ امام جعفر
صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم لوگوں نے حضرت کو اس حالت میں دیکھا۔ کہ آپ مٹی پر تشریف فرما تھے اور زار زار
رو رہے تھے۔ اور فرما رہے تھے۔ کہ اے میرے آقا آپ کی غیبت نے میری نیند ختم کر دی ہے اور میرے دل کے آرام کو چھین
لیا ہے سدیر نے کہا فرط اندوہ سے ہمارے دل پھٹنے لگے۔ ہم نے عرض کیا اے تمام کائنات سے افضل انسان کے فرزند! اللہ
آپ کی آنکھوں کو نہ رلائے حضرت نے ایک لمبی سانس کھینچی جس سے آپ کا شکم مبارک پھول گیا۔ فرمایا میں نے آج کے بعد ان
کے وقت کتاب جفر جامع میں دیکھا ہے۔ اور یہ وہ کتاب ہے جو قیامت تک کے علم کان وما یکون پر مشتمل ہے یہ وہ علم ہے جس
سے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد اور آپ کے بعد ہونے والے آئمہ صلوات اللہ علیہ وعلیہم کو مخصوص کیا ہے۔ اور میں نے اس
کتاب میں ہمارے قائم مہدی کی پیدائش، اور آپ کی لمبی غیبت اور لمبی عمر کے متعلق دیکھا ہے، آپ کی غیبت کے زمانے
میں مومنین کا امتحان ہو گا اور آپ کے ظہور کے بارے میں دیر ہونے کی وجہ سے ان کے دلوں میں شکوک پیدا ہوں گے اور لوگ اسلام
کی رسی کو اپنی گردنوں سے اتار پھینک دیں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وکل انسان الزمناه طائره فی عنقه" یعنی امام کی ولایت
ان کی گردن میں لازم قرار دی ہے (اس لیے مجھ پر) رقت طاری ہو گئی تھی اور غم و حزن کا اندوہ مجھ پر طاری ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے
آپ کی ولادت کو حضرت موسیٰ ع کی ولادت کے مانند قرار دیا ہے اور آپ کی غیبت کو حضرت موسیٰ کی غیبت کے مانند قرار دیا ہے
آپ کا دیر سے آنا حضرت نوح کے دیر سے آنے کی مانند قرار دیا ہے، حضرت موسیٰ ع کی پیدائش کا یہ واقعہ ہے کہ جب فرعون
کو اس بات کا علم ہے کہ بنو اسرائیل کے ایک بچے کے ہاتھ اس کی سلطنت جاتی رہے گی اور اس نے بنو اسرائیل کے ہر بچے کے قتل
کا حکم دے دیا تھا حتیٰ کہ اس نے بیس ہزار سے زائد بچوں کو قتل کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ع کی حفاظت کی تھی،
اسی طرح جب بنو امیہ اور بنو عباس کو اس بات کا پتہ چلا کہ ان کی حکومت کا زوال ہمارے قائم علیہ السلام کے ہاتھ سے ہو گا،
تو ان لوگوں نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کا انکار کر دیا کہ آپ کا امر کسی ظالم پر بھی ظاہر ہو، اللہ تعالیٰ
اپنے نور کو تمام کر کے رہے گا۔ آپ کی غیبت حضرت عیسیٰ السلام کی غیبت کی مانند ہے۔ یہود اور نصاریٰ نے اس بات پر
اتفاق کر لیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب اس قول کے ساتھ کی "وما قتلوه وما
صلبوه ولکن شبه لهم"

اسی طرح قائم علیہ السلام کی غیبت کا معاملہ ہے۔ لوگوں نے غیبت کے لمبے ہونے کی وجہ سے غیبت کا انکار کر دیا ہے، بعض بغیر ہدایت کے کہتے ہیں کہ آپ پیدا نہیں ہوئے اور بعض کہتے ہیں۔ کہ پیدا تو ہو چکے ہیں لیکن مر گئے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ہمارے گیارہویں امام) بانجھ ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ حضرت قائم علیہ السلام کی روح غیر کے جسم میں بولتی ہے اور یہ تمام باتیں باطل ہیں۔ آپ کی تاخیر حضرت نوح علیہ السلام کی تاخیر کی مانند ہے جب حضرت نوح نے اپنی قوم پر عذاب نازل کرنے کی استدعا کی تو اللہ نے روح الامین کو بھیجا اور کہا۔ اے اللہ کے نبی اللہ تعالےٰ آپ سے فرماتا ہے۔ یہ لوگ میری مخلوق اور میرے بندے ہیں میں ان کو دعوت کی تکمید اور دلیل کے لازم کرنے کے بعد ہلاک کروں گا۔ تم کھجور کی ایک گٹھلی بو دو۔ اس میں تیرا چھٹکارا ہے۔ جب وہ گٹھلی درخت بن کر پھل دار ہو گئی۔ تو آپ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر گٹھلی کو بو دو اور صبر کرو۔ اور (تبلیغ میں) کوشش کرو۔ آپ نے ان لوگوں کو اس بات کی خبر دی جو آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ ان میں سے تین سو آدمی مرتد ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے اس گٹھلی کے درخت بن جانے کے بعد جب وہ پھل دار ہو جاتا تھا تو ہر مرتبہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو یہی حکم دیتا تھا۔ کہ دوسری گٹھلی بو دو حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے سات مرتبہ گٹھلیوں کو بویا تھا لگاتار لوگ مرتد ہوتے رہے حتیٰ کہ ایمان پر صرف ستر سے کچھ زائد آدمی رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی طرف وحی کی۔ کہ اب حق کھوٹ سے صاف ہو گیا ہے۔ جن لوگوں کی مٹی خبیث تھی۔ وہ مرتد ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے قائم علیہ السلام کا معاملہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ آپ کی غیبت کو لمبا کرے گا۔ حضرت امام علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت کی

حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا جاءھم نصرنا

اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی اس لئے لمبی نہیں کی تھی۔ کہ آپ کے لئے نبوت کو مقرر کیا تھا اور اس لئے بھی نہیں کہ آپ پر کتاب کو نازل کیا تھا۔ اور اس لئے بھی نہیں کہ آپ کو شریعت عطا کی گئی۔ اور اس کے ذریعے آپ سے پہلے شخص کی شریعت کو منسوخ کر دیا تھا۔ اور نہ ہی اس لئے کہ امت کے لئے آپ کی پیروی لازم تھی اور اس لئے بھی نہیں۔ کہ آپ کی اطاعت فرض کی گئی تھی بلکہ آپ کی زندگی کو اس لئے لمبا کیا گیا تاکہ اس کے ذریعے حضرت قائم علیہ السلام کی لمبی زندگی پر استدلال کیا جا سکے۔ اور منکرین کی حجت کو ختم کر دے۔ تاکہ لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے۔

باب ۸۱

حضرت مہدی علیہ السلام کے وہ معجزات اور کرامات جو لوگوں کیلئے ظاہر ہوئے

شیخ علی بن موسیٰ اربلی اپنی کتاب کشف الغمہ میں بیان کرتے ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں لوگ قصے اور خبریں نقل کرتے ہیں جن کی تفصیل بہت لمبی ہے۔ میں صرف دو واقعات بیان کرتا ہوں جو میرے زمانے کے قریب واقع ہوئے ہیں۔ ان دونوں واقعات کو مجھ سے میرے معتبر بھائیوں کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اسماعیل نے حکایت بیان کی کہ میری بائیں ران پر انسان کی مٹھی کی مقدار کے برابر ایک پھوڑا نکل آیا۔ اس کے علاج سے طبیب عاجز آ گئے تھے۔ آپ بغداد میں آئے انگلی طبیبوں نے آپ کو دیکھ کر کہا اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ آپ سامرا میں آ گئے۔ وہاں آپ نے امام علی ہادی اور حسن عسکری علیہما السلام کے مزارات کی زیارت کی اور سرداب مبارک میں اتر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کی اور امام مہدی علیہ السلام کی خدمت میں فریاد کی۔ پھر دریائے دجلہ پر چلے گئے۔ وہاں غسل کیا پھر کپڑوں کو پہنا۔ اور آپ نے شہر کی فصیل کے باہر چار آدمیوں کو گھوڑوں پر سوار دیکھا۔ ان میں سے ایک آدمی بوڑھا تھا۔ جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ دوسرا نوجوان دیکھا جس کے اوپر کمان تھی۔ جو بڑھی ہوئی تھی اور نیزے والے راستے کی داہنی جانب تھے۔ اور دو نوجوان راستے کی بائیں جانب تھے۔ کمان والا جوان راستہ پر چل رہا تھا۔ کمان والے صاحب نے کہا کہ تم کل ٹھیک ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاؤ گے کمان والے صاحب نے کہا میرے پاس آیئے تاکہ میں دیکھوں کہ آپ کو کونسی چیز تکلیف دیتی ہے آپ ان کی طرف بڑھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ آپ کی طرف بڑھایا۔ آپ نے پھوڑے کو اپنے ہاتھ مبارک سے نچوڑ دیا اور اس کو تھوڑی سی بھی تکلیف دی۔ پھر آپ زمین پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ نیزے والے صاحب نے کہا اے اسماعیل تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ یہ امام ہیں۔ پھر وہ لوگ چلے گئے۔ وہ بھی ان حضرات کے ساتھ چلتے رہے۔ امام نے کہا واپس چلے جاؤ۔ اس نے کہا میں آپ سے کبھی بھی جدا نہیں ہوں گا۔ امام نے فرمایا مصلحت اسی میں ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ اس نے کہا میں آپ سے ہرگز جدا نہیں ہوں گا۔ شیخ نے کہا اے اسماعیل تجھے شرم نہیں آتی کہ امام نے تجھے دو مرتبہ کہا ہے کہ واپس ہو جاؤ۔ تم حضرت کی مخالفت کرتے ہو۔ اسماعیل ٹھہر گیا۔ امام چند قدم آگے چلے پھر اسماعیل کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے اسماعیل! جب تم بغداد میں پہنچ جاؤ گے تو تجھے ابوجعفر یعنی خلیفہ مستنصر باللہ ضرور

طلب کریں گے۔ جب تم اس کے پاس حاضر ہو جاؤ اور وہ تجھے کوئی چیز دے گا تم اس کو نہ لینا۔ ہمارے فرزند رضا سے کہنا وہ میرے لئے علی بن عوض کے ہاں پروانہ لکھ دیں گے۔ میں نے اسے وصیت کر دی ہے کہ جو کچھ تم چاہتے ہو وہ تجھے دے دیں گے۔ پھر حضرت اپنے اصحاب کے ساتھ چلے گئے۔ اسماعیل ان حضرات کو اس وقت تک کھڑا دیکھتا رہا حتیٰ کہ یہ لوگ غائب ہو گئے۔ پھر اسماعیل ایک گھنٹے تک زمین پر افسوس و غم کی حالت میں بیٹھا رہا اور ان کی جدائی پر روتا تھا۔ پھر واپس سامرا آ گیا۔ لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ انہوں نے کہا، آپ کو کیا چیز پہنچی ہے کہ ہم لوگ آپ کا چہرہ متغیر پاتے ہیں۔ اس نے کہا کیا تم نے ان گھوڑسواروں کو دیکھا ہے جو شہر سے نکل کر ذات کے کنارے چلے گئے تھے۔ انہوں نے کہا وہ شریف لوگ تھے جو بھیڑ بکریوں کے مالک تھے۔ کہا نہیں وہ تو امام ہیں۔ اور نوجوان آپ کے اصحاب ہیں۔ کمان والے امام ہیں۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے میرے مرض کو مس کیا ہے۔ انہوں نے کہا ذرا دکھاؤ تو سہی؟ اس شخص نے اپنی ران کو ظاہر کر دیا۔ انہوں نے دیکھا کہ مرض کا کوئی نشان نہیں ہے (کثرت ازدحام کی وجہ سے) اس کے کپڑوں کو پھاڑ دیا اور آپ کو خزانہ میں داخل کر دیا تاکہ آپ پر لوگوں کا مجمع نہ لگ جائے۔ خزانہ پر خلیفہ کی جانب سے جو شخص نگران مقرر تھا وہ آیا، اس نے آپ سے آپ کا نام النسب اور وطن دریافت کیا اور وہ ان دنوں میں بغداد سے کیوں باہر نکلے تھے؟ نگران چلا گیا۔ اسماعیل نے رات خزانہ میں بسر کی، صبح کی نماز ادا کی، لوگوں کے ساتھ چلا گیا حتیٰ کہ سامرا سے دور ہو گیا، لوگ واپس آ گئے۔ لوگوں نے آپ کو الوداع کیا تھا اور وہ اکیلے روانہ ہوئے تھے۔ آخر کار ایسے مقام پر وارد ہوئے تو اس نے ایک پرانی پل کے اوپر لوگوں کا ایک مجمع دیکھا۔ ان لوگوں کے پاس جو شخص بھی آتا تھا وہ اس سے اس کا نام نسب اور اس کے آنے کی جگہ کے متعلق دریافت کرتے تھے۔ جب ان لوگوں کی اس شخص سے ملاقات ہو گئی تو انہوں نے اس کو مذکورہ علامات کے ساتھ پہچان لیا۔ اس کے کپڑوں کو پھاڑ دیا اور ان کو بطور تبرک کے لے لیا۔ ناظر (خزانہ) نے بغداد کی طرف خط لکھ کر ان لوگوں کو حالات سے آگاہ کیا۔ وزیر نے سید رضی الدین کو اس غرض کے لئے طلب کیا، تاکہ واقعہ کی صحت کے متعلق معلوم کرے۔ رضی الدین اسماعیل کے دوستوں میں سے تھا۔ وہ تلاش حالات کے متعلق روانہ ہوا۔ اسماعیل سامرا جانے سے پہلے رضی الدین کا مہمان تھا۔ رضی الدین نے اسماعیل کو دیکھا اور آپ کے ساتھ ایک جماعت موجود تھی۔ یہ لوگ گھوڑوں سے اتر پڑے۔ اس نے ان لوگوں کو اپنی ران دکھائی۔ ان لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کسی چیز کا بھی نشان موجود نہ تھا۔ علی رضی الدین ایک گھنٹہ تک غش میں پڑا گیا۔ پھر اس کے ہاتھ کو پکڑ کر وزیر قمی کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رضی الدین رو رہا تھا اور کہتا تھا یہ شخص میرا بھائی ہے اور میرے دل کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ وزیر نے اس سے واقعہ کے متعلق دریافت کیا۔ اس نے آپ سے پورا قصہ بیان کر دیا۔

اس نے ان طبیبوں کو بلایا جنہوں نے اس سے پہلے اس کے مرض کو دیکھا تھا۔ وزیر نے کہا تم نے اس کو کب ملاحظہ کیا تھا، انہوں نے کہا کوئی دس دن ہو گئے ہیں۔ وزیر نے اسماعیل کے ران کو دیکھا، اس پر کسی چیز کا نشان بھی موجود نہیں تھا۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کا کام ہے۔ وزیر نے کہا ہم لوگ جانتے ہیں کہ یہ کام کس شخص نے کیا ہے۔ پھر وزیر نے اس کو خلیفہ کی خدمت میں پیش کر دیا، خلیفہ نے اس سے تمام واقعہ دریافت کیا، اس نے پورا ماجرا بیان کر دیا۔ خلیفہ نے آپ کو ایک ہزار دینار عطا کیے۔ اس نے عرض کیا، میں اس میں سے کسی چیز کے لینے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ خلیفہ نے کہا تمہیں کس شخص کا خوف ہے؟ عرض کیا اس کا خوف ہے جس نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ مجھے کہا تم ابوجعفر سے کوئی چیز نہ لینا۔ خلیفہ رو پڑا۔ علی بن عیسیٰ نے کہا کہ میں اس قصہ کو بیان کر رہا تھا کہ میرے پاس لوگوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ اسماعیل کا ایک لڑکا شمس الدین بھی میرے پاس موجود تھا۔ اور میں اس کو نہیں جانتا تھا۔ اس نے کہا میں آپ کا حقیقی بیٹا ہوں، میں نے کہا کیا تم نے اپنے والد کا زخمی ران دیکھا تھا؟ کیا میں ران کے زخمی ہونے کے وقت لڑکا تھا، لیکن میں نے اس واقعہ کو اپنے باپ، اپنی ماں، رشتہ داروں اور اپنے ہمسایوں سے سنا تھا، میں نے اپنے باپ کے ران کو درست ہونے کے بعد دیکھا تھا اور اس پر زخم کا کوئی نشان موجود نہ تھا۔ اور زخم کے مقام پر بال اُگ آئے تھے۔ نیز کہا میں اس واقعہ کے متعلق سید صفی الدین محمد بن محمد اور نجم الدین حیدر بن [illegible] رحمہما اللہ سے دریافت کیا تھا اور ان دونوں نے مجھے آگاہ کیا تھا کہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے۔ اور ان دونوں نے اسماعیل کو بیماری کے دوران اور صحت کی حالت میں دونوں صورتوں میں دیکھا تھا۔ اسماعیل کے فرزند نے کہا کہ آپ کا باپ درست ہونے کے بعد چالیس مرتبہ سامرا میں اس لالچ کی خاطر گیا تھا۔ تاکہ اس کے لئے وقت پھر لوٹ کر آ جائے اور وہ حضرت کو دوبارہ دیکھ سکے۔ مجھے سید باقی بن عطوۃ علوی حسنی نے بیان کیا کہ آپ کا باپ عطوۃ امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ کے وجود کا اعتراف نہیں کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ جب تشریف لائیں گے اور مجھے اس مرض سے ٹھیک کریں گے۔ تب میں تمہاری بات کی تصدیق کروں گا۔ اس بات کو بار بار بیان کرتے تھے، ایک روز ہم لوگ عشا کے آخری وقت میں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے والد نے چیخ بلند کی، ہم لوگ جلدی جلدی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، فرمایا امام کی خدمت میں پہنچ جاؤ ابھی ابھی میرے ہاں سے تشریف لے جا رہے ہیں، ہم لوگ روانہ ہو گئے۔ لیکن ہم نے کسی کو نہ دیکھا، ہم آپ کے پاس آ گئے، آپ نے فرمایا ایک شخص میرے پاس تشریف لایا تھا۔ اور کہا اے عطوہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں۔ آپ کون صاحب ہیں؟ فرمایا میں مہدی ہوں۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ [illegible]

کو نچوڑا۔ آپ ہرن کے بچے کی مانند ٹھیک ہو گئے، علی بن عیسیٰ نے کہا میں نے اس قصہ کو آپ کے بیٹے کے سوا ایک اور آدمی سے دریافت کیا۔ آپ نے اس واقعہ کی صحت کا اقرار کیا۔

کتاب الغیبۃ میں احمد بن اسحاق بن سعد اشعری سے روایت ہے کہ میں ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں آپ سے اس بات کو دریافت کرنا چاہتا تھا کہ آپ کے بعد آپ کا قائم مقام کون شخص ہو گا؟ حضرت نے میرا مدعا بیان کرنے سے پہلے فرمایا، اے احمد! اللہ تعالیٰ نے زمین کو آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک اپنی مخلوق پر حجت سے خالی نہیں چھوڑا۔ اسی کی وجہ سے زمین کے رہنے والوں سے مصیبت کو دور کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے بارش برساتا ہے اور اسی کی وجہ سے زمین کی برکتوں کو ظاہر کرتا ہے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کے فرزند میں آپ پر قربان جاؤں، آپ کے بعد امام اور خلیفہ کون شخص ہو گا؟ آپ جلدی جلدی اُٹھے اور اپنے گھر میں تشریف لے گئے، پھر آپ اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے کندھے مبارک پر ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا۔ چودھویں رات کے چاند کی مانند اس کا چہرہ روشن تھا۔ تین سال کے بچوں کی عمر کے برابر تھا، فرمایا اے احمد! اگر اللہ تعالیٰ کی کرامت تیرے حق میں نہ ہوتی تو میں اپنا یہ فرزند تم پر پیش نہ کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اور کنیت پر آپ کا نام اور کنیت ہے۔ یہ وہی زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس قدر وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی۔ اے احمد! عمر کی لمبائی کے لحاظ سے اور علم لدنی کے لحاظ سے اس کی مثال حضرت خضر کی مانند ہو گی۔ خدا کی قسم آپ ایک عرصہ تک ضرور غائب رہیں گے۔ آپ کے زمانۂ غیبت میں صرف وہ لوگ نجات پائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ آپ کی امامت کے قول پر ثابت قدم رکھے گا،

احمد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا اے آقا کیا اس کی کوئی علامت بھی ہے۔ جس سے میرا دل اطمینان حاصل کرے، بچہ بول اُٹھا۔ کہا اے احمد! میں اللہ کی زمین پر اللہ کے خلفاء کا بقیہ ہوں۔ میں اللہ کے دشمنوں سے بدلہ لینے والا ہوں۔ میرے باپ کے بعد میرے سوا اور کسی کو امام طلب نہ کرنا، میں اللہ کے امر میں سے ایک امر ہوں۔ میں اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہوں۔ میں اللہ کے غیب میں سے ایک غائب ہوں۔ جو کچھ میں تجھے عطا کروں اس کو لے لو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ۔ تاکہ تو کل علیین میں ہمارے ساتھ موجود ہو، احمد نے کہا میں بہت زیادہ مسرور ہوا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اس کے احسان کا شکر ہے۔''

کتاب الغیبۃ میں مذکور ہے کہ حضرت کی غیبت صغریٰ کے زمانے میں یکے بعد دیگرے نائب مقرر تھے، جن کے ہاں سے حضرت کے فرمان، اوامر اور نواہی جاری ہوتے تھے، اور حضرت کی جانب

سے غائب انہو کے متعلق خبریں موصول ہوتی تھیں آخرکار آپ کے نائب اور وکیل ابوالحسن علی بن محمد سمری مقرر ہوئے یہ شخص اپنی عمر کے آخری لمحات تک نیابت کے امور سرانجام دیتے رہے۔'' ایک دن یہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوا۔ وہاں فرمان ظاہر ہوا جس میں لکھا ہوا دیکھا، اے علی بن محمد! تم چھ روز کے بعد اللہ عزوجل سے ملاقات کر جاؤ گے۔ اور تم دنیا سے کوچ کر جاؤ گے، تم میرے آخری نائب ہو، تیرے بعد میں اپنے ظہور کے زمانے تک کسی اور کو نائب مقرر نہیں کروں گا۔

علی بن محمد سمری سنہ ۳۲۹ھ میں چھ دن کے بعد فوت ہو گئے رحمہ اللہ، کتاب الغیبہ میں رشیق مادرانی سے روایت ہے کہ ہمیں خلیفہ معتضد باللہ عباسی نے حکم دیا اور ہم لوگ تین آدمی تھے اور ہمیں حکم دیا کہ ہم پوشیدہ طور پر سامرا چلے جائیں اور ہم لوگوں کو ایک محلہ کے متعلق آگاہ کیا اور ایک گھر بتایا کہ تم لوگ اس گھر میں جس آدمی کو دیکھو اس کو میرے پاس لے آؤ۔ ہم سامرا میں آ گئے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ لیکن ہم نے اس گھر میں کسی شخص کو نہ دیکھا، پھر ہم نے اس گھر میں ایک پردہ پڑا ہوا دیکھا ہم نے اس پردے کو اُٹھا دیا تو اس کے اندر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا گھر موجود ہے اور اس میں پانی موجود ہے۔ اور اس گھر کے انتہائی حصہ میں پانی کے اوپر ایک چٹائی موجود ہے۔ جس پر ایک نہایت اچھی اور خوبصورت شکل والا جوان تشریف فرما ہے۔ جو تمام لوگوں سے خوبصورت ہے وہ اس چٹائی کے اوپر نماز پڑھ رہا ہے، احمد بن عبداللہ آگے بڑھے اور پانی میں داخل ہوتے اور غرق ہو گئے۔ اسی عالم میں وہ بے قرار ہوئے۔ میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے پانی سے باہر نکال لیا۔ ایک گھنٹہ تک بیہوشی کے عالم میں رہے۔ پھر آپ کو ہوش آ گئی، میرے دوسرے ساتھی نے بھی میرے پہلے ساتھی کی طرح عمل کیا۔ اس کے ساتھ بھی وہی واقعہ پیش آیا جو پہلے صاحب کے ساتھ پیش آ چکا تھا۔ ہم لوگ عالم حیرت میں پڑ گئے۔ ہم لوگوں نے گھر کے مالک کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے اور آپ سے معافی طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے عرض کیا آپ نے ہماری طرف کوئی توجہ نہ فرمائی۔ ہم لوگ اس بات سے ڈر گئے اور آپ کو چھوڑ کر واپس آ گئے، خلیفہ معتضد ہمارے انتظار میں تھا۔ ہم رات کے وقت اس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ سے وہ تمام واقعہ بیان کیا۔ جس کو چشم دید ملاحظہ کیا تھا، اس نے کہا میرے پاس آنے سے پہلے کسی اور شخص سے بھی ملے ہو؟ اور اس شخص سے تمہاری بات چیت ہوئی ہو؟ ہم نے عرض کیا ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ہم نے لوگوں سے اس بات کو پوشیدہ رکھا ہے۔ خدا کی قسم ایسا ہے اور ہم نے پختہ قسم کھا رکھی ہوتی کہ جب تک معتضد زندہ ہے اس بات سے کسی شخص کو مطلع نہ کریں گے، اگر معتضد کو اس بات کی خبر ہو گئی تو وہ ہماری گردنیں اڑا دے گا۔ اس بات کو اس کی موت کے بعد بیان کریں گے۔''

کتاب الغیبۃ میں سعد بن عبداللہ قمی کا بیان ہے کہ میں علوم کی گہرائیوں میں مشغول تھا اور میں ایک کتاب میں چالیس سے زیادہ کے مشکل مسائل لکھ رہا تھا۔ میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ میں (ان مسائل کو) اپنے آقا ابو محمد امام حسن عسکری کے مصاحب احمد بن اسحاق سے کیوں نہ دریافت کروں، آپ سامرا جانے کے ارادہ سے روانہ ہو چکے تھے، میں راستے میں آپ سے مل گیا، ہم لوگ اجازت لے کر اپنے آقا (امام حسن عسکری) کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ احمد بن اسحاق کے کندھے پر ایک چمڑے کی تھیلی تھی جس میں ایک سو ساٹھ تھیلیاں دیناروں اور درہموں کی موجود تھیں۔ اور ہر تھیلی پر اس کے مالک کی مہر لگی ہوئی تھی۔ ہمارے آقا (امام حسن عسکری) کی داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جو چاند کی مانند خوبصورت تھا، ہمارے آقا کے سامنے ایک سونے کا انار پڑا ہوا تھا، جو عجیب و غریب نقوش کی وجہ سے چمک رہا تھا اور نادر قسم کے نگینے اس میں جڑے ہوئے تھے، حضرت کی خدمت میں اس کو بصرہ کے رؤسا نے پیش کیا تھا، حضرت کے ہاتھ میں قلم تھا لیکن آپ تحریر نہیں فرما رہے تھے، لڑکے نے آپ کی انگلیوں کو پکڑا ہوا تھا۔ ہمارے آقا اس انار کو لڑھکاتے تھے تاکہ اس لڑکے کو اس کے چکر میں مصروف رکھیں تاکہ بچہ آپ کو لکھنے سے روک نہ سکے، حضرت جب لکھنے سے فارغ ہو گئے تو احمد نے چمڑے کی تھیلی کو اپنی چادر سے باہر نکالا، ہمارے آقا نے فرمایا اسحاق کے بیٹے اپنے دوستوں کے تحفوں کی مہر کو توڑ دو، عرض کیا اے میرے آقا کیا یہ بات جائز ہے کہ میں اپنے پاک ہاتھ کو نجس تحفوں اور پلید مال کی طرف پھیلاؤں؟ ہمارے آقا نے فرمایا اے اسحاق کے بیٹے جو کچھ چمڑے کے تھیلے میں ہے، باہر نکالو۔ ابن اسحاق نے پہلی تھیلی نکالی تو لڑکے نے کہا یہ تھیلی فلاں بن فلاں کی ہے، جو قم کے فلاں محلہ میں رہتا ہے، یہ تھیلی باسٹھ دیناروں پر مشتمل ہے جو مال حرام سے حاصل ہوئے ہیں۔ اس تھیلی کے مالک نے فلاں ماہ اور فلاں سال اپنے ہمسائے جولاہے کو سوا من اون تول کر دی تھی۔ جولاہے کے ہاں سے اس کو چور چرا کر لے گیا تھا، جولاہے نے اس بات سے اس کو آگاہ کر دیا تھا لیکن اس نے جولاہے کی بات کو جھٹلا دیا۔ اس کے عوض میں سوا من کاتی ہوئی اون اس سے وصول کر لی تھی، اس نے اس سے کپڑے کو بنایا اور اس کپڑے کو فروخت کر ڈالا جس کی یہ قیمت ہے۔ تھیلی کو جب کھولا گیا تو اس میں سے ایک خط برآمد ہوا جس پر اس شخص کا نام موجود تھا جس نے اس بات کے متعلق بتایا تھا اور ان دیناروں کی تعداد اتنی تھی جتنی قدر اس لڑکے نے بتائی تھی، ہمارے آقا نے فرمایا اے میرے بیٹے آپ نے سچ کہا۔ ابن اسحاق نے ایک اور تھیلی کو نکالا، لڑکے نے کہا یہ فلاں بن فلاں کی ہے جو قم میں فلاں محلہ میں رہتا ہے۔ اس میں پچاس دینار ہیں ان کو ہاتھ لگانا ہمارے لئے حلال نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی گیہوں کی قیمت ہے جس کے مالک نے خیانت کی ہے۔ جب گیہوں کو لیا ہے تو زیادہ تول کر لیا ہے اور جب اس کو فروخت

کیا ہے تو کم تول کر دیا ہے۔ ہمارے آقا نے فرمایا اے بیٹے تم نے سچ فرمایا۔ پھر ہمارے آقا نے فرمایا اے ابن اسحاق تم ان تمام تھیلیوں کو اٹھا لو۔ ان کو ان کے مالکان کے پاس واپس کر دو، ہم لوگوں کو بڑھیا کا کپڑا دے دو جب ابن اسحاق چلا گیا تو آپ کی خدمت میں کپڑا لایا گیا۔ ہمارے آقا نے مجھے فرمایا اے سعد! تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا، آپ کی ملاقات کا مشتاق تھا، فرمایا جن مسائل کے دریافت کرنے کا تیرا ارادہ تھا ان کو میری آنکھ کی ٹھنڈک سے دریافت کرو، حضرت نے لڑکے کی طرف اشارہ فرمایا۔ لڑکے نے فرمایا جو کچھ تمہاری مرضی ہو اس کو دریافت کرو۔ میں نے ایک ایک کر کے اپنے مسائل کو دریافت کیا آپ نے مجھے تسلی بخش جواب دیا۔ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ بھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ کھیعص کی کیا تفسیر ہے، فرمایا ک سے کربلا مراد ہے، ھا سے عترت کی ہلاکت مراد ہے۔ یا سے یزید ملعون مراد ہے، عین سے عترت کی پیاس مراد ہے۔ ص سے ان کا صبر مراد ہے، سعد نے آپ (حضرت قائم آل محمد سے) فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی کی تفسیر دریافت کی۔ فرمایا موسیٰ علیہ السلام اپنے اہل سے سخت محبت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاخلع نعلیک یعنی اپنے اہل کی محبت اپنے دل سے نکال دے، اس کے بعد میں ان دونوں حضرات سے واپس چلا آیا۔ ابن اسحاق وکیل مجھے روتے ہوئے ملا۔ اور کہا میں نے بڑھیا کا کپڑا گم کر دیا ہے، میں نے کہا اس کو میں نے اپنے آقا کے قدموں کے نیچے دیکھا ہے ابن اسحاق ہمارے آقا کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسکراتا ہوا باہر نکل آیا۔ کہا آپ کی بات صحیح ہے۔ کتاب الغیبۃ میں محمد بن علی قمی سے روایت ہے کہ علی بن حسین بن موسیٰ کی زوجیت میں اس کی چچا زاد بہن تھی، آپ کا اس سے کوئی فرزند پیدا نہیں ہوا تھا۔ آپ نے شیخ ابو القاسم بن روح کی خدمت میں خط تحریر کیا، یہ شخص امام کی غیبت کے زمانہ میں آپ کا وکیل تھا۔ امام کے وکیل محمد بن عثمان عمری کی موت کے بعد یہ شخص حضرت کا وکیل بنا ہے کہ یہ شخص امام سے اس بات کی استدعا کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ اس کی چچا زاد بہن سے اولاد نصیب کرے۔ جواب ظاہر ہوا۔ اے علی تجھے تیری چچا زاد بہن سے کوئی فرزند عطا نہیں ہو گا۔ عنقریب تم دیلم کی لونڈی کے مالک ہو گے۔ اس سے تجھے دو فقیہ فرزند عطا ہوں گے اور جو ان دو کے درمیان میں پیدا ہو گا وہ زاہد تو ہو گا لیکن فقیہ نہیں ہو گا، اس کو محمد اور حسین نامی دو بڑے فقیہ فرزند عطا ہوئے۔ ان دونوں کے درمیان ایک بھائی پیدا ہوا جو زاہد تو تھا لیکن فقہ سے اسے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔

باب ۸۲

امام کے بیان میں

امام ابو محمد حسن عسکری نے اپنے خاص دوستوں کو اپنا فرزند قائم مہدی (عجل اللہ فرجہ) دکھایا تھا اور ان کو اس بات سے آگاہ کیا کہ آپ کی موت کے بعد آپ کا فرزند امام ہوگا۔"

ابو غانم خادم سے روایت ہے کہ ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کا ایک فرزند پیدا ہوا۔ جس کا نام آپ نے محمد رکھا۔ تیسرے روز اس کو اپنے اصحاب کو دکھلایا، فرمایا یہ تمہارے امام ہیں اور میرے بعد تم پر خلیفہ ہیں یہ وہ قائم ہیں جس کے لئے انتظار کی گھڑیاں لمبی ہو جائیں گی۔ جب زمین ظلم و جور سے پُر ہو جائے گی تو آپ ظہور فرمائیں گے اور اس کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، اسی کتاب میں جعفر بن مالک سے روایت ہے کہ معاویہ بن حکیم، محمد بن ایوب اور محمد بن عثمان نے کہا کہ امام ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام نے اپنا فرزند ہمیں دکھلایا تھا اور ہم لوگ حضرت کے گھر میں موجود تھے اور ہم لوگ چالیس آدمی تھے، فرمایا یہ میرے بعد تمہارے امام ہیں۔ اور تم پر خلیفہ ہیں۔ اس کی اطاعت کرو، میرے بعد تفرقہ میں نہ پڑ جانا۔ ورنہ تم اپنے دین کے بارے میں ہلاک ہو جاؤ گے، تمہیں یقین ہونا چاہیئے تم آج کے بعد اس کو کبھی نہ دیکھو گے

احمد سے روایت ہے کہ تلامی نے محمد بن عثمان عمری کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ابو محمد (امام حسن عسکری) دنیا سے تشریف لے گئے فرمایا آپ تو تشریف لے گئے ہیں لیکن ہمارے درمیان ایک ایسے شخص کو چھوڑ گئے ہیں۔ جس کی بیعت ہماری گردنوں میں قائم ہے۔"

عمرا ہوازی سے روایت ہے کہ امام ابو محمد (امام حسن عسکری علیہ السلام) نے مجھے اپنا فرزند دکھلایا تھا اور فرمایا تھا یہ میرے بعد تمہارا امام ہے۔"

خادم فارسی سے روایت ہے کہ میں گھر کے دروازے پر موجود تھا۔ گھر سے ایک لڑکی باہر نکلی جس کے ساتھ ایک چھپی ہوئی چیز موجود تھی۔ اس سے ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا اس چیز کو ظاہر کر دو جو تمہارے پاس موجود ہے۔ اس نے ظاہر کر دیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بچہ موجود ہے جو سفید رنگ والا اور خوبصورت چہرے والا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ میرے بعد تمہارا امام ہے۔" اس کے بعد میں نے اس بچے کو کبھی نہ دیکھا۔

محمد بن اسماعیل بن موسےٰ کاظم علیہم السلام سے روایت ہے جو اولاد کاظم میں سب سے زیادہ عمر والے

تھے، آپ نے فرمایا میں نے ابو محمد امام حسن عسکری کے فرزند کو دیکھا تھا اور وہ ابھی بچے تھے، ابو علی بن مطہر سے روایت ہے کہ میں نے ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند کو دیکھا تھا۔ اور وہ بڑی جلالت قدر والے تھے۔"

کامل بن ابراہیم مدنی سے روایت ہے کہ میں ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (آپ کے) دروازے پر پردہ پڑا ہوا تھا، ہوا چل پڑی اور پردے کا ایک کونہ الگ ہو گیا۔ ناگاہ ایک ایسا بچہ نمودار ہوا۔ جو چاند کی مانند تھا، امام محمد باقر نے فرمایا اے کامل! یہ حجت میرے بعد تیری ضرورت سے تجھے آگاہ کرے گا۔

ابراہیم بن ادریس سے روایت ہے کہ میں نے امام مہدی (عجل اللہ فرجہ) کو امام ابو محمد علیہ السلام کے انتقال کے بعد دیکھا تھا اور آپ اس وقت بچے تھے، میں نے آپ کے دونوں ہاتھوں اور سر شریف کو بوسہ دیا تھا۔"

یعقوب بن منفوش سے روایت ہے کہ میں امام ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے گھر کے دروازے پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ اے آقا! آپ کے بعد اس (امر خلافت کا) مالک کون ہوگا؟ فرمایا پردے کو اٹھا دو۔ میں نے پردے کو اٹھا دیا، ایک بچہ برآمد ہوا۔ جو آکر حضرت ابو محمد علیہ السلام کے زانو مبارک پر بیٹھ گیا۔ ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد یہ تمہارے امام ہیں۔ فرمایا اے فرزند گھر میں چلے جاؤ۔ آپ گھر میں تشریف لے گئے، اور میں آپ کی طرف دیکھ رہا تھا، فرمایا اے یعقوب گھر میں جا کر دیکھ لو، میں نے گھر میں جا کر دیکھا تو وہاں کوئی چیز بھی موجود نہ تھی۔

محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر بن کبیر سے روایت ہے کہ صاحب الزمان علیہ السلام اپنے چچا جعفر کے پاس تشریف لائے اور فرمایا جو ابو محمد علیہ السلام کے مال میں دخل اندازی دیتے تھے، آپ نے فرمایا اے چچا! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ آپ میرے حقوق میں دخل اندازی دیتے ہیں، آپ کا چچا جعفر حیران اور ششدر رہ گیا اور آپ غائب ہو گئے۔ جب صاحب الزمان علیہ السلام کی دادی امام حسن عسکری علیہ السلام کی والدہ کا انتقال ہوا۔ تو آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے گھر میں دفن کیا جائے، جعفر نے اس بات پر جھگڑا کیا اور کہا یہ میرا گھر ہے، صاحب الزمان علیہ السلام نے تشریف لا کر فرمایا اے چچا یہ آپ کا گھر نہیں ہے۔ پھر آپ غائب ہو گئے۔

ابوادیان سے روایت ہے کہ میں ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت بجا لایا کرتا تھا۔ میں آپ کے خطوط کو شہروں میں پہنچایا کرتا تھا، آپ نے ایک خط تحریر فرمایا اور مجھے فرمایا کہ اس کو مدائن میں لے جاؤ، تم پندرہ روز غیر حاضر رہو گے اور سامرا میں پندرھویں دن واپس آؤ گے۔ تم میرے گھر سے موت کی آواز کو سنو گے، مجھے غسل دینے کی جگہ پر پاؤ گے۔ میں نے عرض کیا اے آقا! آپ کے بعد قائم کون ہوگا؟ فرمایا جو شخص میرے خطوط کا تم سے جواب طلب کرے گا۔ وہ میرے بعد قائم ہوگا۔ میں نے عرض کیا اور وضاحت فرمایئے، فرمایا جو شخص مجھ پر نماز جنازہ پڑھے گا وہ میرے بعد قائم ہوگا۔ میں نے عرض کیا اور وضاحت فرمایئے، فرمایا میرے بعد

قائم وہ ہوگا جو کچھ تھیلیوں میں ہوگا اس سے تمہیں آگاہ کر دے گا۔" پھر مجھے آپ کے رعب اور دبدبہ نے آپ سے سوال کرنے سے روک دیا۔ میں خطوط لے کر مدائن روانہ ہوگیا۔ میں نے ان خطوط کا جواب حاصل کیا۔ میں پندرھویں روز سامرا میں داخل ہوا۔ اور حضرت کے گھر سے موت کی خبر سنی، آپ غسل کرنے کی جگہ پر موجود تھے، آپ کو کفن دیا گیا، جب آپ کے بھائی جعفر نے آپ پر نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو ایک لڑکا ظاہر ہو گیا، اس نے جعفر کی چادر کو کھینچا، فرمایا اے چچا پیچھے ہو جائیں۔ میں اپنے باپ پر نماز پڑھانے کا زیادہ حقدار ہوں۔ لڑکا آگے بڑھا اور حضرت پر نماز جنازہ پڑھی، پھر فرمایا اے ابوادیان! ان خطوط کے جوابات میرے حوالے کرو جو تمہارے پاس موجود ہیں، میں نے ان جوابات کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا، میں نے اپنے دل میں خیال کیا یہ تو صرف دو تھیلیاں ہیں اور ابھی اور تھیلیاں باقی ہیں، ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک جماعت قم کی طرف سے وارد ہوئی۔ اور انہوں نے کہا ہمارے پاس خطوط بھی موجود ہیں اور مال بھی ہے۔ ہم نے جعفر سے خطوط والے لوگوں اور مال کی مقدار کے متعلق سوال کیا ہے تو اس نے کہا میں غیب کی بات کو نہیں جانتا، ایک خادم ظاہر ہوا اور اس نے کہا کہ مجھے صاحب الزمان علیہ السلام نے تمہارے پاس روانہ کیا ہے کہ خطوط کے مالک فلاں، فلاں اور فلاں شخص ہیں اور تھیلیوں میں ایک ہزار دس دینار موجود ہیں، وہ آپ طلب فرماتے ہیں۔ انہوں نے نوکر کو خطوط اور مال دے دیا۔" علی بن سنان موصلی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہمارے آقا ابو محمد علیہ السلام کا انتقال ہوگیا تو قم کی جانب سے ایک وفد مال لے کر آیا۔ جعفر نے کہا مال کو میرے پاس لے آؤ، ان لوگوں نے کہا کہ جب ہم لوگ مال لے کر ابو محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو آپ فرمایا کرتے تمام مال اتنا ہے اور اتنے فلاں آدمی نے دیئے ہیں، اور اتنے فلاں نے۔ جعفر نے کہا یہ علم غیب کی باتیں ہیں جن کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ جعفر نے خلیفہ کے پاس شکایت کر دی جو سامرا میں موجود تھا۔ خلیفہ نے کہا مال کو جعفر کے حوالے کر دو، انہوں نے کہا اے امیرالمومنین! اگر جعفر صاحب الامر ہے تو ہمیں وہ چیز بیان کرے جس کو اس کے بھائی امام بیان کرتے تھے ورنہ ہم لوگ مال کو اس کے مالکوں کے پاس واپس لوٹا دیں گے۔ خلیفہ نے کہا یہ لوگ محض ایلچی ہیں، ایلچی کا کام تو محض پہنچانا ہی ہوتا ہے۔ جب وہ لوگ مال لے کر شہر سے باہر روانہ ہوئے تو ایک لڑکا ان کی طرف روانہ ہوا اور بلند آواز سے فرمایا اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ یہ لوگ آپ کی خدمت میں چل پڑے، ان لوگوں کا بیان ہے ہم لوگ آپ کے ساتھ چلتے رہے، آخر کار ہم لوگ اپنے آقا ابو محمد حسن علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوئے ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے فرزند تخت پر تشریف فرما ہیں۔ آپ کی شکل مبارک چاند کی مانند خوبصورت تھی، آپ نے سبز لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کل مال اتنا ہے، اتنے دینار فلاں شخص نے اٹھا

رکھے ہیں، اتنے دینار فلاں بن فلاں کی طرف سے ہیں۔ اور فلاں بن فلاں نے فلاں بن فلاں نے دینار اٹھا رکھے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ نے ہمارے برتن اور گھوڑے تک بیان فرما دیئے۔ اس کے بعد ہمارے آقا نے ہمیں حکم دیا کہ اس کے بعد ہم لوگ سامرا کی طرف کوئی چیز لے کر نہ آئیں، آپ نے ہمارے لئے بغداد میں ایک شخص مقرر فرما دیا کہ ہم اس کے پاس مال لاتے ہیں اور اس شخص کے ہاں سے حضرت کے فرمان جاری ہوتے تھے، ہم لوگ اپنے آقا سے روانہ ہو پڑے اور حضرت کے مقرر کردہ نائب کے پاس جو بغداد میں تھا مال لایا کرتے تھے، یہ وہ شخص تھا جس کے ہاں سے حضرت کے اوامر اور نواہی جاری ہوتے تھے۔"

حسین بن حمدان حضینی، ہارون بن مسلم، سعدان بصری، محمد بن احمد بغدادی، احمد بن اسحاق، سہل بن سعد اور عبداللہ بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان تمام حضرات نے کئی معتبر مشائخ کی زبانی سنا، جو امام علی ہادی اور ابو محمد حسن عسکری علیہما السلام کی مزارات مقدس کے مجاور تھے، ان مشائخ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے دونوں آئمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی امام کے خلق فرمانے کا ارادہ کرتا ہے تو جنت کے پانی سے ایک قطرہ حجرت کے پانی میں نازل کرتا ہے وہ زمین کے پھلوں پر گرتا ہے امام کا باپ ان پھلوں کو کھاتا ہے۔ ان سے امام کا نطفہ بنتا ہے، جب نطفہ رحم میں قرار پکڑتا ہے اور اس کو چار ماہ گزر جاتے ہیں تو وہ آواز کو سنتا ہے اور اس کے بازو پر لکھ دیا جاتا ہے۔ وتمت کلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لکلماته وهو السمیع العلیم۔ جب امام پیدا ہوتے ہیں تو اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کے نور کے ستون بلند ہو جاتے ہیں، اس نور کے ذریعہ مخلوقات کو دیکھتا ہے، ان کے اعمال اور ان کی پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے، جب وہ ولی ہوتا ہے تو ستون اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نصب کر دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ دیکھتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ امام ابو محمد حسن عسکری نے نرجس خاتون کو اس کی پھوپھی نے بخش دیا تھا۔ اس کا قصہ اس طرح سنا دیا جس طرح پہلے گزر چکا ہے۔

باب ۸۳

اس بیان میں کہ صاحب الزمان مہدی علیہ السلام کو آپ کی غیبت کبریٰ کے بعد کس شخص نے دیکھا؟

کتاب الغیبۃ میں ابو عبداللہ بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے مہدی علیہ السلام کو حجر اسود کے پاس موجود دیکھا اور لوگوں کا آپ پر اژدہام تھا اور آپ فرماتے تھے کہ اس کا نہیں حکم نہیں دیا گیا۔"

غانم ہندی سے روایت ہے کہ میں امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں بغداد وارد ہوا۔ میں پل پر متفکر حالت میں چل رہا تھا کہ آپ کو کہاں پاؤں، اسی دوران میں میرے پاس ایک آنے والا شخص آیا اور مجھے کہا اپنے آقا کے پاس چلئے۔ وہ میرے ساتھ لگاتار چلتا رہا۔ آخر کار اس نے مجھے ایک گھر میں داخل کیا جس میں باغ موجود تھا، ناگاہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا تشریف فرما ہیں اجب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا اے غانم تمہیں خوش آمدید ہو، آپ نے مجھ سے ہندی زبان میں گفتگو فرمائی۔ اور مجھ پر سلام کیا، فرمایا تم اس سال حج ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو قم والوں کے ساتھ۔ اس سال تم حج ادا نہ کرو، خراسان چلے جاؤ، آنے والے سال حج ادا کرنا، آپ نے میری طرف ایک تھیلی کو پھینک کر فرمایا اس کو اپنے خرچ میں صرف کرو، جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس کے متعلق کسی کو آگاہ نہ کرنا۔"

محمد بن شاذان کابلی سے روایت ہے، میں برابر مہدی علیہ السلام کی تلاش میں تھا۔ میں نے اپنا قیام مدینہ میں رکھ لیا، جس شخص سے بھی میں اس بات کا ذکر کرتا تھا وہ میرا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ میں بنی ہاشم کے ایک شیخ سے ملا جس کا نام یحییٰ بن محمد عریضی تھا۔ مجھ سے فرمایا جس شخص کو تم تلاش کرتے ہو وہ صریا میں موجود ہے۔ میں صریا میں وارد ہوا۔ میں ایک مکان کے اندر داخل ہوا۔ ایک سیاہ غلام نے مجھے جھڑکا۔ کہا اس جگہ سے اٹھ جاؤ، میں نے کہا میں اس جگہ سے نہیں اٹھوں گا۔ غلام گھر میں چلا گیا، پھر واپس نکل آیا، مجھ سے کہا اندر چلو، میں اندر داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا گھر کے درمیان تشریف فرما ہیں، آپ نے مجھے میرے نام کے ساتھ پکارا حالانکہ میرے نام کو میرے اہل کے سوا کابل میں اور کوئی شخص نہیں جانتا تھا۔ آپ نے مجھے چند چیزوں کے متعلق آگاہ فرمایا۔ اور میں آپ کے ہاں سے واپس چلا آیا۔ پھر میں دوسرے سال واپس آیا۔ اور میں نے

آپ کو موجود نہ پایا۔

عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عثمان عمری سے صاحب الزمان کی روایت کے متعلق سوال کیا، اس نے کہا میں نے حضرت کو بیت الحرام کے پاس دیکھا اور آپ فرماتے تھے۔ "اے پروردگار! جو وعدہ تم نے مجھ سے کیا ہے اس کو پورا کرو۔" نیز میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے تھے اپنے رب سے دعا اور مناجات کرتے تھے۔"

ظریف ابو نصر سے روایت ہے کہ میں صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھ سے فرمایا میں کون ہوں؟ میں نے عرض کیا آپ میرے آقا ہیں اور میرے آقا کے فرزند ہیں، فرمایا میں خاتم الاوصیا ہوں میری وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کے رہنے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے۔"

عبداللہ مسور سے روایت ہے کہ میں بنی ہاشم کے ایک باغ میں داخل ہوا۔ میں نے وہاں لڑکوں کو دیکھا کہ ایک تالاب کے پانی پر تیر رہے تھے، میں نے ایک جوان کو دیکھا جو مصلیٰ پر تشریف فرما تھے اور اپنی آستین کو اپنے منہ میں رکھا ہوا تھا، میں نے ان بچوں کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا یہ محمد بن حسن عسکری علیہما السلام ہیں، آپ اپنے باپ علیہما السلام کی شکل کے تھے۔"

محمد بن ابی عبد کوفی اسدی سے روایت ہے کہ آپ نے ان حضرات کا ذکر کیا ہے جنہوں نے صاحب الزمان علیہ السلام کو دیکھا ہے اور آپ کے کرامات ملاحظہ کئے ہیں۔ حضرت کے وکلا، جو بغداد میں موجود تھے محمد بن عثمان عمری اور اس کا بیٹا حاجز، بلالی اور عطار ہیں، کوفہ میں آپ کا وکیل عاصمی تھا، اہواز میں محمد بن ابراہیم بن مہزیار، قم میں احمد بن اسحاق، ہمدان میں محمد بن صالح، رے میں بسامی اور اسدی، آذربائیجان میں قاسم بن علا اور نیشاپور میں محمد بن شاذان نعیمی تھے، یہ بارہ آدمی حضرت کے وکیل تھے اور وہ لوگ جو حضرت کے وکیل نہیں تھے۔ ان کی تعداد ترپن ۵۳ ہے۔ ان حضرات کے نام کتاب الغیبۃ میں تحریر ہیں۔

حسن بن وجنا نصیبی سے روایت ہے کہ میں اپنے ۵۴ حج کے موقع پر منیٰ کے مقام پر میزاب کے نیچے سجدہ کر رہا تھا، میں گریہ وزاری اور دعا کے ساتھ صاحب الزمان علیہ السلام کی تلاش میں تھا، ناگاہ مجھے ایک لونڈی نے حرکت دی۔ اور کہا اے حسن اٹھو! وہ میرے ساتھ چلتی رہی۔ آخر کار وہ مجھے لے کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں لے آئی، وہ دروازے پر کھڑی ہو گئی اور مجھے صاحب الزمان علیہ السلام نے فرمایا اے حسن! خدا کی قسم جو حج بھی تم نے ادا کیا ہے میں تمہارے ساتھ ہوتا تھا، تم امام جعفر بن محمد علیہما السلام کے گھر پر بیٹھ جاؤ، تم اپنے کھانے پینے اور ستر عورت کا اہتمام نہ کرو۔ آپ نے مجھے ایک دعا تعلیم فرمائی، فرمایا دعا پڑھو اور محمد پر درود بھیجا کرو، میرے خالص دوستوں کے سوا اس دعا کو اور کسی کو نہ بتانا، میں اس گھر میں بیٹھ

گیا، مجھے افطار کے وقت پانی، روٹی اور سالن مل جاتا تھا۔ میں سردی کے کپڑے کو سردی میں اور گرمی کا کپڑا گرمی میں پاتا تھا۔"

علی بن احمد کوفی ازدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں طواف میں مصروف تھا کہ ناگاہ میں نے ایک خوبصورت چہرے والے جوان کو دیکھا جو پاکیزہ خوشبو والے تھے، آپ نے میرے ساتھ گفتگو فرمائی، میں نے عرض کیا اے میرے آقا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں مہدی ہوں، میں صاحب الزمان ہوں اور میں وہ قائم ہوں جو زمین کو اس طرح انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی، زمین حجت (خدا) سے خالی نہیں (نیز لوگ خالی (فترت) میں نہیں رہتے) یہ امانت ہے اس کے متعلق اپنے ان بھائیوں کو آگاہ کرنا جو حق پرقائم ہوں، پھر حضرت نے میری طرف سنگریزے پھینک دئے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سونے کے ڈلے ہوئے تھے، بعض نے کہا ہے کہ آپ سال میں ایک مرتبہ اپنے خاص اصحاب کو ملتے ہیں اور ان سے بات چیت فرماتے ہیں۔

راشد ہمدانی سے روایت ہے جب میں حج ادا کرکے واپس لوٹا تو میں راستے سے بھٹک گیا، میں ایک ایسی زمین پر چلا گیا جو سرسبز و شاداب تھی۔ اور اس کی مٹی بہت زیادہ خوشبودار تھی، اس پر خیمہ نصب تھا۔ میں جب خیمہ کے قریب پہنچا تو میں نے دو نوکروں کو دیکھا، انہوں نے کہا تم بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے، ایک نوکر خیمے کے اندر چلا گیا۔ پھر باہر آگیا، کہا اندر چلو، میں اندر چلا گیا، میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان اس حالت میں تشریف فرما ہے جس نے اپنے سر مبارک پر ایک لمبی تلوار لٹکائی ہوئی ہے۔ میں نے آپ پر سلام کیا، آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔ فرمایا میں کون ہوں؟ میں نے عرض کیا مجھے علم نہیں ہے، فرمایا میں وہ قائم ہوں جو آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے، میں اس تلوار کے ذریعے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی، میں اپنے چہرے کے بل گر پڑا۔ فرمایا غیر خدا کا سجدہ نہ کرو، اپنے سر کو اٹھاؤ اور تم ہمدان شہر کے رہنے والے راشد ہو، کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو؟ کہ تم اپنے اہل کے پاس واپس لوٹ جاؤ۔ میں نے عرض کیا ہاں، آپ نے مجھے ایک تھیلی عنایت فرمائی، آپ نے خادم کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ چند قدم میرے ساتھ چل پڑے۔ میں نے اسد آباد کو دیکھا، فرمایا اے راشد یہ اسد آباد ہے۔ اب چلے جاؤ" میں نے مڑ کر دیکھا تو آپ کو نہ پایا، میں اسد آباد میں وارد ہوا تھیلی میں پچاس دینار موجود تھے۔ میں ہمدان میں داخل ہوا۔ میں نے اپنے اہل کو اس بات کی بشارت دی، جب تک ہمارے پاس وہ دینار موجود رہے ہم خیر و بھلائی پر قائم رہے۔

ابو نعیم انصاری سے روایت ہے کہ میں مسجد الحرام میں موجود تھا۔ ذوالحجہ کی ۷ تاریخ تھی۔ ۲۹۳ھ تھا۔

میں نے ایک نوجوان کو دیکھا ہم لوگ اس کے رعب اور دبدبے کی وجہ سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے، آپ تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ جعفر صادق علیہ السلام اپنی دعا میں کیا فرمایا کرتے تھے، ہم نے عرض کیا، کیا فرمایا کرتے تھے، فرمایا آپ یہ فرماتے تھے۔ اللهم انی اسئلک باسمک الذی به تقوم السماء والارض وبه تفرق بین الحق والباطل وبه تجمع بین المتفرق وبه تفرق بین المجتمع وبه احصیت عدد الرمال وزنة الجبال وکیل البحار ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تجعل لی من امری فرجا ومخرجا۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ دوسرے دن اسی وقت طواف سے فارغ ہو کر آکر تشریف فرما ہوئے۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ امیر المومنین علیہ السلام نماز فریضہ کے بعد کیا دعا مانگتے تھے؟ ہم نے عرض کیا، کیا فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا، فرمایا کرتے تھے اللهم الیک رفعت الاصوات ودعیت الدعوات ولک عنت الوجوه ولک خضعت الرقاب والیک التحاکم فی الاعمال یا خیر من سئل وخیر من اعطی یا صادق یا باری یا من لا یخلف المیعاد یا من امر بالدعاء وتکفل بالاجابة یا من قال ادعونی استجب لکم یا من قال واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدون یا من قال یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم۔ پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ امیر المومنین سجدہ شکر میں کیا فرمایا کرتے تھے، ہم نے عرض کیا کیا فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا، فرمایا کرتے تھے یا من لا یزیده الحاح الملحین الا کرما وجودا یا من له خزائن السموات والارض یا من له الفضل العظیم لا تمنع اساءتی من احسانک الی اسالک ان تفعل بی ما انت اهله وانت اهل الجود والکرم والعفو یا الله یا رب یا الله افعل بی ما انت اهله وانت قادر علی العقوبة وقد استحققتها لا حجة لی عندک ولا عذر لی عندک ابوء الیک بذنوبی کلها واعترف بها کی تعفو عنی وانت اعلم بها منی بوء ت الیک من کل ذنب اذنبته وکل خطیئة اخطاتها وکل سیئة عملتها یا رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم"۔ آپ پھر تشریف لے گئے، پھر اسی وقت دوبارہ لوٹ کر تشریف لائے اور بیٹھ گئے، فرمایا علی بن حسین علیہما السلام سید العابدین اپنے سجدے میں اس جگہ آپ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کی طرف اشارہ فرمایا، فرمایا کرتے تھے، عبیدک بفنائک مسکینک بفنائک، فقیرک بفنائک، سائلک بفنائک، یسالک ما لا یقدر علیه سواک۔ پھر آپ نے محمد بن قاسم علوی کی طرف دیکھا اور فرمایا اے محمد بن قاسم تم بھلائی پر قائم ہو کیونکہ آپ صاحب الزمان علیہ السلام

کی تلاش میں تھے، آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور تشریف لے گئے، محمودی نے کہا اسے قوم تم جانتے ہو یہ کون شخص تھا؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا خدا کی قسم یہ شخص صاحب الزمان ہیں، کہا میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے صاحب الزمان کی زیارت کرائے، سات سال پہلے کی بات ہے کہ حضرت عرفہ کی عشار کی دعا پڑھ رہے تھے، میں نے خدمت میں عرض کیا، آپ کون ہیں؟ فرمایا میں بنی ہاشم کا ایک آدمی ہوں، میں نے عرض کیا کن حضرات میں سے ہو؟ فرمایا ان ہی سے ہوں، جس نے کھوپڑی کو فندگا فتنہ کیا تھا، کھانا کھلایا تھا اور رات کو اٹھ نماز پڑھی جب لوگ سوئے ہوتے ہوتے تھے، میں سمجھا یہ کوئی علوی آدمی ہے۔ پھر آپ پوشیدہ ہو گئے، مجھے علم نہ ہو سکا کہ آسمان کی طرف چڑھ گئے ہیں یا زمین کے اندر تشریف لے گئے ہیں، میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا جو آپ کے گرد جمع تھے، کیا تم اس علوی (سید) کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، ہر سال ہمارے ساتھ پیدل تشریف لا کر حج ادا کرتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ میں نے آپ کے قدم کے چلنے کا کوئی نشان نہیں دیکھا! پھر میں غمگین صورت میں اپنی جدائی کی وجہ سے مزدلفہ چلا آیا، میں اسی رات سو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ نے فرمایا اسے محمودی! تم نے اپنے مطلوب کو دیکھا، عرفہ کی عشا کو تم لوگوں کے ساتھ صاحب الزمان تھے! اس واقعہ کو لوگوں نے تین طریقوں سے ذکر کیا ہے۔

ابراہیم بن مخضر یار اہوازی سے روایت ہے کہ میں مدینہ اور مکہ میں اس غرض کے لئے وارد ہوا تاکہ میں صاحب الزمان علیہ السلام کو تلاش کروں، میں طواف میں مصروف تھا، مجھے ایک گندمی رنگ والے انسان نے کہا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا میں اہواز کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا تم ابراہیم بن مخضر یار کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا وہ خود میں ہوں آپ نے میرے ساتھ معانقہ فرمایا، میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کیا آپ کو صاحب الزمان علیہ السلام کے متعلق کوئی علم ہے؟ مجھے فرمایا میرے ساتھ اپنے ساتھیوں سے پوشیدہ طائف کی طرف چلو، ہم لوگ طائف کی طرف اس حالت میں چلے کہ ایک ریت کو طے کرنے کے بعد دوسری ریت کو طے کرتے تھے۔ ہم جنگل میں پہنچ گئے۔ ہمارے سامنے ایک خیمہ نمودار ہوا۔ جس کی وجہ سے ریت چمک رہی تھی اور جس کی وجہ سے زمین کا وہ غیر آباد علاقہ روشن ہو رہا تھا، ہم نے جلدی کی آخر کار ہم اس خیمے کے پاس اجازت کے ساتھ پہنچ گئے، میں صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا اسے ابو اسحاق تجھے خوش آمدید ہو، میں نے عرض کیا میرے باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ میں ہمیشہ شہر بشہر آپ کی تلاش میں تھا۔ آخر کار اللہ نے اپنے احسان کے ساتھ مجھ پر احسان کیا، آپ تک میری رہنمائی فرمائی فرمایا اسے ابا اسحاق! یہ جگہ تم سے پوشیدہ رہے، ابراہیم نے کہا میں ایک عرصہ تک آپ کی خدمت میں حاضر رہا، میں آپ سے موضحات اعلام اور نیرات احکام کے اقتباس کرتا تھا، آپ نے مجھے واپس اہواز

جانے کا حکم دیا، آپ نے میرے حق میں اپنی نیک دعا فرمائی۔ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے میری اولاد کے لئے اور میرے قرابت داروں کے لئے ذخیرہ ہو گی۔ میرے پاس مال موجود تھا جو پچاس ہزار درہم سے زیادہ تھا۔ آپ کی خدمت میں پیش کیا، میں نے حضرت کی خدمت میں سوال کیا آپ قبول فرما کر مجھ پر مہربانی فرمائیں۔ آپ نے مسکرا دیا، فرمایا اسے ابو اسحاق! اس سے اپنے واپس جانے میں مدد حاصل کرو۔ اس بات کا غم نہ کرو۔ کہ ہم نے اس کے قبول کرنے سے اعراض کیا ہے، "بارك الله فيما خولك و ادام لك ما خولك وكتب لك احسن ثواب المحسنين واستودعه نفسك ودیعة لا تضيع بمنه ولطفه انشاء اللہ" اللہ تعالیٰ تیرے مال میں برکت دے جو تیرے پاس ہے۔ اس کو ہمیشہ برقرار رکھے، نیکوکاروں کا بہترین ثواب تیرے لئے تحریر کرے۔ میں تجھے اللہ کے حوالہ کرتا ہوں، تم اس کے احسان اور مہربانی سے ضائع نہیں ہو گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۴

ان اہل اللہ کے اقوال کو نقل کرنا جو صاحبان شہود اور کشف ہیں اور علماء حروف کے مہدی موعود علیہ السلام کے متعلق بیان

شیخ جلیل عبدالکریم یمانی قدس اللہ سرہ و وہب لنا فیوضہ و علومہ نے فرمایا۔

فی یمن امن یکون لاھلھا ۔۔۔ الی ان تری نور الهداية مقبلا

یمن کے رہنے والوں کے لئے امن ہو گا حتیٰ کہ وہ نور ہدایت کو آتا ہوا دیکھیں گے۔

بمیم مجید من سلالة حیدر ۔۔۔ ومن ال بیت طاہرین من علا

حیدر کی اولاد سے ہم مجید کے ساتھ آئیں گے۔ اہل بیت طاہرین سے کون شخص بلند ہو گا۔

سمی بمہدی من الحق ظاہر ۔۔۔ بسنة خیر الخلق یحکم اولا

جس کا نام مہدی ہو گا، حق کی طرف سے ظاہر ہوں گے۔ بہترین خلق کی سنت کے ساتھ پہلے پہلے حکم کریں گے۔

شیخ کبیر عبدالرحمٰن بسطامی قدس اللہ سرہ صاحب کتاب درۃ المعارف نے فرمایا

ویظھر میم المجد من آل احمد ۔۔۔ ویظھر عدل اللہ فی الناس اولا

آل احمد کی میم محمد ظاہر ہوں گے، پہلے پہلے لوگوں میں اللہ کا انصاف ظاہر ہوگا۔

کما رووینا عن علی الرضا   وفی کنز علم الحرف اضحی محصلا

امام علی رضا علیہ السلام سے ہم نے اسی طرح روایت کیا ہے۔ علم حرف کی کان وہ حاصل نتیجہ ہیں۔

نیز کہا:۔

ویخرج حرف المیم من بعد شینہ   بمکۃ نحو البیت بالنصر قد علا

حرف میم شین کے بعد ظاہر ہوں گے مکہ میں بیت (خانہ کعبہ) کی طرف مدد کے ساتھ بلند ہوں گے۔

فہذا ھو المہدی بالحق ظاہر   سیاتی من الرحمن للخلق مرسلاً

یہ حضرت مہدی ہیں حق کے ساتھ ظاہر ہیں، عنقریب رحمٰن (اللہ) کی جانب سے مخلوق کے لئے قاصد بن کر آئیں گے۔

ویملا کل الارض بالعدل رحمۃ   ویمحو ظلام الشرک والجور اولاً

مہربانی کرتے ہوئے تمام زمین کو انصاف سے بھر دیں گے۔ شرک اور ظلم کی تاریکی کو پہلے پہلے مٹا دیں گے۔

ولایتہ بالامر من عند ربہ   خلیفۃ خیر المرسل من عالم العلا

آپ کے صاحب امر ہونے کی آیت آپ کے رب کی جانب سے ہے، آپ عالم بالا سے رسولوں سے بہتر انسان کے خلیفہ ہیں۔

بعض اہل اللہ اور اصحاب کشف و شہود اور علما رحروف نے کہا ہے کہ ہم نے امام علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہے عنقریب اللہ ایک قوم کو لائے گا جو اللہ کو دوست رکھتی ہوگی اور اللہ اس کو دوست رکھتا ہوگا۔ جو شخص ان میں غریب (مسافر) ہوگا وہ ان کے درمیان بادشاہ ہوگا۔ وہ مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ آپ کا چہرہ بہت سرخ ہوگا اس کا بشرہ اسرائیلی ہوگا۔ کسی مشقت کے بغیر زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ اپنے بچپن کے زمانہ میں اپنے ماں باپ سے الگ کر دیا جائے گا۔ اماں کے ساتھ مسلمانوں کے شہر کا بادشاہ ہو جائے گا۔ اس کے لئے زمانہ خالص ہو جائے گا اور اس کی بات کو سنے گا۔ بوڑھے اور جوان اس کی اطاعت کریں گے۔ زمین کو اس طرح انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔ اس وقت آپ کی امامت مکمل ہو جائے گی۔ اور اس کی خلافت قرار پکڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں موجود ہوں گے۔ صبح کو ایسی حالت میں اٹھیں گے۔ کہ اپنے گھروں میں موجود ہوں گے۔ زمین آباد ہو جائے گی۔ صاف اور شفاف ہو گی۔ اپنے مہدی کی وجہ سے فخر کرے گی، آپ کی وجہ سے اپنی نہروں کو جاری کرے گی۔ فتنے اور لوٹ مار ختم ہو جائے گی۔ خیر و برکات کی زیادتی ہو گی۔ اس کے بعد مجھے

ضرورت نہیں رہتی کہ میں کچھ اور کہوں، میری طرف سے دنیا پر سلام ہو۔ شیخ محی الدین عربی قدس اللہ سرہ نے اپنی کتاب عنقا المغرب بیان مہدی موعود اور آپ کے وزراء کے تحت تحریر کیا ہے۔ ؎

مفند فنا خاتم الزمان وداھا   علی خاتم لا محول الکد ردیقوم

مع السبعۃ الاعلام والنامن غفل   علیم بتدبیر الامور حکیم

فاشخاص خمس و خمس خمسۃ   علیہم تری امر الوجود یقیم

ومن قال ان الاربعین نہایۃ   لہم فہو قول ترتضیہ کلیم

وان شئت اخبر عن ثمان   ولا تزوطہ لفہم فروميہ قویم

نسبعتہم فی الاسم لایجہلونہا   وتا منہم عند النجوم نریم

نیز آپ نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں باب تین سو چھیاسٹھ کے تحت مہدی کے متعلق جو آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے کے وزراء کی منزل کے بارے میں ذکر کیا ہے آپ وہ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی ہے۔ وہ آپ کے اہل بیت میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہوں گے۔ آپ اس وقت ظاہر ہوں گے، جب زمین ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ وہ اس کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہ گیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو لمبا کر دے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی عترت میں سے ایک شخص والی ہوگا، جس کی بیعت رکن اور مقام کے درمیان کی جائیگی ... کی وجہ سے زیادہ سعادت مند لوگ کوفہ کے رہنے والے ہوں گے، آپ مال کو برابر تقسیم کرنے والے ہوں گے۔ رعیت میں انصاف کریں گے، مقدمہ کا فیصلہ کریں گے۔ دین کی رکاوٹ کے وقت خروج کریں گے، جو شخص آپ کا انکار کرے گا قتل کر دیا جائے گا۔ جو آپ سے جھگڑا کرے گا وہ ذلیل ہوگا، حقیقی دین ظاہر ہوگا، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہوتے تو اسی دین کا حکم دیتے، دنیا سے مذاہب اٹھ جائیں گے، صرف خالص دین باقی رہ جائے گا، آپ کے دشمن صاحب اجتہاد مقلد علماء ہوں گے، آپ کی تلوار اور آپ کے رعب و دبدبہ کے خوف سے وہ لوگ مجبوری کے عالم میں آپ کے حکم میں داخل ہوں گے ... اور خوشی سے عام مسلمان آپ کی بات کو قبول کریں گے، عارف باللہ لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔ جو اہل حقائق ہوں گے، شہود اور کشف کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی تعریف سے انہیں حاصل ہوگی، آپ کے ساتھ ... والے لوگ ہوں گے جو آپ کی دعوت کو قائم کریں گے اور آپ کی نصرت اور مدد کریں گے، یہ آپ کے وزیر ہوں گے۔ آپ کی سلطنت کا بوجھ اٹھائیں گے۔ آپ نے کہا ؎

ھو سید المہدی من آل احمد   ھو الوابل الوسمی حسین یجود

وہ آقا مہدی ہوں گے جو آلِ احمد سے تعلق رکھتے ہوں گے ، آپ بڑی بارش کی طرح سخاوت کرینگے آپ مضبوط خلیفہ ہوں گے جو حیوانوں کی زبان کو سمجھیں گے ۔ آپ کا انصاف جن و انس میں جاری ہوگا ۔ آپ کے وزرا عجمی لوگ ہوں گے ۔ ان میں کوئی بھی عربی نہیں ہوگا ۔ لیکن یہ لوگ عربی زبان میں گفتگو کرتے ہوں گے ۔ ان کا ایک نگران ہوگا ۔ جو ان کی جنس میں سے نہیں ہوگا جس نے اللہ کی کبھی نافرمانی نہیں کی ہوگی ۔ وہ وزرا میں سے خاص بندہ ہوگا ، تمام استادوں سے افضل ہوگا شیخ صدر الدین قونوی قدس اللہ سرہٗ نے مہدی موعود علیہ السلام کی شان میں اشعار بیان فرمائے ہیں ۔ ؎

يقوم بامر الله في الارض ظاهراً — على رغم شيطانين يمحق مكفر

يؤيد شرع المصطفٰى وهو ختمه — ويمتاز من ميم باحكامها يدري

ويمدته منقات موسٰى وجنده — ضياء الوهاب في الوقت يخلو عن العصر

على يده يمحق اللهم جميعهم — بسيف قوي لمتق علك ان تدري

حقيقة ذاك السيف القائم الذي — تعين للدين القويم على الامر

لعمري هو الغر والذي بان سره — بكل زمان في مظاهر له يسري

تسمي باسماء المراتب ملكها — خفاء واعلانا كذاك الى الحشر

الیس هو النور الاتم حقیقة — ونقطة ميم منه امدادها يجري

يفيض على الاكوان ما قد افاضه — عليه اله العرش في اول الامر

فما ثم الا الميم لا شيء غيره — وذو العين لن تراه مفرد العصر

هو الراح فاعلمه وخذ عهداً اذا — بلغت الى الامداد من العمر

كانك بالمذكور تصعد راقيا — الى ذروة المجد الاثيل على القدر

وما قدره الا الوقت بحكمة — على حد مرسوم الشريعة بالامر

عليه صلاة الله ما لاح بارق — وما اشرقت شمس الغزالة في الظهر

وآل واصحاب اولي الجود والتقى — صلاة وتسليما بدوماً للحشر

شیخ صدر الدین نے اپنی وصیتوں میں اپنے شاگردوں سے کہا کہ میری طب کی کتابیں حکماء کی کتابیں اور فلسفہ کی کتابیں بیچ دو اور ان کی قیمت فقرا میں تقسیم کردو ۔ کتب تفاسیر احادیث اور تصوف کو کتب خانہ میں محفوظ رکھو ۔ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کے اول حصہ پر حضور قلب کے ساتھ ستر ہزار مرتبہ پڑھو اور میری طرف سے مہدی علیہ السلام کی خدمت میں سلام پہنچاؤ ۔

باب ۸۵

بعض ان چیزوں کا وارد کرنا جو شیخ ، علامہ زمان ، فرید الدھر محمد صبان مصری رحمہ اللہ کی کتاب اسعاف الراغبین میں ہے

رویانی اور طبرانی وغیرہما نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مہدی (عجل اللہ فرجہ) میرے فرزندوں میں سے ہوگا ۔ جس کا چہرہ مبارک چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگا ۔ آپ کا رنگ عربی ہوگا ۔ جسم اسرائیلی یعنی لمبا ہوگا ۔ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دے گا ۔ جس طرح پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی ۔ آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے آپ کی خلافت پر راضی ہوں گے ۔ نیز حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ نوجوان ہونگے سرمئی آنکھوں والے ہوں گے ۔ آپ کے ابرو لمبے اور باریک ہوں گے ۔ زیادہ سرخ ناک والے اور گھنی ڈاڑھی والے ہوں گے ، آپ کے داہنے رخسار پر ایک تل ہوگا ۔ اور آپ کے داہنے ہاتھ پر بھی ایک تل ہوگا ۔

طبرانی نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مہدی توجہ فرمائیں گے عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے گویا معلوم ہوگا کہ آپ کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں ۔ جناب مہدی علیہ السلام فرمائیں گے ۔ آگے بڑھئے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے ، عیسٰی علیہ السلام کہیں گے نماز آپ کے لئے قائم ہوئی ہے ۔ حضرت عیسٰی ایک ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھیں گے جو میرے فرزندوں میں سے ہوگا ۔ مہدی علیہ السلام کی امامت کے بارے میں صحیح ابن حبان میں اسی طرح وارد ہوا ہے ۔ آپ نے صحیح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ، عیسٰی بن مریم اتریں گے اور کہیں گے ان لوگوں کے امیر حضرت مہدی علیہ السلام ہیں ، مہدی علیہ السلام حضرت عیسٰی سے فرمائیں تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھائیے ۔ آپ کہیں گے نہیں آپ لوگوں میں سے بعض بعض کے امام ہیں ۔ اس امت کے لئے اللہ کی جانب سے بزرگی حاصل ہے ۔ ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا وہ امت ہلاک نہیں ہوگی جس کا اول شخص میں ہوں گا اور اس کے آخری حضرت عیسٰی ہوں اور اس کے درمیان میں مہدی علیہ السلام موجود ہوں ، درمیان سے مراد یہ ہے کہ وہ آخرت سے پہلے ہوں ، احمد اور ماوردی نے روایت کی ہے کہ آپ کے پاس صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم تشریف لائے اور فرمایا تم لوگوں کو مہدی علیہ السلام کی بشارت ہو ، جو میری عترت میں قریش کا ایک آدمی ہوگا ۔ وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگ اختلاف اور تزلزل میں مبتلا ہوں گے ۔ وہ زمین کو اس قدر عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس قدر وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی ۔

آپ سے آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے، آپ مال کو برابر تقسیم کریں گے۔ آپ امت محمد کے دلوں کو تونگری سے بھر دیں گے، آپ کا انصاف لوگوں میں عام ہوگا، آپ منادی کرنے والے کو حکم دیں گے کہ وہ منادی کرے کہ جس شخص کو مال کی ضرورت ہو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائے، آپ کے پاس ایک آدمی کے سوا اور کوئی نہیں آئے گا۔ وہ آپ سے سوال کرے گا، مہدی علیہ السلام آپ سے فرمائیں گے: تم عبادت خانہ کے خدمت گزار کو لاؤ، تاکہ وہ تمہیں عطا کریں، وہ اس کے پاس آئے گا اور کہے گا میں مہدی علیہ السلام کا ایلچی ہوں، تمہارے پاس مجھے اس نے روانہ کیا ہے، تاکہ تم مجھے عطا کرو، وہ کہے گا اٹھاؤ، وہ اٹھائیگا لیکن اس کو اس مال کے لے جانے کی طاقت نہیں ہوگی۔ وہ مال کو پھینک دے گا، اس قدر اٹھائے گا جس قدر اس کے لے جانے کی طاقت ہوگی، وہ اس شخص کے پاس سے چلا جائے گا۔ لیکن نادم ہوگا اور کہے گا میں اس امت میں سب سے زیادہ بدترین قسم کا لالچی ہوں، جو اس مال کی طرف بلایا گیا جس کو میرے غیر نے چھوڑ دیا ہے۔ وہ شخص اس کو مال واپس کر دے گا، عبادت خانے کا خدمت گزار کہے گا، کہ جس مال کو ہم عطا کرتے ہیں پھر اس کو قبول نہیں کرتے، قائم آل محمد اسی حالت میں چھ یا سات یا آٹھ یا نو سال قیام فرما رہیں گے۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی" یہ بات کہ آپ مغرب (افریقہ) سے ظہور فرمائیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اسی بات پر علقمی نے بھی تنبیہ کی ہے، روایات میں وارد ہوا کہ آپ کے ظہور کے وقت آپ کے سر مبارک پہ ایک فرشتہ ندا دے گا، یہ اللہ کے خلیفے مہدی ہیں، ان کی پیروی کرو۔ لوگوں کو آپ کے متعلق یقین آجائے گا، آپ کی محبت ان کے دلوں میں سرایت کر جائے گی۔ آپ زمین کے مشرق اور مغرب کے بادشاہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تین ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد کرے گا۔ اصحاب کہف آپ کے مددگار ہوں گے۔ حضرت جبرائیل آپ کے مقدمۃ الجیش میں ہوں گے، میکائیل آپ کے لشکر کی ساقہ میں ہوگا، حضرت مہدی علیہ السلام تابوت سکینہ کو انطاکیہ کی غار سے نکالیں گے۔ اور تورات کے اسفار کو ایک پہاڑ سے نکالیں گے جو شام میں واقع ہے۔ جہاں یہودی حج ادا کرتے ہیں۔ بہت سے یہودی آپ پر ایمان لے آئیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں احادیث تواتر کو پہنچ چکی ہیں کہ مہدی خروج فرمائیں گے، آپ آپ کے اہل بیت میں سے ہوں گے۔ آپ زمین کو انصاف سے بھر دیں گے۔ دجال کے قتل کرنے پر آپ عیسیٰ علیہما السلام کی فلسطین کی سرزمین پر باب لد کے پاس مدد کریں گے۔ آپ اس امت کی امامت کریں گے، حضرت عیسیٰ آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے"

بعض احادیث میں آیا ہے کہ آپ طاق والے سال میں ظہور فرمائیں گے۔ سال ایک ہوگا یا تین یا پانچ یا سات یا نو ہوگا۔ آپ کے سال کی مقدار دس سال کے برابر ہوگی، آپ کی حکومت مشرق اور مغرب میں ہوگی، آپ کے

لئے کانیں ظاہر ہوں گی، کوئی غیر آباد زمین ایسی نہ ہوگی جو آباد نہ ہو جائے گی"

مقاتل بن سلیمان نے کہا ہے اور آپ کی پیروی بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے اس قول وانہ لعلم الساعۃ کے بارے میں کی ہے کہ یہ آیت حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت کی مدت حکومت چالیس سال ہوگی، ایک روایت میں ہے کہ دس سال ہوگی۔ ایک روایت میں ہے چودہ سال ہوگی، دوسرے حضرات نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

میرے آقا عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر کے صفحہ ۶۵ میں بیان کیا ہے کہ حضرت مہدی امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ آپ ۲۵۵ھ میں نصف شعبان کی رات کو پیدا ہوئے ہیں، آپ اس وقت تک باقی زندہ ہیں حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں گے، اسی طرح مجھ کو شیخ حسن عراقی نے امام مہدی کے متعلق خبر دی ہے۔ جب میں آپ کے ساتھ اکٹھا ہوا تھا اس بات پر میرے آقا علی خواص رحمہما اللہ نے موافقت کی ہے، شیخ محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ میں بیان کیا ہے کہ امام مہدی اس بات کے مطابق حکم کریں گے جو شریعت کے الہام کے فرشتے کی جانب سے آپ پر القا کیا جائے گا۔ ایسا ہی رسول اللہ کی حدیث میں آیا ہے کہ مہدی میرے نقش قدم پر چلے گا، خطا نہیں کرے گا" اس کتاب کا مؤلف کہتا ہے کہ شیخ عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ نے اپنی کتاب انوار القدسیہ میں بیان کیا ہے کہ ہمارے بعض مشائخ نے کہا ہم لوگوں نے مہدی علیہ السلام کی بیعت ملک شام کے شہر دمشق میں کی ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں سات روز تک حاضر رہے، ۱۲۷۳ھ میں مجھے شیخ عبداللطیف حلبی نے بیان کیا کہ میرے باپ شیخ ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اپنے بعض مشائخ کو دیکھا جو مصر کے رہنے والے تھے کہ ہم نے امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔ (انتہی)

شیخ ابراہیم کا طریقہ قادریہ تھا۔ آپ حلب کے کبار مشائخ میں شامل تھے۔ "نفعنا اللہ من فیضہ" خاص طور کیلانی حضرات کے فیض سے فائدہ دے۔ میری مراد ان حضرات سے ہے، شیخ اسماعیل اول، آپ کے مرتبے کے برابر شیخ عبدالجواد تھے، آپ کا بیٹا شیخ اسماعیل ثانی۔ آپ کے دونوں بیٹے شیخ محمد اور شیخ عبدالقادر آپ میرے شیخ، آقا، سند اور میرے معتمد ہیں قدس اللہ اسرارہم واعلی اللہ مقامہم ورفع درجاتہم۔ یہ حضرات مومنین کے غوث ہیں مسلمانوں کی جائے پناہ ہیں۔ یہ عترت طیبین کی اولاد ہیں۔ آئمہ طاہرین کے خاندان سے ہیں۔ جو شخص بھی ان کی اولاد میں سے زندہ ہے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے، ان میں سے شیخ طٰہ اور آپ کی اولاد موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات میں اور زیادہ سعادت دارین کی برکت عطا کرے اور دونوں جہانوں کی برکتیں آمین!

اللہ تعالیٰ ان کے برکات اور سعادات کا فیض ہم پر جاری کرے۔ ان کے ارواح کی امداد، ان کے نور کی روشنی

اور ان کے اسرار کے فیض سے اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے۔ اے پروردگار ! ہمیں ان حضرات کی مودت پر ثابت قدم رکھ، آمین، یارب العالمین بالنبی وآلہ الطیبین وصلی اللہ علی محمد وعلی الہ وصحبہ ائمۃ الغارین نوزاً عظیما۔

باب ۸۶

ان اقوال کا وارد کرنا جن کی تصریح علماء حروف محدثین نے کی ہے کہ مہدی موعود امام حسن عسکری رضی اللہ عنہما کے فرزند ہیں

اسرار حروف کے شیخ جلیل عالم کامل کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ بن محمد بن حسن حلبی شافعی قدس اللہ سرہ نے اپنی کتاب مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول میں بیان کیا ہے کہ حضرت مہدی ابو محمد امام حسن عسکری علیہما السلام کے فرزند ہیں، آپ سامرا میں پیدا ہوئے۔ اسی طرح آپ نے اپنی کتاب دار منظم میں ذکر کیا ہے۔" شیخ کبیر اسرار حروف کے کامل صلاح الدین صفدی نے شرح دائرہ میں تحریر کیا ہے کہ مہدی موعود آئمہ میں سے بارھویں امام ہیں۔ ان میں کا پہلا امام حضرت علی ہیں اور ان میں کا آخری مہدی رضی اللہ عنہم ہے۔ نفعنا اللہ بھم۔

شیخ محدث فقیہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان کے آخری پچیسویں باب میں جو آخری باب ہے کہا ہے کہ مہدی امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں جو زندہ اور موجود ہیں اپنی غیبت کے زمانے سے لے کر اس وقت تک باقی ہیں، حضرت عیسیٰ، حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہم السلام کی دلیل کے بقا کے ساتھ آپ کے باقی رہنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے۔"

شیخ محدث فقیہ محمد بن ابراہیم حموینی شافعی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں دعبل خزاعی سے نقل کیا ہے، آپ امام علی رضا ابن موسیٰ کاظم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میرے بعد امام میرا فرزند جواد تقی ہوگا، پھر آپ کے بعد آپ کا بیٹا علی ہادی نقی ہوگا۔ پھر آپ کے بعد امام آپ کا بیٹا حسن عسکری ہوگا۔ پھر امام آپ کے بعد آپ کا فرزند محمد حجت، مہدی ہوگا، آپ کی غیبت میں آپ کا انتظار کرنے والا آپ کے ظہور کے وقت آپ کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔ ایسا ہی باب ۸۰ میں ذکر ہو چکا ہے۔"

شیخ المشائخ عظام میری مراد حضرت شیخ الاسلام احمد جامی، عاشق، شیخ عطار نیشاپوری، شمس الدین تبریزی، جلال الدین مولانا رومی، سید نعمت اللہ جزائری اور سید نسیمی وغیرہم قدس اللہ اسرارہم ووھب لنا عرفانھم وبرکاتھم نے اپنے اشعار میں آئمہ آل بیت طیبین رضی اللہ عنہم کی مدح کی ہے اور حضرت مہدی کی

مدح ان آئمہ کی مدح کے آخر میں متصل کی ہے۔ یہ وہ دلائل ہیں کہ حضرت مہدی پہلے پیدا ہو چکے ہیں۔ جس شخص نے ان کامل اور عارف لوگوں کے آثار کی پیروی کی ہے۔ وہ اس امر کو صاف واضح اور کھلم کھلا پائے گا۔"

باب ۸۷

ان اہل اللہ کاملین کے اشعار کا وارد کرنا جنہوں نے آئمہ اثنا عشر ہادین رضی اللہ عنہم کی مدح میں فرمائے ہیں، اور سعد الدین حموی کا کلام

شیخ عبدالرحمٰن جامی نے اپنی کتاب النفحات میں بیان کیا ہے کہ شیخ احمد جامی نامقی قدس سرہ شہر جام کے قریب ایک پہاڑ کی غار میں اللہ جل شانہ کی طرف سے ایک جذب قوی کے ساتھ داخل ہوئے۔ آپ مادر زاد ان پڑھ تھے، حروف اور کتاب کو بالکل نہیں جانتے تھے۔ آپ کی عمر اس وقت بیس سال کی تھی۔ آپ غار میں بغیر کھانے کے اٹھارہ برس قیام فرما رہے، درختوں کے پتوں اور جڑوں کو کھاتے تھے۔ آپ نے اس غار میں اللہ تعالیٰ کی عبادت چالیس برس کی عمر تک کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کی ہدایت کرنے کا حکم دیا، آپ نے ایک کتاب تصنیف کی تقریباً ایک ہزار اوراق پر مشتمل تھی۔ اس کتاب کے مطالب کی گہرائیوں کو دیکھ کر علماء اور حکماء ششدر رہ گئے، آپ اس امت میں عجیب شخصیت کے مالک ہیں، آپ کے حلقہ ارادت میں جو آپ کے مرید داخل ہوئے ہیں ان کی تعداد ساٹھ ہزار افراد پر مبنی ہے۔ آپ کے کرامات اور خرق عادات کی تفصیل کتاب النفحات میں مذکور ہے، قدس اللہ اسرارہ ووھب لنا فیوضاتہ وبرکاتہ کے کلام فارسی کے یہ اشعار ہیں:"

من ز مہر حیدرم ہر لحظہ اندر دل صفاست — از پے حیدر حسن مارا امام و رہنماست
ہمچو کلب افتادہ ام بر آستان بوالحسن — خاک نعلین حسین از ہر دو چشم تو تیاست
عابدین تاج سر و باقر دو چشم روشنم — دین جعفر بر حق است و مذہب موسیٰ رواست
ای موالی وصف سلطان خراسان را شنو — ذرۂ از خاک قبرش درد مندان را دواست
پیشوای مومنان است ای مسلمانان تقی — گر نقی را دوست داری بر ہمہ مذہب رواست
عسکری نور دو چشم عالم است و آدم است — ہمچو یک مہدی سپہ سالار در عالم کجاست
قلعہ خیبر گرفتہ ان شہنشاہ عرب — زانکہ در بازوی حیدر نامہ الا فتا ست
شاعران از بہر سیم و زر سخنہا گفتہ اند — احمد جامی غلام خاص شاہ اولیاست

شیخ عطار نیشاپوری قدس اللہ سرہ و افاض علینا علومہ و برکاتہ، اپنی کتاب مظہر الصفات میں بیان کرتے ہیں۔ ؎

مصطفیٰ ختم رسل شد در جہاں   مرتضیٰ ختم ولایت در عیاں
جملہ فرزندان حیدر اولیا   جملہ یک نور اند حق کرد این ندا

بارہ آئمہ کے اسمائے گرامی کی تعداد بیان کرنے کے بعد کہا ؎

صد ہزاران اولیا را در زمین   از خدا خواہند مہدی را یقین
یا الٰہی مہدیم از غیب آر   تا جہاں عدل گردد آشکار
مہدی ہادی است تاج اتقیا   بہترین خلق برج اولیا
ای ولای تو معین آمدہ   بر دل و جان ہمہ روشن شدہ
ای تو ختم اولیائے این زمان   وز ہمہ معنی نہانی جان جان
ای تو ہم پیدا و پنہاں آمدہ   بندہ عطارت ثنا خواں آمدہ

شیخ جلال الدین قدس اللہ سرہ کے چند اشعار یہ ہیں جن کو آپ نے حروف تہجی کے طور پر اپنے بڑے دین میں ترتیب دیا ہے۔ ؎

ای سرور مرداں علی مرداں سلامت میکنند   وی صفدر دلیشاں علی مرداں سلامت می کنند

ان میں سے یہ کہا۔ ؎

یا قاتل کفار گو یا دین و یا دیندار گو   یا حیدر کرار گو مستان سلامت می کنند
یا درج در گو ہر بگو یا برج دو اختر بگو   یا شبر و شبیر گو مستان سلامت می کنند
یا زین دین عابد بگو یا نور دین باقر بگو   یا جعفر صادق بگو مستان سلامت می کنند
یا موسئے کاظم بگو یا طوسی عالم بگو   یا لتقی قائم بگو مستان سلامت می کنند
یا میر دین ہادی بگو یا عسکری مہدی بگو   یا آں ولی مہدی بگو مستان سلامت می کنند

امام محمد بن ادریس شافعی نے اپنے شعر میں فرمایا ؎

لو فتشوا قلبی لالفوا بہ   سطرین قد خطا بلا کاتب

اگر میرے دل کے گوشے کی تلاشی لیں تو اس میں بغیر کاتب کے لکھی ہوئی دو سطریں پائیں گے۔

العدل والتوحید فی جانب   وحب اہل البیت فی جانب

عدل اور توحید ایک طرف ہے۔ اہل بیت کی محبت ایک طرف ہے

نیز امام شافعی نے اشعار بیان کئے ہیں جن کو ابن حجر نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے ؎

یا راکباً قف بالمحصب من منی   واھتف بساکن خیفھا والناھض
سحراً اذا فاض الحجیج الی منی   فیضاً کملتطم الفرات الفائض
واخبرھم انی من النفر الذی   لولاء اھل البیت لیس بناقض
ان کان رفضاً حب آل محمد   فلیشھد الثقلان انی رافض

ایک شافعی المذہب نے اپنی قصیدہ میں اشعار بیان کئے جو دالیہ کے نام سے مشہور ہے ان میں سے کچھ اشعار یہ ہیں۔ ؎

وسائل عن حب اھل البیت ھل   اسر اعلانی بھم ام اجحد
واللہ مخلوط بلحمی ودمی   حبھم ھم الھدی والرشد
حیدرۃ والحسنان بعدہ   ثم علی وابنہ محمد
وجعفر الصادق وابن جعفر   موسیٰ ویتلوہ علی السند
اعنی الرضا ثم ابنہ محمد   ثم علی وابنہ المسدد
والحسن الثانی ویتلو تلوہ   محمد بن الحسن المعتقد
فانھم ائمتی وسادتی   وان لحانی معشر وفندوا
ائمۃ اکرم بھم ائمۃ   اسماؤھم مسرودۃ تطرد
ھم حجج اللہ علی عبادہ   وھم الیہ منھج ومقصد
ھم فی النھار لامیھم   وفی الدیاجی راکع وسجد
قوم لھم مکۃ والابطح وال   خیف وجمع والبقیع الغرقد
قوم منی والمشعران لھم   والمروتان لھم والمسجد
قوم لھم فی کل ارض مشھد   لابل لھم فی کل قلب مشھد

شیخ عزیز بن محمد نسفی رحمہ اللہ جو سعد الدین حموی کے شیخ الشیوخ ہیں۔ قدس اللہ سرہ نے اپنی کتاب میں (جو فارسی زبان میں ہے) فرماتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سابقہ مذاہب میں ولی کا نام نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ نبی کا نام ہوتا تھا۔ خداوند عالم کے مقربین کو جو وارثان شریعت ہوتے تھے تمام کو انبیاء کہا جاتا تھا، ہر دین میں صاحب شریعت شخص ایک سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ آدم علیہ السلام کے دین میں دو بہترین پیغمبر موجود تھے جو آدم کے وارث تھے، مخلوق کو آدم کے دین اور اس کی شریعت کی

طرف دعوت دیتے تھے، اسی طرح نوح کے دین، دین ابراہیم، دین موسیٰ اور دین عیسیٰ علیہم السلام کا معاملہ ہے۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی جانب سے دین جدید اور شریعت جدیدہ نازل ہوئی تو ولی کا نام دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیدا ہوا، حق تعالیٰ نے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ اشخاص کو برگزیدہ کیا اور ان کو آپ کا وارث قرار دیا، ان کو خود اپنا مقرب بنایا۔ اور اپنی خاص ولایت کے ساتھ ان کو مخصوص کیا، ان حضرات کو نائبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وارث قرار دیا، حدیث کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں ان بارہ اشخاص کے حق میں (آنحضرت نے) ارشاد فرمائی ہے۔
اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل انہیں حضرات کے حق میں (رسول اللہ نے) فرمائی ہے
آخری ولی جو آخرین کا نائب ہے بارھواں ولی اور بارھواں نائب ہے، آپ اولیاء کے خاتم ہیں مہدی اور صاحب الزمان آپ کا نام ہے، شیخ فرماتے ہیں کہ تمام عالم میں بارہ اولیاء ہے اور زیادہ نہیں ہیں لیکن تین ہزار پچاس وہ اشخاص جو مردان غیب میں سے ہیں، ان کو اولیاء نہیں کہتے بلکہ ان کو ابدال کہتے ہیں
شیخ عارف کامل ابن مثنوی مصری قدس اللہ سرہ و افاض علینا فیوضہ اپنے دیوان میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی عترت طیبین سلام اللہ علیہم کی تعریف کرتے ہیں۔ ؎

تداحلی من سائر التشبیہ رتبتہ ... اذ فوقہ لیس الا اللہ فی العظم
آپ (محمد) کا رتبہ تمام تشبیہات سے بلند ہے۔ آپ کے اوپر صرف اللہ تعالیٰ بڑا ہے

ھواہ دینی و ایمانی معتقدی ... وحب عترتہ عونی و معتصمی
آپ سے محبت رکھنا میرا دین، ایمان اور میرا اعتقاد ہے، آپ کی عترت سے محبت رکھنا میری مدد اور میرے چنگل مارنے کی جگہ ہے۔

ذریۃ مثل ماء المزن قد طھروا ... وطیبوا فصفت اوصاف ذاتھم
(آپ کی) ذریت مزن کے پانی کی طرح پاک اور طیب ہے ان کی ذات کے اوصاف خالص ہیں۔

ائمۃ اخذ اللہ العھد لھم ... علی جمیع الوری من قبل خلقھم
یہ لوگ ایسے امام ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے ان کی پیدائش سے پہلے ان کا عہد لیا ہے۔

کفا ھم بالعصر والضحی شرفا ... والنور والنجم من آی اتت بھم
سورہ حم۔ ضحیٰ، نور اور نجم میں ان کے شرف کے لئے جو آیتیں نازل ہوئی ہیں کافی ہیں۔

سل الحوامیم ھل فی غیرھم نزلت ... وھل اتی ھل اتی الا فی مدحھم
حا، میم سے دریافت کر کہ وہ کسی غیر کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ ھل اتی ان کی تعریف میں نازل ہوا ہے۔

اکارم کرمت اخلاقھم فبدت ... مثل النجوم سماء فی صفاتھم
خود بزرگ ہیں ان کے اخلاق بزرگ ہیں، اپنے صفات میں ستاروں کی طرح آسمان میں ظاہر ہوتے ہیں۔

اطایب یجد المشتاق تربتھم ... ریحًا تدل بما فی طیب ذاتھم
یہ لوگ پاکیزہ ہیں ان کا مشتاق ان کی مٹی میں ایک ایسی خوشبو پاتا ہے جو ان کی پاکیزہ ذات پر دلالت کرتی ہے۔

شکرًا لآلاء ربی حیث الھمنی ... ولاھم وسقانی کاس حبھم
اللہ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جب کہ اس نے ان حضرات کی ولا کا مجھے الہام کیا اور ان سے محبت رکھنے کا پیالہ مجھے پلایا۔

باب ۸۸

ان احادیث کے وارد کرنے کے بیان میں کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا

عرب کی زمین چراگاہوں اور چشموں میں تبدیل ہو جائیگی دریائے سیحان، جیحان، فرات اور نیل بہشت کے دریا ہیں لوگوں کے طبائع ایک ہو جائیں گے۔ حسد اور مخالفت نہیں ہوگی"۔
فصل الخطاب میں ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا (کہ قیامت کی نشانیوں میں) پہلی نشانی یہ ہوگی کہ سورج مغرب سے نکلے گا"۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب سورج مغرب سے نکلے گا اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔ جب سورج طلوع کرے گا تمام کے تمام لوگ ایمان لے آئیں گے۔ فیومئذ لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من قبل اوکسبت فی ایمانھا خیرًا۔ اس دن نفس کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا۔ اگر اس سے پہلے اس نے ایمان نہ لایا اپنے ایمان لانے میں بھلائی حاصل نہ کی ہو" بحوالہ شیخین (بخاری و مسلم)
ابو داؤد ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت اللہ تعالیٰ کی اس آیت یاتی بعض آیات ربک کے متعلق فرمایا۔ سورج مغرب سے طلوع کرے گا (بحوالہ ترمذی)
ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پہلی نشانی یہ ہوگی کہ سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ جانشت

کے وقت لوگوں کے سامنے دابۃ الارض ظاہر ہوگا۔ قریب قریب اس طرح مسلم نے بیان کیا ہے۔"

ابوداؤد میں ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ آواز دے گا اور لوگوں کو برانگیختہ کرے گا اور کہے گا یہ مہدی ہیں آپ کی بات کو قبول کرلو۔" انتہی فصل الخطاب۔

جمع الفوائد میں ابن عمر اور ابن عاص سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب سورج مغرب سے نکلے گا تو ابلیس سجدہ میں پڑ جائے گا۔ آواز دے گا اور بلند آواز سے کہے گا اے پروردگار! تم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس شخص کا سجدہ کروں جس کا تم نے ارادہ کیا تھا۔ ابلیس کے چیلے اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ اور اس سے کہیں گے گریہ وزاری کیوں ہے؟ وہ کہے گا کہ میں نے اپنے رب سے وقت معلوم کی مہلت طلب کی تھی اور یہ وقت معلوم کا وقت آ گیا ہے۔ پھر صفا کے پہاڑ کو پھاڑ کر جانور نکلے گا۔ پہلے قدم وہ انطاکیہ کی سرزمین پر رکھے گا۔ ابلیس آکر اس سے لڑائی لڑے گا۔"

کبیر اور اوسط میں ابوہریرہ نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب تک عرب کی زمین چراگاہوں اور دریاؤں میں تبدیل نہ ہوگی۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

سعید بن عبدالعزیز نے کہا عرب کا جزیرہ وادی قری کے درمیان سے لے کر یمن کے انتہائی علاقہ تک پھیلا ہے اور بحر سے لے کر سرزمین عراق کے خاتمہ تک ہے۔"

ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا سیحان، جیحان، فرات اور نیل بہشت کے دریا ہیں۔"

سورۂ انعام کی تفسیر کے باب میں مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جب وہ ظاہر ہوں گی تو نفس کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ اگر اس نے اس سے پہلے ایمان نہ لایا، سورج کا مغرب سے نکلنا، دجال کا اور دابۃ الارض کا آنا۔"

مسلم اور ترمذی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا اے عائشہ! ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعًا یہ لوگ اصحاب بدعت اور خواہشات کے بندے ہوں گے، ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی، میں ان لوگوں سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہوں گے۔"

جامع صغیر میں بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس امت کے آخر میں خوف، مسخ ہونا اور "قذف" واقع ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حالانکہ ہم میں صلحاء لوگ موجود ہوں گے۔" فرمایا ہاں جب بدکاریوں کی کثرت ہو جائے گی۔ (بحوالہ ترمذی انتہی جمع الفوائد)

مشکوٰۃ میں باب نزول عیسیٰ علیہ السلام کے تحت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم عیسیٰ بن مریم حکم عادل کی صورت میں نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے

جزیہ کو ضرور اٹھا دیں گے، قلاص اونٹنی کو چھوڑ دیں گے۔ اس کے درپے ہونے کی کوشش نہیں کرے گا۔ آپس میں کینہ بغض اور حسد دور ہو جائے گا۔ مال کی طرف بلائیں گے۔ لیکن اس کو کوئی شخص قبول نہیں کرے گا۔

مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے دونوں (بخاری اور مسلم) نے روایت کیا ہے۔ اے ابوہریرہ) اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی۔ جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں موجود ہوگا۔

باب ۸۹

ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کے کلمات امام کی توصیف میں

حافظ جعانی نے حدیث بیان کی ہے کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "ہم لوگ چلنے والی کشتی ہیں جو سمندروں میں چلتی ہے، جو اس پر سوار ہوگا مامون ہوگا۔ جو اس کو چھوڑ دے گا غرق ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ہمیں دوست رکھیں گے اس وقت میثاق لیا تھا جب وہ اپنے آبا کی اصلاب میں موجود تھے ایسے لوگ ہماری محبت کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ اللہ عز وجل نے ان کی فطرت اس بات پر بنادی ہے۔" (انتہی)

مناقب میں ثابت ثمالی علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور حجت (امام) کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اللہ کا اس کی حجت کے سامنے کوئی راز مخفی ہے، ہم لوگ اللہ کے دروازے ہیں، ہم صراط مستقیم کے دروازے ہیں، ہم اللہ کے علم کا ظرف ہیں، اللہ کی وحی کے ترجمان ہیں، ہم اس کی توحید کے ارکان ہیں اور اس کے راز کا مقام ہیں۔"

شیخ محمد بن ابراہیم شافعی حموینی اپنی سند کے ساتھ فرائد السمطین میں ابو بصیر سے، وہ خثیمہ جعفی سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ جنب اللہ، اس کی صفوت ہیں، ہم اس کے انتخاب کردہ ہیں، انبیاء کے متروکات ہمیں ودیعت کیے گئے ہیں۔ ہم اللہ عز وجل کے امین ہیں۔ ہم حجج اللہ ہیں۔ ہم ایمان کے ارکان۔ ہم اسلام کے ستون ہیں، ہم اللہ کی مخلوق پر اللہ کی رحمت ہیں، ہماری وجہ سے اللہ کھولتا اور ہماری وجہ سے اللہ ختم کرتا ہے۔ ہم ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں۔ ہم اللہ کی طرف داعی ہیں۔ ہم تاریکی کے چراغ ہیں۔ اور ہدایت کی روشنی کے منار ہے ہم حق کے بلند علم ہیں جس نے ہم کو پکڑا ل گیا۔ جو ہم سے پیچھے رہا غرق ہوگیا۔ ہم سفید پیشانیوں والوں کے رہنما ہیں۔ ہم واضح راستہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھا راستہ ہیں۔ ہم اللہ عز وجل کی نصرت ہیں۔ اس کی مخلوق پر وہ ہم نبوت کی کان ہیں رسالت کا مقام اور فرشتوں کے اترنے کی جگہ ہیں، ہم شریعت ہیں، ہم چراغ ہیں۔ اس شخص کے لیے جس نے ہم روشنی حاصل کی جس نے ہماری

اتنذا کی ہم اس کے لئے راستہ ہیں۔ ہم جنت کی طرف ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں۔ ہم اسلام کی متانت ہیں۔ ہم بلبیں اور بڑی ٹیلیں ہیں۔ جو شخص ان پہ چلا ال گیا، جس نے اس کو چھوڑ دیا مٹ گیا۔ ہم بڑی کوہان ہیں۔ ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحمت نازل کرتا ہے۔ ہماری وجہ سے لوگ بارش سے سیراب ہوتے ہیں۔ ہماری وجہ سے تم پہ عذاب دور ہوگا۔ جس شخص نے ہم کو جانا، ہماری مدد کی، ہمارے حق کو پہچانا۔ ہمارے امر کے ساتھ چلا وہ ہم میں سے ہے اور ہمارے پاس آئے گا۔"

شیخ حموینی نے فرائد السمطین کے آخر میں اپنی سند کے ساتھ سلیمان اعمش بن مہران سے روایت کی ہے وہ امام جعفر صادق سے وہ اپنے باپ سے، آپ کا باپ آپ کے دادا علی بن حسین رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مومنین کے امام ہیں۔ ہم عالمین پر حجج اللہ ہیں۔ مومنین کے سردار، سفید پیشانیوں والوں کے راہنما، مسلمانوں کے مولا، ہم زمین والوں کے لئے امان ہیں، جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں، ہماری وجہ سے آسمان زمین پہ گرنے سے رکا ہوا ہے۔ مگر اللہ کے اذن کے ساتھ" ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ بارشیں نازل کرتا ہے۔ رحمت پھیلتی ہے۔ زمین کے برکات ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص زمین پر موجود نہ ہو تو زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ دھنس جائے گی۔ پھر فرمایا جب سے اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے، زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہی یا ظاہر اور مشہور صورت میں یا غائب اور پوشیدہ حالت میں جس طرح لوگ سورج سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب اس کو بادل چھپا لیتا ہے۔

مناقب میں تحریر ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ائمہ کے ذریعے اپنے دین کو واضح کیا، ان حضرات کے ذریعے اپنے علم کے باطن چشموں کو کشادہ کیا۔ امت میں سے جس شخص نے اپنے امام کے واجب حق کو جانا، وہ اپنے ایمان کی شیرینی کو محسوس کرتا ہے، وہ اپنے اسلام کی رونق کو جانتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے امام کو اپنے مخلوق کے لئے علم مقرر کیا ہے، وہ حجت ہے اس دنیا کے رہنے والوں کے لئے (اللہ) اس کو وقار کا تاج پہناتا ہے۔ جبار (اللہ) کے نور نے اس کو ڈھانپ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی مگر اس کے اسباب کی جہت کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی معرفت قبول نہیں کرتا۔ مگر امام کی معرفت کے ذریعے وحی کی جو مشتبہ چیزیں، سنتوں کے پیچیدہ عقدے اور فتنوں کے مشتبہ امور جو اس کے پاس لائے جاتے ہیں۔ وہ ان کا جاننے والا ہوتا ہے، (اللہ) لگاتار اپنے مخلوق کے لئے ایسے لوگوں کا چناؤ کرتا رہتا ہے، امام حسین کی اولاد میں سے، ہر امام کے عقب میں سے، ان باتوں کے لئے ان کو چنتا اور منتخب کرتا ہے، اپنی مخلوق سے انہیں کے ذریعے راضی ہوتا ہے۔ ان حضرات سے وہ

خود راضی ہے، جب ایک امام دنیا سے انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے امام کے عقب سے امام نصب کرتا ہے اور اس کو ظاہری علم اور روشن مینار قرار دیتا ہے، آئمہ اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں، وہ اولاد آدم، نوح، ابراہیم اسماعیل کی اولاد سے بہتر لوگ ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت سے چنے ہوئے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں آدم کے جسم کی خلقت سے پہلے اپنے عرش کی داہنی جانب چن لیا تھا، اپنے نزدیک علم غیب میں ان کو حکمت کے ساتھ مخصوص کیا ہے، ان کو لوگوں کی زندگی اور اسلام کا ستون قرار دیا ہے۔"

عیون الاخبار میں ابوصلت ہروی سے روایت ہے کہ امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہما نے فرمایا امام اپنے زمانے کا یکتا ہوتا ہے۔ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا، اس کے برابر کوئی عالم نہیں ہو سکتا، اس کا بدل کوئی نہیں پایا جاتا۔ نہ اس کی کوئی مثل ہوتا ہے اور نہ نظیر، وہ بغیر طلب کے اللہ کے فضل سے مخصوص ہوتا ہے اور نہ وہ اللہ کی طرف سے کوئی اکتساب کرتا ہے۔ بلکہ یہ خصوصیت عطا کرنے والے فضل کرنے والے کی جانب سے ہوتی ہے، جو شخص امام کی معرفت تک پہنچ جائے گا۔ اس کے لئے ممکن ہوگا کہ وہ امام کا انتخاب کرے، افسوس ہے، افسوس ہے عقلیں ٹھوکریں کھا رہی ہیں۔ دانا یاں سرگرداں ہیں، دل حیران ہیں آنکھیں حسرت میں مبتلا ہیں، عظماء چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ دانا حیران پشیمان ہیں حکماء عاجز، خطیب کوتاہ ہیں، شعراء گنگ ہیں، ادباء عاجز ہیں، بلغاء امام کے شان کی صفت بیان کرنے سے اندھے ہیں یا آپ کے فضائل میں سے کوئی فضیلت بیان کر سکیں، ان لوگوں نے عاجزی اور کوتاہی کا اقرار کر لیا ہے، امام کی صفت یا اس کی حقیقت کی گہرائی کس طرح بیان ہو سکتی ہے؟ یا اس کے امر کی کوئی چیز سمجھ میں آسکتی ہے؟ ایسا شخص کہاں پایا جا سکتا ہے جو آپ کے قائمقام ہو سکے، ایسا کیسے ہو سکتا ہے ایسا شخص کہاں ہے؟ جس کو مدح کرنے والوں کی مدح صفت والوں کی ثنا پہنچ سکے، اس بات کی قدرت کہاں ہے؟ اس کا ادراک عقول کہاں کر سکتے ہیں؟ ایسا شخص کہاں تلاش کیا جائے؟

مناقب میں عبدالاعلیٰ بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنا میں اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتا ہوں۔ اس میں مخلوق کے پیدا کرنے کی خبر موجود ہے اور وہ بات موجود ہے جو قیامت تک واقع ہوگی۔ اس میں آسمان کی سیر اور زمین کی خبر موجود ہے، جنت اور دوزخ کی خبر ماکان وما یکون کی خبر موجود ہے [illegible]

ہوں جس طرح میں اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں، اللہ کی کتاب میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے ثم اورثنا الکتاب من عبادنا۔ پھر ہم نے کتاب کا وارث اپنے بندوں کو کیا۔ ہم وہ لوگ ہیں جن کو اللہ عزوجل نے منتخب کیا، ہم لوگوں نے اس کتاب کو بطور وراثت حاصل کیا۔ جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔"

باب ۹۰

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے خطبہ کے بیان کرنے میں

فرائد السمطین میں اپنی سند کے ساتھ حافظ جمال الدین زرندی نے ابوالطفیل عامر واثلہ اور جعفر بن حیان سے روایت کی ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ کی شہادت کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا اے لوگو! میں خوشخبری دینے والے کا فرزند ہوں، میں ڈرانے والے کا فرزند ہوں، میں روشن چراغ کا فرزند ہوں، میں اس کا فرزند ہوں جس کو اللہ نے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا، میں اس کا بیٹا ہوں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا، میں اس اہل بیت میں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے ناپاکی (رجاشک) کو دور رکھا تھا اور ان کو کما حقہ پاک و پاکیزہ کیا تھا، میں ان اہل بیت میں سے ہوں جن پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتا تھا۔ میں ان اہل بیت میں سے ہوں جن کی مودت اللہ تعالیٰ نے مومنین پر فرض کی تھی۔ سبحانہ وتعالیٰ نے کہا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزولہ فیہا حسنا، نیکی کا اکتساب ہماری محبت ہے، جب یہ آیت یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پہ درود کس طرح بھیجا جائے۔ فرمایا، کہو اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد، ہر مسلمان پر ثابت ہوتا ہے کہ ہم پہ درود فریضہ واجبہ کی طرح بھیجے (ہمارے لئے) اللہ تعالیٰ نے غنیمت کا خمس حلال کیا، اور ہم پر صدقہ کو حرام قرار دیا۔ جس طرح خمس کو اللہ نے حلال اور صدقہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ حرام قرار دیا، میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کے دن نفس کی بجائے میرے باپ کو اور بیٹوں کی بجائے مجھے اور میرے بھائی حسین کو اور عورتوں کی بجائے میری ماں فاطمہ کو ساتھ لائے تھے ہم آپ کے اہل ہیں، آپ کا گوشت ہیں اور آپ کا خون ہیں، ہم آپ سے ہیں آپ ہم سے ہیں۔ طلوع فجر کے وقت ہر روز آپ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے اے اہل بیت اللہ تم پر رحم کرے نماز پڑھو پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا افمن کان علی بینۃ

من ربہ ویتلوہ شاہد منہ، میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کی طرف سے بینہ لے کر آئے، میرے باپ وہ ہیں جو رسول اللہ کے تالی ہیں۔ ایسے گواہ ہیں جو آنحضرت کی جنس میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا کہ سورۃ برأت کی تبلیغ حج کے زمانہ میں کریں رسول اللہ نے میرے باپ کو روانہ کیا تھا میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میرے باپ اور آپ کے بھائی جعفر اور اپنے غلام زید بن حارثہ کے درمیان آپ کے چچا حمزہ کی بیٹی کے بارے میں فیصلہ کیا تو فرمایا اے علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، تم میرے بعد ہر مومن کے ولی ہو، میرے باپ تمام لوگوں سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ آپ سابقین سے بھی سابق ہیں۔ اللہ نے سابقین کو متاخرین پر فضیلت دی ہے، اسی طرح سابقین سے سابق کو سابقین پر فضیلت دی ہے، اللہ عزوجل نے اپنے احسان اور اپنی رحمت کے ساتھ تم پر فرائض کو فرض کیا ہے۔ اس کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے۔ اس کی ذات کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تاکہ خبیث چیز کو طیب سے جدا کر دے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کا امتحان لے اور اس چیز کو مٹا دے جو تمہارے قلوب میں واقع ہے۔ اللہ کی رحمت کی طرف سبقت کرو، اللہ کی جنت میں اپنے منازل کے لحاظ سے فضیلت پکڑو۔ وہ تفسیر جو آئمہ اہل بیت طیبین رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہے۔ اس میں امام جعفر صادق سے روایت ہے آپ اپنے باپ، آپ کا باپ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں، امام حسن بن امیر المومنین علی سلام اللہ علیہم نے منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا۔ "اللہ عزوجل نے اپنے احسان اور اپنی رحمت کی وجہ سے جب تم پر فرائض کو فرض کیا، یہ چیز کسی اپنی ضرورت کی وجہ سے تم پر فرض نہیں کی بلکہ یہ اس کی رحمت ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں "تاکہ خبیث چیز کو طیب سے الگ کر دے۔ جو بات تمہارے دلوں میں ہے اس کا امتحان لے اور اس چیز کو مٹا دے جو تمہارے قلوب میں واقع ہے تاکہ تم اس کی رحمت کی طرف سبقت کرو۔ اس کی جنت میں اپنے منازل کے اعتبار سے فضیلت حاصل کرو، اللہ تعالیٰ نے تم پر حج، عمرہ، نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ کا ادا کرنا روزہ رکھنا اور ہم اہل بیت کی ولایت رکھنا فرض مقرر کیا ہے، اور ولایت کو تمہارے لئے دروازہ قرار دیا ہے۔ تاکہ اسی کے ذریعے تم فرائض کے دروازے کو کھولو اور ولایت کو اپنے راستے کی کنجی قرار دیا ہے، اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اوصیاء نہ ہوتے تو تم حیران اور سرگردان ہوتے نہ تم فرائض میں سے فرض کو جانتے اور نہ تم گھروں میں ان کے دروازے سے داخل ہو سکتے ہو، جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اولیاء کے قائم کرنے کا تم پر احسان کیا تو فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم

الاسلام دینًا"، اللہ نے اپنے اولیا کے حقوق تم پر فرض کئے ہیں اور ان کے لئے ان کے بجالانے کا تم کو حکم دیا ہے، تاکہ وہ چیز تمہارے لئے حلال ہو جائے جو تمہاری پشتوں کے پیچھے موجود ہے۔ تمہاری عورتوں میں سے اور تمہارے مال میں سے تمہارے کھانے میں سے اور تمہارے پینے میں سے اس کے ذریعے تمہیں برکت، بڑھنا اور دولت معلوم ہو سکے تاکہ یہ بات تمہیں معلوم ہو سکے کہ غیب میں تم کو یہ چیز کون دیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے کہا "قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ" تم لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے جو شخص مروت کے بارے میں کنجوسی سے کام لے گا۔ وہ اپنی ذات کے لئے کنجوسی کرے گا اللہ غنی ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی طرف فقیر ہو، اس کے بعد جو کچھ چاہو تم عمل کرو۔ عنقریب تمہارے عمل کو اللہ اور اس کا رسول اور مومنین دیکھیں گے پھر تم عالم الغیب اور شہادت کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو کچھ تم عمل کرتے ہو اس کے متعلق تمہیں آگاہ کرے گا انجام (خیر) متقین کے لئے ہے، نہیں ہے کوئی زیادتی مگر ظالمین پر" میں نے اپنے نانا کو فرماتے ہوئے سنا میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا اور میرے اہل بیت کو میرے نور سے پیدا کیا اور ان حضرات سے محبت کرنے والوں کو ان کے نور سے پیدا کیا اور باقی تمام لوگ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ نیز امام جعفر صادق اپنے باپ امام محمد باقر سے وہ آپ کے دادا علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں کہ امام حسن بن علی سلام اللہ علیہم نے اپنی ایک دوسرے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجنے کے بعد کہا۔ ہم اہل بیت ہیں اللہ نے ہم کو مکرم کیا ہم کو چنا، ہم کو منتخب کیا، ہم سے رجس کو دور رکھا، ہمیں پوری طرح پاک کیا۔ اللہ نے لوگوں میں دو فرقے نہیں بنائے۔ مگر ہم کو آدم سے لیکر میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان دونوں میں سے اچھے فرقے میں رکھا، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ کو رسالت کے لئے منتخب کیا اور آپ پر اپنی کتاب نازل کی، میرا باپ سب سے پہلا شخص تھا جو ایمان لایا، اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کی، اللہ نے اپنی کتاب میں جو اپنے نبی مرسل پر نازل کی تھی، فرمایا۔ فمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ میرے نانا اپنے رب کی طرف سے بینہ لے کر آئے تھے۔ اور میرے باپ آپ کے تالی تھے، آپ گواہ تھے جو اس کی جنس میں سے تھے۔ میرے نانا نے آپ سے فرمایا جب آپ کو حکم دیا کہ وہ سورہ برائت لے کر موسم حج میں مکہ تشریف لے جائیں۔ اے علی! اس سورہ کو لے کر چلے جاؤ۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس سورہ کو لے کر میں خود جاؤں یا وہ شخص جائے جو مجھ سے ہو۔ اور تم مجھ سے ہو، میرا باپ میرے نانا سے ہے اور میرا نانا اللہ سے ہے۔ میرے نانا نے آپ سے اس وقت فرمایا جب آپ نے اور آپ کے بھائی جعفر اور اپنے غلام زید بن حارثہ کے درمیان آپ کے چچا حمزہ کی لڑکی کے بارے میں

فیصلہ کیا تھا، اے علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ اور تم میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہو لگاتار میرے باپ نے اپنی جان کے ذریعے میرے نانا کو بچایا۔ میرا نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر موقعہ پر آپ کو آگے بڑھاتا تھا اور ہر مصیبت کے وقت آپ کو روانہ کرتا تھا۔ آپ پر اعتبار تھا اور آپ کی طرف اطمینان تھا۔ اللہ عزوجل نے کہا والسابقون السابقون اولئک المقربون، میرا باپ سابقین سے سابق تھا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف مقربین سے زیادہ مقرب تھا، خدیجہ سلام اللہ علیہا کے علاوہ کسی شخص نے رسول اللہ پر ایمان لانے میں آپ سے سبقت نہیں کی، جس طرح اللہ عزوجل نے سابقین کو متاخرین پر فضیلت دی ہے اسی طرح سابقین سے سابق کو بھی فضیلت دی ہے، اللہ عزوجل نے کہا اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ یہ آیت میرے باپ کے حق میں نازل ہوئی، بہت سے صحابہ کے قتل کے وقت حضرت حمزہ اور جناب جعفر شہید قتل کئے گئے۔ صحابہ میں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت حمزہ کو سید الشہداء قرار دیا، اور حضرت جعفر کو دو پر عطا کئے جن کے ذریعہ وہ بہشت میں جہاں چاہتے ہیں فرشتوں کے ساتھ اڑتے رہتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کو یہ منصب میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے ملا۔ شہداء احد کے درمیان میرے نانا نے اپنے چچا حضرت حمزہ پر ستر تکبیر نماز جنازہ پڑھی، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں کے لئے فرمایا ہے اگر ان میں سے کسی نے کوئی نیکی کی تو اس کو دو اجر ملیں گے۔ اگر ان میں سے کسی نے برائی کی تو دو گنے گناہ کی مستحق ہو گی۔ ان کے لئے یہ بات میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ کی وجہ سے تھی، مسجد الحرام کے سوا اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز کے ادا کرنے کو اور تمام مساجد کی نماز کے مقابل میں ہزار نماز کے برابر قرار دیا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے تھا، جب یہ آیت یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ، ہم آپ پر کس طرح صلوٰۃ بھیجیں، فرمایا کہو اللھم صلی علی محمد و آل محمد، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلواۃ بھیجتے وقت ہم پر فریضہ واجبہ کی طرح صلواۃ بھیجے، اللہ نے اپنے رسول کے لئے اپنی کتاب میں مال غنیمت کا خمس حلال قرار دیا ہمارے لئے بھی وہ چیز واجب قرار دی جو آپ کے لئے واجب قرار دی تھی، آپ پر صدقہ حرام کیا اور ہم پر بھی صدقے کو حرام کیا۔ فللہ الحمد۔ ہم کو اس چیز سے منزہ کیا جس چیز سے آپ کو منزہ کیا، جس چیز کو آپ کے لئے پاک کیا اس کو ہمارے لئے پاک کیا، یہ وہ بزرگی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مکرم کیا اور ایسی فضیلت ہے جس کی وجہ سے اپنے تمام بندوں سے ہمیں فضیلت دی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے

ناناصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت فرمایا جبکہ اہل کتاب کے کافروں نے آپ سے انکار کیا اور آپ سے جھگڑا کیا۔ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین۔ میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھ نفس کی جگہ میرے باپ کو بیٹوں کی جگہ مجھے اور میرے بھائی حسین کو اور عورتوں کی جگہ میری ماں فاطمہ کو لے گئے تھے۔ ہم لوگ رسول اللہ کے اہل ہیں۔ آپ کا گوشت اور خون ہیں ہم اس سے ہیں وہ ہم سے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے کہا انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیراً۔ رسول اللہ نے اپنی مسجد کے دروازوں کو ہماری دروازے کے سوا بند کرنے کا حکم دیا۔ آپ سے اس بارے میں لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں۔ رسول اللہ نے فرمایا میں نے تمہارے دروازوں کو بند نہیں کیا اور نہ میں نے علی کے دروازے کو اپنی جانب سے کھولا ہے۔ لیکن میں نے تو اس چیز کی پیروی کی ہے جس کی مجھے وحی کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا ہے اور علی کے دروازے کو کھلا رہنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے اپنے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا لگاتار اس امت کا معاملہ گھاٹے کی طرف بڑھتا جائے گا۔ جب تک یہ لوگ اس چیز کی طرف لوٹ کر نہ آجائیں جس کو انہوں نے چھوڑا تھا، ان لوگوں نے اس بات کو میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے باپ کے متعلق سنا تھا "تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔" ان لوگوں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا اور آپ سے اس بات کو سنا تھا، جب کہ آپ نے غدیر خم کے مقام پر میرے باپ کے ہاتھ پکڑ کر ان لوگوں سے کہا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ، پھر رسول اللہ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ جو شخص حاضر ہے وہ غیر حاضر تک اس پیغام کو پہنچا دے۔" پھر حسن بن علی سلام اللہ علیہما نے فرمایا اے لوگو! اگر تم لوگ جابلقا اور جابلسا کے درمیان کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جس کا نانا نبی ہو اور جس کا باپ وصی ہو تو تم میرے سوا اور میرے بھائی کے سوا اور کسی کو نہ پاؤ گے، اللہ سے ڈرو، گمراہ نہ ہو جاؤ" اے لوگو! اگر میں اس چیز کا ذکر کروں جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں عطا کی اور ہمیں اپنی کتاب کے فضائل اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کے ذریعے جس بات سے مخصوص کیا تو میں اس کو کماحقہ بیان نہیں کر سکوں گا۔ میں بشیر کا بیٹا ہوں میں نذیر کا بیٹا ہوں، میں اس سراج منیر کا فرزند ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے عالمین کے لئے رحمت قرار دیا تھا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، اگر امت ثقلین کا دامن پکڑتی تو آسمان انہیں اپنی تمام بارش سے نوازتا اور زمین اپنی تمام برکتیں ان کو عطا کرتی، تو لوگ زمین کی سرسبز نعمت اپنے اوپر سے بھی کھاتے اور اپنے پاؤں

کے تلے سے بھی کھاتے، ان کے درمیان قیامت تک کوئی اختلاف نہ ہوتا۔ اللہ عز وجل نے کہا ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیهم من ربهم لاکلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم۔ عز وجل نے کہا ولو ان اهل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکات من السماء والارض ولکن کذبوا فاخذناهم بما کانوا یکسبون، ہم کتاب خدا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کے لحاظ سے لوگوں سے بہتر لوگ ہیں، اے لوگو! سنو! یاد رکھو! ڈرو! اس (حق) کی طرف رجوع کرو! کاش کہ تم حق کی طرف لوٹ کر جاتے! تمہیں رک جانے نے پچھاڑ دیا ہے، تمہیں سرکشی اور انکار نے بے بس اور لاچار کر دیا ہے کیا ان پر جمے رہو گے حالانکہ تم ان کو ناپسند کرتے ہو، والسلام علی من اتبع الهدیٰ

باب ۹۱

اللہ تعالیٰ کا فرمان یوم ندعو کل اناس بامامهم کی تفسیر اور علی کرم اللہ وجہہ کے بعض کلمات

اس آیت کی تفسیر کے بارے میں جمع الفوائد میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور کہا ایک آدمی کو بلایا جائے گا۔ اس کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ اس کو اپنے جسم میں ساٹھ گز تک پھیلائے گا، اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا۔ اس کے سر پر موتیوں کا تاج رکھ دیا جائیگا جو چمکے گا۔ وہ اپنے ان ساتھیوں کی طرف جائے گا جو دنیا میں اس کے ساتھ جمع ہوتے تھے، وہ اس کو دور سے دیکھیں گے کہیں گے، اس کو ہمارے پاس لے کر آؤ۔ وہ ان کے پاس آئے گا، کہے گا تم میں سے ہر اس آدمی کو خوشخبری ہو جس نے اس طرح کی ہدایت پر پیروی کی۔ کافر کو اس کا اعمالنامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا، وہ اس کو (اعمالنامہ کو) اپنے جسم میں ساٹھ گز تک پھیلائے گا۔ اس کو آگ کا تاج پہنایا جائے گا۔ جب اس کو اس کے ساتھی دیکھیں گے تو کہیں گے ہم اس کے شر سے اللہ سے پناہ مانگتے ہیں، اے پروردگار اس کو ہمارے پاس نہ لانا، وہ ان کے پاس آئے گا، وہ کہیں گے اے پروردگار! اس کو دور کر، وہ ان سے کہے گا، اللہ تم کو دور کرے۔ ہر آدمی کے لئے ایسا ہی ہو، (بحوالہ ترمذی) وہ تفسیر جو آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی طرف منسوب ہے[1] اس میں بشیر بن دہان امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ سے روایت

[1] غالباً تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مراد ہے ۱۲ محمد شریف عفی عنہ

کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے بشیر! خدا کی قسم تم اللہ کے دین پر قائم ہو! پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ یوم ندعو کل اناس بامامھم "پھر فرمایا علی ہمارے امام ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے نبی ہیں اور ہمارے امام ہیں، قیامت کے دن بہت سے ایسے امام آئیں گے کہ وہ اپنے اصحاب پر لعنت کرتے ہوں گے اور ان کے اصحاب ان پر لعنت کرتے ہوں گے، ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں اور ہماری ماں فاطمہ صلوات اللہ علیہا ہے۔" عمار ساباطی امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا زمین امام سے خالی نہیں چھوڑی جاتی۔ امام اللہ کی حلال کردہ چیز کو حلال کرتا ہے اور اللہ کی حرام کردہ چیز کو حرام کرتا ہے۔ اس بارے میں اللہ کا قول ہے یوم ندعو کل اناس بامامھم پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔" پھر امام جعفر صادق نے فرمایا اے عمار! (یہ) جہلا کی جاہلیت نہیں ہوگی۔"

کتاب نہج البلاغہ میں امیر المومنین علی سلام اللہ علیہ کے خطبے کا ایک ٹکڑا یہ ہے۔ آپ نے فرمایا، عیش تنعم کی بدمستیوں، فتنہ کی گمراہیوں سے بچو جبکہ اس کا چھپا ہوا خدشہ سر اٹھاتا ہے اور مخفی اندیشہ سامنے آجائے اور اس کا کھونٹا مضبوط ہو جاتا ہے۔ ظالم آپس کے عہد و پیمان سے اس کے وارث ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگلا پچھلے کا راہنما اور پچھلا اگلے کا پیرو ہوتا ہے۔ اور رذیل دنیا پر مرمٹتے ہیں اور اس سڑے ہوئے مردار پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جلد ہی پیرو کار اپنے پیشرو راہنماؤں سے اظہار بیزاری کریں گے۔ سامنے ہونے پر ایک دوسرے کو لعنت کریں گے۔ تم فتنوں کی طرف راہ دکھانے والے اور بدعتوں کے سربراہ نہ بنو۔ تم (ایمان والی) جماعت کے اصولوں اور ان کی عبادت و اطاعت کے طور طریقوں پر جمے رہو۔ اللہ کے پاس مظلوم بن کر جاؤ۔ ظالم بن کر نہ جاؤ۔

سنن دارقطنی اپنی سند کے ساتھ اعمش سے روایت کرتے ہیں وہ مسلم اعور سے وہ حبہ بن جوین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اگر آدمی تمام زمانہ روزہ رکھے اور تمام زمانہ قائم اللیل رہے۔ اس کے بعد رکن اور مقام کے درمیان قتل کر دیا جائے، اللہ تعالیٰ ان کا قیامت کے روز حشر اس شخص کے ساتھ کرے گا جس کو اس نے دیکھا کہ یہ ہدایت پر قائم ہے۔ نیز فرمایا لوگوں سے زبان اور جسم کے ساتھ مل جاؤ اور ان سے اپنے اعمال اور اپنے دلوں سے جدا رہو، آدمی کو وہ چیز ملے گی جس کو اس نے کمایا، اور قیامت کے روز اس کا حشر اس شخص کے ساتھ ہو گا جس کو اس نے دوست رکھا۔

باب ۹۲

خلیفہ مامون عباسی کے اس جواب کا وارد کرنا جو اس نے اپنے اقربا کے سوال میں دیا تھا

جب مامون نے امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی بیعت کا ارادہ کیا تھا!

ابن مسکویہ صاحب التاریخ نے اپنی کتاب ندیم الفرید میں ذکر کیا ہے کہ مامون نے بنو عباس کی طرف خط تحریر کیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

امیر المومنین نے تمہارے خط کو جان لیا ہے، اما بعد! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسولوں کی فترت (رکاوٹ) کے بعد مبعوث کیا، خدیجہ بنت خویلد آپ پر سب سے پہلے ایمان لائی، پھر آپ پر علی بن ابی طالب ایمان لائے، اس وقت آپ کی عمر سات سال کی تھی آپ نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کا شرک نہیں کیا، نہ ان کی جہالتوں میں سے کسی جہالت میں حصہ لیا، ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت کی، آپ کو دوست رکھا اور آپ کی پرورش کی، ہمیشہ آپ کو جو اذیت دی جانے لگی اس کو آپ ہٹاتے رہے اور آپ کے نگران رہے جب ابو طالب کا انتقال ہو گیا تو قوم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کرنے کا فیصلہ کیا، آپ (مکہ سے) مدینہ کی قوم انصار کی طرف ہجرت فرما ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ علی بن ابی طالب کی طرح کسی فرد نے نہ دیا۔ علی نے اپنی جان پر کھیل کر آپ کو بچایا، آپ کے بستر پر سو گئے۔ آپ مشرکین کو تہس نہس کرنے میں سب سے زیادہ سخت تھے، اللہ کی راہ میں سب سے بڑے جہاد کرنے والے تھے۔ اللہ کے دین میں ان سب سے زیادہ فقیہہ تھے، آپ حدیث خم کی رو سے صاحب ولایت ہیں، آپ خیبر کے فتح کرنے والے ہیں، آپ عمرو بن عبدود کو قتل کرنے والے ہیں، جب رسول اللہ نے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی بنے، آپ اس آیت کے مصداق ہیں ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں، رسول اللہ نے آپ کی کفالت اور پرورش کی[1] آپ مباہلہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفس ہیں، اللہ تعالیٰ نے کہا اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد

---

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر

الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ،
خدا کی قسم تمام مناقب اور آیات آپ کی مدح کرتی ہیں۔ ہم لوگ اور اولادِ علی ایک ہاتھ ہیں اللہ نے امرِ خلافت کا ہمارے لئے فیصلہ کیا، ہم نے ان لوگوں پر تنگی اور سختی کی، ہم تو امیہ سے بھی زیادہ ان کو قتل کیا، افسوس! جو شخص بھی ایک رائی کے دانے کے برابر عمل کرے گا، اس کو دیکھے گا، افسوس! تمہارے پاس حسینی خون کا بدلہ لینے والی تلوار آئے گی جو تمہیں کچل کے رکھ دے گی۔ سفیانی کچل کر رکھ دے گا، جس کا ستیاناس قائم مہدی کریں گے قائم مہدی کے وقت تمہارے خون محفوظ ہوں گے۔ میں نے علی بن موسےٰ کی بیعت کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ میں تمہارے خون کی حفاظت کرنے والا اپنے اور ان حضرات کے درمیان دائمی مودت کے قیام کے ساتھ ہو جاؤں۔ میں اس بیعت کرنے سے اس بات کی امید کرتا ہوں کہ بڑے خوف کے دن (یعنی) صراط کو طے کر سکوں، خوف سے امن اور نجات حاصل کروں۔
میرے خیال میں علی رضا کی بیعت کرنے سے اور کوئی زیادہ پاکیزہ کام میرے نزدیک نہیں ہے، تمہارا یہ کہنا کہ میں نے تمہارے اباء کے خیالات اور تمہارے اسلاف کی عقلوں کو بے وقوف قرار دیا ہے۔ یہ تو وہی بات ہے جس کو مشرک قریش کہتے تھے۔ انا وجدنا اٰبائنا علی امۃ وانا علی اٰثارھم مقتدون۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو دین کو اباء سے نہیں لیا جاتا بلکہ رضا سے لیا جاتا ہے، میری زندگی کی قسم ایک مسلمان مجوسی مرتد مسلمان سے بہتر ہے،
ولا قوۃ امیر المومنین الا باللہ وعلیہ توکلت وھو حسبی۔ انتہی
مامون نے ایک لمبی گفتگو کی، لیکن میں نے اس کو مطلوبہ مقصد کے ساتھ مختصر کر دیا ہے

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) یہ پرورش اس لئے نہیں تھی کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ غریب تھے، بلکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت ابوطالب امیر تھے اور تجارت کیا کرتے تھے اور ایک تجارت کے موقع پر رسول اللہ کو بھی ساتھ لے گئے رسول اللہ کا علی کی پرورش کرنا علی کے اعزاز کی خاطر تھا۔ ۱۲

(محمد شریف علی عفی عنہ)

باب ۹۳

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور آپ کے اوصیاء سلام اللہ علیہم کا ذکر

(حذف اسناد) امام علی بن موسےٰ رضا اپنے باپ سے آپ اپنے آباء سے وہ حضرات حضرت علی بن ابی طالب علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو مجھ سے افضل ہو اور نہ اس پر مجھ سے زیادہ مہربان ہے، حضرت علی نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ افضل ہیں یا جبرائیل، فرمایا اے علی! اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء مرسلین کو اپنے مقرب فرشتوں پر فضیلت دی ہے، مجھے تمام انبیاء اور مرسلین پر فضیلت دی ہے اے علی میرے بعد فضیلت تیرے لئے ہے، تیرے بعد ان آئمہ کے لئے ہے۔ جو تیرے فرزند کی اولاد میں سے ہوں گے فرشتے ہمارے خادم ہیں اور ہمارے محبین کے خادم ہیں۔ اے علی! وہ فرشتے جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، جو ہماری ولایت پر ایمان لاتے ہیں، اے علی۔ اگر ہم نہ ہوتے اللہ آدم کو پیدا کرتا نہ حوا کو، نہ جنت کو نہ دوزخ کو، نہ آسمان کو، نہ زمین کو، ہم فرشتوں سے افضل کیونکر نہ ہوں کہ ہم نے اپنے رب کی معرفت کی طرف اس کی تسبیح، اس کی تہلیل اور اس کی تقدیس کی طرف سبقت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہماری روحوں کو پیدا کیا، ہماری اپنی توحید اور تحمید کے ساتھ گویا کیا، پھر فرشتوں کو پیدا کیا، انہوں نے جب ہماری روحوں کو ایک نور کی حالت میں مشاہدہ کیا تو انہوں نے ہمارے امر کو بڑا جانا تو ہم نے تسبیح کرنا شروع کر دی تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہ ہم پیدا کی ہوئی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری صفات سے منزہ ہے۔ ہماری تسبیح سن کر فرشتوں نے تسبیح کی۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری صفات سے منزہ کیا۔ جب فرشتوں نے ہماری شان کو بڑا جانا تو ہم نے لا الہ الا اللہ کہنا شروع کر دیا۔ تاکہ فرشتوں کو اس بات کا علم ہو کہ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق۔ مگر اللہ اور ہم بندے ہیں، ہم خدا نہیں ہیں، واجب ہے کہ اس نور کے ساتھ عبادت کریں۔ انہوں نے کہا لا الہ الا اللہ۔ جب ہمارے مقام کی بڑھائی کو دیکھا تو ہمارے مقام کو بڑا جانا، ہم نے تکبیر کہی تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہ اللہ بڑا ہے۔ اس کی مخلوق بڑا مقام حاصل نہیں کر سکتی۔ اس کے ذریعے جب انہوں نے ہماری عزت اور قوت دیکھی جس کو اللہ نے ہمارے لئے بنایا ہم نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہ کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے۔ مگر اللہ کے ساتھ

جب انہوں نے دکھلایا کیا ... پر انعام کی ہے اور مخلوق کی اطاعت ہمارے لئے فرض کی ہے، تو ہم نے کہا الحمد للہ تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہ حمد اللہ کے لئے ہے اس کی نعمتوں پر۔" فرشتوں نے کہا الحمد للہ، ہماری وجہ سے انہوں نے اللہ کی توحید، اس کی تسبیح، اس کی تہلیل، اس کی تکبیر اور اس کی تمجید کی معرفت حاصل کی، اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہمیں اس کی صلب میں ودیعت کیا، فرشتوں کو آدم کے تعظیمی سجدہ کے لئے حکم دیا (اور یہ) اس کے اکرام کی خاطر تھا۔ فرشتوں کا سجدہ اللہ کے لئے عبودیت کے طور پر تھا۔ اور آدم کے لئے اکرام اور امر اللہ کی طاعت کے لئے تھا۔ کیونکہ ہم اس کی صلب میں تھے۔ ہم فرشتوں سے کیونکر افضل نہ ہوں، ان تمام نے آدم کا سجدہ کیا تھا (شب معراج) جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا، جبرائیل نے دو دفعہ اذان کہی اور دو دفعہ اقامت کہی۔ پھر فرمایا اے محمد! آگے بڑھئے، میں نے کہا اے جبرائیل آپ سے بھی آگے بڑھ جاؤں؟ کہا، ہاں! اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو اپنے تمام فرشتوں پر فضیلت دی ہے۔ خاص طور آپ کو ان تمام پر فضیلت دی ہے۔ میں آگے بڑھ گیا، ان سب کو نماز پڑھائی اور فخر نہیں ہے۔ جب میں نور کے حجابوں تک پہنچ گیا، جبرائیل نے مجھے کہا اے محمد آگے بڑھئے وہ مجھ سے الگ ہو گئے، میں نے کہا اے جبرائیل تم اس مقام پر مجھ سے جدا ہوتے ہو، جبرائیل نے کہا اے محمد یہ اس انتہا کی حد ہے۔ جہاں مجھے اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اگر میں اس سے آگے بڑھوں تو میرے رب کے حدود کی تعدی کی وجہ سے میرے پر جل کر رہ جائیں۔ مجھے نور سے اڑ لگائی۔ میں اس مقام پر پہنچ گیا، جہاں میرے رب نے اپنے بلند ملک میں سے چاہا تھا مجھے ندا دی گئی اے احمد! تم میرے بندے ہو اور میں تیرا رب ہوں، صرف میری ہی عبادت کرو۔ مجھ پر بھروسہ کرو، میں نے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا، میری مخلوق کی طرف تم میرے رسول ہو، میری کائنات کی طرف میری حجت ہو، تجھے اور جس نے تیری پیروی کی اس کو میں نے جنت سے پیدا کیا۔ جس شخص نے تیری مخالفت کی اس کو میں نے دوزخ سے پیدا کیا۔ تیرے اوصیا کے لئے میری کرامت واجب ہو گئی ہے، میں نے عرض کیا میرے اوصیا کون ہیں؟ آواز دی گئی اے محمد! تیرے اوصیا کے نام میرے عرش کے سرورق پر لکھے ہوئے ہیں۔ میں نے نظر کی تو بارہ انوار کو دیکھا، ہر ایک نور کی سبز سطر ہے، جس پر میرے اوصیا میں سے میرے وصی کا نام موجود ہے۔ ان میں اول علی اور ان میں آخر مہدی ہیں، میں نے عرض کیا اے پروردگار! میرے بعد یہ میرے اوصیا ہیں؟ آواز دی گئی اے محمد یہ میرے اولیا، میرے دوست، میرے اصفیا ہیں اور میرے بعد میری کائنات پر میرے حجج ہیں اور وہ تیرے اوصیا ہیں، مجھے میری عزت اور جلال کی قسم زمین کو ضرور ان کے مہدی کے ذریعے ظلم

سے پاک کروں گا، میں اس کو زمین کے مشرق اور مغرب کا مالک بناؤں گا۔ میں اس کے لئے ہواؤں کو مطیع کروں گا سخت بادلوں کی گردنیں ان کے لئے جھکا دوں گا۔ میں اس کو اسباب میں بلند کروں گا۔ میں اس کی اپنے لشکر کے ذریعے مدد کروں گا۔ اپنے فرشتوں سے اس کی مدد کروں گا۔ آخر کار میری دعوت بلند ہو گی۔ مخلوق میری توحید پر جمع ہو جائے گی۔ میں اس کی سلطنت کو دوام بخشوں گا، میں دنوں کو اپنے اولیا کے درمیان قیامت کے روز گردش دوں گا۔

ابو مؤید موفق بن احمد خوارزمی اپنی سند کے ساتھ ابو سلیمان راعی رسول اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس رات مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا جل جلالہ جلیل (اللہ) نے مجھے کہا امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ۔ میں نے کہا والمومنون۔ کہا تم نے سچ کہا، کہا اے احمد میں نے آسمان کی طرف نگاہ دوڑائی تو ان لوگوں میں تجھے چن لیا، تیرا نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے، جس جگہ میرا ذکر ہوتا ہے اس کے ساتھ تیرا ذکر بھی ہوتا ہے، میں محمود ہوں، تم محمد ہو، دوسری دفعہ نگاہ دوڑائی تو ان لوگوں میں میں نے علی کو چن لیا۔ اے محمد اس کا نام میں نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ میں نے تجھے پیدا کیا اور علی، فاطمہ، حسن، حسین اور وہ آئمہ جو حسین کے فرزند سے ہوں گے، میں نے ان کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ میں نے تمہاری ولایت کو آسمان والوں اور زمین والوں پر پیش کیا جس نے ولایت کو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنین میں شامل ہے، جس نے ولایت کا انکار کیا وہ میرے نزدیک کافرین میں سے ہے۔ اے محمد! اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری عبادت اس قدر کرے کہ وہ ختم ہو جائے یا سوکھ کر کانٹے کی طرح ہو جائے، پھر وہ میری اور تمہاری ولایت کے انکار کی صورت میں آئے تو میں اس کو نہیں بخشوں گا۔ اے محمد! تم ان کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا اے پروردگار ہاں! مجھے کہا عرش کی داہنی جانب دیکھو، میں نے نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی بن حسینؑ، محمد بن علیؑ، جعفر بن محمدؑ، موسیٰ بن جعفرؑ، علی بن موسیٰؑ، محمد بن علیؑ، علی بن محمدؑ، حسن بن علیؑ اور محمد مہدی بن حسنؑ موجود ہیں، آپ ان کے درمیان روشن ستارے کی طرح موجود ہیں، کہا اے محمد! یہ میرے بندوں پر میرے حجج ہیں، وہ تیرے اوصیا ہیں، مہدی ان میں سے، تیری عترت کے قاتل سے خون کا بدلہ لے گا۔ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم وہ ضرور میرے دشمنوں سے بدلہ لیں گے اور میرے اولیا کی مدد کریں گے۔" نیز اس حدیث کو حموینی نے روایت کیا ہے۔

باب ۹۴

ان باتوں کا وارد کرنا جو کتاب غایۃ المرام میں موجود ہیں جن میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جو مہدی موعود سلام اللہ علیہ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں

ابراہیم بن محمد حموینی شافعی نے اپنی کتاب فرائد السمطین میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص نے مہدی کا انکار کیا اس نے اس بات سے کفر کیا جو محمد پر نازل ہوئی۔ جس شخص نے عیسٰی علیہ السلام کے نزول کا انکار کیا وہ کافر ہے، جس نے دجال کے خروج کا انکار کیا وہ کافر ہے۔

فرائد السمطین میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم لوگوں کو مہدی کی بشارت ہو میری امت میں اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہو گا۔ (لوگوں کے قدم) ڈگمگا رہے ہونگے وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی، آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے، وہ مال کو لوگوں کے درمیان برابر تقسیم کریں گے۔

اسی کتاب میں سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اوصیا مخلوق پہ حجج اللہ میرے بعد بارہ ہوں گے، ان میں اول میرے بھائی ہیں اور ان میں آخری میرے فرزند ہیں، کہا گیا یا رسول اللہ آپ کے کون بھائی؟ فرمایا علی، کہا گیا آپ کے کون فرزند؟ فرمایا مہدی، جو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ اگر دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کرے گا حتیٰ کہ اس میں میرے فرزند مہدی ظاہر ہوں گے۔ روح اللہ عیسٰی بن مریم نازل ہوں گے میرے فرزند کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی، اس کی حکومت مشرق اور مغرب میں ہو گی

اسی کتاب میں اصبغ بن نباتہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، میں علی، حسن، حسین اور حسین کی اولاد سے نو فرزند پاک اور معصوم ہیں۔

اسی کتاب میں عبایہ بن ربعی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں سید النبیین ہوں اور علیؑ سید الوصیین ہیں، میرے بعد اوصیا بارہ ہیں۔ پہلے ان میں علی ہیں اور آخری ان میں مہدی ہیں۔

اسی کتاب میں ابوامامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے درمیان اور روم کے درمیان

سات سال ہوں گے، آپ کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کیا جو بنی عبدالقیس میں سے تھا جس کو مستورد کہا جاتا تھا۔ یا رسول اللہ ان دنوں میں لوگوں کا امام کون ہوگا؟ فرمایا مہدی ہوں گے جو میرے فرزند کی اولاد ہوں گے۔ جن کی عمر چالیس سال ہو گی۔ جن کا چہرہ چمکتے ہوئے سورج کی طرح ہو گا۔ آپ کے داہنے رخسار پر سیاہ تل ہو گا۔ آپ دو قطوانی عبائیں پہنے ہوں گے۔ ایسا معلوم ہو گا کہ آپ بنو اسرائیل کے مردوں میں سے ہیں۔ کانوں کو نکالینگے کفر کے شہروں کو فتح کریں گے۔

اسی کتاب میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ (مہدی) میری امت میں ہونگے اگر اس کی عمر چھوٹی ہوئی تو سات سال ہو گی ورنہ آٹھ یا نو سال ہو گی، آپ کے زمانہ میں میری امت ایسی نعمتوں سے لطف اندوز ہو گی کہ ایسی کسی شخص کے زمانے میں نہ ہو گی۔ نیک اور فاجر (نعمت کے سلسلہ میں) آپ کے نزدیک برابر ہو گا۔ آسمان سے جل تھل بارش ہو گی۔ زمین اپنی نباتات میں سے کسی چیز کو پوشیدہ نہ رکھے گی۔

اسی کتاب میں ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت مہدی ظاہر ہوں گے، آپ کے سر پر ایک فرشتہ ہو گا جو آواز دے گا، یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں آپ کی پیروی کرو۔

اسی کتاب میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا زمین ظلم و جور سے پر ہو گی، میری عترت میں ایک آدمی ظاہر ہو گا۔ وہ زمین کا سات یا نو سال بادشاہ ہو گا۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک زمین کا مالک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نہ ہو لے گا۔ روشن پیشانی اور سرخ ناک والے ہوں گے وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہو گی۔ وہ سات سال حکومت کریں گے۔

اسی کتاب میں حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا۔ آپ نے ان امور کا ذکر کیا جو آئندہ آنے والے ہوں گے، فرمایا اگر دنیا میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا۔ حتیٰ کہ اس میں اللہ تعالیٰ میرے فرزند کی اولاد میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہو گا۔ حضرت سلمان فارسی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ وہ آپ کے کس فرزند سے ہو گا؟ فرمایا میرے اس فرزند کی اولاد میں سے ہو گا۔ حضرت نے امام حسین سلام اللہ علیہ پر ہاتھ مارا۔

اسی کتاب میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گا جس کا نام میرے نام پر ہو گا۔

اسی کتاب میں ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حواری ہم اہل بیت میں سے ہوگا، اونچی ناک والا ہوگا۔ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری عترت میں سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو ضرور مبعوث کرے گا۔ جس کے اگلے دانت فاصلے والے ہوں گے، کھلی پیشانی والے ہوں گے۔ زمین کو انصاف سے بھر دیں گے، مال کو اس پر بہتات ہوگی۔

ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے روایت ہے آپ اپنے باپ علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے کام کو ایک رات کے اندر درست کر دے گا۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مہدی میرے فرزند سے پیدا ہوگا۔ اس کا نام میرے نام پر اس کی کنیت میری کنیت پر ہوگی۔ تمام لوگوں سے میرے ساتھ خلقت اور اخلاق میں زیادہ مشابہ ہوگا۔ وہ ایک عرصہ تک غیبت میں رہیں گے (دنیا اس کے معاملہ میں) حیرت اور سرگردانی میں پڑ جائے گی۔ غیبت کے زمانہ میں قوم گمراہ ہو جائے گی، شہاب ثاقب کی طرح تشریف لائیں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

امام محمد باقر اپنے آباء سے وہ حضرت علی بن ابی طالب سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مہدی میرے فرزند سے پیدا ہوگا، وہ ایک عرصہ تک غائب رہیں گے (دنیا) حیرت میں پڑ جائے گی غیبت کے زمانے میں قومیں گمراہ ہو جائیں گی۔ آپ کے ساتھ خیر الدنیا تشریف لائیں گے، آپ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا علی میرے بعد میری امت کے سردار ہیں اور آپ کے فرزند سے قائم منتظر پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشارت دینے، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا جو آپ کی امامت کے قول پر آپ کی غیبت کے زمانے میں ثابت قدم رہیں گے وہ سرخ گندھک (کیمیا) سے زیادہ قیمت والے ہوں گے۔ آپ کی خدمت میں جابر بن عبداللہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے فرزند سے جو قائم پیدا ہوگا وہ غیب رہے گا۔ فرمایا میرے رب کی قسم ہاں! جو لوگ ایمان والے ہوں گے ان کو اللہ مضبوط کرے گا اور کافروں کو مٹائے گا۔ اے جابر یہ اللہ کے امروں سے ایک امر اور اللہ کے رازوں سے ایک راز ہے۔ تمہیں شک سے بچنا چاہیئے۔ اللہ کے امر میں شک کرنا کفر ہے"

حسن بن خالد سے روایت ہے کہ امام علی بن موسےٰ رضا علیہ السلام نے فرمایا وقت معلوم سے مراد ہمارے قائم کے خروج کا دن ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا، قائم آپ میں سے کون ہوگا، فرمایا میرے فرزند سے چوتھا ہوگا، وہ لونڈیوں کی سردار لونڈی کا بیٹا ہوگا۔ آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو پاک کرے گا۔ اور اس کو ہر ظلم سے مقدس کرے گا۔ آپ وہ ہوں گے کہ لوگ آپ کی ولادت کے بارے میں شک کریں گے۔ آپ خروج سے پہلے غیبت میں رہیں گے۔ جب خروج کریں گے تو زمین آپ کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ لوگوں کے درمیان انصاف کی ترازو رکھ دی جائے گی۔ کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ آپ وہ ہوں گے جن کی خاطر زمین لپیٹ جائے گی۔ آپ کا سایہ نہیں ہوگا، آپ وہ ہوں گے کہ ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا جس کو تمام ساکنان زمین سماعت کریں گے۔ خبردار! کہ حجۃ اللہ اللہ کے گھر کے نزدیک ظاہر ہو گئے ہیں، اس کی پیروی کرو، حق آپ میں موجود ہے اور آپ کے ساتھ رہے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول ہے ان نشاء ننزل علیہم من السماء آیۃ فظلت اعناقھم لھا خاضعین، اس کتاب میں دعبل خزاعی کا واقعہ ہے۔ جو باب ۸۰ میں گزر چکا ہے۔ انتہیٰ فرائد السمطین، ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں موجود ہوگا۔

(بحوالہ بخاری و مسلم، نسائی میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا بشارت ہو، بشارت ہو، میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ اس کا شروع بہتر ہے یا اس کا آخر .... یا ایک باغ کی مانند ہے کہ ایک فوج نے اس سے ایک سال کھایا۔ پھر ایک فوج نے اس سے ایک سال کھایا، شاید کہ فوج اس کو ترک کر دے، اس کا درگزر کرنا اس لئے ہو کہ اس کو وہ اچھی طرح سرسبز کرے اور اس کو اچھی طرح خوبصورت بنائے، وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور اس کے درمیان میں مہدی ہیں اور اس کے آخر میں مسیح ہوں۔ لیکن اس عرصہ کے درمیان ایک لنگڑا شیخ ہوگا۔ وہ مجھ سے نہیں ہوگا اور نہ میں اس سے ہوں گا۔

صاحب کتاب غریب الحدیث نے عروہ بن رویم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں پہلا اور آخری آدمی بہتر ہوگا۔ اور اس کے درمیان ایک لنگڑا شیخ ہوگا۔ وہ ہم سے نہیں ہوگا اور نہ میں اس سے ہوں گا، ابن قتیبہ نے کہا درمیان والے شیخ کے متعلق احادیث آ چکی ہیں۔ آپ نے آخر الزمان کا ذکر کیا ہے کہ آپ کے دین کو پکڑنے والا ایسا ہوگا ایسا آگ کے انگارے کو پکڑنے والا، ایک دوسری حدیث ہے کہ ان لوگوں میں شہید ہونے والا بدر کی جنگ میں شہید ہونے والے کی مانند ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت سے قرنی کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں۔

کہ میری امت کی اس چیز کو زندہ کریں گے جس کو لوگوں نے مار دیا ہوگا۔ الحدیث۔"

جب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی کسی چیز کو منسوخ نہیں کریں گے، آنحضرتؐ کی امت کے امام سے عیسیٰ آگے نہیں بڑھیں گے بلکہ عیسیٰ اس کو آگے کریں گے اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔" ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا مہدی اس امت کا طاؤس ہے۔

(دیلمی) ابن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اس وقت تک دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی بادشاہ ہوگا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ (ابو نعیم)

ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوں کے دل میں رعب ڈال دے گا جب ہمارا قائم کھڑا ہوگا اور ہمارا مہدی ظاہر ہوگا تو آدمی شیر سے زیادہ بہادر اور نیزے سے زیادہ دراز والا ہوگا۔

(ابو نعیم جزء ثالث حلیۃ الاولیا) کتاب فضائل الصحابہ مؤلفہ ابو المظفر سمعانی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کی بیماری کے وقت حاضر ہوئیں اور رو پڑیں۔ عرض کیا اے بابا آپ کے بعد مجھے ضائع ہونے کا ڈر ہے۔ فرمایا اے فاطمہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر نظر ڈالی ان میں سے تیرے باپ کو منتخب کیا۔ جس کو رسول بنا کر مبعوث کیا۔ پھر دوسری دفعہ نظر ڈالی ان میں تیرے شوہر کو چنا، مجھے حکم دیا کہ میں تمہاری شادی اس سے کر دوں۔ میں نے تیری شادی اس سے کر دی ہے، وہ تمام مسلمانوں سے بڑے حلم والے ہیں، زیادہ علم والے ہیں۔ اسلام لانے میں بڑھے ہوئے ہیں، ہم اہل بیت ہیں ہمیں سات خصوصیات ایسے دیئے گئے ہیں جو اولین کو حاصل نہیں ہوئے اور نہ اس کو آخرین پا سکیں گے، ہمارا نبی انبیاء سے افضل ہے وہ تمہارے باپ ہیں۔ ہمارا وصی خیر الاوصیاء ہے وہ تمہارے شوہر ہیں، ہمارا شہید خیر الشہداء ہے وہ تمہارے باپ کے چچا ہیں اور ہم میں سے وہ شخص موجود ہے جس کو دو پر ملے ہیں جن کے ذریعے فرشتوں کے ساتھ جہاں چاہتا ہے اُڑتا رہتا ہے اور وہ حضرت جعفر ہیں۔ ہم ہی سے اس امت کے دو سبط ہیں، وہ تمہارے دونوں بیٹے ہیں۔ ہم ہی سے اس امت کا مہدی ہوگا۔"

ابو ہارون عبدی نے کہا میں وہب بن منبہ کو حج کے زمانے میں ملا، میں نے آپ کی خدمت میں یہ حدیث پیش کی۔ آپ نے کہا کہ جب موسیٰ کی قوم فتنہ میں مبتلا ہوگی۔ انہوں نے بچھڑے کو خدا بنا لیا۔ موسیٰ پر یہ بات بُری گزری۔ اللہ نے کہا اے موسیٰ تمہارے پہلے جو نبی تھے ان کی قوم فتنہ میں مبتلا ہوئی تھی۔ نیز عنقریب امت احمد کو آپ کے بعد ایک بڑا فتنہ پہنچے گا، حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے کام کو احمد کی اولاد کے ایک آدمی کے ذریعے درست کر دے گا۔ وہ مہدی ہوں گے۔

حافظ ابو نعیم نے مہدی سلام اللہ علیہ کے حالات میں چالیس احادیث بیان کیں ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ علی بن ہلال اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ حدیث وہب بن منبہ کے کلام کے علاوہ بیان ہوئی ہے۔ اور اس میں اضافہ کیا ہے کہ (رسول اللہ نے فرمایا) اے فاطمہ جب دنیا میں افراتفری پیدا ہوگی، فتنے شروع ہو جائیں گے، راستے کٹ جائیں گے ایک دوسرے پر حملے ہوں گے۔ بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کریگا، اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کرے گا۔ اس وقت اللہ مہدی کو مبعوث کرے گا۔ جو تیرے فرزند کی اولاد سے ہوگا۔ گمراہی کے قلعوں کو اور دھوکے والوں کو فتح کرے گا۔ آخری زمانے میں دین کے ساتھ قائم ہوگا، جس طرح میں دین کے ساتھ پہلے زمانے میں کھڑا ہوا ہوں، وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔

ان احادیث میں ایک حدیث وہ ہے جس کو حذیفہ بن الیمان نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے ان باتوں کا ذکر کیا جو آئندہ واقع ہوں گی۔ پھر فرمایا اگر دنیا کا ایک دن باقی ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کرے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں ایک شخص کو مبعوث کرے گا، جو میرے فرزند سے پیدا ہوگا، اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ حضرت سلمان نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ وہ آپ کے کون سے فرزند سے پیدا ہوگا۔ فرمایا اس فرزند سے پیدا ہوگا۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک کو امام حسین سلام اللہ علیہ کے سر پر مارا۔

ان احادیث میں ایک حدیث وہ ہے جس کو ابو امامہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور آپ نے دجال کا ذکر کیا۔ فرمایا مدینہ خبث سے اس طرح صاف ہوگا جس طرح زنگ خبث الحدید سے صاف ہو جاتا ہے۔ اس دن کو دن خلاص کہا جائے گا۔ ام شریک نے عرض کیا ان دنوں میں یا رسول اللہ عرب والے کہاں ہوں گے؟ فرمایا وہ ان دنوں میں تھوڑے ہوں گے۔ ان کا بزرگ آدمی بیت المقدس میں ہوگا۔ ان کا امام مہدی ہوگا۔ وہ صالح آدمی ہوگا،

ان احادیث میں ایک حدیث یہ ہے، حذیفہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اس امت کو ملوک جابرہ سے ہلاکت ہے، جو لوگ ان کی اطاعت کریں گے ان کو چھوڑ کر باقیوں کو قتل کریں گے، ڈرائیں گے، پرہیزگار مومن زبان سے ان کی ہاں میں ہاں ملائے گا اور دل سے ان سے بھاگے گا۔ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ دوبارہ اسلام کو غالب کرے، ہر جبار عنید کو کچل کے رکھ دے گا، وہ جس چیز پر چاہتا تھا قدرت رکھتا ہے فساد کے بعد امت کی اصلاح کر دے گا۔ اے حذیفہ اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کرے گا۔ حتیٰ کہ اس میں میرے اہل بیت کا آدمی بادشاہ ہوگا۔ فتنے اس کے سامنے ہوں گے،

وہ اسلام کو غالب کرے گا، اللہ اپنے وعدے کی خلافی نہیں کرتا وہ جلد حساب لینے والا ہے۔"

ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ ثوبان نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے دوبارہ حملہ کے وقت تین آدمی قتل ہوں گے وہ تمام کے تمام خلیفہ کے بیٹے ہوں گے۔ پھر خلافت کسی کو نہیں ملے گی۔ پھر سیاہ جھنڈے مشرق کی جانب سے آئیں گے وہ ان کو ایسا قتل کریں گے کہ ایسی قوم کبھی قتل نہیں ہوگی۔ پھر اللہ کا خلیفہ مہدی تشریف لائیں گے جب تم اس کے متعلق سنو تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ آپ کی بیعت کرو کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں۔"

ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ ثوبان نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے آئیں گے۔ ان کے دل لوہے کے ہوں گے جو شخص ان کے متعلق سنے ان کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ اگرچہ برف پر گھٹنے کے بل چل کر کیوں نہ جانا پڑے۔"

ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا آل محمد کا مہدی ہم میں سے ہوگا؟ یا ہمارے غیر میں سے ہوگا؟ فرمایا کہ ہم میں سے ہوگا جس کے ذریعے دین اختتام پذیر ہوگا، جس طرح ہمارے ساتھ شروع ہوتی تھی۔ جس طرح ہمارے ذریعے لوگوں نے شرک سے نجات حاصل کی تھی اسی طرح آپ کے ذریعہ فتنے سے نجات حاصل کریں گے۔ فتنہ کی دشمنی کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو جوڑ دے گا، جس طرح ان کے دلوں کو شرک کی دشمنی کے بعد جوڑ دیا تھا۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم میں سے وہ مہدی پیدا ہوگا، جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔"

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور کہیں گے تمہارے امیر مہدی ہیں۔ حضرت مہدی فرمائیں گے آپ تشریف لایئے ہمیں نماز پڑھایئے حضرت عیسیٰ کہیں گے نہیں تمہارا بعض بعض کا امیر ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے اس امت کو بزرگی حاصل ہے۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ابن خشاب نے کہا ہمیں صدقہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی اس نے کہا ہمیں میرے باپ نے حدیث بیان کی وہ علی رضا بن موسیٰ کاظم سے روایت کرتے ہیں، خلف صالح جو امام حسن بن عسکری کی اولاد میں سے ہیں جو صاحب الزمان ہیں۔ وہ مہدی سلام اللہ علیہم ہیں۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ابن خشاب نے کہا کہ مجھے ابوالقاسم طاہر بن ہارون بن موسیٰ کاظم نے حدیث بیان کی ہے۔ وہ اپنے باپ سے آپ کا باپ آپ کے دادا سے، اس نے کہا میرے آقا جعفر بن محمد نے کہا، خلف صالح میرے فرزندوں میں سے وہ امام مہدی ہیں آپ کا نام محمد ہے۔ آپ کی کنیت

ابوالقاسم ہے۔ آپ آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے۔ آپ کی والدہ کو نرجس کہا جاتا ہے آپ کے سر پر بادل ہوگا۔ جو سورج سے آپ پر سایہ کرے گا، آپ کے پاس رہے گا جہاں آپ جائیں گے۔ فصیح زبان سے آواز دے گا۔ یہ مہدی ہیں اس کی پیروی کرو۔ سلام اللہ علیہ۔"

باقی چالیس احادیث کو جن کو ابونعیم نے جمع کیا ہے وہ اسی کتاب میں ان احادیث کے ضمن میں مذکور ہے ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد گنجی شافعی صاحب کتاب کفایۃ المطالب وصاحب کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان نے بہت سی احادیث بیان کی ہیں۔

مؤلف کتاب ینابیع المودۃ لذوی القربیٰ نے ان احادیث میں سے اس حدیث کو بیان کیا ہے جو اس کتاب میں بیان نہیں کی گئی۔

ابن اعثم کوفی نے اپنی کتاب الفتوح میں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہ طالقان کے لئے ہلاکت ہے، اللہ تعالیٰ کی کانیں ہیں جو سونے اور چاندی کی نہیں ہیں لیکن وہاں معروف مرد ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری معرفت کے ساتھ جانتے ہیں، وہ لوگ مہدی سلام اللہ علیہ کے انصار ہیں جو آخری زمانے میں ہوں گے

کتاب عقد الدرر میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر مہدی کھڑے ہوں گے تو لوگ آپ کا انکار کریں گے کہ وہ ان لوگوں کے پاس جوان ہونے کی حالت میں واپس آئیں گے۔ وہ لوگ آپ کو شیخ کبیر خیال کریں گے۔"

کتاب الفتن مؤلفہ حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم میں مہدی پیدا ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔"

کتاب عرائس جو ابو اسحاق ثعلبی کی تالیف کردہ ہے۔ اپنی سند تمیم الداری تک لے جا کر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، انطاکیہ میں ایک غار ہے اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی الواح کا سکہ موجود ہے جو مشرقی یا مغربی بادل وہاں سے گزرتا ہے تو ان الواح کے سکہ کی برکت اس بادل کو لپٹ جاتی ہے، اس وقت تک دن اور راتیں ختم نہ ہوں گی جب تک ان الواح کا مالک میرے اہل بیت کا ایک آدمی نہ ہولے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوتی ہوگی۔

ابوعبداللہ محمد بن علی علوی کی کتاب فضل الکوفہ میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، حضرت مہدی سات یا دس سال حکومت کریں گے۔ تمام لوگوں سے زیادہ نیک محنت کرنے کے رہنے والے ہوں گے۔"

اپنی کتاب الجرح والتعدیل میں دار قطنی ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت بیمار پڑ گئے۔ آپ کی خدمت میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا حاضر ہوئیں۔ میں رسول اللہ کی خدمت میں موجود تھا، جب سیدہ نے رسول اللہ کی نقاہت اور کمزوری کو ملاحظہ کیا تو آپ آنسوؤں سے گلوگیر ہو گئیں۔"

وہ حدیث کہ رسول اللہ نے امام حسینؑ کے شانے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اس امت کا مہدی اس سے پیدا ہوگا سلام اللہ علیہم۔

گنجی نے کہا ترمذی نے حدیث کو ذکر کیا آپ کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ذکر نہیں کیا۔ ابو داؤد نے معظم روایات الحفاظ الثقات میں نقلۃ الاخبار میں آپ کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ذکر کیا ہے جس شخص نے اس بات کو روایت کیا کہ میرے باپ کا نام آپ کے باپ کے نام پر ہے یہ روایت زیادہ ہے اخطب خطبا (خوارزم شاہ)

موفق بن احمد خوارزمی کی کتاب المناقب میں سلیم بن قیس ہلالی سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حسین بن علی آنحضرت کے زانوئے مبارک پر تشریف فرما تھے۔ آنحضرت آپ کی دونوں آنکھوں کو بوسہ دے رہے تھے اور آپ کا منہ چوم رہے تھے اور فرماتے تھے تم سید ہو، سید کے فرزند ہو، سید کے بھائی ہو، تم امام ہو، امام کے فرزند ہو، امام کے بھائی ہو، تم خود حجت ہو، حجت کے بھائی ہو اور تم نو حجج کے باپ ہو، ان میں نواں ان کا قائم ہے۔"

کتاب المناقب میں ہے کہ ہمیں محمد بن علی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے میرے چچا محمد بن القاسم نے حدیث بیان کی وہ احمد بن ابو عبد اللہ برقی سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن علی قرشی وہ ابن سنان سے وہ مفضل بن عمر وہ ابو حمزہ ثمالی سے وہ امام محمد باقر سے آپ اپنے باپ علی بن حسین سے وہ حسین علی سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اپنے زانو پر بٹھا دیا اور مجھے فرمایا اے حسین! اللہ تعالیٰ نے تیرے صلب سے نو ائمہ کو چنا ہے ان کا نواں ان کا قائم ہے۔ تم کے تمام منزلت اور فضل میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہیں۔

مناقب میں ہے کہ ہمیں احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے حدیث بیان کی اس نے کہا مجھے میرے باپ محمد بن عبد الجبار نے حدیث بیان کی وہ ابو احمد محمد بن زیاد ازدی سے وہ ابان بن عثمان سے وہ ثابت بن دینار سے وہ امام زین العابدین علی بن حسین سے، آپ اپنے باپ سید الشہدا امام حسین سے وہ اپنے باپ سید الاوصیا امیر المومنین علی سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! میرے بعد بارہ ہوں گے اے علی! پہلے ان میں تم ہو گے ان میں آخری قائم (عجل اللہ فرجہ) ہوگا، آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے

ہاتھوں پر مشرق اور مغرب کی زمین کو فتح کرے گا۔"

(بحذف اسناد) جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے فرزند سے پیدا ہوگا اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ اس کی کنیت میری کنیت پر ہوگی۔ تمام لوگوں سے خلقت اور خلق کے لحاظ سے میرے مشابہ ہوگا۔ آپ کے لئے غیبت اور حیرت ہوگی جس میں قومیں گمراہ ہو جائیں گی۔ پھر آپ شہاب ثاقب کی مانند تشریف لائیں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی۔

(بحذف اسناد) ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے میرے اہل بیت کے قائم کے زمانے کو پایا۔ آپ کی امامت پر آپ کے غیبت کے زمانہ میں آپ کے قیام سے پہلے قائم رہا۔ وہ اپنے دوستوں کو دوست اور اپنے دشمنوں کو دشمن رکھے گا۔ وہ میرے دوستوں میں سے اور میری محبت والوں میں اور قیامت کے روز میری امت میں مکرم ترین ہو

(بحذف اسناد) امام جعفر صادق بن محمد اپنے آباء سے وہ حضرت امیر المومنین سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے فرزند سے پیدا ہوگا۔ اس کا نام میرے نام پر اس کی کنیت میری کنیت پر ہو گی۔ وہ خلقت اور خلق میں تمام لوگوں سے میرے زیادہ مشابہ ہوگا۔ قوموں میں اس کے لئے غیبت اور حیرت ہو گی۔ حتیٰ کہ لوگ اپنے دین سے گمراہ ہو جائیں گے۔ اس وقت آپ شہاب ثاقب کی طرح تشریف لائیں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی طرح روایت ہے اور آپ نے یہ جملہ زیادہ کیا ہے۔ مہدی انبیاء علیہم السلام کا ذخیرہ لے کر تشریف لائیں گے۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین سلام اللہ علیہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے فرزند سے پیدا ہوگا۔ اس کا نام میرے نام پر اس کی کنیت میری کنیت پر ہوگی۔ اس کی پیدائش اور خلق میرے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوگا آپ کے لئے قوموں میں غیبت اور حیرت ہوگی۔ حتیٰ کہ لوگ اپنے دین سے گمراہ ہو جائیں گے۔ اس وقت وہ شہاب ثاقب کی مانند تشریف لائیں گے۔ انبیاء علیہم السلام کا ذخیرہ ساتھ لائیں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس قدر وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہو گی۔

اسی اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل عبادت انتظار

فرج ہوگا۔ یعنی فرج کا انتظار ہوگا۔ جو ظہور مہدی سلام اللہ علیہ کے ساتھ ہوگا۔

(بحذوف اسناد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی میرے بعد میری امت کے امام ہوں گے اور آپ کے فرزندوں میں سے قائم مہدی منتظر ہوں گے۔ آپ جب ظاہر ہوں گے تو زمین کو عدل و انصاف سے اس قدر بھر دیں گے جس قدر وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا آپ کی غیبت کے زمانہ میں آپ کی امامت کے قول پر ثابت قدم رہنے والے کبریت احمر سے زیادہ عزت والے ہوں گے۔ آپ کی خدمت میں کھڑے ہو کر جابر بن عبداللہ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے فرزند قائم ایک عرصہ تک غیب رہیں گے۔ فرمایا میرے رب کی قسم ایسا ہوگا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے یکجا کرے گا اور کافروں کو مٹائیگا۔ اسے جابر یہ اللہ کے امر میں سے ایک امر اللہ کے راز میں سے ایک راز جو اللہ کے بندوں سے لپٹا ہوا ہے، تجھے آپ کے بارے میں شک سے بچنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کے امر میں شک کرنا کفر ہے،

(بحذف اسناد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! تمام لوگوں سے عجیب ایمان والی اور بڑے یقین والی وہ قوم ہوگی جو آخری زمانے میں ہوگی۔ جنہوں نے نبی کو نہیں پایا ہوگا۔ اور ان لوگوں سے حجت پوشیدہ ہوگی۔ جو ایمان سیاہی پر لائیں گے جو سفیدی پر ہوگی۔ یعنی ان احادیث پر ایمان لائیں گے جو کاغذ پر لکھی ہوئی ہوں گی۔

(بحذف اسناد) جابر بن یزید جعفی نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے جابر میرے اوصیا اور مسلمانوں کے امام میرے بعد جو ہوں گے، اول ان میں علی ہے۔ پھر حسن پھر حسین، پھر علی بن حسین پھر محمد بن علی معروف باقر، اسے جابر عنقریب تم اس کو پاؤ گے، جب تم اس کو پاؤ تو اس کو میرا سلام کہنا پھر جعفر بن محمد ہوں گے۔ پھر موسےٰ بن جعفر ہوں گے۔ پھر علی بن موسےٰ ہوں گے پھر محمد بن علی پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی ہوں گے، پھر قائم ہوں گے۔ اس کا نام میرے نام پر اس کی کنیت میری کنیت پر ہوگی، محمد بن حسن بن علی ہوں گے یہ وہ ہیں جو اپنے اولیاء سے ایک عرصہ تک غیب ہو جائیں گے، آپ کی امامت کے قول پر وہ شخص ثابت قدم رہے گا۔ جس کے قلب کا امتحان اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ لے لیا ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے زمانۂ غیبت میں کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ فرمایا ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا، وہ لوگ آپ کی غیبت میں آپ کی ولایت کے نور کی ضو سے اس طرح فائدہ اٹھائیں گے جس طرح سورج کو بادل چھپا لیتا ہے تو لوگ سورج کی روشنی سے فائدہ اٹھاتے ہیں، یہ بات اللہ کے راز میں پوشیدہ ہے۔ اللہ کے علم میں

مخزون ہے۔ آپ کے اہل کے سوا اوروں سے اس کو چھپا رکھا ہے، جابر جعفی نے کہا جب جابر بن عبداللہ انصاری امام علی بن حسین سلام اللہ علیہم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ناگاہ محمد بن علی اپنی عورتوں کے ہاں سے نکلے۔ جابر نے آپ کی خدمت میں عرض کیا اے میرے آقا! آپ کے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ جب تم اس سے ملو تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور مجھے آگاہ کیا تھا کہ آپ لوگ آپ کے بعد آپ کے اہل بیت سے ہدایت کرنے والے آئمہ ہو۔ بچپن میں تمام لوگوں سے زیادہ عقل والے بڑے ہونے کے وقت تمام لوگوں سے زیادہ علم والے، آنحضرت نے فرمایا ان کو تعلیم نہ دو، وہ تم لوگوں سے زیادہ عالم ہیں۔ امام محمد باقر نے فرمایا مجھے حکم بچپن میں دیا گیا، ہم اہل بیت پر یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔

باب ۹۵

اللہ تعالیٰ کے قول ان تقول نفس یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ و ان کنت لمن الساخرین عم یتساءلون عن النبأ العظیم ھم فیہ مختلفون

کی تفسیر اور خضر علیہ السلام کا کلام!

مناقب میں ابو بصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین علی سلام اللہ علیہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا، میں ہادی ہوں، میں مہتدی ہوں، میں یتامیٰ اور مساکین کا باپ ہوں، بیوہ عورتوں کا شوہر ہوں، ہر کمزور کی جائے پناہ ہوں، ہر خائف کا امن ہوں۔ میں مومنین کا جنت کی طرف قائد ہوں۔ میں حبل اللہ متین ہوں۔ میں عروۃ الوثقیٰ ہوں، میں پرہیزگاری کا کلمہ ہوں، میں عین اللہ ہوں، میں باب اللہ ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی سچی زبان ہوں، میں وہ جنب اللہ ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تقول نفس یا حسرتی ما فرطت من جنب اللہ میں اللہ کا وہ ہاتھ ہوں جو اس کے بندوں پر رحمت اور مغفرت کی وجہ سے کھلا ہوا ہے، میں باب حطہ ہوں، جس شخص نے مجھے جانا اور میرے حق کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا، میں اللہ کی زمین میں اس کے نبی کا وصی ہوں، اس کی مخلوق پر اس کی حجت ہوں، اس بات کا وہ شخص منکر ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول کی بات کو رد کرنے والا ہوگا؟

علی بن سوید اس آیت کے بارے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا،

جنب اللہ امیرالمؤمنین علی ہیں۔ آپ کے بعد اوصیاء بلند منزلت پر فائز ہونے والے ہیں، یہ امر ان کے آخری مہدی سلام اللہ علیہم تک جاکر ختم ہوگا۔"

عبدالرحمٰن بن کثیر نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق سوال کیا عم یتساءلون عن النبأ العظیم الذی هم فیه مختلفون اور میں نے آپ سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق بھی دریافت کیا هنالک الولایة لله الحق، فرمایا ولایت امیرالمؤمنین علی سلام اللہ علیہ مراد ہے آپ فرماتے تھے مجھ سے اللہ کی کوئی خبر بڑی نہیں ہے، نہ اللہ کی کوئی آیت مجھ سے بڑی ہے۔"

امام محمد باقر اور امام رضا علیہما السلام سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔"

یاسر لوکر امام علی رضا سے آپ اپنے باپ سے وہ اپنے آباء سے وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! تم اللہ کی حجت ہو، تم اللہ کا دروازہ ہو، تم اللہ کی طرف راستہ ہو، تم نبأ عظیم بڑی خبر ہو، تم سبیدھا راستہ ہو، تم مثل اعلیٰ ہو، تم امام المسلمین ہو، امیرالمؤمنین ہو، خیرالوصیین ہو اور سید الصدیقین ہو، اے علی! تم فاروق اعظم ہو، تم صدیق اکبر ہو، تیرا گروہ میرا گروہ میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے، تیرے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔"

یحییٰ بن سعید بلخی امام علی رضا سے آپ اپنے باپ سے وہ حضرات علی بن ابی طالب سلام اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک راستے پر چل رہا تھا۔ اسی دوران میں ایک لمبا شیخ ملا گھنی داڑھی والا تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اور آپ کو مرحبا کہا، پھر میری طرف متوجہ ہوا۔ اور کہا اے چوتھے خلیفے تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں، اس نے کہا یا رسول اللہ کیا ایسا ہی والا نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! پھر آپ چلنے لگے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شیخ کی بات کا کیا مطلب ہے اور آپ نے بھی اس کی تصدیق کی ہے، فرمایا تم ایسے ہو اور اللہ تعالیٰ کا حمد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کہا انی جاعل فی الارض خلیفة اور کہا یا داؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض اور جب موسیٰ کی حکایت کرتے ہوئے کہا جب کہ ہارون کے لئے کہا تھا اخلفنی فی قومی واصلح یہ اس وقت کی بات ہے جب موسیٰ نے ہارون کو اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا واذان من الله ورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر (اے علی) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے مبلغ تھے، تم میرے وصی ہو اور تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم چوتھے خلیفہ ہو، تم سے شیخ نے اس طرح کہا جس طرح میں نے کہا، میں نے عرض کیا یہ کون صاحب

تھے؟ فرمایا وہ تمہارے بھائی خضر علیہ السلام ہیں اور میں ان کو جانتا ہوں۔

باب ۹۶

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی بشارات اور آپ کے وصی علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر، آپ کا مہدی سلام اللہ علیہما کا ذکر کرنا ——— اور آپ کا خطبہ

شرح نہج البلاغہ میں تحریر ہے کہ نصر بن مزاحم نے کتاب صفین میں ذکر کیا ہے کہ ہمیں عبدالعزیز بن سبا نے حدیث بیان کی اس نے کہا ہمیں حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی۔ اس نے کہا ہمیں سعید تیمی نے حدیث بیان کی جو عقیصا کے نام سے مشہور ہیں۔ اس نے کہا کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سفر شام میں آپ کے ساتھ تھا۔ جب ہم لوگ کوفہ کی پشت پر اس سواد کی جانب سے پہنچ گئے تو لوگوں کو پیاس لگ گئی۔ حضرت علی ہمارے ساتھ تشریف لے چلے حتیٰ کہ ہمیں ایک پتھر کے پاس لے آئے، آپ نے زمین پر ضرب لگائی۔ ہمیں اس پتھر کے اکھاڑنے کا حکم دیا، ہم نے اس کو اکھاڑ دیا، اس کے نیچے پانی نکل آیا۔ لوگوں نے پانی پیا اور سیراب ہو گئے۔ پھر آپ نے ہمیں حکم دیا، ہم نے اس پتھر کو پانی پر ڈھانپ دیا، حضرت لوگوں کے ساتھ چل پڑے۔ جب تھوڑا سا چلے تو حضرت علی نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جو اس پانی کی جگہ کو جانتا ہو؟ جس جگہ سے تم نے اس کو پیا ہے، انہوں نے کہا ہاں! اے امیرالمؤمنین، حضرت نے فرمایا اس جگہ چلو، ہم میں سے لوگ سوار ہو کر اور پیدل حالت میں چل پڑے، آخر کار ہم اسی جگہ پہنچ گئے۔ جہاں ہم نے پتھر دیکھا تھا۔ ہم نے پتھر کو تلاش کیا لیکن ہم نے اس کو نہ پایا۔ پھر ہم ایک گرجے کی طرف چلے جو ہم میں سے قریب تھا، ہم نے ان لوگوں سے سوال کیا کہ یہ پانی کہاں گیا ہے جو تمہارے پاس موجود تھا، انہوں نے کہا ہمارے قریب کوئی پانی نہیں ہے، ہم نے کہا کہ ہم نے تو اس پانی کو پیا ہے، انہوں نے کہا کیا تم نے اس سے پانی پیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، گرجے کے رئیس نے کہا خدا کی قسم یہ گرجا اس پانی سے بنا ہے، اس پانی کو نبی یا نبی کا وصی ظاہر کریگا پھر حضرت ہمارے ساتھ چل پڑے، ہم لوگ رقہ کے مقام پر وارد ہوئے، جب علی کرم اللہ وجہہ رقہ میں اترے تو ایک ایسی جگہ پر اترے جس کو بلخ کہا جاتا تھا۔ وہاں ایک راہب اپنے گرجا سے نکلا، علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم لوگوں کے پاس ایک کتاب موجود ہے جس کو ہم نے ورثہ میں اپنے آباء سے پایا ہے۔ جس کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اصحاب نے تحریر کیا ہے۔ جس کو حضرت عیسیٰ نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے لکھوایا تھا

وہ کتاب میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا ہاں! راہب نے کتاب کو پڑھا جس کا عربی ترجمہ یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو کچھ فیصلہ کیا سو کیا جو کچھ مقدر کیا اس کو لکھا، میں ان پڑھوں میں سے ایک رسول کو بھیجنے والا ہوں، جو ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا اور وہ ان کو اللہ کے راستے کی رہنمائی کرے گا۔ نہ وہ درشت اور بدگو ہوں گے ولا صخاب فی الاسواق، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ معاف اور درگزر کر دیں گے۔ اس کی امت حمد کرنے والی ہو گی۔ اللہ کی حمد ہر وقت کریں گے اور ہر چڑھتے اور اترتے وقت حمد کریں گے۔ ان کی زبانوں پر تکبیر، تہلیل اور تسبیح کی آواز جاری ہو گی جو شخص اس سے دشمنی کرے گا اللہ اس پر اس کی مدد کرے گا۔ جس قدر اللہ چاہے گا اس کی امت آپ کے بعد اختلاف میں پڑ جائے گی۔ ایک آدمی جو اس نبی کا وصی ہو گا۔ اور اس کی امت کا صالح ہو گا دریائے فرات کے کنارے سے گزرے گا۔ وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دے گا اور بری بات سے منع کرے گا۔ حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ دنیا اس کے نزدیک ریت سے زیادہ آسان ہو گی جس کو ہوا دن میں اڑاتی رہتی ہے، موت اس کے نزدیک پیاسے کے پانی پینے سے زیادہ آسان ہو گی۔ ظاہر اور باطن دونوں صورتوں میں اللہ کا خوف کرے گا، امت کو نصیحت کرے گا۔ اللہ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا۔ ان بلاد والوں میں سے جو شخص اس نبی کو پائے وہ آپ پر ایمان لائے، اس کا ثواب میری رضامندی اور جنت ہو گی، جو شخص اس صالح بندے کو پائے اس کی مدد کرے۔ آپ کے ساتھ قتل ہونا شہادت ہو گا۔ پھر راہب آپ پر اسلام لے آیا۔ پھر کہا میں آپ کا مصاحب ہوں، آپ کو نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ مجھ کو بھی وہ بات پہنچے جو آپ کو پہنچے گی، علی کرم اللہ وجہہ رو پڑے، فرمایا اللہ کا شکر ہے۔ جس کے نزدیک میں بھولا ہوا نہیں ہوں۔ حمد ہے اس اللہ کا جس نے مجھے اپنے نبی کے ساتھ یاد رکھا، میری شان کو ابرار کی کتب میں تحریر کیا۔ حضرت کے ساتھ راہب چلا، امیر المومنین کے ساتھ کھانا کھاتا تھا اور زندگی بسر کرتا تھا۔ حتیٰ کہ صفین کی لڑائی میں شہید ہو گیا۔ جب لوگوں نے نکل کر اپنے مقتولین کو دفن کرنا شروع کیا تو امیر المومنین نے فرمایا اس راہب کو تلاش کرو، جب اس کو پا لیا گیا تو اس کو دفن کیا گیا۔ فرمایا یہ ہم اہل بیت میں تھا۔ آپ نے اس کی مغفرت کے لیے کئی دفعہ دعا مانگی۔ اس حدیث کو نصر بن مزاحم نے بھی کتاب صفین میں روایت کیا ہے۔ مؤلف کہتا ہے کہ

امت آنحضرت کے بعد اختلاف میں پڑ جائے گی کے قول سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس امت کا اختلاف قیامت تک جاری نہیں رہے گا بلکہ ظہور مہدی سلام اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔

(بحذف اسناد) امام جعفر صادق اپنے آباء علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سلام اللہ علیہم نے اپنے پہلے خطبہ میں جو مدینہ میں اپنی خلافت کے زمانہ میں ارشاد فرمایا تھا کہا خبردار! میری عترت کے نیک لوگ، میری جڑ کے پاکیزہ لوگ، بچپن میں تمام لوگوں سے زیادہ عقلمند، بڑے ہونے کے وقت زیادہ علم والے ہوتے ہیں۔ خبردار! ہم اہل بیت ہیں۔ اللہ کے علم سے ہمارا علم ماخوذ ہے۔ اللہ کے حکم سے ہمارا حکم ہوتا ہے۔

امام جعفر صادق کے فرمان میں سے ہے کہ اگر تم ہمارے آثار کی پیروی کرو گے تو ہمارے بصائر سے ہدایت پاؤ گے اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہمارے ہاتھوں کے ساتھ تمہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے گا ہمارے ساتھ حق کا جھنڈا ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ مل گیا، جو اس سے پیچھے رہا غرق ہو گیا، خبردار ہماری وجہ سے ہر مومن کی سختی کا بدلہ لیا جائے گا۔ ہماری وجہ سے تمہاری گردنوں سے ذلت کی رسی نکال دی جائیگی ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کھولا، نہ کہ تمہارے ذریعے اور ہماری وجہ سے ختم کرے گا نہ کہ تمہاری وجہ سے" "آپ کے قول کہ ہماری وجہ سے اللہ نے کھولا اور نہ تمہاری وجہ سے"۔ یہ حضرت مہدی کی طرف اشارہ ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے۔ سلام اللہ علیہ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ "اپنے نبی کے اہل بیت کی طرف دیکھو اگر وہ بیٹھ جائیں تو بیٹھ جاؤ اگر وہ تم سے امداد طلب کریں تو ان کی امداد کرو، اللہ تعالیٰ فتنے کو میرے اہل بیت کے ایک آدمی کے ذریعے دور کرے گا، میرے ماں باپ بہترین لونڈی کے فرزند پر قربان ہوں۔ لوگ صرف اس کی تلوار سے بادل نخواستہ اطاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ قریش کہیں گے، اگر یہ شخص فاطمہ کے فرزند سے پیدا ہوتا تو ہم پر رحم کرتا۔ جہاں جائیں گے پکڑے جائیں گے اور قتل کر دیئے جائیں گے

باب ۹۷

احادیث صحیحہ کی تمیز میں امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا کلام وارد کرنا

نہج البلاغہ میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی سلام اللہ علیہ سے اہل بدعت کی ان احادیث کے متعلق سوال کیا جو اختلاف خبر کی بنا پر لوگوں کے درمیان موجود ہیں، علیہ السلام نے فرمایا، لوگوں کے ہاتھوں میں حق، باطل، صدق کذب، ناسخ، منسوخ، عام، خاص، محکم، متشابہ، حفظ اور وہم موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے زمانہ میں آپ پر جھوٹ باندھا گیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ میں ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔ تمہارے پاس حدیث بیان کرنے والے چار شخص ہوں گے۔ ان میں پانچواں آدمی نہیں ہوگا۔ ایک منافق ہوگا جو ایمان کو ظاہر کرتا ہوگا۔ اور اسلام کے ساتھ تصنع کرتا ہوگا۔ اس بات کو وہ گناہ اور حرج تصور نہیں کرتا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتا ہوگا۔ اگر لوگوں کو اس بات کا علم ہوتا کہ وہ منافق ہے، جھوٹا ہے تو وہ اس کی حدیث کو ہرگز قبول نہ کرتے اور نہ اس کی بات کی تصدیق کرتے۔ لیکن ان لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی ہے اور اس نے آنحضرت سے سنا ہے وہ اس کے قول پر عمل کریں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے متعلق تمہیں آگاہ کیا ہے اور ان کی نشانی اس طرح بیان کی ہے جس طرح میں نے تمہارے لیے بیان کی ہے۔ ائمہ گمراہی، جھوٹ اور بہتان کے ساتھ آگ کی طرف بلانے والے لوگوں کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے ایسے لوگوں کو اپنے عامل مقرر کر دیا۔ اور ان کو لوگوں کی گردن پر مسلط کر دیا۔ ان لوگوں کے ذریعے انہوں نے دنیا کو کھایا لوگ بادشاہوں اور دنیا کا ساتھ دیتے ہیں (مگر وہ شخص بچ گیا) جس کو اللہ نے بچایا، یہ ان چاروں میں ایک ہے، ایک شخص وہ ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کو سنا اور اس کو پوری طرح یاد نہ کیا، اور وہم میں پڑ گیا، اس نے جان بوجھ کر جھوٹ نہ بولا وہ حدیث اس کے سامنے ہے۔ اس کو وہ روایت کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ اگر مسلمانوں کو معلوم ہوتا کہ اس حدیث میں وہم موجود ہے تو وہ لوگ اس حدیث کو اس سے قبول نہ کرتے۔ اگر خود اس کو اس بات کا پتہ ہوتا تو وہ خود اس حدیث کو چھوڑ دیتا، تیسرا آدمی وہ ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کو سنا ہے کہ رسول اللہ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ پھر آنحضرت نے اس کے [illegible] منع کر دیا وہ اس بات کو نہیں جانتا اس نے منسوخ کو یاد رکھا اور ناسخ کو یاد نہ کیا۔ اگر اس کو علم ہوتا [illegible] حدیث منسوخ ہے

تو وہ اس کو چھوڑ دیتا، اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ جو چیز انہوں نے اس سے سنی ہے وہ منسوخ ہے تو وہ اس کو چھوڑ دیتے۔" آخری چوتھا آدمی وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر کسی عداوت کی وجہ سے جھوٹ نہیں بولتا، اللہ سے ڈرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرتا ہے۔ وہ وہم میں گرفتار نہیں ہے بلکہ جس چیز کو سنا ہے اس کو پوری طرح یاد رکھا ہے وہ اس حدیث کو اسی طرح لاتا ہے جس طرح اس نے آنحضرت سے سنا ہے، اس میں زیادتی کرتا ہے نہ کمی، اس نے ناسخ کو یاد رکھا اور اس پر عمل کیا اور منسوخ کو یاد رکھا لیکن (عمل کرنے سے) اس سے الگ رہا، خاص و عام کو جانتا ہے، ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھا ہے۔ محکم اور متشابہ کو جانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی دو قسمیں ہیں۔ کلام خاص اور کلام عام۔ اس نے رسول اللہ سے سنا۔ اس کو اس بات کا علم نہ ہو سکا کہ اس سے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا مراد ہے سامع اس کو اٹھائے ہوئے پھرتا ہے، اس کے معنی کی توجیح بغیر معرفت کے کرتا ہے، قصداً ایسا نہیں کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہر صحابی ایسا نہیں تھا۔ جو رسول اللہ سے سوال کرتا تھا۔ وہ اس کو سمجھتا تھا وہ اس کو دوست رکھتے تھے کہ کوئی دیہاتی یا شہری آئے (وہ نبی) علیہ السلام سے سوال کرے حتیٰ کہ وہ لوگ اس بات کو (دوبارہ) سنیں، جو بات میرے ساتھ اس قسم کی گزرتی تھی تو وہ میں آنحضرت سے سوال کر لیتا تھا۔ اور میں اس کو حفظ کر لیتا، یہ وہ وجوہ ہیں جن پر لوگ اپنے اختلاف پر قائم ہیں اور ان وجوہ کو اپنے روایات میں ترجیحات بیان کرتے ہیں۔

باب ۹۸

ان ادعیہ اور مناجات کا وارد کرنا جو امام ہمام زین العابدین کی کتاب صحیفہ کاملہ میں موجود ہیں جو اہل بیت طیبین سلام اللہ علیہم کا زبور[1] ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس خدا کے واسطے ہیں جو سب سے پہلا ہے، اس سے پہلے کوئی نہیں ہوا۔ سب سے پیچھے

---

[1] صحیفہ کاملہ کی دعاؤں کا ترجمہ مولانا سید محمد ہارون صاحب اعلی اللہ مقامہ کے ترجمہ سے لیا گیا ہے۔ صاحب کتاب نے صحیفہ کی دعاؤں کے بعض بعض فقرات کو نقل کیا ہے۔ پوری دعا کو نقل نہیں کیا۔ ۱۲ محمد شریف عفی عنہ

ہے اس کے پیچھے کوئی چیز نہ ہوگی ۔ وہ ایسا ہے کہ اس کے دیکھنے سے نگاہیں دیکھنے والوں کی قاصر ہیں۔ اور عاجز ہیں، اس کی تعریف سے خیالات تعریف کرنے والوں کے ۔ اس کے نام پاک ہیں اور ظاہر آتی ہیں اس کی نعمتیں، وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے سوال نہیں کیا جائے گا ۔ اور وہ لوگ سوال کئے جائیں گے ۔ تمام تعریفیں ہیں اس خدا کے لئے اگر وہ اپنے بندوں سے اپنی حمد کی پہچان روک لیتا، ان متواتر احسانوں پر جس سے ان کا امتحان لیا ہے اور ان علانیہ نعمتوں پر جو ان پر کامل کی ہیں، تو اس کے احسانوں میں پھرتے رہتے، اور اس کی حمد نہ کرتے اور اس کے رزق میں وسعت کے ساتھ رہتے ۔ پھر بھی اس کا شکر نہ کرتے ۔ اگر وہ ایسے ہوتے تو آدمیت کی حدود سے نکل کر جانوروں کی حدود میں داخل ہو جاتے، وہ ایسے ہو جاتے جیسا کہ اس (خدا) نے اپنی محکم کتاب میں بیان کیا ہے ۔ پس وہ چوپاؤں کی مانند ہیں بلکہ ان سے زیادہ گمراہ ہیں، اور تمام تعریفیں اس معبود کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنے تئیں پہچنوایا اور اپنا شکر ہمیں بتایا اور اپنی پروردگاری سے ہم پر علم کے دروازے کھولے اور اپنی توحید میں اخلاص کرنے کے واسطے اپنی طرف راہنمائی کی ۔ اور ہمیں کفر اور شرک کرنے سے اپنے کاموں میں بچایا (ہم ایسی) تعریف کرتے ہیں جس سے ہم ان لوگوں میں زندہ رہیں ۔ جنہوں نے اس کی مخلوقات میں سے اس کی تعریف کی اور اس کی وجہ سے ہم سبقت لے جائیں، ان لوگوں پر جو اس کی رضامندی اور عفو کی طرف سبقت لے گئے ہیں، (ہم اس کی ایسی تعریف کرتے ہیں) جس سے وہ ہمارے لئے برزخ کی تاریکیوں کو روشن کر دے اور قیامت کے رستوں کو ہمارے اوپر سہل کر دے، اور اس کے سبب سے ہمارے رتبوں کو مجمع عام (اہل محشر) میں بزرگ کرے جس روز کہ تمام لوگوں کو بدلہ دیا جائے گا، جو کچھ انہوں نے کیا ہے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا، جس روز کوئی دوست کسی دوست کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے گا ۔ اور نہ ان کی مدد کی جائے گی (ہم ایسی تعریف کرتے ہیں) جو ہمیں اعلیٰ علیین تک بلند کرے (جو) کتاب مرقوم میں (مذکور ہے) جسے مقربین ہی پائیں گے ۔ ہم اس کی (ایسی) تعریف کرتے ہیں، جس سے ہماری آنکھیں خنک ہوں، جبکہ ٹکٹکی لگ جائے گی ۔ آنکھوں کو اور تاباں ہوں اس سے ہمارے چہرے جبکہ لوگوں کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے، ہم تیری ایسی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ کی تکلیف دینے والی دوزخ سے آزاد ہو جائیں اور اس کے اچھے پڑوس میں پہنچیں ۔ ہم ایسی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے مزاحمت کر سکیں ۔ ملائکہ مقربین کی اور جس کے سبب سے مل جائیں انبیاء مرسلین سے اس قیام کے گھر میں جو کبھی زائل نہ ہوگا، اور اس مقام کرامت میں جو کبھی نہ بدلے گا ۔ اور تمام تعریفیں اس معبود کے لئے ہیں جس نے پسند کی ہمارے لئے اچھی صورت اور جاری کئے ہم پر اچھے رزق (روزی) اور قدرت سلطنت کی وجہ سے اس کو تمام خلق پر فضیلت دی ۔ پس اس کی قدرت سے تمام اس کی مخلوقات ہماری مطیع ہو گئی ہے اور اس کی عزت کی وجہ سے ہماری اطاعت میں آگئی ہے اور تمام تعریفیں اس معبود کے لئے ہیں جس نے سوائے اپنے اور

سب کی احتیاج کے دروازے بند کئے ۔ پس ہم اس کی حمد کی طاقت نہیں رکھتے اور کب ہم اس کا شکر ادا کر سکتے ہیں اور تمام تعریفیں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں بقدر تمام اس تعریف کے جو اس نہایت مقرب فرشتوں اور بزرگ ترین مخلوقات نے اور اس کے پسندیدہ حمد کرنے والوں نے کی ہے ۔ ایسی تعریفیں جو تمام تعریفوں سے بڑھ جائیں جیسے ہمارا پروردگار اپنی تمام خلق سے بڑھا ہوا ہے ۔ پھر اسی کے لئے حمد ہے ہر نعمت کے مقابلے میں جو اس نے ہم پر اور سب پر گذشتہ اور موجودہ بندوں پر کی بقدر شمار ان تمام چیزوں کے جن سے اس کا علم ہے اور ان میں سے ہر ایک چیز کے عوض دوگنا تگنا ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک (اور وہ ایسی) تعریف ہو جس کی حد کی کوئی انتہا نہیں اور جس کے عدد کا کوئی شمار نہیں اور جس کی حد کا کوئی خاتمہ نہیں اور جس کی مدت کی کوئی تمامی نہیں، ایسی حمد جس کے سبب سے ہم اس کے نیک بختوں کے ذیل میں نیک بخت بنیں اور اس کے دشمنوں کی تلواروں سے شہداء کے زمرہ میں شامل ہو جائیں ۔ بے شک وہی مالک اور قابل تعریف ہے ۔" اور منجملہ آپ کی دعاؤں کے (جو آپ) بعد حمد خدا کے پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے متعلق یہ دعا تھی ۔ "اور تمام تعریفیں اس معبود کے لئے ہیں جس نے ہم پر احسان کیا اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے سے نہ گذشتہ امتوں اور اگلے لوگوں پر ۔" پس مہر کر دی ہمارے ذریعے سے تمام انہی پیدا کئے لوگوں پر اور ہمیں گواہ قرار دیا (حق کے) انکار کرنے والوں پر اور ہم کو اپنے احسان سے تھوڑوں پر زیادہ کیا ۔ اے پروردگار! رحمت بھیج محمدؐ پر جو امین تھا تیری وحی کا اور تیرا منتخب تھا تیری خلقت میں سے، اور تیرا برگزیدہ تھا تیرے بندوں میں سے پیشوائے رحمت تھا اور نیکی کی طرف کھینچنے والا اور برکت کی کنجی تھا، اے معبود تو ان کو بلند کر اس کوشش کے عوض میں جو انہوں نے تیری خوشی کے لئے جنت کے بلند درجہ میں یہاں تک کہ کسی رتبہ میں کوئی ان سے برابری نہ کر سکے اور کسی مرتبہ میں کوئی ان کا مثل نہ ہو سکے، نہ کوئی ملک مقرب اور اور نہ کوئی نبی مرسل تیرے نزدیک ان کا ہمسر ہو سکے اور ان کی آل پاک اور امت مومنین کے متعلق جو تو نے بڑی شفاعت کا وعدہ کیا ہے اسے ان کے لئے ثابت کر دے اے وعدے کے نافذ کرنے والے اور قول کے پورا کرنے والے، اے بدلہ دینے والے بدیوں کو اس کے دوگنا نیکیوں سے ۔ بے شک تو بڑے فضل والا ہے ۔

منجملہ دعاؤں میں سے سلام اللہ علیہ کی (یہ دعا ہے) فرشتوں پر درود بھیجتے تھے ۔ اے معبود! وہ تیرے عرش کے اٹھانے والے جو تیری پاکی بیان کرنے سے کبھی نہیں تھکتے اور نہ تیری تقدیس سے ملول ہوتے ہیں اور نہ تیری عبادت سے ماندہ ہوتے ہیں اور اسرافیل صور والے جو اپنی نظر اٹھائے تیرے اذن تیرے حکم کے آنے کے منتظر ہیں تاکہ صور پھونک کر قبروں میں پڑے گرفتاروں کو ہوشیار کریں اور میکائیل جو تیری اطاعت کرنے کی وجہ سے

تیرے نزدیک مرتبہ والے اور بلند مرتبہ والے ہیں اور جبرائیل تو تیری وحی کے امانت دار اور تیرے آسمان والوں میں اطاعت کئے ہوئے ہیں۔ تیرے نزدیک مقرب ہیں اور وہ روح جو فرشتگان حجب سے ہے اور وہ روح جو تیرے حکم سے ہے ان سب پر اور ان فرشتوں پر جو ان سے کم درجے کے ہیں تیرے آسمانوں کے رہنے والوں اور تیرے پیغاموں کے امانت داروں میں سے اور فرشتے جن کو مشقت کی وجہ سے ملال نہیں ہوتا اور تھکن نہ سستی، جن کی خواہشیں ان نعمتوں میں زیادہ ہیں جو تیرے پاس ہیں۔ جو تیری نعمتوں کی یاد پر فریفتہ ہیں اور تیری عظمت اور جلال کبریائی کے آگے تواضع کرنے والے ہیں۔ جو کہ جہنم کو جبکہ وہ تیری مخالفت کرنے والوں کو دیکھ کر چیختا ہو دیکھ کر کہتے ہیں (اے پروردگار تو پاک ہے۔ ہم نے عبادت کے موافق تیری عبادت نہیں کی پس اے پروردگار) تو رحمت بھیج ان پر اور ان روحوں پر جو تیرے فرشتوں میں سے ہیں اور تیرے نزدیک رہنے والے ہیں اور غیب کی خبروں کو تیرے رسول تک لانے والے ہیں اور تیری وحی کے امین ہیں اور فرشتوں کے ان گروہوں پر جن کو تو نے اپنے لئے خاص کیا ہے اور آسمانوں کے طبقوں کے اندر ان کو ساکن کیا ہے اور نیز بارش کے خزانچیوں اور بادل کے ہانکنے والوں پر اور اس فرشتے پر جس کی جھڑک کی آواز سے بجلی کی کڑک سنائی دیتی ہے، جب اس کی آواز کی وجہ سے گرجنے والے بادل چلنے لگتے ہیں تو گرنے والی بجلیاں چمکنے لگتی ہیں۔ برف اور اولوں کے پیچھے پیچھے چلنے والوں کو اور مینہ کے قطروں کے ساتھ اترنے والوں اور ہواؤں کے خزانچی فرشتوں پر اور ان فرشتوں پر جو پہاڑوں کے موکل ہیں تاکہ وہ ہٹنے نہ پائیں، اور ان فرشتوں پر جنہیں تو نے پانی کے وزن اور کثیر مینہ کی مقدار اور طلاطم والے مینہ کے پیمانے پر اطلاع دے دی ہے اور ان فرشتوں پر جو تیرے بھیجے ہوئے ہیں زمین والوں کی طرف ناپسند نازل ہونے والی بلا اور پسندیدہ آسائش لے کر اور اپنے بزرگ اور نیک سفیروں اور حفاظت کرنے والے کرام کاتبین اور ملک الموت اور ان کے مددگار اور منکر ونکیر اور قبروں کے امتحان کرنے والے رومان پر اور ان فرشتوں پر جو بیت معمور کے گرد طواف کرتے ہیں، مالک پر اور خزانہ دار اور رضوان اور جنت کے دربان پر اور ان فرشتوں پر جو خدا کے حکم کی مخالفت نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا گیا ہے اور ان فرشتوں پر جو کہتے ہیں (مومنین سے) کہ تمہارے صبر کے عوض میں تم پر سلام ہو، پس کیا اچھا ہے انجام کا گھر، اور ان زبانیہ (فرشتوں پر) کہ جب ان سے کہا جائے گا (اس گنہگار کو) پکڑو طوق و زنجیر پہناؤ پھر جہنم میں اسے جلاؤ تو اس کی طرف فوراً دوڑیں گے اور مہلت نہ دیں گے اور ان فرشتوں پر جن کی یاد میں ہمیں شبہ ہو گیا ہے اور جن کا مرتبہ ہم نے نہیں دیکھا اور یہ کہ کس کام پر تو نے انہیں موکل کیا ہے ہوا، زمین اور پانی کے رہنے والے فرشتوں پر اور ان فرشتوں پر جو مخلوقات پر متعین ہیں۔ پس رحمت بھیج

ان پر اس روز کہ ان کے نفس کے ساتھ کھینچنے والا اور ایک گواہ فرشتہ ہو گا۔ اور ان پر ایسی رحمت نازل کر جو ان کی ذاتی کرامت میں اور زیادتی کر دے اور ان کی اصلی طہارت کو اور بھی بڑھا دے، اے پروردگار اور جب تو اپنے فرشتوں اور پیغمبروں پر رحمت نازل کرے۔ اور ہماری صلوٰۃ ان تک پہنچا دے تو ان پر رحمت بھیج اس خوبی کلام کے بقدر جو تو نے ہم پر ان کی بابت کھولی ہے۔ بے شک تو ہی بخشش اور کرم والا ہے۔

اچھے اخلاق میں آپ کی دُعا

اے معبود محمد اور اس کی آل پر درود بھیج اور نیکوں کا زیور مجھے پہنا اور پرہیز گاروں کی زینت کا لباس مجھے دے انصاف کے پھیلانے میں اور غصہ کو روکنے میں اور عداوت کی آگ بجھانے میں اور الگ رہنے والوں کو اپنے سے ملانے میں اور باہمی عداوتوں کو دفع کرنے میں اور نیکی کو پھیلانے میں اور عیب کو چھپانے میں اور نرم طبیعت ہونے میں اور بازو کو جھکانے میں اور نیک عادت پیدا کرنے میں اور فضیلت کی طرف بڑھنے میں، داد و دہش کو پسند کرنے میں اور عیب لگانے کو چھوڑنے میں اور بے استحقاق والے کو زیادہ دینے میں اور سچی بات کہنے میں اگرچہ دشوار معلوم ہو اور اپنی نیکی کو کم سمجھنے میں اگرچہ زیادہ ہو زبانی نیکی یا عملی اور برائی کو بہت سمجھنے میں اگرچہ تھوڑی ہو، زبانی برائی ہو یا عملی، اور اسے میرے لئے دائمی فرمانبرداری اور نیک جماعت کے ساتھ رہنے اور بدعت والوں اور ایجادی رائے کے استعمال کرنے والوں کو چھوڑنے سے کامل کر۔"

جب آپ سلامتی کا خدا سے سوال کرتے اور اس کا شکر بجا لاتے تو یہ دُعا پڑھتے!

مجھ پر احسان کر اے معبود اور مجھے حج کرنے اور عمرہ بجا لانے اور اپنے رسول کی قبر کی زیارت کا احسان کر اس پر تیری رحمت اور برکتیں ہوں اس پر بھی اور اس کی آل پر اور تیرے رسول کی آل پر ہمیشہ سلام ہو۔ مجھے اور میری ذریت کو پتھر مارے ہوئے شیطان سے اور زہر دار جانوروں کی برائی اور زہر والے قاتل جانوروں اور عوام اور جنون کی برائی اور ہر سرکش کی برائی اور ہر دشمن بادشاہ اور ان آدمیوں کی برائی سے جنہوں نے تیرے رسول اور اس کے اہل بیت سے لڑائی ٹھانی خواہ جن اور انسان سے ہوں اور ہر زمین پر چلنے والے کی برائی سے جس سے تو مواخذہ کرنے والا ہے بچا، ضرور تو سیدھی راہ پر ہے۔"

اپنے ماں باپ کیلئے یہ دعا کرتے تھے

اے معبود اپنے بندے اور رسول اور اس کے پاک اہل بیت پر رحمت بھیج اور ان کو اپنی بڑھی ہوئی رحمت اور درود اور برکتوں اور سلام کے ساتھ خاص کر اور اے معبود میرے ماں باپ کو اپنے نزدیک بزرگ اور اپنی رحمت سے خاص کر۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ، اے معبود محمدؐ اور اس کی آل پر رحمت بھیج جس طرح کہ تو نے ہم کو اس کی وجہ سے شرافت دی ہے اور محمدؐ اور اس کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ہمارے لئے حق کو اپنے پیدا کئے ہوؤں پر اس (محمد) کے سبب سے لازم کیا ہے۔ اے معبود مجھے ایسا بنا کہ ان دونوں (ماں باپ) سے ایسا ڈروں جیسے ظالم بادشاہ سے ڈرتے ہیں اور ان دونوں کے ساتھ مہربان ماں کی طرح نیکی کروں اور میری فرمانبرداری میرے ماں باپ کے لئے اور میری نیکی کرنی ان کے ساتھ سونے والے کی نیند سے بھی زیادہ میری آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرنے والی بنا۔ اور پیاسے کے پانی سے بھی زیادہ میرے سینہ کو ٹھنڈا کرنے والی تاکہ میں ان دونوں کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دوں اور اپنی خوشنودی پر ان کی خوشنودی مقدم رکھوں۔

اے معبود مجھے ان دونوں کی یاد میری نمازوں کے بعد اور کسی گھڑی میری رات کی گھڑیوں میں سے اور کسی وقت میرے دن کے وقتوں میں سے نہ بھلا، تاکہ ہم سب کے سب تیری مہربانی سے تیرے بزرگی کے گھر (جنت) اور بخشش اور رحمت کے مقام پر جمع ہوں تو ضرور تو بڑے فضل والا قدیم احسان والا ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اپنے فرزندوں کے لئے یہ دعا پڑھتے تھے

اے معبود اور مجھ پر میرے فرزندوں کے باقی رکھنے اور میرے لئے ان کی اصلاح کرے اور ان کے ذریعے سے میرے فائدے اٹھانے کے ساتھ مجھ پر احسان کر اور میرے نفع کے لئے ان کی زندگیوں کو دراز کر اور میرے فائدے کے لئے ان کی مدت عمر کو بڑھا اور میرے فائدے کے لئے ان میں سے چھوٹے کی پرورش کر اور ان میں سے کمزور کو قوت دے اور ان کے بدنوں اور دینوں اور طبیعتوں کو ٹھیک رکھ اور ان کو ان کی جانوں اور ان کے ہاتھ پاؤں وغیرہ میں اور تمام ان کے کاموں میں جن میں مجھے زحمت پہنچی ہے۔ سلامتی دے اور میرے لئے اور میرے لئے اور میرے ہاتھ پر ان کی روزیوں کو جاری کر اور انہیں نیک اور پرہیزگار ہوشیار بات کا سننے والا اپنا فرمانبردار اور اپنے دوستوں کا خالص دوست اور تیرے دشمنوں کو دشمن رکھنے والا

اور ان سے کینہ رکھنے والا بنا۔ آمین۔ اے معبود ان کے ذریعے سے میرے بازو کو مضبوط اور میری کجی ان کے ذریعے سے سیدھی کر اور میری مدد کو ان کے ذریعے سے زیادہ کر اور میری مجلس کو ان کے ذریعے سے زینت دے۔ اور میرے ذکر کو ان کے ذریعے سے زندہ رکھ اور میری غیبت میں ان کے ذریعے سے میری مدد کر اور ان کے ذریعے سے میری حاجت برآنے میں مجھ کو مدد دے۔ اور ان کو مجھ سے محبت کرنے والا اور مجھ پر شفقت کرنے والا، میری طرف متوجہ، میرے سامنے سیدھا رہنے والا، حکم ماننے والا، مخالفت نہ کرنے والا اور نافرمانی کرنے والا اور نہ خلاف کرنے والا، اور نہ غلطی کرنے والا بنا اور ان کی پرورش اور ادب سکھانے اور ان کے ساتھ نیکی کرنے میں میری مدد کر اور مجھ کو اپنے پاس سے علاوہ ان کے نرینہ لڑکے دے۔ اور انہیں میرے لئے بھلا کر اور ان کو میرا مددگار بنا، ان باتوں میں جنہیں میں نے تجھ سے مانگا ہے اور مجھ کو اور میری ذریت کو پتھر مارے ہوئے شیطان سے بچا۔ اے معبود اس کے غلبہ کو اپنے غلبہ کے ذریعہ ہماری طرف سے روک دے۔ یہاں تک تو اس کو ہم سے روک دے، سب تجھ سے زیادہ دعا کرتے کہ تاکہ اس کے ذریعے سے محفوظ رہیں

اپنے پڑوسیوں اور دوستوں کو جب یاد کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے

اے معبود محمد اور اس کی آل پر رحمت بھیج۔ اور میری دعا سے میرے پڑوسیوں اور دوستوں کے کام جو ہمارے حق کو پہچاننے والے اور ہمارے دشمنوں سے کھلم کھلا لڑنے والے ہیں۔ اپنے بڑھے ہوئے کام کرنے سے خود کر دے اور انہیں اپنے طریقہ کو قائم کرنے اور اپنے اچھے رویوں کو اختیار کرنے کی توفیق دے۔ اور میرے لئے پورا حصہ اس نعمت میں قرار دے۔ جو اُن کے پاس ہے اور میرے حق کی زیادہ معرفت اور میرے فضل کی زیادہ شناخت انہیں دے تاکہ وہ میری وجہ سے نیک بخت ہوں اور میں ان کی وجہ سے آمین! اے تمام جہان کے پالنے والے۔

جب آپ مبتلا ہوتے اور کسی کو گناہ کی رسوائی میں مبتلا دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے

اے معبود اپنی مخلوقات میں سے اپنے چھانٹے ہوئے محمد اور اپنے پیدا کئے ہوؤں میں منتخب کی ہوئی ہوں۔ اس کی پاک عترت پر رحمت بھیج اور ہمیں ان کی باتوں کا سننے والا بنا، جیسا تو نے حکم دیا ہے یعنی اپنے قول کے ساتھ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔

قرآن کے ختم کرنے کے وقت آپ یہ دُعا پڑھتے تھے،

اے معبود تو نے اپنی اس کتاب کے ختم کرنے پر میری مدد کی جسے تُو نے نور بنا کر اتارا ہے اور اسے ہر کتاب پر (توراۃ وغیرہ) گواہ قرار دیا ہے۔ جیسے تو نے اُتارا ہے اور اسے بزرگی دی ہر اس بات پر جسے تو نے بیان کیا اور اسے جدا کرنے والا بنایا ہے۔ جس سے اپنے حلال اور حرام کے درمیان تو نے علیحدگی کر دی اور ایسا مجموعہ بنایا ہے جس سے تو نے اپنے احکام کے طریقوں کو واضح کر دیا ہے اور ایسی کتاب بنائی جس کو اپنے بندوں کے واسطے خوب تفصیل کیا ہے اور ایسی وحی قرار دی ہے جسے تو نے اپنے نبی محمد پر کامل طور پر نازل کیا ہے۔ تیری رحمت ان پر اور ان کی آل پر ہو اور تو نے اسے ایسا نور بنایا ہے، جس سے ہم گمراہی اور جہالت کے اندھیرے سے اس کی پیروی کر کے ہدایت پا سکتے ہیں اور تو نے اسے شفا قرار دیا ہے۔ اس کے لئے جو یقین کی سمجھ کے ساتھ اس کی طرف کان لگائے اور انصاف کی ترازو بنا دیا ہے جس کی زبان سچ بات سے نہیں پھرتی اور ہدایت کا نور بنایا ہے جس کی دلیل کی روشنی حاضرین سے نہیں بجھ سکتی اور بچاؤ کا علم بنایا ہے جو اس کی راہ کا ارادہ کرے وہ بھٹک نہیں سکتا اور ہلاکتوں کے ہاتھ اُسے نہیں پا سکتے۔ جس نے اس کی حفاظت کی رسی پکڑ لی۔

اے معبود پس جبکہ تو نے اُسے پڑھنے پر ہمیں مدد دی اور ہماری زبانوں پر اس کو اچھی طرح ادا کرنا سہل کر دیا تو ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو اس کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں اور جو اس کی محکم آیتوں کے مان لینے کے اعتقاد کے ساتھ تیری اطاعت کرتے ہیں اور جو اس کے متشابہات اور ظاہر دلیلوں کے اقرار کی طرف پناہ لے جاتے ہیں۔ اے معبود بے شک تو نے اسے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بالاجمال نازل کیا اور کامل طور پر اس کی عجیب عجیب باتوں کا علم دیا اور بالتفصیل اس کے علم کا ہم کو وارث کیا۔ اور ان لوگوں پر تو نے ہمیں بزرگی دی جو اس کے علم سے جاہل ہیں اور اس پر تو نے ہمیں فوقیت دی تاکہ ہمیں ان لوگوں پر فوقیت دے جو اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس جس طرح تو نے ہمارے دلوں کو اس کا متحمل بنایا اور اپنی رحمت سے اس کا فضل و شرف ہمیں بتایا۔ تو اسی طرح محمد پر رحمت بھیج جو اس کے بیان کرنے والے تھے اور نیز ان کی آل پر جو اس کے خزانچی تھے۔ اے معبود اور جیسے تو نے محمد کو اس قرآن کے ساتھ اپنی طرف راہنمائی کا علم بنا کر قائم کیا اور ان کی آل کے ذریعہ رضامندی کی راہیں اپنی طرف کھولیں تو محمد اور ان کی آل پر رحمت بھی نازل کر اور قرآن کو کرامت کے بزرگ درجوں تک پہنچانے کا ہمارے لئے ذریعہ اور زینہ بنا جس پر چڑھ کر سلامتی کے مقام تک پہنچ سکیں اور ایسا سبب قرار دے جس کے ذریعے ہم قیامت کے میدان میں نجات

پائیں۔ اور ایسا ذریعہ بنا جس کے وسیلہ سے ہمیشہ رہنے کے گھر کی نعمت تک جا سکیں اور مومنوں کے دل میں ہماری محبت ڈال اور زندگی کو ہم پر تنگ نہ کر۔ اے معبود اپنے بندے اور پیغمبر محمدؐ پر رحمت نازل کر جس طرح انہوں نے تیرے پیغام کو پہنچایا اور تیرے کام کو ظاہر کیا اور تیرے بندوں سے خلوص کیا۔ اے معبود تو ہمارے نبی کو (ان پر اور ان کی آل پر تیری رحمتیں ہوں) قیامت کے دن تمام نبیوں کی بہ نسبت اپنے پاس بٹھا اور ان سب کی بہ نسبت سفارش کا ان کو موقعہ دے اور ان سب کی بہ نسبت قدر ان کی اپنے نزدیک بڑھا۔ بلند کر اور ہمیں ان کے طریقہ پر زندہ رکھ اور ان کے مذہب پر موت دے اور ان کا راستہ ہمیں پکڑا، اور ان کی راہ پر ہمیں لے چل اور ان کی اطاعت کرنے والا ہمیں بنا اور ان کے گروہ میں ہمیں محشور کر اور ان کے حوض پر ہمیں وارد کر اور ان کے پیالے سے ہمیں سیراب کر اور اے معبود تیرے پیغام کے پہچاننے اور تیری آیتوں کے پہچاننے اور تیرے بندوں کے ساتھ خلوص کرنے اور تیری راہ میں جہاد کرنے کے عوض میں انہیں (رسول خدا) بڑا بدلہ دے جو کسی کو اپنے مقرب فرشتوں اور بھیجے ہوئے منتخب نبیوں کو تو نے نہیں دیا ہے اور ان پر سلام اور ان کے پاک و طاہر ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

چاند دیکھنے کے وقت یہ دُعا پڑھتے تھے

اے اطاعت کرنے والی تیز رفتار تقدیر کی منزلوں میں آنے جانے والے تدبیر کے آسمان میں پھرنے والی مخلوق میں اس پر ایمان لایا جسنے تیری وجہ سے تاریکیوں کو روشن کیا اور اندھیروں کو دُور کیا۔ اور اپنی سلطنت کی نشانیوں میں سے تجھ کو بھی ایک نشانی اور اپنے غلبہ کی علامتوں میں سے ایک علامت بنایا ہے۔ تو اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کے ارادہ کی طرف مُڑتا ہے۔ وہ پاک ہے۔ کیسی عجیب تدبیر تیرے کام میں اور کیسی باریک کاریگری تیری شان میں کی ہے۔ تجھ کو نئی بات کے لئے نئے مہینے کی کنجی بنایا۔ اپنے پالنے والے اور تیرے پالنے والے اور اپنے پیدا کرنے والے اور تیرے پیدا کرنے والے اور اپنے بنانے والے اور تیرے بنانے والے اور اپنی شکل بنانے والے اور تیری بنانے والے معبود سے سوال کرتا ہوں کہ محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل کرے اور تجھ کو برکت کا چاند بنائے جسے دن سیاہ نہ کر سکیں اور پاکی کا چاند بنائے جسے گناہ گندا نہ کر سکیں۔ آفتوں سے امن کا چاند اور گناہ ہونے سے بچنے کا ایسی نیک بختی کا چاند جس میں نحوست نہ ہو اور ایسی برکت کا چاند جس میں بد بختی نہ ہو اور ایسی کشائش کا چاند جس میں تنگی نہ ہو اور ایسی بھلائی کا چاند جس میں بدی کی آمیزش نہ ہو، امن اور ایمان کا چاند، نعمت اور احسان کا چاند، سلامتی اور اسلام کا چاند بنائے۔ اے معبود محمد اور ان کی آل پر رحمت بھیج

اور ہمیں ان تمام آدمیوں سے زیادہ پسند کر جس پر چاند نے طلوع کیا ہے اور ان تمام لوگوں سے زیادہ پاک بنا جنہوں نے اس کی طرف دیکھا اور ان سب سے زیادہ نیک بخت بنا جنہوں نے اس مہینہ میں تیری عبادت کی ہے اور ہمیں اس مہینہ میں توبہ کی توفیق دے اور گناہ سے بچا اور نافرمانی کرنے سے محفوظ رکھ اور اپنی نعمت کا شکر کرنا اس مہینہ میں ہمیں دے۔ اور صحت اور سلامتی کی ڈھالیں اس مہینہ میں ہم پر رکھ۔ اپنی بندگی کو کامل کرانے سے ہم پر اس مہینہ میں اپنا احسان پورا کر۔ بیشک تو قابل تعریف بڑا احسان کرنے والا ہے۔ اور اللہ محمد اور ان کی پاک و پاکیزہ آل پر رحمت نازل کرے۔

ماہ رمضان کے آتے وقت یہ دُعا پڑھتے تھے

اس معبود کے واسطے تعریف ہے جس نے ہمیں اپنی تعریف کرنے کی ہدایت کی اور ہمیں تعریف کرنے والوں میں سے بنایا۔ تاکہ ہم اس کے احسان کا شکر ادا کریں اور تاکہ وہ ہمیں اس بات پر نیک کام کرنے والوں کا سا بدلہ دے اور اس معبود کے واسطے تعریف ہے جس نے اپنا دین ہمیں بخشا اور اپنے مذہب کے ساتھ خاص کیا اور اپنی احسان کی راہوں میں چلایا تاکہ ہم اس راہ میں اس کے احسان سے اس کی رضامندی کی طرف چلیں۔ ایسی تعریف جسے وہ قبول کرے اور اس کی وجہ سے ہم سے راضی ہو اور تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں جس نے ان راہوں میں سے اپنے مہینہ رمضان کے مہینے اور روزے کے مہینے اور اسلام کے مہینے اور پاکی کے مہینہ اور گناہوں کے دور کرنے کے مہینہ اور عبادت میں کھڑے ہونے کے مہینہ کو قرار دیا۔ جس میں قرآن اتارا آدمیوں کی ہدایت اور رہنمائی اور حق و باطل میں فرق کرنے کے واسطے پھر تمام مہینوں پر اس کو بڑھایا۔ ان بہت سی برکتوں اور ان مشہور فضیلتوں کے ساتھ جو اس کے لئے قرار دی ہیں۔ پس حرام کیا اس میں جو اس کے علاوہ اور مہینوں میں حلال کیا تھا۔ اور کھانے اور پینے کو اس میں اکرام کی وجہ سے منع کر دیا۔ پھر ایک رات کو اس کی راتوں میں سے ہزار مہینہ کی راتوں سے بڑھا دیا اور اس کا نام شب قدر رکھا۔ جس میں فرشتے اور روح پروردگار کے حکم سے ہر چیز لے کر اترتے ہیں۔ ہمیشہ برکت والی سلامتی ہے فجر کے نکلنے تک اس شخص پر جسے وہ اپنے قبول میں چاہتا ہے۔ اس کے اس فیصلہ کے ساتھ جسے اس نے محکم کیا ہے اے معبود محمد اور اس کی آل پر رحمت بھیج اور اس کے فضل کی پہچان ہمارے دل میں ڈال اور اس کی حرمت کی تعظیم اور بچنا اس چیز سے جو تو نے اس مہینہ میں حرام کی ہے اور اس کے روزوں پر ہماری مدد کر ہمارے اعضا کو اپنی نافرمانیوں سے روک اور ان کو استعمال کرنے سے اس کام میں جو تجھے راضی کرے تاکہ ہم اپنے کانوں سے لغو بات نہ سنیں اور اپنی نگاہوں کو کھیل کی طرف جلدی سے نہ لے جائیں۔ اور تاکہ ہم اپنے

ہاتھوں کو حرام کی طرف نہ پھیلائیں۔ اور اپنے پاؤں سے کسی منع کی ہوئی چیز کی طرف نہ چلیں اور تاکہ نہ جمع کریں ہمارے پیٹ مگر اس غذا کو جو تو نے حلال کی ہے اور نہ بولیں ہماری باتیں۔ مگر وہی جو تو نے مثالاً کہا ہے اے معبود اس مہینے کو ہماری ان عبادتوں سے بھر دے جو تیرے لئے کریں اور اس کے وقتوں کو زینت دے ہم اس سے اپنی فرمانبرداری سے کر اور اس مہینے کے دن میں اس کے روزوں میں ہماری مدد کر اور اس کی رات میں نماز پڑھنے میں اور تیرے سامنے عاجزی کرنے میں اور تیرے سامنے جھکنے میں اور تیرے حضور میں ذلت ظاہر کرنے میں ہماری مدد کر تاکہ اس کا دن ہماری غفلت کی گواہی نہ دے اور نہ رات اس کی کمی کرنے کی۔ اے معبود ہمیں تمام مہینوں اور دنوں میں ایسا ہی کر جب تک تو ہمیں زندہ رکھے۔ اور ہمیں نیک بندوں میں سے قرار دے جو جنت کے وارث ہوں گے اور وہ لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور ان لوگوں میں قرار دے جو صدقے دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور اُن کے دل ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے پالنے والے کی طرف واپس جائیں گے۔ اور ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو نیکیوں کی طرف جلدی کرتے ہیں۔ اور وہ اس کے لئے سبقت کرتے ہیں۔ اے معبود محمد اور اس کی آل پر رحمت بھیج ہر وقت اور ہر زمانے میں اور ہر سال میں بقدر اس رحمت کے جو ان لوگوں پر بھیجی جن پر کہ بھیجی اور ان سب رحمتوں کا اتنا دگنا جسے سوائے تیرے کوئی شمار نہ کر سکے۔ ضرور تو اس کام کے کرنے والا ہے۔

اُن حضرت علیہ السلام سے یہ دُعا یوم عرفہ کی منقول ہے

تمام تعریف اللہ کے واسطے ہے جو تمام جہان کے پالنے والا ہے۔ اے معبود تیرے ہی لئے تمام تعریف ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ اے جلال اور اکرام والے اے تمام پالنے والوں کے پالنے والے۔ تو ہی وہ ہے کہ خیالات تیری ذات کے معلوم کرنے سے عاجز ہیں۔ اور سمجھ تیری کیفیت سے قاصر ہیں اور نہ ہرگز آنکھوں نے تیرے رہنے کی جگہ کو دیکھا۔ تو ہی وہ ہے جس کی حد نہیں ہو سکتی کہ تو محدود ہو جائے اور نہ تیری مثال بیان کی جا سکتی ہے کہ تو موجود ہو۔ اور نہ پیٹ سے ہرگز پیدا ہوا ہے کہ کسی کا بیٹا ہے تو ہی وہ ہے کہ تیرا کوئی مخالف تیرے ساتھ نہیں کہ تجھ سے دشمنی کر سکے اور نہ کوئی تیرا نظیر ہے کہ تجھ پر غالب آ سکے اور نہ کوئی تیرا مثل ہے کہ تیرا معارضہ کر سکے۔ تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں۔ ایسی تعریف جو ہمیشگی کے ساتھ ہمیشہ باقی رہے اور تیری ایسی تعریفیں ہیں جو تیری نعمت کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ ایسی تعریفیں ہیں جو زمانہ کے برابر آتے رہنے پر دونی ہوتی رہیں اور متواتر کئی گنی بڑھتی رہیں ایسی تعریفیں ہیں کہ جس کے شمار سے حفاظت کرنے والے فرشتے عاجز ہوتے ہیں۔ اور بڑھ جائے اُس پر

جسے تیری کتاب میں لکھنے والے فرشتوں نے لکھ دیا ہے۔ ایسی تعریفیں ہیں جو تیرے عرش بزرگ کے ہموزن ہوں اور تیری بلند کرسی کے برابر ہوں۔ ایسی تعریفیں ہیں کہ کسی مخلوق نے ویسی تیری تعریف نہ کی ہو اور نہ تیرے سوا اس کے فضل کو پہچان سکے۔ ایسی تعریفیں ہیں کہ جو تیری ذات کی کرامت کے لئے واجب ہیں اور تیرے جلال کی عزت کے مقابل ہیں۔ اے پروردگار محمد اور آل محمد پر جو شریف برگزیدہ معزز مقرب تھا اپنی بڑھیا رحمت بھیج اور اس پر اپنی پوری برکت نازل کر اور اس پر اپنی بڑی فائدہ مند رحمت سے رحم کر۔ اے میرے پروردگار محمد اور اس کی آل پر ایسی پاک رحمت بھیج کہ کوئی رحمت اس سے زیادہ پاک نہ ہو اور اس پر ایسی بڑھنے والی رحمت بھیج کہ کوئی رحمت اس سے زیادہ بڑھنے والی نہ ہو اے میرے پروردگار اُن کے پاکیزہ اہلبیت پر رحمت بھیج جن کو تُو نے اپنے کام کے لئے منتخب کر لیا ہے اور اُن کو اپنے علم کا خزانہ دار اور اپنے دین کا محافظ اور اپنی زمین میں اپنا جانشین اور اپنے بندوں پر اپنی حجت بنایا ہے۔ اور اُن کو بُرائی اور میل سے جیسا چاہیئے اپنے ارادہ سے پاک کیا ہے اور اپنے پاس آنے کا ذریعہ اپنی جنت کی طرف آنے کا رستہ بنا دیا ہے۔ اے میرے پروردگار محمد اور ان کی آل پر ایسی رحمت بھیج کہ اس کی وجہ سے اُن کے واسطے اپنی بخشش اور کرامت کو زیادہ کر دے اور کامل کرانے کے لئے تمام چیزیں اپنی بخششوں اور زیادتیوں سے اور زیادہ کر۔ اے میرے پروردگار اُن (رسول) پر اور اُن (اہلبیت) پر ایسی رحمت بھیج کہ نہ اس کی ابتدا کی کوئی مدت ہو اور نہ اس کی مدت کی کوئی حد ہو اور نہ اُس کے ختم کی کوئی مدت ہو۔ اے میرے پروردگار اپنی رحمت بھیج ہموزن اپنے عرش کے اور جو اس کے نیچے ہے اور بقدر بھر جانے اپنے آسمانوں کے اور جو کچھ ان سے اوپر ہے اور بقدر شمار اپنی زمینوں کے اور جو کچھ اُن کے نیچے اور ان کے اندر ہے۔ ایسی رحمت بھیج جس سے تو ان کو اپنے سے بہت قریب کر لے اور وہ تیرے تحفے اور ان کے لئے باعث رضامندی ہو اور اپنی مانند رحمتوں سے ہمیشہ متصل ہے اے معبود! بیشک تُو نے مدد کی اپنے دین کی زمانہ میں ایک ایسے امام سے جس کو تُو نے اپنے بندوں کے لئے نشانی اور اپنے شہروں میں مینار بنا کر قائم کیا۔ بعد اس کے کہ اس کے رشتہ کو اپنے رشتہ سے ملا دیا اپنی رضامندی کا ذریعہ بنایا۔ اور اس کی فرمانبرداری واجب کر دی اور اس کی مخالفت سے ڈرا دیا اور اس کے حکم کو ماننے اور اس کے منع کرنے کے وقت باز رہنے کا حکم دیا۔ اور یہ کہ کوئی آگے بڑھنے والا اُن سے آگے نہ بڑھے اور کوئی پیچھے رہ جانے والا ان سے پیچھے نہ رہ جائے۔ تو ہی پناہ مانگنے والوں کے لئے حافظ اور مومنوں کا حمایتی ہے اور تمسک کرنے والوں کا حلقہ گرفت ہے اور تمام جہان کے لئے حسن ذاتی کا باعث ہے۔ (اپنی غالب فوج کے) ذریعے سے اپنی کتاب اور اپنے حدود اور اپنی شرعیتوں اور

اپنے رسول کی سنتوں کو قائم کر (تیری رحمتیں اے معبود اس پر ہوں اور اس کی آل پر ہوں۔ اور اس کے ذریعے سے اپنے دین کی ان نشانیوں کو زندہ کر جنہیں ظالموں نے مار ڈالا ہے (مٹا دیا ہے) اور اس سے ظلم کی زنگ اپنے رستے سے دور کر اور اس سے تکلیف کو اپنی راہ سے جدا کر اور اس سے اپنی راہ سے پھر جانے والوں کو ہٹا۔ اور اس کے وسیلے سے ان لوگوں کو جو تیری ٹھیک راہ سے ٹیڑھے چلنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ مٹا اور اس کے پہلو کو نرم کر اپنے دوستوں کے واسطے اور اس کے ہاتھوں کو کشادہ کر اپنے دشمنوں کے واسطے اور ہم کو اس کی مہربانی اور اس کی رحمت اور اس کی محبت اور اس کی مہر عطا کر اور ہم کو اس کی باتوں کا سننے والا اور اس کے کہنے کو ماننے والا اور اس کی خوشنودی میں کوشش کرنے والا اور اس کی مدد اور اس کے دشمن کو اس سے دور کرنے کا حمایتی اور اپنے سے اور اپنے مرسلوں سے (اے معبود تیری رحمتیں اس پر اور اس کی آل پر ہوں) اور اس کے ذریعے سے قرب حاصل کرنے والا بنا۔ اے معبود اپنے دوستوں پر رحمت نازل کر جو ان کے رتبہ کو پہچاننے والے اور ان کے صاف راستہ کی پیروی کرنے والے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے، ان کے حلقہ گرفت کو پکڑنے والے، ان کی ولایت سے تمسک کرنے والے، ان کی امامت سے اقتدا کرنے والے، ان کا حکم ماننے والے، ان کی اطاعت میں کوشش کرنے والے، ان کی کشائش کے دنوں کے انتظار کرنے والے، ان کی طرف اپنی آنکھیں لگانے والے ایسی رحمتیں (نازل کر) جو مبارک ہوں، پاک ہوں، بڑھنے والی ہوں۔ اس پر اور ان کی روحوں پر نازل کر اور پرہیزگاری پر ان کے کام کو جمع کر، ان کے لئے حالات کی اصلاح کر۔ ان کی توبہ کو قبول کر۔ بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا، سب سے بہتر بخش دینے والا ہے۔ ہم کو ان کے ساتھ سلامتی کے گھر (جنت) میں اپنی رحمت سے داخل کر۔ اے سب سے زیادہ رحم والے! اے معبود یہ عرفہ کا دن ہے وہ دن ہے کہ تو نے اس کو شرافت دی، اس کو کرامت دی، اس کو بزرگی دی، اس میں اپنی رحمت پھیلا دی۔ اس میں اپنی معافی دے کر احسان کیا، اس میں اپنی بخشش زیادہ کی، اس سے اپنے بندوں پر فضل کیا۔ اے معبود میں تیرا بندہ ہوں جس کو تو نے اس کے پیدا کرنے سے پہلے اور اس کے پیدا کرنے کے پیچھے نعمت دی۔ تو اس کو تُو نے ان لوگوں میں قرار دیا جن کو تو نے اپنے دین کی ہدایت کی ہے، اور اسے اپنے حق کی توفیق دی ہے، اپنی رسی سے اس کی حفاظت کی، اسے اپنے گروہ میں داخل کیا، اس کو اپنے دوستوں کی محبت اور اپنے دشمنوں کی دشمنی کی ہدایت کی۔ میرے لئے اس دن میں ایسا حصہ قرار دے جس میں تیری رضامندی کا ایک حصہ پالوں اور تو مجھے خالی ہاتھ اس نعمت سے واپس نہ کر جسے لے کر تیرے عبادت گزار بندے پلٹتے ہیں، میں نے اگرچہ نیکیاں آگے نہیں بھیجی ہیں جنہیں ان لوگوں نے آگے بھیج دیا ہے۔ میں

میں تیرے پاس ان دروازوں سے آیا ہوں، جن سے آنے کا تو نے حکم دیا ہے، میں نے تجھ سے نزدیکی چاہی ہے اس چیز سے جس کے بغیر کوئی شخص تجھ سے نزدیک نہیں ہو سکتا۔ مجھ کو نیکیوں کا لباس پہنا، مجھے سچی زبان سے گذشتہ اور آیندہ لوگوں میں بڑھنے والا ذکر دے، اور مجھے، اور مجھے اپنے پاک لوگوں کا اس جنت میں پڑوسی بنا جس کو تو نے اپنے منتخب کئے ہوئے لوگوں کے لئے مزین کیا ہے، مجھے اپنی شریف بخششوں کا خلعت دے، ان مقامات پر جو تیرے دوستوں کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔ اور مجھ کو اپنی بخشش کے بہت سے حصے اپنی عطاسے عنایت کر، احسان کے حصے اپنے فضل سے بہت زیادہ دے، میری آبرو تمام جہان والوں میں سے کسی سے کچھ طلب کرنے سے بچا، مجھ کو دور رکھ ان چیزوں کے مانگنے سے جو نا اہلوں کے پاس ہیں۔ مجھ کو ظالموں کا مددگار، ان کا نصرت دینے والا اپنی کتاب کے مٹانے پر نہ بنا، مجھ کو اس طرح احاطہ کئے رہ جس سے تو میری حفاظت کرے، جس طرح میں جانتا ہوں، میری باقی زندگی حج اور عمرہ میں اپنی رضامندی کے حاصل کرنے کے لئے صرف کرادے۔ اے تمام جہان کے پروردگار اللہ رحمت نازل کرے محمد اور ان کے پاک و پاکیزہ اہل بیت پر، ان پر اور ان سب پر ہمیشہ ہمیشہ سلام ہو۔"

"آپ کی دعا عید الضحیٰ اور جمعہ کے دن کی یہ تھی۔"

اے معبود یہ ایک مبارک دن ہے اور تمام اہل اسلام اس میں تیری زمین کے چاروں طرف جمع ہیں، حاضر ہیں، مانگنے والے ان میں کے اور چاہنے والے اور خواہش کرنے والے اور ڈرانے والے اور تو ان کی حاجتوں پر غور کر رہا ہے۔ پس میں تیری بخشش اور تیرے کرم کے سبب اور نیز اس سبب سے کہ جو میں نے تجھ سے مانگا ہے وہ تجھ پر آسان ہے سوال کرتا ہوں کہ محمد اور اس کی آل پر رحمت بھیج اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے معبود اے ہمارے پالنے والے اس سبب سے کہ تیرے ہی لئے سلطنت ہے، تیرے لئے ہی تعریفیں ہیں کوئی معبود برحق نہیں مگر تو حکیم ہے کرم والا ہے، مہربان ہے۔ احسان کرنے والا ہے، احسان والا ہے، جلال اور تعظیم والا ہے، آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ یہ کہ تو اپنے بندے اور اپنے رسول اور اپنے دوست اور منتخب اور اپنی مخلوق سے اچھے چنے ہوئے محمدؐ اور محمدؐ کے نیک پاک بھلے اہل بیت پر ایسی رحمت نازل کر جس کو تیرے سوا کوئی شمار نہ کر سکے۔ اے معبود محمدؐ اور محمد کے اہل بیت پر رحمت بھیج۔ آج میری اس امید کو محروم نہ کر اسے وہ کر جسے کوئی مانگنے والا روک نہیں سکتا اور نہ اسے کچھ دینا گھٹا سکتا ہے، پس ضرور میں تیرے پاس کسی اپنے نیک عمل پر بھروسہ کر کے جسے میں نے پہلے کیا ہے اور کسی مخلوق کی سفارش پر اعتماد کر کے جس سے میں آس لگائے ہوں نہیں آیا۔ مگر محمد اور ان کی اہل بیت کی سفارش پر بھروسہ کر کے آیا ہوں، اس پر اور ان کے اہل بیت پر تیرا سلام ہو۔"

اے معبود بیشک یہ مقام تیرے جانشینوں اور تیرے چھانٹے ہوئے لوگوں کا ہے اور تیرے امانت داروں کی جگہ ہے۔ اس بلند درجہ میں جس کے ساتھ تو نے ان کو خاص کیا ہے۔ لوگوں نے اس کو ان سے لے لیا ہے تو نے ہی ایسا مقدر کیا تھا، تیرے کام پر غلبہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی تیری لازمی تجویز سے تجاوز ہو سکتا ہے جس طرح تو چاہے اور جہاں تو چاہے اور جس کو تو بہت زیادہ جانتا ہے، تیری مخلوق کے حساب میں اور نہ تیرے ارادے میں تہمت کی جا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ تیرے برگزیدہ اور خلفاء مغلوب ہو گئے مقہور ہو گئے۔ ان سے حق چھین لیا گیا، وہ تیرے حکم کو بدلا ہوا، تیری کتاب پھینکی ہوئی، تیرے فرائض تیرے جاری کئے ہوئے طریقوں سے تحریف کئے ہوئے اور تیرے نبی کی سنتیں ترک کی ہوئی دیکھی ہیں، اے پالنے والے ان کے دشمنوں کو برا بدلہ دے اور اس کو بھی جو ان دشمنوں کے فعل پر راضی ہوا۔ اور ان کے گروہ اور تابعین پر۔ اے معبود، محمد اور آل محمد پر رحمت نازل کر۔ ضرور تو ہی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے جیسے تیری رحمتیں اور برکتیں اور سلام تیرے انتخاب شدہ ابراہیم اور آل ابراہیم پر ہیں۔ اور ان کو جلد کشائش اور راحت اور مدد اور قدرت اور قوت دے۔ اے معبود مجھ کو توحید والوں، اپنے ساتھ ایمان لانے والوں، اپنے رسول اور ان اماموں کی تصدیق کرنے والا بنا جن کی طاعت تو نے لازم کی ہے۔ ان توحید والوں سے مجھ کو گردان جن سے اور جن کے ہاتھوں سے یہ بات جاری ہے۔ آمین۔ اے تمام جہان کے پالنے والے۔

"دشمنوں کے مکر اور ان کی شدت کے دفع کی بابت آپ کی یہ دعا تھی۔"

اے معبود تو نے مجھ کو ہدایت کی تو میں نے غفلت کی۔ تو نے مجھ کو نصیحت کی تو میں نے سخت دلی کی، میں بھگا لاتا ہوں تیرے ساتھ اپنے نفس کو اور تیری ہی طرف مدد کار کے بھاگنے اور اپنے نفس کے حملے کو برباد کرنے والے کی پناہ کی جگہ جو التجا کر رہا ہوں، پس بہت سے دشمن ہیں جنہوں نے مجھ پر اپنی عداوت کی تلوار کھینچی اور اپنی چھری کی دھار میرے لئے تیز کی اور سیدھے کئے میری طرف نشانے پر پڑنے والے اپنے تیر اور اس کی دیکھ بھال کی آنکھ میری طرف سے نہ سوئی (غافل نہ ہوئی) اس نے دل میں ٹھانا کہ مجھے تکلیف پہنچائے اس کا نہایت تلخ گھونٹ مجھے پلائے تو تو نے نظر کی اے معبود میرے ان مصائب کے اٹھانے سے کمزور ہونے پر، میرے عاجز ہونے پر بدلہ لینے سے اس شخص سے جس نے اپنی لڑائی سے میرا ارادہ کیا تھا اور میرے اکیلے ہونے پر نظر کی اس کے بڑے عدد میں جس نے مجھ سے دشمنی کی تھی اور میرے لئے گھات لگائی تھی بلا ڈالنے کی جس میں میں نے اپنی فکر کو کام میں نہیں لایا تھا۔ بہت سے ایسے باغی ہیں جنہوں نے اپنے مکروں کے ساتھ مجھ سے بغاوت کی، اپنے شکار کے جال میرے لئے لگائے، اپنی رعایت کی دیکھ بھال مجھ پر مقرر کی۔ میری طرف

اس طرح اچک کر دیکھا جیسے درندے اپنے شکار کی طرف اپنے شکار کے پکڑنے کی فرصت حاصل کرنے کے انتظار میں دیکھتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے خوشامد کی شگفتگی ظاہر کرتا رہا اور با وجود سخت عداوت کے مجھ کو دیکھتا رہا۔ پس جب تو نے دیکھا اے معبود! تو مبارک اور بلند مرتبہ ہے۔ فساد اس کی طبیعت کا اور بدی اس کی جسے اس نے دل میں چھپایا ہے تو اس کو کوپڑی کے بل اس کے گڑھے میں گرا دیا اور اسے الٹ دیا۔ اس کے گڑھے کے غار میں تو اپنی سرکشی کے بعد ذلیل ہو کر اپنے دام کے پھندے میں واپس آ گیا۔ بہت سے حاسد تھے جن سے مجھ پر غم و غصہ کا اچھو ہوا۔ اور اپنے غصے سے مجھ پر غمگین ہوا۔ اور اپنی زبان کی تیزی سے مجھ کو تکلیف پہنچائی۔ اور میری ابرو کو نشانہ اپنی تیراندازی کا بنایا اور اپنے مکر کا اوچھا نیزہ مجھ کو مارا۔ اور اپنے فریب سے میرا ارادہ کیا، تو میں نے تجھ کو پکارا اے میرے معبود تجھ سے فریاد کر کے اور تیرے جلد قبول کرنے پر بھروسہ کر کے تو تو نے اپنی قدرت سے اس کی شدت سے مجھ کو حفاظت میں لے لیا اور بہت سے مصیبت کے بادل تھے جن کو تو نے مجھ سے ہٹا دیا اور نعمت کے بادل تھے جن کو تو نے مجھ پر برسایا اور رحمت کی نہریں تھیں جن کو تو نے پھیلایا اور سلامتی تھی جسے تو نے پہنایا اور حادثوں کی آنکھیں تھیں جن کو تو نے بند کر دیا۔ بے چینیوں کے پردے تھے جن کو تو نے دور کیا۔ اے معبود پس میں تجھ سے نزدیکی چاہتا ہوں۔ بلند مرتبہ محمدیہ کے ذریعے سے اور روشن علویہ کے واسطے سے اور میں تیری طرف ان دونوں کے ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں کہ تو مجھ کو فلاں فلاں کے شر سے پناہ دے پس بخش دے مجھ کو اے میرے معبود اپنی رحمت اور اپنی دائمی توفیق سے وہ چیز کہ جسے میں ایسا زینہ بنا سکوں جس کے ذریعے تیری رضامندی تک چڑھ جاؤں اور اس کی بدولت تیرے عذاب سے بچ جاؤں اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔"

آپ کی دُعا خدا سے ڈرنے کی بابت

اگر کوئی اپنے پروردگار سے بھاگ جانے کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور میں تجھ سے بھاگنے کا زیادہ مستحق ہوتا۔

آپ کی دُعا خدا تعالیٰ سے الحاح و زاری میں

اے وہ معبود جس پر کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں پوشیدہ ہے اور کیونکر تجھ سے وہ شے پوشیدہ ہو سکتی ہے۔ اے میرے معبود جسے تو نے خود پیدا کیا میں تیری تسبیح کرتا ہوں۔ تیری مخلوقات میں سے تجھ سے زیادہ ڈرنے والا وہ ہے جو تیرا بڑا جاننے والا ہو۔ اور ان سب سے تیرے سامنے زیادہ جھکنے والا ہے جو تیری فرمانبرداری پر زیادہ کاربند ہو

اور ان سب میں زیادہ کم قدر تیرے نزدیک وہ ہے جس کو تو روزی دیتا ہے اور وہ تیرے سوا کسی اور کی عبادت کرتا ہے تو پاک ہے۔ تیری سلطنت کو کم نہیں کر سکتا جو تیرے ساتھ شریک کرے اور تیرے رسولوں کو جھٹلا دے اور ہمیشہ زندگی نہیں پا سکتا دنیا میں جو تیری ملاقات کو پسند نہ کرے۔ پس تو مبارک ہے اور بلند مرتبہ ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر تو اکیلا ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرے پیغمبروں کی تصدیق کی اور تیری کتاب کو مانا اور تیرے سوا ہر معبود سے انکار کر دیا اور الگ ہو گیا۔ اس سے جس نے تیرے سوا کسی اور کی عبادت کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس حق کے واسطے سے جو تیری تمام مخلوقات پر واجب ہے۔ اور تیرے اسی بزرگ نام کے ذریعے سے جس کا حکم تو نے اپنے رسولوں کو دیا تھا کہ اس سے تیری تسبیح کرے اور تیری کریم ذات کے جلال کے ذریعہ سے جو پرانا نہ ہو گا۔ اور نہ متغیر ہو گا اور نہ بدلے گا اور نہ تمام ہو گا۔ کہ محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر رحمت بھیج اور اپنی عبادت کی بدولت ہر چیز سے مجھ کو غنی کر دے۔ اور تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تیری بخشش اور کرم پر اعتماد کرتا ہوں۔

آپ کی دعا آلِ محمد علیہم السلام کے بیان میں

اے معبود! اے وہ جس نے خاص کیا۔ محمد اور اس کی آل کو کرامت کے ساتھ اور ان کو پیغمبری بخشی۔ اور ان کو خاص کر وسیلہ دیا اور ان کو پیغمبروں کا وارث بنایا اور ان پر نائبوں کو ختم کر دیا اور ان کو علم گزشتہ اور آئندہ کا بتا دیا اور آدمیوں کے دلوں کو ایسا کر دیا کہ ان کی طرف مائل ہوں۔ اے معبود پس محمد اور اس کی آل پاک پر رحمت نازل کر اور ہمارے ساتھ وہ کر جس کے تو لائق ہے دین اور دنیا اور آخرت میں ضرور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

آپ کی دعا حضرت آدم علیہ السلام پر درود بھیجنے میں

اے معبود اور آدم تیرا عجیب پیدا کیا ہوا ہے اور پہلا وہ شخص ہے جس نے مٹی سے پیدا ہو کر تیرے پروردگار ہونے کا اقرار کیا ہے۔ اور تیری تازی دلیل ہے تیرے بندوں اور مخلوقات پر اور راہنما ہے تیرے عذاب سے تیری معافی کے ذریعے پناہ مانگنے کا اور چلنے کا تیری توبہ کی راہ پر اور ذریعہ پیدا کرنے والا ہے مخلوقات اور تیری معرفت کے درمیان اور وہ ہے جسے تو نے وہ بات بتائی جس کے سبب تو اس سے راضی ہو گیا۔ بسبب اس کے احسان کے اس پر اور بسبب اپنی رحمت کے اس کے لئے اور آدم وہ توبہ کرنے والا ہے جس نے تیری مخالفت پر ہرگز اصرار نہیں کیا اور بمقام عاجزی ظاہر کرنے والوں میں پہلا شخص ہے تیرے حرم کے اندر اپنا سر منڈوانے میں اور تیری معافی کی طرف وسیلہ پیدا کرنے والا ہے بعد مخالفت کرنے کے اطاعت کے ذریعے سے اور باپ ہے ان نبیوں کا جن کو تیرے سامنے تکلیف پہنچائی گئی۔ اور زمین کے تمام رہنے والوں میں زیادہ کوشش کرنے والا ہے تیری اطاعت میں پس اس پر رحمت

نازل کر۔ اے بڑے رحم کرنے والے تو خود اور تیرے فرشتے اور تیرے آسمانوں اور تیری زمین کے رہنے والے جس طرح اس نے تیری حرمتوں کی عظمت کی اور ہمیں تیری پسندیدہ باتوں کی طرف رہنمائی کی ۔ اے تمام رحم والوں سے زیادہ رحم والے خالق ارض و سما ۔

آپ کی دعا کسی چیز یا دشمن سے خوف کے وقت کی

اے میرے معبود بیشک نہیں روک سکتا تیرے غضب کو مگر تیرا حکم اور نہیں روک سکتا ۔ تیری سزا سے ۔ مگر تیری معافی اور نہیں چھڑا سکتی تجھ سے مگر تیری رحمت اور تیرے سامنے عاجزی کرنی ۔ پس اے میرے معبود مجھ کو تو بخش عطا کر اس قدرت کے ذریعے جس سے تو ناآباد شہروں کو آباد کرتا ہے اور جس سے تو بندوں کی روحوں کو پھیلاتا ہے اور مجھے ہلاک نہ کر اور مجھے دعا کی قبولیت دکھا دے ۔ اے معبود میں تحقیق میں کرزور ہوں ۔ تیرے سامنے عاجزی کرتا ہوں ۔ اے میرے معبود اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ۔ پس مجھ کو پناہ دے اور تجھ سے پناہ چاہتا ہوں ہر بلا سے ۔ پس مجھے پناہ دے اے معبود ! اے معبود ! اے معبود ! اے معبود ! اے معبود ! اے معبود ! اے معبود ! اے معبود محمد اور اس کی آل پاک پر رحمت بھیج اور بہت سی سلامتی ۔

آپ کی دعا انبیاء علیہم السلام کے تابعین اور تصدیق کرنے والوں پر درود بھیجنے کے متعلق

اے معبود اور زمین والوں میں سے رسولوں کی پیروی اور غیب کی تصدیق اس وقت کرنے والے جبکہ ان کو رسولوں کے دشمن جھٹلانے سے ان کا مقابلہ کرنے تھے اور جو حقیقی ایمان کے ساتھ پیغمبروں کے مشتاق رہتے تھے ۔ ہر اس زمانے اور وقت میں جس میں تو نے کوئی پیغمبر بھیجا اور اس زمانے والوں کے واسطے کوئی دلیل قائم کی ۔ آدم سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جو ہدایت کے پیشوا اور پرہیزگاروں کے راہبر تھے ۔ ان سب پر سلام ہو انہیں مغفرت اور رضامندی سے یاد کر ۔ اے معبود اور خاص کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اصحاب جنہوں نے اچھی طرح ساتھ دیا ۔ اور جنہوں نے ان کی مدد میں اچھی طرح جہاد کیا اور ان کو پناہ دی اور ان کی آمد کی طرف دوڑے اور ان کی دعوت (اسلام) کی طرف سبقت کی اور ان کی باتوں کو مانا جبکہ اپنی پیغامبری کی دلیلیں انہیں سنائیں اور بیوی بچوں کو اس کی حق بات کرنے میں چھوڑا اور باپ بیٹوں سے اس کی نبوت کے ثابت کرنے میں لڑے اور اس کے ذریعہ سے انتقام لیا ۔ اور (نیز) ان لوگوں کو جو اس کی محبت میں لپٹے ہوئے تھے اور اس کی دوستی میں ایسی تجارت کے امیدوار تھے جو تباہ نہ ہو اور (نیز) ان لوگوں کو جنہیں قبیلے والوں نے چھوڑ دیا جبکہ وہ اس کی (محبت کی) رسی میں لٹکے اور قرابت مندان سے جدا ہو گئے جبکہ وہ اس (رسول خدا) کی قرابت کے سایہ میں ٹھہرے ۔ پس اے معبود نہ بھولنا ان کے لئے ان باتوں کو جنہیں

ان لوگوں نے تیرے لئے اور تیری محبت میں چھوڑا ہے اور اپنی رضامندی سے ان کو راضی کر اور اس سبب سے کہ انہوں نے خلقت کو تیرے دین پر جمع کر دیا اور تیرے رسول کے ساتھ تیری خوشی کے لئے تیری طرف دعوت کرنے والے ہے اور انہیں نیک بدلہ دے اس امر پر کہ انہوں نے تیری راہ میں اپنی قوم کے شہروں کو چھوڑا اور وسعت معاش سے تنگی معاش کی طرف نکلے اور (نیز) ان مظلوموں پر جنہیں اپنے دین کے معزز کرنے میں تو نے زیادہ کیا اے معبود ان لوگوں کو جو اصحاب کی نیکی کے ساتھ پیروی کرنے والے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے ایمان میں پہلے ہو چکے ہیں اچھا بدلہ دے جن لوگوں نے اصحاب کے طریقہ کا ارادہ کیا اور ان کی روش کو اختیار کیا اور انہیں کے طریقہ پر گزر گئے ان کی دانائی میں شبہ نے انہیں نہیں پھیرا اور ان کے عملوں میں شک نہیں پڑا اور ان کے نقش قدم کی پیروی اور ان کے مفاد کی ہدایت کی ۔ اقتدا ان کے بچاؤ والے اور مدد کرنے والے تھے ان کے دین پر چلتے تھے اور ان کے طریقہ سے ہدایت پاتے تھے ان پر اتفاق کرتے تھے اور انہیں اس امر میں تہمت لگاتے تھے جنہیں (ان اصحاب نے) ان تک پہنچایا ۔ اے معبود اور تابعین پر اور ان کی بیویوں اور قرابت مندوں پر اور ان میں سے تیری اطاعت کرنے والوں پر ہمارے آج کے دن سے (قیامت تک) ایسی رحمت بھیج جس سے تو ان کو اپنی نافرمانی سے بچائے اور اپنی جنت کے باغوں میں ان کے لئے وسعت دے اور اس کے ذریعہ سے انہیں شیطان کے مکر سے محفوظ رکھے اور جس نیکی پر انہوں نے تجھ سے مدد مانگی ہے ۔ اس پر ان کو اسی صلوٰۃ کے ذریعے مدد دے اور رات دن کی آنے والی چیزوں سے سوائے نیکی کے ساتھ آنے والے کے انہیں بچا اور اچھی امیدواری اور تیرے ہی پاس کی چیزوں کی خواہش اور بندوں کے ہاتھ میں جو چیزیں ہیں اور دنیاوی مالداری میں تو انہیں زاہد بناتے ۔ اور آخرت کے لئے عمل کرنے اور موت کے بعد کی باتوں کے لئے مہیا ہونے کو ان کا محبوب بنا لے ۔ اور ہر اس بے چینی کو ان پر آسان کرے اجو بدنوں کے روحوں کے نکلنے کے دن انہیں ہو گی اور جن باتوں سے خوفناک فتنے پڑتے ہیں ان سے اور دوزخ میں منہ کے بل گرنے اور عرصہ دراز تک اس میں رہنے سے انہیں محفوظ رکھ اور پرہیزگاروں کی خوابگاہ سے امن کی زمین کی طرف انہیں پہنچا ۔

اپنے اور اپنے ملک والوں کیلئے آپ کی یہ دعا تھی

اے وہ جس کی عظمت کی عجیب باتیں ختم نہ ہوں گی ۔ محمد اور ان کی آل پر رحمت بھیج اور ہمیں اپنی عظمت میں کفر کرنے سے روک اور اے وہ جس کی سلطنت کی مدت تمام نہ ہو گی محمد اور ان کی آل پر رحمت بھیج ۔ اور ہماری گردنوں کو اپنی سزا سے آزاد کر اور اے وہ جس کی رحمت کے خزانے فنا نہ ہوں گے محمد اور ان کی آل پر رحمت

بھیج اور ہمارے لئے اپنی رحمت کا حصہ قرار دے۔ اے معبود ہمیں اپنی بخشش کے ذریعہ سے عام بخشش کرنے والوں کی بخشش سے بے پرواہ کر دے اور اپنے انعام کے ذریعہ سے نہ دینے والوں کی وحشت سے بچا۔ اے معبود محمد اور اس کی آل پر رحمت بھیج اور اپنی عظمت کی یاد میں ہمارے دلوں کی سلامتی اور اپنی نعمت کے شکر میں ہمارے بدنوں کی صحت اور اپنے احسان کے بیان کرنے میں ہماری زبانوں کی روانی قرار دے۔ اے معبود محمد اور اس کی آل پر رحمت بھیج اور ہمیں اپنے ان دعوت کرنے والوں میں جو تیری طرف دعوت کرتے ہیں اور ان ہدایت کرنے والوں میں جو تیری طرف دعوت کرتے ہیں اور ان ہدایت کرنے والوں میں جو تیری طرف ہدایت کرتے ہیں قرار دے اور اپنے خاص الخاص لوگوں میں سے بنا۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

آپ کی دعا خدائے تعالیٰ کی جناب میں عاجزی ظاہر کرنے کی بابت

اے میرے پروردگار میں تو اپنی بلا میں قید ہوں اور اپنے عمل میں گرو ہوں۔ اپنی خطاؤں کے اندر آمد و رفت کر رہا ہوں۔ مجھ کو میرے نفس نے گناہگار ذلیلوں کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ پس میں اپنے گناہ کا اقرار کرنے والا ہوں۔ اپنی خطا کا تسلیم کرنے والا ہوں اور یہ میرا ہاتھ ہے اور میری پیشانی ہے۔ اے مولا مجھ پر رحم کر میرے قیامت میں اُٹھنے اور پھیل جانے پر اور اس دن میری قیامگاہ اپنے دوستوں میں قرار دے اور میرے برآمد ہونے کی جگہ اپنے محبوں میں اور میری سکونت کی جگہ اپنے پڑوس میں قرار دے۔ اے تمام جہان کے پالنے والے

باب ۹۹

کلمات حکمیہ، مقالات روحیہ، جواہر قدسیہ، معارف ربانیہ، مواعظ، نصائح اور وصایا

از امیرالمومنین امام المتقین، مولانا و مولی الثقلین لیث بنی غالب علی بن ابی طالب سلام اللہ وتحیاتہ وبرکاتہ علیہ وعلی اولادہ الائمۃ الھداۃ من اھل بیت طیبین سرمداً

نہج البلاغہ میں حضرت کا ایک خطبہ ہے[1]:۔ اللہ کے بندو! اللہ کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ وہ بندہ

---

[1] میں نے نہج البلاغہ کے خطبات کے ترجمہ کرنے میں اکثر مقامات پر جناب مولانا مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محبوب ہے۔ جسے اس نے نفس کی خلاف ورزی کی قوت دی ہے (جس کا اندرونی لباس حزن اور بیرونی جامہ خوف ہے (یعنی اندوہ و ملال سے چمٹا رہتا ہے اور خوف اس پر چھایا رہتا ہے) اس کے دل میں ہدایت کا چراغ روشن ہے۔ آنے والے دن کی مہمانی کے لئے اس نے مہیا کر رکھا ہے (موت کو) جو دور ہے اسے وہ قریب سمجھتا ہے اور سختیوں کو اپنے لئے آسان سمجھتا ہے۔ دیکھتا ہے تو بصیرت و معرفت حاصل کرتا ہے۔ (اللہ کو) یاد کرتا ہے تو عمل پر تل جاتا ہے وہ (اس سرچشمہ ہدایت کا) شیریں و خوشگوار پانی پی کر سیراب ہوا ہے جس کے گھاٹ تک (اللہ کی راہنمائی سے) وہ بآسانی پہنچ گیا ہے۔ اس نے جی بھر کر پی لیا ہے اور ہموار راستے پر چل پڑا ہے، شہوتوں کا لباس اتار پھینکا ہے (دنیا کے سارے اندیشوں سے بے فکر ہو کر صرف ایک ہی دھن میں لگا ہوا ہے، وہ گمراہی کی حالت اور ہوس پرستوں (کی ہوس رانیوں میں) حصہ لینے سے دور رہتا ہے، وہ ہدایت کے ابواب کھولنے اور ہلاکت و گمراہی کے دروازے بند کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے (اس نے اپنا راستہ دیکھ لیا ہے اور اس پر گامزن ہے (ہدایت کے) مینار کو پہچان لیا ہے اور دھاروں کو طے کر کے اس تک پہنچ گیا ہے۔ محکم وسیلوں اور مضبوط سہاروں کو تھام لیا ہے، وہ یقین کی وجہ سے ایسے اُجالے میں ہے جو سورج کی چمک دمک کے مانند ہے، وہ صرف اللہ کی خاطر سب سے اونچے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا ہے کہ ہر مشکل کو جو اس کے سامنے آئے مناسب طور سے حل کر دے، ہر فرع کو اس کے اصل و ماخذ کی طرف رجوع کرے۔ وہ تاریکیوں میں روشنی پھیلانے والا، مشتبہ باتوں کو حل کرنے والا، اُلجھے ہوئے مسئلوں کو حل کرنے والا، گنجلکوں کو دور کرنے والا اور لق و دق صحراؤں میں راہ دکھانے والا، وہ بولتا ہے تو پوری طرح سمجھا دیتا ہے اور کبھی چپ ہو جاتا ہے۔ اس وقت چپ رہنا ہی سلامتی کا ذریعہ ہے۔ اس نے ہر کام اللہ کے لئے کیا تو اللہ نے بھی اسے اپنا بنا لیا ہے۔ وہ دین خدا کا معادن اور اس کی زمین میں گڑی ہوئی میخ کی طرح ہے۔ اس نے اپنے لئے عدل کو لازم کیا ہے۔ چنانچہ اس کے عدل کا پہلا قدم خواہشوں کو اپنے نفس سے دور رکھنا ہے۔ حق کو بیان کرتا ہے تو اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ نیکی کی حد ایسی نہیں جس کا اس نے ارادہ نہ کیا ہو اور کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جہاں نیکی کا امکان ہو اور اس نے قصد نہ کیا ہو۔ اس نے اپنی باگ ڈور قرآن کے ہاتھوں میں دے دی ہے۔ وہی اس کا رہبر اور وہی اس کا پیشوا ہے۔ جہاں اس کا بار گراں اترتا ہے وہیں اس کا سامان

(حاشیہ۔ بقیہ صفحہ گذشتہ) کے ترجمے سے استفادہ کیا اور ترجمے کا انحصار آپ کے ترجمہ پر کیا ہے۔ مؤلف ینابیع المودۃ نے نہج البلاغہ کے خطبات کے بعض جملوں کو نقل کر کے ایک جگہ خطبہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اکثر ایسا کیا ہے ۱۲
(محمد شریف عفی عنہ)

اترتا ہے اور جہاں اس کی منزل ہوتی ہے وہیں یہ بھی اپنا پڑاؤ ڈال دیتا ہے (اس کے علاوہ) ایک دوسرا شخص ہوتا ہے۔ جس نے اپنا نام عالم رکھ لیا ہے حالانکہ وہ عالم نہیں ہے۔ اس نے جاہلوں اور گمراہوں سے جہالتوں اور گمراہیوں کو بٹور لیا ہے اور لوگوں کے لئے مکروفریب کے پھندے اور غلط سلط باتوں کے جال بچھا رکھے ہیں۔ قرآن کو اپنی رائے پر اور حق کو اپنی خواہشوں پر ڈھالتا ہے۔ بڑے سے بڑے جرموں کا خوف لوگوں کے دلوں سے نکال دیتا ہے اور کبیرہ گناہوں کی اہمیت کو کم کرتا ہے۔ کہتا تو یہ ہے کہ میں شبہات میں توقف کرتا ہوں۔ حالانکہ انہیں میں پڑا ہوا ہے۔ اس کا قول یہ ہے کہ میں بدعتوں سے الگ تھلگ رہتا ہوں۔ حالانکہ انہیں میں اس کا اٹھنا بیٹھنا ہے صورت تو اس کی انسانوں کی سی ہے اور دل حیوانوں کا سا۔ نہ اسے ہدایت کا دروازہ معلوم ہے کہ وہاں تک آ سکے۔ اور نہ گمراہی کا دروازہ پہچانتا ہے کہ اس سے اپنا رخ موڑ سکے۔ یہ تو زندوں میں (چلتی پھرتی) لاش ہے اب تم کہاں جا رہے ہو اور تمہیں کدھر موڑا جا رہا ہے؟ حالانکہ ہدایت کے جھنڈے بلند، نشانات ظاہر اور روشن اور حق کے مینار نصب ہیں، اور تمہیں کہاں بہکایا جا رہا ہے اور کیوں ادھر ادھر بھٹک رہے ہو؟ جبکہ تمہارے نبی کی عترت تمہارے اندر موجود ہے جو حق کی باگیں، دین کے پرچم اور سچائی کی زبانیں ہیں، جو قرآن کی بہتر سے بہتر منزل سمجھ سکو وہیں انہیں بھی جگہ دو، اور پیاسے اونٹوں کی طرح ان کے سرچشمۂ (ہدایت) پر اترو۔ اے لوگو! خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے ارشاد کو سنو کہ انہوں نے فرمایا) کہ ہم میں سے جو مر جاتا ہے وہ مردہ نہیں ہے اور ہم میں سے (جو بظاہر مرکر) بوسیدہ ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں کبھی بوسیدہ نہیں ہوتا۔ جو باتیں تم نہیں جانتے ان کے متعلق زبان سے کچھ نہ نکالو، اس لئے کہ حق کا بیشتر حصہ انہی چیزوں میں ہوتا ہے کہ جن سے تم بیگانہ و ناآشنا ہو (جس شخص کی حجت تم پر تمام ہو اور تمہاری کوئی حجت اس پر تمام نہ ہو اسے معذور سمجھو اور وہ میں ہوں، کیا میں نے تمہارے سامنے ثقل اکبر (قرآن) پر عمل نہیں کیا اور ثقل اصغر (اہل بیت) کو تم میں نہیں رکھا، میں نے تمہارے درمیان ایمان کا جھنڈا گاڑا۔ حلال و حرام کی حدیں بتائیں اور اپنے عدل سے تمہیں عافیت کے جامے پہنائے اور اپنے قول و عمل سے حسن سلوک کا فرش تمہارے لئے بچھا دیا اور تم سے ہمیشہ پاکیزہ اخلاق کے ساتھ پیش آیا جس چیز کی گہرائیوں تک نگاہ نہ پہنچ سکے اور فکر کی جولانیاں عاجز رہیں۔ اس میں اپنی رائے کو کار فرما نہ کرو یہاں تک کہ گمان کرنے والے یہ گمان کرنے لگیں گے کہ بس اب دنیا بنو امیہ ہی کے دامن سے بندھی رہے گی اور انہیں ہی اپنے سارے فائدے بخشتی رہے گی اور انہیں ہی اپنے صاف چشمہ پر سیراب ہونے کے لئے اتارتی رہے گی۔ اور اس امت کی (گردن پر) ان کی شلوار اور (پشت پر) ان کا تازیانہ ہمیشہ رہیگا [illegible]

کچھ دیر تک وہ چوسیں گے۔ اور پھر سارے کا سارا تھوک دیں گے۔"

"حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک خطبہ یہ ہے"!

تمہیں یقین ہونا چاہیئے کہ ہر خون کا بدلہ لینے والا کوئی نہ کوئی ہوتا ہے اور حق کا کوئی نہ کوئی طلبگار ہوتا ہے اور خونوں کا بدلہ لینے والا ایسے حاکم کی مانند ہے جو اپنی ذات کے لئے فیصلہ کر رہا ہو۔ وہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہے جس سے وہ طلب کرے گا۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا جو بھاگتا ہے وہ اس سے بچ نہیں سکتا۔ اے بنو امیہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جلد ہی تم (دنیا کی دولت کو) دوسرے کے ہاتھوں اور دشمن کے گھروں میں دیکھو گے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک خطبہ یہ ہے

اے لوگو! میں نے فتنہ و شر کی آنکھیں پھوڑ ڈالی ہیں اور جب اس کی تاریکیاں (موجوں کی طرح) تہ و بالا ہو رہی تھیں اور (دیوانے کتے کی طرح) اس کی دیوانگی زوروں پر تھی، تو میرے سوا کسی اور میں جرأت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف بڑھتا (اب موقع ہے جو چاہو مجھ سے پوچھ لو پیشتر اس کے کہ مجھے نہ پاؤ۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اس وقت سے لے کر قیامت کے درمیانی عرصے کی جو بات مجھ سے پوچھو گے میں بتاؤں گا اور کسی ایسے گروہ کے متعلق دریافت کرو گے کہ جس نے سو کو ہدایت کی ہو اور سو کو گمراہ کیا ہو تو میں اس کے للکارنے والے اور اسے آگے کھینچنے والے اور پیچھے سے دھکیلنے والے اور اس کی سواریوں کی منزل اور اس کے (ساز و سامان سے لدے ہوئے) پالانوں کے اترنے کی جگہ تک بتاؤں گا اور یہ کہ کون ان میں سے قتل کیا جائے گا اور کون (اپنی موت) مرے گا اور جب میں نہ رہوں گا، اور ناخوشگوار چیزیں اور سخت مشکلیں پیش آئیں گی (تو دیکھ لینا) کہ بہت سے پوچھنے والے (پریشانی سے) سر نیچے ڈال دیں گے اور بتانے والے عاجز اور درماندہ ہو جائیں گے۔ یہ اس وقت ہو گا کہ جب تم پر لڑائیاں زور سے ٹوٹ پڑیں گی اور اس کی سختیاں نمایاں ہو جائیں گی۔ اور دنیا تم پر اس طرح تنگ ہو جائے گی کہ مصیبتوں کے دنوں کو تم یہ سمجھنے لگو گے کہ وہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خداوند عالم تمہارے باقی ماندہ لوگوں کو فتح و کامرانی دے گا

مدائنی نے کتاب صفین میں تحریر کیا ہے کہ نہروان کے قصہ کے ختم ہو جانے کے بعد حضرت علی نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کچھ فتنوں کے متعلق ارشاد فرمایا اور کہا یہ اللہ کا حکم ہے۔ آنے والے وقت میں یہ بات ہو کر رہے گی

اے لونڈیوں میں سے بہترین لونڈی کے فرزند (قائم آل محمد) تم انتظار کرو گے تمہیں رب رحیم کی طرف سے نصرت قریب کی بشارت ہو۔ میرے ماں باپ ان تھوڑی تعداد والے افراد پر قربان ہوں جن کے نام دنیا میں لاعلمی کے پردے میں پڑے ہوں گے۔ اس وقت ان کے ظہور کا زمانہ قریب ہوگا۔ اے عجیب و غریب پوری طرح عجیب واقعہ جو ماہ جمادی (آخر) اور رجب کے درمیان وقوع پذیر ہوگا۔ پراگندہ افراد جمع ہو رہے ہوں گے۔ کھیتی کاٹی جا رہی ہوگی آوازیں آ رہی ہوں گی۔ پھر حضرت نے فرمایا قضا (و قدر کا) پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ بصرہ کے رہنے والے آدمی نے جو کوفہ کے رہنے والے آدمی کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہا (تم) گواہ رہو کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں کوفی نے کہا کہ خدا کی قسم حضرت علی منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ اس آدمی پر فالج گر پڑا۔ اسی رات مر گیا۔ اگر ہم آپ کی ان غیب کی سچی باتوں کو جن کی سچائی کو لوگوں نے چشم دید دیکھا تمام کی تمام شمار کر دیں تو بہت سے دفتر ہو جائیں گے۔ انتہی الشرح (ابن ابی الحدید)

حضرت سلام اللہ علیہ کے کلام کا ایک حصہ جس کے ذیل میں ترکوں کی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے

میں ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ جن کے چہرے ان ڈھالوں کی طرح ہیں کہ جن پر چمڑے کی تہیں منڈھی ہوئی ہوں۔ وہ ابریشم اور دیباج کے کپڑے پہنتے ہیں اور اصیل گھوڑوں کو عزیز رکھتے ہیں۔ وہاں کشت و خون کی گرم بازاری ہوگی۔ یہاں تک کہ زخمی کشتوں کے اوپر سے ہو کر گزریں گے اور بچ کر بھاگ نکلنے والے اسیر ہونے والوں سے کم ہوں گے"

اس موقع پر ایک شخص نے جو قبیلہ بنی کلب سے تھا عرض کیا کہ اے امیرالمومنین آپ کو تو علم غیب حاصل ہے جس پر آپ ہنسے اور فرمایا اے برادر کلبی یہ علم غیب نہیں بلکہ ایک صاحب علم (رسول) سے معلوم کی ہوئی باتیں ہیں، علم غیب تو قیامت کی گھڑی اور ان چیزوں کے جاننے کا نام ہے کہ جنہیں اللہ سبحانہ نے ان اللہ عندہ علم الساعة والی آیت میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ اللہ ہی جانتا ہے کہ شکموں میں کیا ہے؟ نر ہے یا مادہ، سخی ہے یا بخیل، بدبخت ہے یا خوش نصیب اور کون جہنم کا ایندھن ہوگا اور کون جنت میں نبیوں کا رفیق ہوگا۔ یہ وہ علم غیب ہے جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، رہا دوسری چیزوں کا علم تو وہ اللہ نے اپنے نبی کو دیا اور نبی نے مجھے بتایا اور میرے لئے دعا فرمائی کہ میرا سینہ انہیں محفوظ رکھے اور میری پسلیاں انہیں سمیٹے رہیں۔" اس خطبہ کی شرح (ابن ابی الحدید میں) ہے کہ تمہیں علم ہونا چاہیئے کہ اس غیب کی خبر کے متعلق جس کو حضرت نے ہمیں آگاہ کیا اس کو ہم نے اپنے زمانہ میں دیکھ لیا ہے اور لوگ اس خبر کو شروع اسلام سے سنتے تھے۔ حتیٰ کہ

قضا و قدر اس خبر کو ہمارے زمانے تک لے آئی۔ تاتاری وہ لوگ ہیں جنہوں نے مشرق اور شمال سے خروج کیا تھا حتیٰ کہ ان کے گھوڑے شام اور عراق کی سرزمین پر وارد ہو گئے تھے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک خطبہ یہ ہے

خدا کی قسم اگر میں چاہوں تمہارے ہر آدمی کو اس کے نکلنے کی جگہ اور اس کے داخل ہونے کی جگہ اور اس کی تمام حالات کے متعلق آگاہ کر دوں لیکن مجھے اس بات کا خوف لاحق ہے کہ تم میری وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ کفر کر جاؤ گے۔ تمہیں یقین ہونا چاہیئے میں اس بات کو ان خاص لوگوں کے سپرد کر دوں گا جو اس بات کا آنحضرت پر ایمان لا چکے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آنحضرت کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ اور مخلوق سے اس کو چھانٹ لیا، آپ نے سچ فرمایا، آپ نے ان تمام باتوں سے مجھے آگاہ کیا تھا، ہلاک ہونے والے کی ہلاکت کی جگہ . . . . نجات پانے والے کی نجات کی جگہ سے (مجھے آگاہ کیا تھا) اور اس امر (خلافت) کے انجام کار کے متعلق (مجھے آگاہ کیا تھا) جو چیز بھی میرے ساتھ پیش آئی تھی میں نے اس کو اپنے کان سے سن لیا تھا۔ اے لوگو! خدا کی قسم میں نے کسی ایسی طاعت کے لئے تمہیں برانگیختہ نہیں کیا۔ میں نے تم سے پہلے (اس کے بجا لانے میں) تم سے پہل کی ہے اور کسی ایسے گناہ سے تمہیں منع نہیں کیا۔ مگر میں تم سے پہلے اس سے باز آگیا ہوں۔"

حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک کلام یہ ہے

حضرت سلام اللہ علیہ کا کلام ہے۔ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تم کہتے ہو کہ علی جھوٹ بولتے ہیں۔ خدا تمہیں قتل کرے۔ میں کس پر جھوٹ بولتا ہوں، کیا اللہ پر جھوٹ بولتا ہوں؟ حالانکہ میں پہلا شخص ہوں جو اس پر ایمان لایا یا میں اس کے نبی پر جھوٹ بولتا ہوں۔ حالانکہ میں پہلا شخص ہوں جس نے اس کی تصدیق کی۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ خدا کی قسم یہ ایسی گفتگو [illegible] کے بیان کے وقت (تم اس سے غائب تھے۔ اور تم اس بات کے اہل نہیں تھے اور کچھ عرصے کے بعد اس خبر کی حقیقت کو جان لو گے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کا خطبہ

حضرت سلام اللہ علیہ کا خطبہ ہے۔ پیغمبر کے وہ اصحاب جو احکام شریعت کے امین ٹھہرائے گئے تھے اس بات سے اچھی طرح آگاہ ہیں کہ میں نے کبھی ایک آن کے لئے بھی اللہ اور اس کے رسول کے احکام سے

سرتابی نہیں کی۔ اور میں نے اس جوانمردی کے بل بوتے پر کہ جس سے اللہ نے مجھے سرفراز کیا ہے پیغمبر کی دل و جان سے مدد ان موقعوں پر کی کہ جن موقعوں سے بہادر جی چرا کر بھاگ کھڑے ہوتے تھے۔ (آگے بڑھنے کے بجائے) پیچھے ہٹ جاتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی تو ان کا سر (اقدس) میرے سینے پر تھا۔ اور جب میرے ہاتھوں میں ان کی روح طیب نے مفارقت کی تو میں نے (تبرکاً) اپنے ہاتھ منہ پر پھیر لئے میں نے آپ کے غسل کا فریضہ انجام دیا۔ اس عالم کے ملائکہ میرا ہاتھ بٹا رہے تھے۔ (آپ کی وحدت سے) گھر اور اس کے اطراف وجوانب نالہ و فریاد سے گونج رہے تھے (فرشتوں کا تانتا بندھا ہوا تھا) ایک گروہ اترتا تھا اور ایک گروہ چڑھتا تھا، وہ حضرت پر نماز پڑھتے تھے اور ان کی دھیمی آوازیں برابر میرے کانوں میں آرہی تھیں یہاں تک کہ ہم نے انہیں قبر میں چھپا دیا تو اب ان کی زندگی میں اور موت کے بعد مجھ سے زائد ان کا کون حقدار ہو سکتا ہے؟ (جب میرا حق تمہیں معلوم ہو چکا) تو تم بصیرت کے جلو میں دشمن سے جہاد کرنے کے لئے صدق نیت سے بڑھو اس ذات کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ بلاشبہ میں جادۂ حق پر ہوں۔ اور وہ (اہل شام) باطل کی ایسی گھاٹی پر ہیں جہاں سے پھسلے کہ پھسلے۔ میں کہہ رہا ہوں وہ تم سن رہے ہو۔ میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے آمرزش کا طلبگار ہوں۔"

حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک خطبہ یہ ہے

خداوند عالم کے ارشادات سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کے موعظوں سے نصیحت حاصل کرو۔ اور اس کی نصیحتوں کو مانو کیونکہ اس نے واضح دلیلوں سے تمہارے لئے کسی عذر کی گنجائش نہیں رکھی۔ اور تم پر پوری طرح (حجت) کو تمام کر دیا ہے اور اپنے پسندیدہ اور ناپسندیدہ اعمال تم سے بیان کر دیئے ہیں تاکہ اچھے اعمال بجا لاؤ۔ اور برے کاموں سے بچو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے کہ جنت ناگواریوں میں گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشوں میں گھرا ہوا ہے) یاد رکھو کہ اللہ کی ہر اطاعت ناگوار صورت میں اور اس کی معصیت ایک خواہش بن کر سامنے آتی ہے، خدا اس شخص پر رحمت کرے جس نے خواہشوں سے دوری اختیار کی اور اپنے نفس کے ہوا و ہوس کو جڑ بنیاد سے اکھیڑ دیا۔ تمہارے لئے ایک منزل منتہا ہے۔ اپنے کو وہاں تک پہنچاؤ، تمہارے لئے ایک نشان ہے اس سے ہدایت حاصل کرو اسلام کی ایک حد ہے تم اس حد انتہا تک پہنچا۔ اللہ نے جن حقوق کی ادائیگی کو تم پر فرض کیا ہے اور جن فرائض کو تم سے بیان کیا ہے انہیں ادا کر کے اس سے عہدہ برآ ہو جاؤ۔ میں تمہارے اعمال کا گواہ اور قیامت کے دن تمہاری طرف سے حجت پیش کرنے والا ہوں گا۔

دیکھو جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اور جو فیصلہ خداوندی تھا وہ سامنے آگیا۔ میں الٰہی وعدہ و برہان کی رو سے کلام کرتا ہوں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ اور پھر وہ اس (عقیدہ) پر جمے رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں اور (یہ کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کھاؤ اور غمگین نہ ہو۔ تمہیں اس جنت کی بشارت ہو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اب تمہارا قول تو یہ ہے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے تو اب اس کی کتاب اور اس کی شریعت کی راہ اور اس کی عبادت کے نیک طریقے پر جمے رہو اور پھر اس سے نکل نہ بھاگو اور نہ اس میں بدعتیں پیدا کرو۔ اور نہ اس کے خلاف چلو۔ اس لئے کہ اس راہ سے نکل بھاگنے والے قیامت کے دن اللہ (کی رحمت) سے جدا ہونے والے ہیں۔ دیکھو! ظلم تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ ظلم جو بخشا نہیں جائیگا اور دوسرا وہ ظلم جس کا (مواخذہ) چھوڑا نہیں جائے گا۔ تیسرا وہ جو بخش دیا جائے گا۔ لہذا اس کی بازپرس نہیں ہوگی۔ اور وہ ظلم جو بخشا نہیں جائے گا۔ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ خدا اس (گناہ) کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور وہ ظلم جو بخش دیا جائے گا وہ ہے جو بندہ چھوٹے چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہو کر اپنے نفس پر کرتا ہے اور وہ ظلم جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم زیادتی کرنا ہے جس کا آخرت میں سخت بدلا لیا جائے گا۔ وہ کوئی چھریوں سے کچوکے دینا اور کوڑوں سے مارنا نہیں۔ بلکہ ایسا سخت عذاب ہے جس کے مقابلہ میں یہ چیزیں بہت کم ہیں۔ دین خدا میں رنگ بدلنے سے بچو کیونکہ تمہارا حق پر ایکا کر لینا جسے تم ناپسند کرتے ہو باطل راستوں پر جا کر بٹ جانے سے جو تمہارا محبوب مشغلہ ہے بہتر ہے بے شک اللہ سبحانہ نے اگلوں اور پچھلوں میں سے کسی کو متفرق اور پراگندہ ہو جانے سے بھلائی نہیں دی۔ اے لوگو! لائق مبارکباد وہ شخص ہے جسے اپنے عیوب دوسرے کی عیب گیری سے باز رکھیں اور قابل مبارکباد وہ شخص ہے جو اپنے گھر (کے گوشہ) میں بیٹھ جائے اور جو کھانا میسر آجائے کھا لے اور اپنے اللہ کی عبادت میں لگا رہے اور اپنے گناہوں پر آنسو بہائے۔ اس طرح وہ بس اپنی ذات کی فکر میں رہے اور دوسرے لوگ اس سے آرام میں رہیں۔

وصیّت نامہ

صفین سے پلٹتے ہوئے جب مقام حاضرین میں منزل کی تو امام حسن علیہ السلام کے لئے یہ وصیت نامہ تحریر فرمایا یہ وصیت ہے اس باپ کی جو فنا ہونے والا ہے۔ امابعد جب میں دوسروں کے فکر و اندیشہ کو چھوڑ کر اپنی ہی دھن میں کھویا ہوا تھا میرا معاملہ کھل کر میرے سامنے آگیا اور مجھے واقعی حقیقت اور بے لاگ صداقت تک پہنچا دیا۔ میں نے دیکھا کہ تم میرا ہی ایک ٹکڑا ہو بلکہ جو میں ہوں وہی تم ہو۔ یہاں تک کہ اگر تم پر کوئی آفت آئے تو گویا مجھ پر آتی ہے۔ اس سے مجھے تمہارا اتنا ہی خیال ہوا جتنا اپنا ہو سکتا ہے۔ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ

ے ڈرتے رہنا اس کے احکام کی پابندی کرتا اور اس کے ذکر سے قلب کو آباد رکھنا اور اس کی رسی کو مضبوطی
سے تھامے رہنا۔ تمہارے اور اللہ کے درمیان جو رشتہ ہے اس سے زیادہ مضبوط رشتہ ہو بھی کیا سکتا ہے۔
شرطیکہ مضبوطی سے اسے تھامے رہو، وعظ و پند سے دل کو زندہ رکھنا اور زہد سے اس کی خواہشوں کو مردہ۔ یقین
سے اسے سہارا دینا اور حکمت سے اسے پر نور بنانا موت کی یاد سے اسے قابو میں کرنا، فنا کے اقرار پر اسے
ٹھہرانا دنیا کے حادثے اس کے سامنے لانا گردش روزگار سے اسے ڈرانا۔ تمہارے پہلے والے لوگوں پر جو
بیتی ہے اسے یاد دلانا۔ لہٰذا اپنی اصل منزل کا انتظام کرو اور اپنی آخرت کا دنیا سے سودا نہ کرو، جو
چیز جانتے نہیں ہو اس کے متعلق بات نہ کرو، جس راہ میں بھٹک جانے کا اندیشہ ہو اس راہ پر قدم نہ
بڑھاؤ۔ نیکی کی تلقین کرو تاکہ خود بھی اہل خیر میں محسوب ہو، ہاتھ اور زبان کے ذریعے برائی کو روکتے رہو جہاں
تک ہو سکے بروں سے الگ رہو۔ خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرو۔ اور اس کے بارے میں کسی ملامت
کرنے والے کی ملامت کا اثر نہ لو۔ دین میں سوجھ بوجھ پیدا کرو، سختیوں کو جھیل جانے کے خوگر بنو۔ حق کی راہ
میں صبر بہترین سیرت ہے، ہر معاملہ میں اپنے کو اللہ کے حوالے کردو، کیونکہ ایسا کرنے سے تم اپنے کو ایک مضبوط
پناہ گاہ اور قوی محافظ کے سپرد کر دو گے۔ صرف اپنے پروردگار سے سوال کرو۔ کیونکہ دینا اور نہ دینا اسی کے اختیار
میں ہے۔ اپنے اللہ سے بھلائی کے طالب ہو۔ میری وصیت کو سمجھو۔ اچھی بات وہی ہے جو فائدہ دے
اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جو فائدہ نہ دے اور جس علم کا سیکھنا سزاوار نہ ہو اس سے کوئی فائدہ بھی اٹھایا نہیں
جا سکتا۔ اے فرزند جب میں نے دیکھا کہ کافی عمر تک پہنچ چکا ہوں اور کیونکہ کمسن کا دل اس خالی زمین کے
مانند ہوتا ہے جس میں جو بیج ڈالا جاتا ہے اسے قبول کر لیتی ہے۔ لہٰذا قبل اس کے کہ تمہارا دل سخت ہو جائے
اور تمہارا ذہن دوسری باتوں میں لگ جائے میں تمہیں تعلیم دینے کے لئے قدم اٹھایا تاکہ تم عقل سلیم کے ذریعہ ان
چیزوں کے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ جن کی آزمائش اور تجربہ کی زحمت سے تجربہ کاروں نے تمہیں بچا
لیا ہے۔ اس طرح تم تلاش کی زحمت سے مستغنی اور تجربہ کی کلفتوں سے آسودہ ہو جاؤ گے۔ اور تجربہ اور علم کی وہ
باتیں رہے تعب و مشقت، تم تک پہنچ رہی ہیں کہ جن پر ہم مطلع ہوتے اور پھر وہ چیزیں بھی اجاگر ہو کر تمہارے
سامنے آ رہی ہیں کہ جن میں سے کچھ ممکن ہے ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئی ہوں۔ اے فرزند اگرچہ میں نے اتنی عمر
نہیں پائی جتنی اگلے لوگوں کی ہوا کرتی تھی۔ پھر بھی میں نے ان کارگزاریوں کو دیکھا۔ ان کے حالات و واقعات میں
غور کیا اور ان کے چھوڑے ہوئے نشانات میں سیر و سیاحت کی۔ یہاں تک کہ گویا میں بھی انہی میں کا ایک ہو
چکا ہوں۔ بلکہ ان سب کے حالات و معلومات جو مجھ تک پہنچ گئے ہیں۔ ان کی وجہ سے ایسا ہے کہ گویا میں نے
ان کے اول سے لے کر آخر تک کے ساتھ زندگی گزاری ہے۔ میں نے صاف کو گندے اور نفع کو نقصان

سے الگ کر کے پہچان لیا ہے اور سب کا نچوڑ تمہارے لئے مخصوص کر رہا ہوں۔ اور میں نے خوبیوں کو چن چن کر
تمہارے لئے سمیٹ لیا ہے۔ اور بے معنی چیزوں کو تم سے جدا رکھا ہے اور چونکہ مجھے تمہاری ہر بات کا اتنا
خیال ہے جتنا ایک شفیق باپ کو ہونا چاہیئے اور تمہاری نیت کھری اور نفس پاکیزہ ہے اور میں نے چاہا
تھا کہ پہلے کتاب خدا احکام شرع اور حلال و حرام کی تعلیم دوں اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں کا رخ
نہ کروں۔ لیکن یہ اندیشہ پیدا ہوا کہیں وہ چیزیں جن میں لوگوں کے عقائد اور مذہبی خیالات میں اختلاف
ہے۔ تم پر اسی طرح مشتبہ نہ ہو جائیں۔ جیسے ان پر مشتبہ ہو گئی ہیں۔ باوجودیکہ ان غلط سلط عقائد کا تذکرہ
تم سے مجھے ناپسند تھا۔ مگر اس پہلو کو مضبوط کر دینا تمہارے لئے مجھے بہتر معلوم ہوا۔ اس سے کہ تمہیں ایسی
صورت حال کے سپرد کر دوں، جس میں مجھے تمہارے ہلاکت و تباہی کا خطرہ ہے اور میں امید کرتا ہوں
کہ اللہ تمہیں ہدایت کی توفیق دے گا اور صحیح راستے کی راہنمائی کرے گا۔ بیٹا یاد رکھو کہ میری اس وصیت سے
جن چیزوں کی تمہیں پابندی کرنا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ میری نظر میں جس چیز کی اہمیت ہے وہ اللہ
کا تقویٰ ہے اور یہ کہ جو فرائض اللہ کی طرف سے تم پر عائد ہیں۔ ان پر اکتفا کرو، جس راہ پر تمہارے
آباؤ اجداد اور تمہارے گھرانے کے افراد چلتے رہے ہیں۔ اسی پر چلتے رہو۔

اے فرزند! میری وصیت کو سمجھو اور یقین رکھو کہ جس کے ہاتھ میں موت ہے اسی کے ہاتھ
میں زندگی بھی ہے اور جو پیدا کرنے والا ہے وہی مارنے والا بھی ہے اور جو پیدا کرنے والا ہے، وہی
دوبارہ پلٹانے والا بھی ہے اور جو بیمار ڈالنے والا ہے وہ ہی صحت عطا کرنے والا ہے اور بہر حال
دنیا کا نظام وہی رہے گا جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ نعمتوں کا دینا ابتلاء و آزمائش میں
ڈالنا اور آخرت میں جزا دینا یا وہ کہ جو اس کی مشیت میں گزر چکا ہے اور تم اسے نہیں جانتے۔ پھر اسے
بیان لیتے ہو۔ اے فرزند تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی ایک نے بھی اللہ سبحانہ کی تعلیمات کو ایسا پیش نہیں
کیا، جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے، لہٰذا ان کو لطیب خاطر اپنا پیشوا اور نجات کا رہبر مانو، اے
فرزند اپنے اور دوسرے کے درمیان ہر معاملہ میں اپنی ذات کو میزان قرار دو جو اپنے لئے پسند کرتے
ہو۔ وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔ روزی کمانے میں دوڑ دھوپ کرو۔ اور دوسروں کے خزانچی نہ بنو
یقین رکھو کہ جس کے قبضہ قدرت میں آسمان و زمین کے خزانے ہیں اس نے تمہیں سوال کرنے کی اجازت
دے رکھی ہے اور قبول کرنے کا ذمہ لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ تم مانگو تاکہ وہ تمہیں دے۔ رحم کی درخواست
کرو تاکہ وہ رحم کرے۔ اس نے اپنے اور تمہارے درمیان دربان کھڑے نہیں کئے جو تمہیں روکتے ہوں۔ اور

اسکتے ہوں تو اس نے تمہارے لئے توبہ کی گنجائش ختم نہیں کی ہے اور نہ اپنی رحمت سے مایوس کرتا ہے بلکہ
نے گناہ سے کنارہ کشی کو بھی ایک نیکی قرار دیا ہے اور برائی ایک ہو تو اسے ایک اور نیکی ایک ہو تو اسے
کے برابر ٹھہرایا ہے۔ اس نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ جب بھی اسے پکارو وہ تمہاری سنتا ہے
جب بھی رازو نیاز کرتے ہوئے اس سے کچھ کہو وہ جان لیتا ہے، اسی سے اپنے دکھ درد کا رونا روتے
اور مصیبتوں سے نکالنے کی التجا کرتے ہو اور اپنے کاموں میں مدد مانگتے ہو اور اس کی رحمت کے خزانوں
وہ چیزیں طلب کرتے ہو جن کے دینے پر اور کوئی قدرت نہیں رکھتا جیسے عمروں میں درازی، جسمانی
ت و توانائی اور رزق میں وسعت۔ اس طرح تم جب چاہو دعا کے ذریعے اس کی نعمت کے دروازوں
کھلوالو، اس کی رحمت کے جھالوں کو برسالو، ہاں بعض اوقات قبولیت میں دیر ہو تو اس سے ناامید نہ ہو
نے کہ عطیہ نیت کے مطابق ہوتا ہے، اکثر قبولیت میں اس لئے دیر ہو جاتی ہے کہ سائل کے اجر میں اور
فہ ہو اور امیدوار کو عطیے اور زیادہ ملیں اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ تم ایک چیز مانگتے ہو اور وہ حاصل
ہوتی۔ مگر دنیا یا آخرت میں اس سے بہتر چیز تمہیں مل جاتی ہے یا تمہارے کسی بہتر مفاد کے پیش نظر
اس سے محروم کر دیا جاتا ہے اس لئے کہ تم کبھی ایسی چیزیں بھی طلب کر لیتے ہو کہ اگر تمہیں دے دی
تو تمہارا دین تباہ ہو جاتے۔ لہٰذا تمہیں بس وہ چیز طلب کرنا چاہیئے جس کا جمال پائیدار ہو اور جس کا
تمہارے سر نہ پڑنے والا ہو۔ رہا دنیا کا مال تو نہ یہ تمہارے لئے رہے گا اور نہ تم اس کے لئے رہو گے۔

یاد رکھو! اے فرزند! کہ تم آخرت کے لئے پیدا ہوئے ہو نہ کہ دنیا کے لئے۔ لہٰذا طلب میں نرم رفتاری
کسب معاش میں میانہ روی سے کام لو۔ کیونکہ اکثر طلب کا نتیجہ مال گنوانا ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ رزق کی
ش میں لگا رہنے والا کامیاب ہی ہو اور کدوکاوش میں اعتدال سے کام لینے والا محروم ہی رہے اور ہر ذلت
اپنے نفس کو بلند تر سمجھو۔ اگرچہ وہ تمہاری من مانی چیزوں تک تمہیں پہنچا دے۔ دوسروں کے غلام نہ بن
جبکہ اللہ نے تمہیں آزاد بنایا ہے۔ اگر ہو سکے تو یہ کرو کہ اپنے اور اللہ کے درمیان کسی ولی نعمت کو واسطہ
بننے دو۔ کیونکہ تم اپنا حصہ اور اپنی قسمت پا کر رہو گے اور وہ تھوڑا جو اللہ سے بے منت خلق کے ملے
بہت سے کہیں بہتر ہے جو مخلوق کے ہاتھوں سے ملے۔ اگرچہ حقیقۃً جو ملتا ہے اللہ ہی کی طرف سے
ہے اور برتن میں جو ہے اس کی حفاظت یونہی ہو گی کہ منہ بند رکھو اور جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس کو محفوظ
نا۔ دوسروں کے آگے دست طلب بڑھانے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ نیکوں سے میل جول رکھو گے تو تم
نیک ہو جاؤ گے۔ بروں سے بچے رہو گے۔ تو ان (کے اثرات) سے محفوظ رہو گے۔ اپنے دوست کے دشمن
[illegible]

اسے اچھی لگیں یا بری غصے کے کڑوے گھونٹ پی جاؤ۔ کیونکہ میں نے نتیجہ کے لحاظ سے اس سے زیادہ خوش مزہ و
شیریں گھونٹ نہیں پائے، دشمن پر لطف و کرم کے ذریعے سے راہ چارہ و تدبیر مسدود کرو، کیونکہ دو قسم کی کامیابیوں
میں یہ زیادہ مزے کی کامیابی ہے۔ جو تم سے حسن ظن رکھے۔ اس کے حسن ظن کو سچا ثابت کرو۔ اپنے کسی بھائی
کی حق تلفی نہ کرو۔

اے فرزند! یقین رکھو! رزق دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس کی تم جستجو کرتے ہو اور ایک وہ جو
تمہاری جستجو میں لگا ہوا ہے۔ اگر تم اس کی طرف نہ جاؤ گے تو بھی وہ تم تک آکر رہے گا۔ اس چیز پر رنج و
افسوس کرو کہ جو تمہیں نہیں ملی۔ موجودہ حالات سے بعد کے آنے والے حالات کا قیاس کرو۔ لوٹ پڑنے والے
غم واندوہ کو صبر کی پختگی اور حسن یقین سے دور کرو۔ بہت سے بیگانے قریبیوں سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے
ہیں اور بہت سے قریبی بیگانوں سے بھی زیادہ بے تعلق ہوتے ہیں۔ پردیسی وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہوا
جو حق سے تجاوز کر جاتا ہے۔ اس کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے جو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھتا۔ اس
کی منزلت برقرار رہتی ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں سب سے زیادہ مضبوط وسیلہ وہ ہے جو تمہارے اور اللہ
کے درمیان ہے جو تمہاری پرواہ نہیں کرتا وہ تمہارا دشمن ہے۔ جاہل سے علاقہ توڑنا عقلمند سے رشتہ
جوڑنے کے برابر ہے۔ جو دنیا پر اعتماد کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔ دنیا اسے دغا دے جاتی ہے اور جو اسے
عظمت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے وہ اسے پست و ذلیل کرتی ہے۔ جب حکومت بدلتی ہے تو زمانہ
بدل جاتا ہے۔ راستے سے پہلے شریک سفر اور گھر سے پہلے ہمسائے کے متعلق پوچھ گچھ کر لو۔ خبردار اپنی
گفتگو میں ہنسانے والی باتیں نہ لاؤ۔ اگرچہ وہ نقل قول کی حیثیت سے ہوں، عورتوں سے مشورہ نہ لو، عورت
کو اس کے ذاتی امور کے علاوہ دوسرے اختیارات نہ سونپو۔ کیونکہ عورت ایک پھول ہے وہ کارفرما اور حکمران
نہیں ہے۔ بے محل شبہ و بدگمانی کا اظہار نہ کرو۔ کہ اس سے نیک چلن اور پاکباز عورت بھی بے راہی اور بدکرداری
کی راہ دیکھ لیتی ہے اپنے قوم قبیلے کا اکرام و احترام کرو کیونکہ وہ تمہارے ایسے پر و بال ہیں کہ جن سے تم پرواز
کرتے ہو [illegible] تمہارے وہ دست و بازو ہیں جن سے حملہ کرتے ہو
میں تمہارے دین اور تمہاری دنیا کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور اس سے حال و مستقبل اور دنیا و آخرت میں
تمہارے لئے بھلائی کے فیصلہ کا خواستگار ہوں۔ انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ۔

حضرت سلام اللہ علیہ نے جنگ صفین کے موقع پر اس وقت فرمایا جب امام حسین یا امام حسن سلام اللہ علیہما کو
جنگ کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ اس جوان کو میری طرف سے روک لو کہیں (اس کی موت) مجھے
[illegible] جدا نہ کر دے۔ کیونکہ میں ان دونوں نوجوانوں حسنین علیہ (سلام) کو موت کے منہ میں دینے سے بخل کرتا

ں کہ کہیں ان کے (مرنے سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی نسل قطع نہ ہو جائے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کا خطبہ ہے۔ نوف بکالی سے روایت ہے کہ امیر المومنین سلام اللہ علیہ نے ہمیں کوفہ
خطبہ دیا اور آپ ایک پتھر پر کھڑے ہوتے تھے جس کو جعدہ بن ہبیرہ مخزومی نے حضرت کی خاطر نصب کیا تھا
رفت آپ کے جسم مبارک پر ایک اونی جُبّہ تھا۔ آپ کی تلوار کا پرتلہ لیف خرما کا تھا اور پیروں میں جو تے
ں کھجور کے پتوں کے اور (سجدوں کی وجہ سے) پیشانی یوں معلوم ہوتی تھی جیسے اونٹ کے گھٹنے پر کا گھٹا (اپنے
باب کے اوصاف میں فرمایا) وہ حکمت کی سپر پہنے ہوگا اور اس کو اس کے تمام شرائط و آداب کے ساتھ حاصل
ا ہوگا (جو یہ ہیں کہ) ہمہ تن اس کی طرف توجہ ہو اور اس کی اچھی طرح شناخت ہو اور دل (علائق دنیا سے)
لی ہو۔ چنانچہ وہ اس کے نزدیک اسی کی گمشدہ چیز اور اسی کی حاجت و آرزو ہے کہ جس کا وہ طلبگار و
ستگار ہے۔ وہ اس وقت (نظروں سے اوجھل ہو کر) غریب و مسافر ہوگا کہ جب اسلام عالم غربت میں اور
اس اونٹ کے ہوگا جو تھکن سے اپنی دم زمین پر ملتا ہو اور گردن کا اگلا حصہ زمین پہ ڈالے ہوئے ہو
اللہ کی باقی ماندہ حجتوں کا بقیہ اور انبیا کے جانشینوں میں سے ایک وارث و جانشین ہے۔ اس کے
حضرت نے فرمایا (اے لوگو!) میں نے تمہیں اس طرح نصیحتیں کی ہیں جس طرح انبیاء اپنی اُمتوں کو کرتے
آئے ہیں۔ اور ان چیزوں کو تم تک پہنچایا ہے جو اوصیا و بعد والوں تک پہنچایا کئے ہیں۔ میں نے تمہیں
ے تازیانہ سے ادب سکھانا چاہا۔ مگر تم سیدھے نہ ہوئے اور زجر و توبیخ سے تمہیں ہنکایا۔ لیکن تم یکجا نہ ہوئے
تمہیں سمجھے کیا میرے علاوہ کسی اور امام کے امیدوار ہو جو تمہیں سیدھی راہ پر چلائے اور صحیح راستہ دکھائے
د! دنیا کی رخ کرنے والی چیزوں نے جو رخ کئے ہوئے تھیں، پیٹھ پھرالی اور جو پیٹھ پھرائے ہوئے
ں انہوں نے رخ کر لیا۔ اللہ کے نیک بندوں نے (دنیا سے) کوچ کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اور فنا ہونے والی تھوڑی
دنیا ہاتھ سے دے کر ہمیشہ رہنے والی بہت سی آخرت مول لے لی۔ بھلا ہمارے ان بھائی بندوں کو کہ جن
خون صفین میں بہائے گئے۔ اس سے کیا نقصان پہنچا کہ وہ اب زندہ موجود نہیں ہیں (یہی نہ کہ اگر ہوتے) تو
گھونٹوں کو گوارا کرتے اور گندلا پانی پیتے۔ خدا کی قسم! وہ خدا کے حضور میں پہنچ گئے۔ اس نے ان کو پورا پورا اجر دیا
رت و ہراس کے بعد انہیں امن و چین والے گھر میں اتارا۔ کہاں ہیں؟ وہ میرے بھائی کہ جو سیدھی راہ پر
رہے اور حق پر گزر گئے! کہاں ہیں عمار! اور کہاں ہیں ابن تیہان اور کہاں ہیں ذوالشہادتین اور کہاں ہیں
سے ایسے اور دوسرے بھائی۔

اس کے بعد حضرت نے بلند آواز سے پکار کر کہا جہاد! جہاد! اے بندگانِ خدا دیکھو! میں آج ہی لشکر کو

دس ہزار کی سپاہ پر حسین (علیہ السلام) کو اور دس ہزار کی فوج پر قیس بن سعد (رحمہ اللہ) کو اور دس ہزار کے لشکر پر ابو ایوب انصاری
(رضی اللہ عنہ) کو امیر بنایا اور دوسرے لوگوں کو مختلف تعداد کی فوجوں پر سالار مقرر کیا اور آپ صفین کی طرف پلٹ کر جانے
کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن ایک ہفتہ بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ ملعون ابن ملجم (لعنہ اللہ) نے (آپ کے سر اقدس پر) ضرب
لگائی جس سے یہ تمام لشکر پلٹ گئے۔ اور ہماری حالت ان بھیڑ بکریوں کے مانند ہو گئی جو اپنے چرواہے کو کھو چکی
ہوں اور بھیڑیئے ہر طرف سے انہیں اُچک کر لے جا رہے ہوں۔

حضرت کی وصیّت

جب آپ کو ابن ملجم لعنہ اللہ ضربت لگا چکا تھا۔ آپ نے حسن اور حسین علیہما السلام سے فرمایا۔ میں تم دونوں کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ دنیا کے خواہشمند نہ ہونا۔ اگرچہ وہ تمہارے پیچھے لگے اور دنیا کی کسی ایسی چیز پر نہ کڑھنا جو تم سے روک لی جائے۔ جو کہنا حق کے لئے کہنا اور جو کرنا ثواب کے لئے کرنا۔ ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار بنے رہنا۔ میں تم کو اپنی تمام اولاد کو اپنے کنبہ کو اور جن جن تک میرا یہ نوشتہ پہنچے۔ سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اپنے معاملات درست اور آپس کے تعلقات سلجھاتے رکھنا کیونکہ میں نے تمہارے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے سُنا ہے کہ آپس کی کشیدگی کو مٹانا عام نماز روزے سے افضل ہے (دیکھو) یتیموں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ ان کے کام و دہن کے لئے فاقہ کی نوبت نہ آئے۔ اور تمہاری موجودگی میں وہ تباہ و برباد نہ ہو جائیں۔ اپنے ہمسایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ ان کے بارے میں تمہارے پیغمبر نے برابر ہدایت کی ہے اور آپ اس حد تک ان کے لئے سفارش فرماتے رہے کہ ہم لوگوں کو یہ گمان ہونے لگا کہ آپ انہیں بھی ورثہ دلائیں گے۔ قرآن کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ دوسرے اس پر عمل کرنے میں تم سے سبقت لے جائیں۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ وہ تمہارے دین کا ستون ہے۔ اپنے پروردگار کے گھر کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اُسے جیتے جی خالی نہ چھوڑنا۔ کیونکہ یہ خالی چھوڑ دیا گیا تو پھر (عذاب سے) مہلت نہ پاؤ گے۔ جان مال اور زبان سے راہ خدا میں جہاد کرنے کے بارے میں اللہ کو نہ بھولنا اور تم کو لازم ہے کہ آپس میں میل ملاپ رکھنا اور ایک دوسرے کی اعانت کرنا اور خبردار ایک دوسرے کی طرف سے پیٹھ پھیرنے اور تعلقات توڑنے سے پرہیز کرنا۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے سے کبھی ہاتھ نہ اٹھانا۔ ورنہ بدکردار تم پر مسلط ہو جائیں گے پھر دعائیں مانگو گے تو قبول نہ ہوں گی (پھر ارشاد فرمایا) اے عبدالمطلب کے بیٹو! ایسا نہ ہونے پائے کہ تم امیر المومنین قتل ہو گئے، امیر المومنین قتل ہو گئے کے نعرے لگاتے ہوئے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنا شروع کر دو۔

اس ایک ضرب کے بدلے میں ایک ہی ضرب لگانا۔ اور اس شخص کے ہاتھ پیر نہ کاٹنا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ خبردار! کسی کے بھی ہاتھ پیر نہ کاٹو۔ اگرچہ وہ کاٹنے والا کتا ہی ہو اور گزری ہوتی دنیا سے باقی دنیا کے بارے میں عبرت حاصل کرو۔ کیونکہ اس کا ہر دور دوسرے دور سے ملتا جلتا ہے۔ اور اس کا آخر بھی اپنے اوّل سے جا ملنے والا ہے۔ موت اور موت کے بعد کی منزل کو بہت زیادہ یاد کرو۔ موت کے طلبگار نہ بنو۔ مگر قابل اطمینان شرائط کے ساتھ۔ بڑے بڑے شہروں میں رہائش رکھو۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے اجتماعی مرکز ہوتے ہیں غفلت اور بے وفائی کی جگہوں اور اُن مقامات سے کہ جہاں اللہ کی اطاعت میں مددگاروں کی کمی ہو پرہیز کرو۔ اور صرف مطلب کی باتوں میں اپنی فکر پیمائی کو محدود رکھو۔ اور بازاری اڈوں میں اُٹھنے بیٹھنے سے الگ رہو۔ کیونکہ یہ شیطان کی بیٹھکیں اور فتنوں کی آماجگاہیں ہوتی ہیں۔ اللہ کی اطاعت دوسری چیزوں پر مقدم ہے اپنے نفس کو بہانہ کر کے عبادت کی راہ پر لاؤ۔ اور اُس کے ساتھ نرم رویہ رکھو۔ دباؤ سے کام نہ لو۔ جب وہ دوسری فکروں سے فارغ البال اور چونچال ہو۔ اُس وقت اُس سے عبادت کا کام لو۔ مگر جو واجب عبادتیں ہیں۔ ان کی بات دوسری ہے۔ انہیں بہر حال ادا کرنا ہے۔ فاسقوں کی صحبت سے بچے رہنا۔ کیونکہ برائی برائی کی طرف بڑھا کرتی ہے۔ اور اللہ کی عظمت و توقیر کا خیال رکھو اور اس کے دوستوں سے دوستی کرو۔ اور غصے سے ڈرو کیونکہ یہ شیطان کے لشکروں میں سے ایک بڑا لشکر ہے۔

اور جو لوگ تم سے پست حیثیت کے ہیں۔ انہی کو زیادہ دیکھا کرو۔ کیونکہ یہ تمہارے لئے شکر کا راستہ ہے۔ جمعہ کے دن نماز میں حاضر ہوتے بغیر سفر نہ کرنا۔ مگر یہ کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لئے جانا ہو یا کوئی معذوری درپیش ہو اور تمام بڑے کاموں میں اللہ کی اطاعت کرو۔

معاویہ کے نام خط

مجھے اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ کرنا ہے کہ مہاجرین و انصار کا ایک گروہ خدا کی راہ میں شہید ہوا۔ اور سب کے لئے فضیلت کا ایک درجہ ہے۔ مگر جب ہم میں کے شہید نے جام شہادت پیا تو اسے سید الشہداء کہا گیا۔ اور پیغمبر نے صرف اسے یہ خصوصیت بخشی کہ اس کی نماز جنازہ میں ستر تکبیریں کہیں۔ اور کیا نہیں دیکھتے کہ بہت لوگوں کے ہاتھ خدا کی راہ میں کاٹے گئے اور ہر ایک کے لئے ایک حد تک فضیلت حاصل ہے مگر جب ہمارے آدمی کے لئے یہی ہوا۔ جو اوروں کے ساتھ ہو چکا تھا۔ تو اسے الطیار فی الجنۃ (جنت میں پرواز کرنے والا) اور ذوالجناحین (دو پروں والا) کہا گیا۔ اگر خداوند عالم نے خود ستائی سے روکا نہ ہوتا تو بیان کرنے والا اپنے بھی وہ فضائل بیان کرتا کہ دوستوں کے اجن کا اعتراف کرتے [illegible]

جن کا تیر نشانوں سے خطا کرنے والا ہے۔ ہم وہ ہیں جو براہ راست اللہ سے نعمتیں لے کر پروان چڑھے ہیں اور دوسرے ہمارے احسان پر وردہ ہیں (اے معاویہ تم ہماری برابری کیونکر کر سکتے ہو) جبکہ ہم میں نبی اور تم میں جھٹلانے والا ہم میں اسد اللہ، تم میں اسد الا[illegible]، ہم میں دونوں سردار جوانان اہل جنت اور تم میں جہنمی لڑکے۔ ہم میں سردار زنان عالمیاں اور تم میں حمالۃ الحطب اور ایسی بہت باتیں ہیں جو ہماری بلندی اور تمہاری پستی کی آئینہ دار ہیں۔ چنانچہ ہمارا ظہور اسلام کا دور بھی وہ ہے جس کی شہرت ہے اور جاہلیت کے دور کا بھی ہمارا امتیاز ناقابل انکار ہے۔ اور اس کے بعد جو رہ جائے وہ اللہ کی کتاب جامع الفاظ میں ہمارے لئے بتا دیتی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے قرابتدار آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ حق دار ہیں۔

دوسری جگہ پر ارشاد فرمایا ہے۔ ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ لوگ تھے جو ان کے پیروکار تھے اور یہ نبی اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اللہ ایمان والوں کا سرپرست ہے۔ تو ہمیں قرابت کی وجہ سے بھی دوسری پر فوقیت حاصل ہے اور اطاعت کی وجہ سے بھی ہمارا حق فائق ہے۔ تم نے مجھے لکھا ہے کہ میرے اور میرے ساتھیوں کے لئے تمہارے پاس بس تلوار ہے۔ یہ کہہ کر تو تم رونوں کو بھی ہنسانے لگے! بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم نے اولاد عبد المطلب کو کب دشمن سے پیٹھ پھراتے ہوئے پایا اور کب تلوار سے خوفزدہ ہوتے دیکھا تو پھر (بقول شاعر) تھوڑی دیر دم لو کہ حمل میدان جنگ میں پہنچ لے۔ عنقریب جسے تم طلب کر رہے ہو وہ خود تمہاری تلاش میں نکل کھڑا ہوگا۔ اور جسے دور سمجھ رہے ہو وہ قریب پہنچے گا۔ میں تمہاری طرف مہاجرین و انصار اور اچھے طریق سے ان کے نقش قدم پر چلنے والے تابعین کا لشکر جرار لے کر عنقریب اُڑتا ہوا آ رہا ہوں۔ ایسا لشکر کہ جس میں بے پناہ ہجوم اور پھیلا ہوا گرد و غبار ہوگا۔ اور وہ موت کے کفن پہنے ہوئے ہوں گے۔ ہر ملاقات سے زیادہ انہیں لقائے پروردگار محبوب ہوگی۔ ان کے ساتھ شہدائے بدر کی اولاد اور ہاشمی تلواریں ہوں گی کہ جن کی تیز دھاروں کی کاٹ تم اپنے ماموں، بھائی، نانا اور کنبہ والوں میں دیکھ چکے ہو۔ وہ ظالموں سے اب بھی دور نہیں ہے! (انتہی نہج البلاغہ)

حضرت کی امام حسین سلام اللہ علیہما کو وصیت

اے فرزند! میں تمہیں اللہ عزّ و جلّ کے تقویٰ کی ظاہر میں اور باطن میں، رضامندی اور غضب کی صورت میں کلمۂ حق، توانگری اور فقیری میں میانہ روی، دوست اور دشمن میں انصاف، خوشی اور سستی میں عمل، سختی اور نرمی میں اللہ عزّ و جلّ کی رضا جوئی کی وصیت کرتا ہوں۔ اے فرزند! وہ شر نہیں ہے

نعمتیں ذلیل و حقیر ہیں، ہر امتحان دوزخ کے سوا راحت ہے۔ اے فرزند یقین رکھو! جو شخص اپنی ذات کا عیب ملاحظہ کرتا ہے وہ دوسرے کے عیبوں کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہوتا ہے وہ کسی چیز کے فوت ہو جانے سے حزن و ملال میں نہیں پڑتا۔ جو شخص اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودتا ہے۔ وہ خود اسی میں گرتا ہے۔ جس شخص نے اپنے جرم کو بھلا دیا اس نے دوسرے کے جرم کو بڑا خیال کیا۔ جس نے امور کو سرزنش کی وہ ہلاک ہو گیا، جس نے اپنی رائے کو عجیب خیال کیا وہ گمراہ ہو گیا۔ جس نے اپنی عقل پر بھروسہ کیا وہ ٹھوکر کھا گیا، جس نے لوگوں کے سامنے تکبر کیا وہ ذلیل ہو گیا۔ جو شخص بری جگہ داخل ہوا وہ بدنام ہوا۔ رذیلوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ذلیل ہوتا ہے۔ جو شخص علماء کی مجلس میں بیٹھا با توقیر ہوا۔ جس شخص نے مزاح کیا وہ ہلکا ہوا۔ جس نے جس چیز میں زیادتی کی اسے پہچانا گیا۔ جس شخص کی بات زیادہ ہوگی اس کی خطا زیادہ ہوگی۔ جس کی خطا زیادہ ہوگی۔ اس میں حیا تھوڑی ہوگی۔ جس میں حیا کم ہوگی۔ اس میں پرہیزگاری تھوڑی ہوگی، جس کی پرہیزگاری تھوڑی ہوگی اس کا دل مردہ ہوگا۔ جس کا دل مردہ ہوگا وہ آگ میں داخل ہوگا۔ اے فرزند جس شخص نے لوگوں کے عیب کی طرف نظر کی اور اپنی ذات کے لئے ان عیوب پر راضی ہوا وہ شخص بذات خود احمق ہے، جو شخص عقلمند ہوتا ہے وہ عبرت پکڑتا ہے جو عبرت پکڑتا ہے وہ لوگوں سے الگ ہو جاتا ہے اور جو الگ ہو جاتا ہے وہ صحیح سالم رہتا ہے۔ جس نے خواہشات کو چھوڑ دیا وہ آزاد ہے۔ مومن کی عزت لوگوں سے مستغنی ہونے میں ہے، کفایت شعاری ایک ایسی کان ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ جس شخص نے موت کو زیادہ یاد کیا وہ دنیا کی تھوڑی چیز سے راضی ہو گیا۔ جس شخص نے جانا کہ اس کا کلام اس کے عمل کے مطابق ہے اس کا کلام کم ہوگا۔ صرف وہی بات کرے گا جو اس کو فائدہ دے گی۔

باب ۱۰۰

آئمہ اہل بیت سلام اللہ و تحیاتہ و برکاتہ علیہم دائماً کے فضائل

کتاب نہج البلاغہ میں امیر المومنین امام المتقین، قائد الغر المحجلین، یعسوب الدین مولانا و مولی الانس والجن اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب سلام اللہ علیہ و علی الائمۃ من اولادہ دائماً ابداً سرمداً ابداً متنا ما متکاثرۃ باقیا سرمداً کا ایک خطبہ درج ہے۔ جس کو آپ نے صفین کی واپسی کے بعد ارشاد فرمایا اس میں کا ایک حصہ یہ ہے جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے متعلق ہے۔

وہ سر خدا کے امین اور اس کے دین کی پناہ گاہ ہیں۔ علم الٰہی کے مخزن اور حکمتوں کے مرجع ہیں۔ کتب (آسمانی) کی گھاٹیاں اور دین کے پہاڑ ہیں۔ انہی کے ذریعے اللہ نے اس کی پشت کا خم سیدھا کیا اور اس کے پہلو سے ضعف کی کپکپی دور کی۔

اسی خطبہ کا ایک حصہ ہے، جو منافقین کے متعلق ہے۔

انہوں نے فسق و فجور کی کاشت کی۔ غفلت اور فریب کے پانی سے اسے سینچا اور اس سے ہلاکت کی جنس حاصل کی۔ اس امت میں کسی کو آل محمد پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ جن لوگوں پر ان کے احسانات ہمیشہ جاری رہے ہوں وہ ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ دین کی بنیاد اور یقین کے ستون ہیں آگے بڑھ جانے والے کو ان کی طرف پلٹ کر آنا ہے اور پیچھے رہ جانے والے کو ان سے آکر ملنا ہے حق ولایت کی خصوصیات انہی کے لئے ہیں اور انہی کے بارے میں پیغمبر کی وصیت اور انہی کے لئے (نبی کی) وراثت ہے۔ اب یہ وقت ہے کہ حق اپنے اہل کی طرف پلٹ آیا اور اپنی صحیح جگہ پر منتقل ہو گیا۔"

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ ہے:-

ہماری وجہ سے تم نے (گمراہی) کی تیرگیوں میں ہدایت کی روشنی پائی اور رفعت اور بلندی کی چوٹی پر قدم رکھا اور ہمارے سبب سے اندھیری راتوں کی اندھیاریوں سے صبح (ہدایت) کے اجالوں میں آ گئے! میں نے جب سے حق کو دیکھا اس میں کبھی شک نہ کیا۔ حضرت موسیٰ کو اپنی جان کا خوف نہیں تھا بلکہ جاہلوں اور گمراہ سلطنتوں کے غلبہ کا خوف تھا۔

میں اپنے رب کی دلیل پر قائم ہوں، میں اپنی سنت کے منہاج پر قائم ہوں۔ میں روشن راستے
پر ہوں، اپنے نبی کے اہل بیت کا خیال رکھو! ان کی سمت کو لازم پکڑو اور ان کے آثار کی پیروی کرو۔ وہ تمہیں
سے ہرگز باہر نہ نکالیں گے اور تمہیں دوبارہ ہلاکت میں نہیں دے ماریں گے۔ اگر وہ بیٹھ جائیں تو تم بھی بیٹھ
رہو، اُٹھ کھڑے ہوں تو تم بھی اُٹھ کھڑے ہو۔ ان سے آگے نہ بڑھو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور ان
سے پیچھے بھی نہ رہو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے :-

خبردار! آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی مثال آسمان کے ستاروں کی مانند ہے۔ اگر ایک ستارہ گر جاتا ہے تو دوسرا
طلوع کرتا ہے۔ ہم لوگ نبوت کا درخت ہیں۔ رسالت کے اترنے کی جگہ ہیں۔ فرشتوں کے آنے جانے
کے مقام ہیں۔ علم کے معادن ہیں۔ داناٸیوں کے چشمے ہیں۔ ہماری مدد کرنے والا اور ہمارا محب رحمت (خداوندی)
کا منتظر رہتا ہے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ ہے :-

کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ ادعا کرتے ہیں کہ وہ راسخون فی العلم ہیں نہ ہم۔ چونکہ اللہ نے ہمیں بلند کیا اور انہیں گرایا ہے۔ اور ہمیں
امامت دی ہے اور انہیں محروم رکھا ہے اور ہمیں (منزل علم میں) داخل کیا ہے۔ اور انہیں دور کر
دیا ہے۔ اور ہم ہی سے ہدایت کی طلب اور گمراہی کی تاریکیوں کو چھانٹنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔
یقیناً امام قریش سے ہوں گے جو اسی قبیلہ کی ایک شاخ بنی ہاشم کی کشت زار سے ابھریں گے۔ نہ
امامت کسی اور کو زیب دیتی ہے اور نہ ان کے علاوہ کوئی اس کا اہل ہو سکتا ہے۔ میرے بعد عنقریب
تم پر ایسا زمانہ آئے گا۔ اس میں حق سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہوگی اور باطل سے زیادہ اور کوئی چیز ظاہر
نہ ہوگی۔ اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ زیادہ باندھا جائے گا۔ اس زمانے کے رہنے والے لوگوں
کے نزدیک کتاب (خدا) سے زیادہ سستا سودا کوئی نہیں ہوگا۔ جب اس کو پوری طرح تلاوت
کیا جائے گا۔ اور اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا جائے گا جبکہ اس کے مقامات کی تحریف کی تحریف کی جائے
گی۔ شہروں میں نیکی بُرائی بن جائے گی اور برائی نیکی شمار ہوگی۔ یقین رکھو! تم ہدایت کو نہیں پہچان سکو گے
جب تک اس شخص کو نہ جان لو جس نے اس کو چھوڑ دیا تھا، تم کتاب کے عہد و پیمان کو اس وقت
تک نہیں پکڑ سکو گے جب تک اس شخص کو نہ جان لو کہ کس نے اس کو پھاڑ دیا تھا۔ تم اس کو ہرگز ہرگز اس
وقت تک نہ پکڑ سکو گے جب تک اس شخص کو جان نہ لو جس نے اس کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ اس
... [illegible]

وہ لوگ ہیں جو اپنے علم سے تمہیں داناٸی کی باتوں سے آگاہ کریں گے۔ ان کی خاموشی ان کے بولنے کا مظہر ہوگی
ان کا ظاہر ان کے باطن کے موافق ہوگا۔ وہ دین کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اور نہ اس میں اختلاف
کریں گے۔ وہ (دین) ان کے درمیان سچا گواہ اور خاموش بولنے والا ہوگا۔

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ ہے :-

طلوع ہونے والا طلوع ہوا۔ چمکنے والا چمکا اور ظاہر ہونے والا ظاہر ہوا۔ اور جھکنے والا اعتدال پر آگیا
اللہ تعالیٰ نے قوم کے عوض اور قوم کو دن کے عوض میں اور دن کو بدل دیا، ہم نے مصیبت کا انتظار اس
طرح کیا جس طرح خشک سالی والا بارش کا انتظار کرتا ہے۔ آئمہ اللہ کی مخلوق پر اللہ کے قوام ہیں۔ اس
کے بندوں پر اس کے پہچنوانے والے ہیں۔ جنت میں وہ شخص داخل ہوگا جو ان حضرات کو جانتا ہوگا۔ اور
یہ حضرات اس کو جانتے ہوں گے۔ اور جہنم میں وہی داخل ہوگا جو شخص ان کا انکار کرے گا اور
وہ اس کا انکار کریں گے!

حضرت کے خطبہ کا ایک حصہ ہے :-

ہم لوگ شعار ہیں، اصحاب ہیں، خزانچی ہیں، دروازے ہیں، گھروں میں دروازوں سے آنا چاہئے
جو شخص گھروں میں دروازوں کے بغیر آئے گا۔ وہ چور کے نام سے موسوم ہوگا۔

اسی خطبہ کا ایک جزء یہ ہے :-

(آلِ محمد) انہی کے بارے قرآن کی نفیس آیتیں اتری ہیں۔ وہ اللہ کے خزینے ہیں اگر بولتے ہیں تو سچ
بولتے ہیں اگر خاموش رہتے ہیں تو کسی کو بات میں پہل کا حق نہیں، دل (کی آنکھوں) سے دیکھنے والے
اور بصیرت کے ساتھ عمل کرنے والے کے عمل کی ابتدا یوں ہوتی ہے کہ وہ (پہلے) یہ جان لیتا ہے کہ
یہ عمل اس کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے یا نقصان رساں اگر مفید ہوتا ہے تو آگے بڑھتا ہے مضر ہوتا ہے تو ٹھہر
جاتا ہے اس لئے کہ بے جانے بوجھے ہوئے بڑھنے والا ایسا ہے جیسے کوئی غلط راستے پر چل نکلے تو جتنا
وہ اس راہ پر بڑھتا جائے گا اتنا ہی مقصد سے دور ہوتا جائے گا۔ اور علم کی (روشنی میں) عمل کرنے والا ایسا
ہے جیسے کوئی روشن راہ پر چل رہا ہو (تو اب) دیکھنے والے کو چاہئیے کہ وہ دیکھے کہ آگے بڑھ رہا
ہے یا پیچھے کی طرف پلٹ رہا ہے!

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے :-

اللہ نے اپنے رسول کو چمکتے ہوئے نور، روشن دلیل، کھلی راہ شریعت اور ہدایت دینے والی کتاب
... [illegible]

ہوتے ہیں ۔ ان کا مولد مکہ اور ہجرت کرنے کا مقام مدینہ ہے کہ جہاں سے آپ کے نام کا بول بالا ہوا۔ آپ کا آوازہ (چاروں) پھیلا ، اللہ نے آپ کو مکمل دلیل ، شفا بخش نصیحت اور پہلی جہالتوں کی) تلافی کرنے کا پیغام دے کر بھیجا اور ان کے ذریعے سے (شریعت کی) نامعلوم راہیں آشکار کیں اور غلط سلط بدعتوں کا قلع قمع کیا اور (قرآن اور سنت میں) بیان کئے ہوئے احکام واضح کئے تو اب جو شخص بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے تو اس کی بدبختی مسلم ، اس کا شیرازہ درہم برہم اور اس کا منہ کے بل گرنا سخت اور دناگزیر اور انجام طویل حزن اور مہلک عذاب ہے۔"

حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک خطبہ یہ ہے :۔

"ایک ایمان وہ ہوتا ہے جو دلوں میں جما ہوا اور برقرار ہوتا ہے اور ایک وہ کہ جو دلوں اور سینوں (کی تہوں) میں ایک مقررہ مدت تک عاریۃً ہوتا ہے ۔ لہٰذا اگر کسی ایک میں تمہیں ایسی برائی نظر آئے کہ جس سے تمہیں اظہار بیزاری کرنا پڑے تو اسے اس وقت تک موقوف رکھو کہ اس شخص کی موت آجائے کہ اس موقع پر اظہار بیزاری اپنی حد پر واقع ہوگی۔ ہجرت کا اصول پہلے کی طرح اب بھی برقرار ہے ۔ اہل زمین میں کوئی گروہ چھپکے سے خدا کا راستہ اختیار کرے یا علانیہ ۔ بہرحال اللہ کو اس کی احتیاج نہیں ہے زمین میں حجت خدا کی معرفت کے بغیر کسی ایک کو بھی صحیح معنوں میں مہاجر نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں جو اسے پہچانے اور اس کا اقرار کرے وہی مہاجر ہے اور جس تک حجت (الہیہ) کی خبر پہنچے اور اس کے کان سن لیں اور دل محفوظ کر لیں تو اسے مستضعفین میں (جو ہجرت سے مستثنیٰ) ہیں داخل نہیں سمجھا جا سکتا ، بلاشبہ ہمارا معاملہ ایک امر مشکل و دشوار ہے جس کا متحمل وہی بندہ ہوگا کہ جس کے دل کا امتحان اللہ نے لیا ہو اور ہمارے قول و حدیث کو صرف امانتدار سینے اور ٹھوس عقلیں ہی محفوظ رکھ سکتی ہیں ۔ اے لوگو ! مجھے کھو دینے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو اور میں زمین کی راہوں سے زیادہ آسمان کے راستوں سے واقف ہوں ۔ قبل اس کے کہ وہ فتنہ اپنے پیروں کو اٹھائے جو مہار کو بھی اپنے پیروں کے نیچے روندتا رہا ہو اور جس نے لوگوں کی عقلیں زائل کر دی ہوں۔

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے :۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کی توفیق دے ، اپنی رحمت سے ہمیں اور تمہیں معاف کرے ۔ دین کو لازم پکڑو ۔ مصیبت پر صبر اختیار کرو ، اپنے ہاتھوں ، اپنی تلواروں کو ، اپنی ... کر نہ ... حرکت نہ دو ۔ اس چیز کی جلدی مت کرو ۔ جس کے متعلق اللہ نے تمہارے

اور اس کے رسول اور ان کے اہل بیت کے حق کی معرفت رکھتا تھا تو وہ شخص شہید ہو کر مرا اور اس کا اجر اللہ پر ہے ۔ جس نیک عمل کی اس نے نیت کی تھی وہ اس کے ثواب کا حق دار ہو گیا ۔ اس کی نیت ایسے ثابت ہوئی جیسے وہ شخص خود تلوار نکال کر (میدان جہاد میں) کھڑا ہوا تھا ۔ ہر چیز کے لئے مدت اور وقت مقرر ہے ۔

حضرت سلام اللہ کا ایک خطبہ یہ ہے جس میں آپ نے آل محمد کا ذکر کیا ہے ۔

وہ لوگ علم کی زندگی کا باعث ہیں اور جہالت کی موت کا سبب ہیں ۔ ان کا حلم ان کے علم کا اور ان کا ظاہر ان کے باطن کا اور ان کی خاموشی ان کے کلام کی حکمتوں کا پتہ دیتی ہے ۔ وہ نہ حق کی خلاف ورزی کرتے ہیں نہ اس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں اور وہ اسلام کے ستون اور بچاؤ کا ٹھکانا ہیں ۔ ان کی وجہ سے حق اپنے اصلی مقام پر پلٹ آیا ، اور باطل اپنی جگہ سے ہٹ گیا ۔ اور اس کی زبان جڑ سے کٹ گئی ، انہوں نے دین کو سمجھ کر اور اس پر عمل کر کے اسے پہچانا ہے ۔ نہ صرف نقل و سماعت سے اسے جانا ہے یوں تو علم کے راوی بہت ہیں مگر اس پر عمل پیرا ہو کر اس کی نگہداشت کرنے والے کم ہیں ۔ (حضرت کا کلام ہے) کمیل بن زیاد نخعی کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبرستان کی طرف لے چلے جب آبادی سے دور نکلے تو ایک لمبی آہ کی اور پھر فرمایا اے کمیل ! یہ دل اسرار و حکم کے ظروف ہیں ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو زیادہ نگہداشت کرنے والا ہو ۔ لہٰذا جو میں تمہیں بتاؤں اسے یاد رکھنا ۔ دیکھو تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک عالم ربانی دوسرا متعلم جو نجات کی راہ پر برقرار ہے اور تیسرا عوام الناس کا وہ پست گروہ ہے کہ جو ہر پکارنے والے کے پیچھے ہو لیتا ہے اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتا ہے ۔ نہ انہوں نے نور علم سے کسب ضیا کیا نہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ لی ۔ اے کمیل ! یاد رکھو ! کہ علم مال سے بہتر ہے (کیونکہ) علم تمہاری نگہداشت کرتا ہے اور مال کی تمہیں حفاظت کرنی پڑتی ہے اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے ۔ لیکن علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے اور مال و دولت کے نتائج و اثرات مال کے فنا ہونے سے فنا ہو جاتے ہیں ۔ اے ... ، علم کی شناسائی ایک دین ہے کہ جس کی اقتدا کی جاتی ہے ۔ اسی سے انسان اپنی زندگی میں دوسری سے اپنی اطاعت منواتا ہے اور مرنے کے بعد نیک نامی حاصل کرتا ہے ۔ یاد رکھو ! علم حاکم ہوتا ہے اور مال محکوم ۔ اے کمیل ! مال اکٹھا کرنے والے زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہوتے ہیں ۔ اور علم حاصل کرنے والے رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں ۔ بے شک ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں ۔ لیکن ان کی صورتیں دلوں میں موجود رہتی ہیں ۔ اس کے بعد حضرت نے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ

...ملا، کوئی تو، یا ایسا جو ذہین تو ہے مگر ناقابل اطمینان ہے۔ جو دنیا کے لئے دین کو آلہ کار بنانے
...ہے اور اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے اس کے بندوں پر اور اس کی حجتوں کی وجہ سے اس کے دوستوں
...فوق و برتری جتلانے والا ہے یا ارباب حق و دانش کا مطیع تو ہے مگر اس کے . . . . . دل کے گوشوں میں
...رت کی روشنی نہیں ہے۔ بس ادھر ذرا سا شبہ عارض ہوا کہ اس کے دل میں شکوک و شبہات کی چنگاریاں بھڑکنے
...، تو معلوم ہونا چاہیئے کہ نہ یہ اس قابل ہے اور نہ وہ اس قابل ہے یا ایسا شخص ملتا ہے کہ جو لذتوں پر مٹا
...ہے اور باسانی خواہش نفسانی کی راہ پر کھنچ جانے والا ہے یا ایسا شخص جو جمع آوری و ذخیرہ اندوزی
...جان دیئے ہوئے ہے۔ یہ دونوں بھی دین کے کسی امر کی رعایت و پاسداری کرنے والے نہیں ہیں۔
...دونوں سے انتہائی مشابہت چرنے والے چوپائے رکھتے ہیں۔ اسی طرح تو علم کے خزینہ داروں کے
...نے سے علم ختم ہو جاتا ہے۔ ہاں مگر زمین ایسے فرد سے خالی نہیں رہتی کہ جو خدا کی حجت کو برقرار رکھتا ہے۔
...ہے وہ ظاہر و مشہور ہو یا خائف و پنہاں۔ تاکہ اللہ کی دلیلیں اور نشان مٹنے نہ پائیں اور ہیں ہی کتنے
...رکہاں پر ہیں؟ خدا کی قسم وہ تو گنتی میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور اللہ کے نزدیک قدر و منزلت
...کے لحاظ سے بہت بلند۔ خداوند عالم ان کے ذریعے سے اپنی حجتوں اور نشانیوں کی حفاظت کرتا
...ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان کو اپنے ایسوں کے سپرد کر دیں اور اپنے ایسوں کے دلوں میں انہیں بو دیں۔ علم
...نے انہیں ایک دم حقیقت و بصیرت کے انکشافات تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یقین و اعتماد کی روح سے
...مل مل گئے ہیں اور ان چیزوں کو جنہیں آرام پسند لوگوں نے دشوار قرار دے رکھا تھا۔ اپنے لئے سہل و آسان
...سمجھ لیا ہے اور جن چیزوں سے جاہل بھڑک اٹھتے ہیں ان سے وہ جی لگائے بیٹھے ہیں وہ ایسے جسموں کے
...ساتھ دنیا میں رہتے ہیں کہ جن کی روحیں ملاء اعلیٰ سے وابستہ ہیں۔ یہی لوگ تو زمین پر اللہ کے نائب اور اس
...کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ ہائے ان کی دید کے لئے میرے شوق کی فراوانی! پھر
...حضرت نے کمیل سے فرمایا اے کمیل! اب جس وقت چاہو واپس چلے جاؤ۔"

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے آباؤ اجداد کی
...صفت بیان فرمائی ہے:-

فرمایا اس (اللہ) نے ان (انبیاء) کو بہترین سونپے جانے کی جگہوں میں رکھا اور بہترین ٹھکانوں
...میں ٹھہرایا وہ بلند مرتبہ صلبوں سے پاکیزہ شکموں کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ جب ان میں کوئی گزر جانے والا
...گزر گیا، دوسرا دین خدا کو لے کر کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ یہ الٰہی شرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تک پہنچا۔ جنہیں ایسے
[illegible]

معتیں پیدا کیں اسی شجرہ سے کہ جس سے انبیاء پیدا کئے اور جس میں سے اپنے امین منتخب کئے۔ ان کی عترت بہترین عترت اور قبیلہ بہترین قبیلہ اور شجرہ بہترین شجرہ جو سرزمین حرم پر اگا اور بزرگی کے سائے میں بڑھا جس کی شاخیں دراز اور پھل دسترس سے باہر ہیں۔ وہ پرہیزگاروں کے امام اور ہدایت حاصل کرنے والوں کے سرچشمہ بصیرت ہیں۔ وہ ایسا چراغ ہیں جس کی روشنی لَو دیتی ہے اور ایسا روشن ستارہ جس کا نور ضیا پاش اور ایسا چقماق جس کی ضو شعلہ فشاں ہے۔ ان کی سیرت (افراط و تفریط سے بچ کر) سیدھی راہ چلنا اور سنت ہدایت کرنا ہے۔ ان کا کلام حق و باطل کا فیصلہ کرنے والا اور حکم عین عدل ہے۔ اللہ نے انہیں اس وقت بھیجا کہ جب رسولوں کی آمد کا سلسلہ رکا ہوا تھا۔ بدعملی پھیلی ہوئی اور امتوں پر غفلت چھائی ہوئی تھی۔ (انتہی نہج البلاغہ)

غرر الحکم میں تحریر ہے کہ حضرت نے فرمایا لا الہ الا اللہ کے کچھ شرائط ہیں۔ میں اور میری ذریت ان شرائط میں سے ایک شرط ہیں۔ میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں، میں جنتوں کا خازن ہوں، میں صاحب حوض ہوں، میں صاحب اعراف ہوں۔ ہم اہل بیت میں سے جو شخص امام ہے وہ اپنے اہل ولایت کو جانتا ہے اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے انما انت منذر ولکل قوم ھاد میں مومنوں کا یعسوب ہوں اور مال بدکاروں کا یعسوب ہوتا ہے۔ جس شخص نے اپنے امام کی اطاعت کی اس نے اپنے رب کی اطاعت کی۔ (انتہی غرر الحکم)

حضرت کے وہ فضائل جو کتاب نہج البلاغہ میں مذکور ہیں وہ کتاب غرر الحکم میں بھی موجود ہیں۔ میں نے ان کو اس لئے وارد نہیں کیا تاکہ تکرار لازم نہ آجائے۔

شیخ بہاء الدین عاملی قدس سرہ کی کتاب اربعین میں آپ صاحب کشکول اور اوراد بھی ہیں۔ تحریر ہے کہ یہ حدیث عامہ اور خاصہ کے ہاں متفق علیہ موجود ہے (کہ رسول اللہ نے فرمایا) جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔ علامہ محمد شہرستانی کی کتاب ملل و نحل میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ میں نے اس قصیدہ کو بھی ذکر کر دیا ہے جو کتاب جنۃ الاسماء اور کتاب مشرق الاکوان میں موجود ہے اور تیمناً و تبرکاً اس کتاب میں اس قصیدہ کے بعض اشعار کو ذکر کرتا ہوں۔

فانا نحن ملوک الارض — وحکمنا فی الخافقین یمضی
فکل علم من علوم ناخذه — من مبداء الدنیا لیوم الاخرة
قد صار کشفًا عندنا مصانًا — وکل ذی شدة غدًا مهانا
وکل ما قد جاء فیه النص — فهو الذی من جفرنا یقص

فلیتمسک بحبال قولنا ‏ ولا یبتغ یومًا لبون امرنا
فانما نحن علی التحقیق ‏ غفرت لکل کربۃ وضیق

(ان اشعار کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

اور حضرت نے اپنے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا ہے (س)

وکاشفت اسرار العلوم بامرھا ‏ وعندی حدیث حادث وقدیم
وانی القیوم علی کل قیم ‏ محیط بکل العالمین علیم

(ان اشعار کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

حضرت نے فرمایا اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹوں کا بار بنا دوں"

قد تم بحمد الله وفضله تالیف ینابیع المودۃ لذی القربیٰ من اھل العباء صلی الله علی سیدنا ومولانا محمد وعلی اله وعترته واھل بیتہم ومحبیہ وذریتہم دائمًا متوالیاً ابداً۔

اللھم انی اسئلك یا من لا تراہ العیون ولا تحیط به الظنون ان یجعل ذلك لی ولوالدی وسیلة الی نیل مرضاتك بجاہ محمد واله الطاھرین یوم الدین بمنك وکرمك وانت ارحم الراحمین واجعله یا رب العالمین. نافعًا للعالمین من العباد ومنتشراً فی البلاد متداولاً بین العباد وباقیًا الی یوم الفصل والمیعاد۔

یکم ذوالحجہ ۱۳۸۲ھ - ۲۶ اپریل ۱۹۶۳ء - شب جمعۃ المبارک
بمقام ملتان (مغربی پاکستان)

حررہ
محمد شریف عفی عنہ

فہرست مضامین